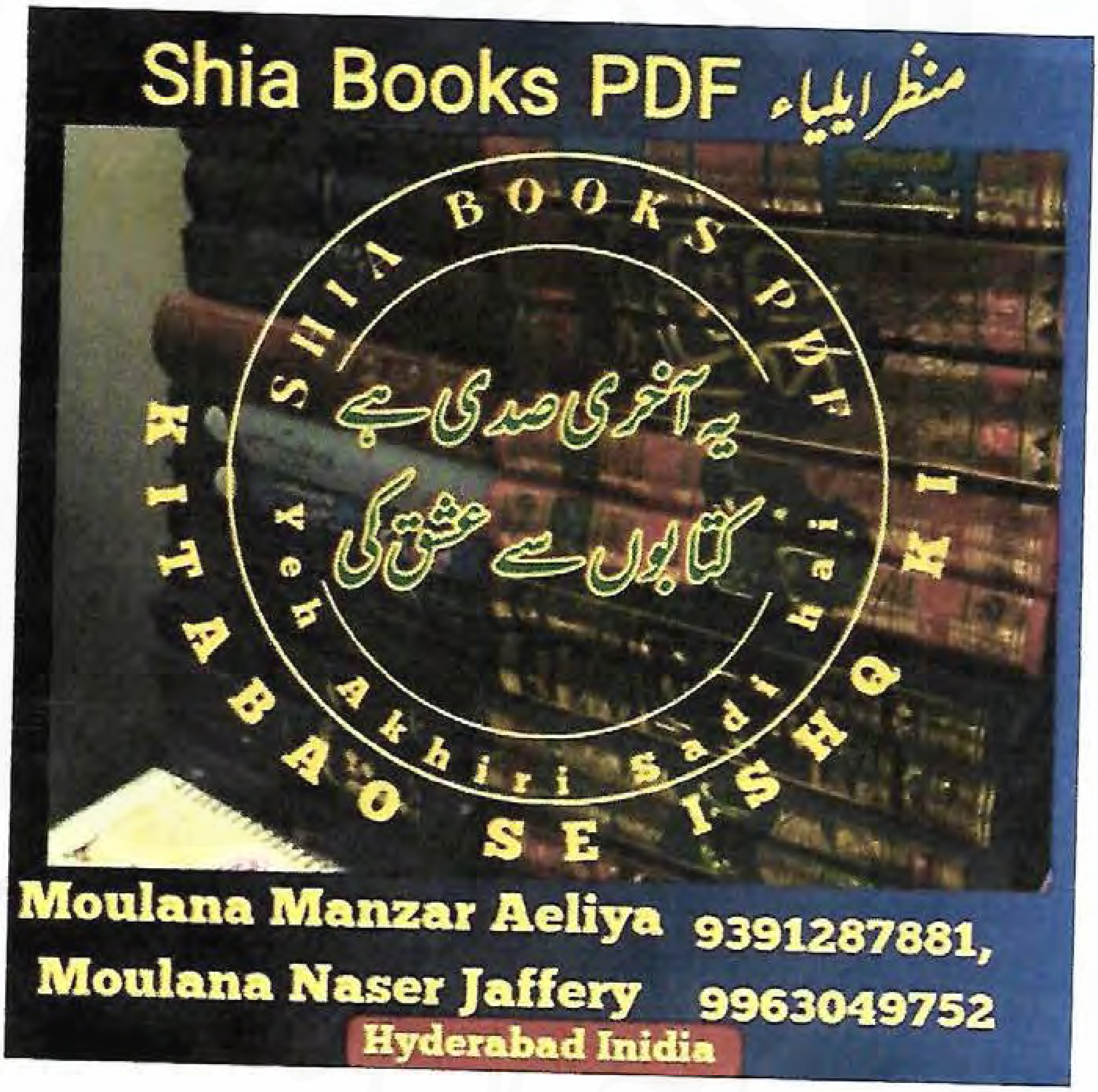

Shia Books PDF منظر ایلیاء
SHIA BOOKS PDF
یہ آخری صدی ہے
کتابوں سے عشق کی
Yeh Akhiri Sadi hai
KITABAO SE ISHQ KI
Moulana Manzar Aeliya 9391287881,
Moulana Naser Jaffery 9963049752
Hyderabad Inidia

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یا اللہ یا محمدؐ یا علیؑ

پی ڈی ایف سازی

منجانب

shia books pdf منظر ایلیاء

MANZAR AELIYA HYDERABAD INDIA

SYED NASER AMJED JAFERY

الحمد لله که درین ایام سعادت انضمام کتاب عدیم النظیر [illegible]

مفتاح الشفاعة فی

اقامة الصلوٰة والجماعة

از خامهٔ [illegible] مولوی سید محمد مرتضیٰ [illegible] طبع گردید

…ملک ابواب کہ دریں ایام سعادت انتساب کتاب عدیم النظیر ولاجواب موسوم بہ

مفتاح الشفاعة في اقامة الصلوٰة والجماعة

…جناب عالی آداب مولوی سید محمد مرتضیٰ جون پوری بہ حلیۂ طبع گردید

فہرست مفتاح الشفاعہ فی اقامۃ الصلوٰۃ و ...

اول کفر باللہ ۷۲ دوم گمراہ کرنا راہ خدا سے ۷۳ سوم کذب و افترا خدا پر ۷۵ اور اسی سے ہے جھوٹی قسم کھانا اور کذب سے ہے افترا و بہتان کسی پر اور اسی سے ہے جھوٹی شہادت دینا ۷۶ مذمت کذب مین عموما اور اسی سے ہے جھوٹہ خواب بیان کرنا لیکن وہ کذب جائز ہے ۷۹ چہارم قتل اس نفس کا جسکے قتل کو خدا نے حرام کیا ہے اور اسی سے ہے اعانت قتل مومن پر اور اسی سے ہے مار ڈالنا اپنے تئین اور بعض اعضا سے اسکے ۸۱ پنجم ظلم لیکن وہ ظلم جو بعض وقت جائز ہے طمانچہ مارنا کسی کو یا مارنا کسی چیز سے بغیر گناہ کے ۸۲ ششم میل طرف ظالمین کے لیکن بحالت جواز ملازمت ظالم ۸۴ ہفتم کبر و غرور اور اسی سے ہے فخر اور اسی سے ہے عجب یعنی خود بینی و ناز اور اسی سے ہے غیظ و غضب اور اسی سے ہے سفاہت یعنی بے حلمی اور اسی سے ہے لوگون کو ذلیل سمجھنا اور انکار حق ۸۹ ہشتم ترک نماز ۹۱ نہم باز رہنا زکوۃ سے اور اسی سے ہے باز رہنا ادائے حق امام ۹۲ اور اسی سے ہے باز رکھنا مومن کو اسکی حاجت سے وقت قدرت لیکن بصورت عدم اعانت مومن ۹۴ دہم تخلف جہاد سے اور اسی سے ہے ترک جہاد نفس

اور اُسی سے ہی عدم اجتناب خطایا و ذنوب اور اُسی سے ہی عدم اجتناب معاصی اور اُسی سے
عدم اجتناب شہوات و لذات محرمہ اور اُسی سے ہے عدم اجتناب محقرات ذنوب
اور اُسی سے ہے عدم اجتناب کبائر یازدہم فرار زحف سے یعنی بھاگ جانا جہاد سے دوازدہم
سود کھانا لیکن وہ سود جو جائز ہے سیزدہم کھانا مال یتیم کا بظلم لیکن وہ صورت جسمیں یتیم کے
مال سے کھانا جائز ہے چہاردہم اسراف لیکن وہ چیزیں جنمیں اسراف نہیں ہے پانزدہم
کتمان اُسکا جسے خدا نے نازل کیا شانزدہم روگردانی ذکر خدائے عز و جل سے اور اُسی
سے ہی انحراف ذکر ائمہ علیہم السلام سے ہفدہم الحاد بیت اللہ میں ہجدہم منع کرنا مساجد خدا
نوزدہم اذیت جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ اور اُسی سے ہے توہین اولاد رسول
فاسق ہوں بستم استہزا ساتھ مومنین کے اور استخفاف سے ہے باز رکھنا مومن کو ا
سی اور ایذا دہی سے ہے مکر و حسد و خیانت مومن سے اور اُسی سے ہے دشمنی اور روٹھ
ملنا اور اُسی سے ہے قطع مومن یعنی انکار اُس سے اور اُسی سے ہے عام ایذا دینا
مومنین کو اور اُسی سے ہے یاد رکھنا لغزشہائے مومن کا واسطے شرمانے اُسکے اور اُسی
سے ہے فاش کرنا راز مومن کا اور بیان کرنا وہ امر جو باعث عیب اُسکا ہو اور اُسی سے ہے
شتم و طعن و لعن مومن پر اور اُسی سے ہے مخالفت کرنا مومن کا اور اُسی سے ہے نمامی
اور اُسی سے ہے کج خلقی ساتھ مومن کے بست و یکم بست و دوم عہد شکنی و قسم
شکنی لیکن وہ حالت جسمیں مخالفت قسم کی جائز ہے لیکن وہ حالت جسمیں قسم دروغ کھا
لیکن وہ حالتیں جنمیں قسم منعقد نہیں ہوتی بست و سوم قطع رحم بست و چہارم تجار
و نہر بی بست و پنجم غنا لیکن وہ غنا جو جائز ہے بست و ششم زنا اور اُسی سے
زنا محارمات و بہائم سے اور اُسی سے ہی استمنا یعنی منی نکالنا سوا جماع کے جسطرح ہو اور اُسی
سے ہی لواطہ اور اُسی سے ہے مقدمات زنا مثل نظر وغیرہ کی لیکن حالت جواز نظر و سماع زنان نامحرم
جب بہ تلذذ نہو بست و ہفتم قلطبانی و دیوثی میں بست و ہشتم غیبت مومنین اور اُسی سے ہے

مفتاح احکام جماعت مین

مفتاح نماز قصر و خوف مین

مفتاح نماز جمعه و عیدین مین

مفتاح بقیہ نماز ہاے واجب مین

مفتاح منافیات و شک و سہو نماز مین

مفتاح قضاے نماز مین

إن الصلوٰة تنهىٰ عن الفحشاء والمنكر

الحمد للہ الخالق المنان کہ درین زمان سعادت اقتران رسالہ عجالہ موسوم بہ

مفتاح الشفا فی اقامۃ الصلوٰۃ والجماعۃ

از افادات جناب ملکی ملکات قدسی صفات جمال المقدسین
کمال المتورعین عمدۃ المحدثین زبدۃ المتفقہین سالک النجدین
ثالث النیرین المحلّی من الزین المبرّی من الشین
جلیل المناقب سلیل الاطائب سرکار
تقدس مآب مولوی سید محمد مرتضیٰ صاحب جناب
دامت افاداتہ الشریفہ فی الزیادۃ
بکمال اتصلت النہار
باللیال

در مطبع ریاض رضا مطبوع گردید

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الحمد للہ الّذی جعل الصّلوٰۃ من افضل الطّاعۃ، وذمّ تارکیھا باقبح العار و الشّناعۃ، واعرض عمّن استھانھا بالاضاعۃ، اذھی منہ للعبد من اوھب البضاعۃ، فی یوم الفقر و الفاقۃ والمجاعۃ، وعظّم ثوابھا اذا کانت بالجماعۃ، وصلّی اللہ علی محمّد صاحب المقام المحمود والشّفاعۃ، وعلی الہ اھل الفضل والبراعۃ، سیّما علی الغائب الّذی سوف یظھر بالقھر والشجاعۃ، صلوٰۃً متّصلۃً من یومنا ھذا الی قیام السّاعۃ

امّا بعد کہتا ہے خادم علمائے محدّثین و فقہائے مجتہدین سالک مسلک مخلصین در اختیار فات علمائے مصنّفین محمّد مرتضٰے جونپوری ابن الجناب المولوی السّید حسن علی حشرہما اللّٰہ مع النّبی والوصیّ کہ چند روز قبل ازین جناب سیّد نبیاد علی صاحب زید فضلہ ابن سیّد علام علی صاحب جو مصطفٰے آبادی ہے واسطے تعلیم سیّد رضا حسین سلمہ اپنے فرزند کے بکمال شوق تحریر احادیث فضائل نماز و مذمّت تارک الصّلوٰۃ کے مجھسے خواہش کی پھر جناب قاضی سیّد محمّد تقی صاحب دام مجدہ

جونپوری ابن جناب قاضی سید احمد حسین خان صاحب مرحوم نے جمع مسایل نماز جماعت
کی اُردو مین عرصہ بالیس کی ہرچند مین انکی قابلیت نہ رکھتا تھا مگر بامید ثواب
و نفع عام مین نے قبول کیا اور مطالب نماز و جماعت کو اس رسالہ مین لبسط دیا
تا اینکہ بحمد اللہ امہات مسائل یکجا ہوئے اور مہمات دلائل برپا ہوئے اور
وقت ذکر احکام اس امر کا خیال رکھا کہ جا بجائے اختلاف بطریقہ صواب کلمات
حجج خدا سے واضح ہوا ور قوّت مختار بدلیل لائح ہو نیز حاشیہ پر احادیث
نقل کر دی کہ حجّت خدا تمام اور علم دلیل عام ہو ان کتابون سے جو معروف و
مقبول ہین اور مصنفین اُنکے غیر مجہول ہین مع بعض اقوال مؤیدہ علماء و محدثین
و فقہاء و مجتہدین اور نہین نقل کیا مین نے کسی قول کو بلا دلیل اور نہ کسی فتوے کو بلا تفصیل
اور نام رکھّا مین نے اس رسالہ کا مفتاح الشفاعۃ فی اقامۃ الصلوۃ و
الجماعۃ امید کہ ہمارے اخوان دین بنظر مسامحہ اسکو ملاحظہ فرمائین نہ بنظر تعنت
و مخاصمت اسلیئے کہ سہو و خطا سے عموماً انسان محفوظ نہین خصوصاً یہ حقیر قلیل
البضاعت اور مرتّب کیا مین نے اسکو ایک مقدّمہ اور ایک خاتمہ و چند مفتاح سے
جنکا ہر ایک مشتمل ہی چند فصول پر اور ایک فہرست انکی علحدہ سے بنا دی تا کہ دقّت
نہو مطالب کے حصول پر لیکن

مقدّمہ لیس وجوب طلب علم دین مین ہے

اصول کافی مین جناب صادق علیہ السلام سے منقول ہی کہ فرمایا جناب
رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے کہ طلب علم فریضہ ہے ہر مسلمان پر آگاہ ہو کہ خدا
دوست رکھتا ہے طالبان علم کو اور پوچھا ایک شخص نے جناب امام موسی کاظم علیہ السلام
کہ آیا وسعت ہی لوگون کو کہ نہ پوچھین ان چیزون کو جنکی احتیاج رکھتے ہین فرمایا کہ نہین اور
فرمایا امیر المومنین صلوات اللہ و سلامہ علیہ نے کہ ای گروہ مردم آگاہ ہو کہ کمال دین طلب علم و

اُسپر عمل مین ہے آگاہ ہو کہ طلب علم تم پر واجب تر ہی طلب مال سی بدرستیکہ مال تقسیم کیا گیا ہے
واسطے تمھارے تقسیم کیا ہی اُسے عادل نی درمیان تمھارے اور ضامن ہوا ہی اسپر اور عنقریب
وفا کریگا تمھارے لیے اور علم مخزون ہی پاس اُسکے اہل کے اور تم مامور ہوا اُسکی طلب پر اُسکے
اہل سے پس طلب کرو اُسے اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ تفقہ کرو دین مین
پس بدرستیکہ جو شخص تم مین سے تفقہ دین مین نکریگا یعنی مسائل حلال و حرام کو نہ سیکھے گا تو
وہ بادیہ نشین ہے بدرستیکہ خدا فرماتا ہی اپنی کتاب مین لیتفقہوا فی الدین ولینذروا
قومہم اذا رجعوا الیہم لعلہم یحذرون تا کہ تفقہ کرین دین مین اور
ڈراوین اپنے گروہ کو جب جائین طرف اُنکے کہ شاید وہ لوگ خائف ہون اور فرمایا کہ
لازم ہو تفقہ کو دین خدا مین یعنی آگاہی حاصل کرو مسائل حلال و حرام سی اور نہ رہو بادیہ
نشین پس بدرستیکہ جو شخص نہ تفقہ کریگا دین خدا مین تو نہ دیکھیگا خدا اُسکی طرف بروز قیامت
اور نہ پاک کریگا اُسکے کسی عمل کو اور فرمایا اُنھین حضرت نے کہ مین دوست رکھتا ہون کہ
سرون پر میرے اصحاب کے تازیانے لگائے جائین تا کہ وہ جانین مسائل حلال و حرام کو
اور جلد اول بحار مین ہی فرمایا امیر المومنین نے کہ حاصل کرو علم کہ حاصل کرنا اسکا نیکی ہے
اور درس دینا اسکا تسبیح ہی اور بحث اسکی جہاد ہی اور تعلیم اسکی اُس شخص کو جو نہین جانتا صدقہ ہے
اور وہ پیش خدا واسطے اسکے اہل کے نزدیکی کے ہے اسلیے کہ وہ معالم حلال و حرام ہین اور
لیجانے والا ہے اپنے طلب کنندہ کو جنت کی راستے پر اور وہ انیس ہے وحشت مین اور
ہمراہ ہی تنہائی مین اور حربہ ہی دشمنون پر اور زینت ہی دوستونکی بلند کرتا ہی خدا بسبب اُسکے
ایک گروہ کو کہ قرار دیتا ہی اُنکو نیکی مین پیشوا جنکی پیروی کیجاتی ہے نظر کرتے ہین لوگ اُسکے
اعمال کو واسطے پیروی کے اور لیتے ہین فائدہ اُنکی نشانیون سے اور رغبت کرتے ہین ملائکہ
اُنکی صحبت مین اور مس کرتے ہین اُنکو اپنے پرونسے حالت نماز مین اسلیے کہ علم حیات قلوب ہے
اور نور ہی ابصار پر نابینائی سے اور قوت ابدان ہی ضعف سی اور اوتارتا ہے خدا

حامل علم کو جاسے ابرار پر اور عطا کرتا ہے اسکو ہمنشینی نیک بندونکی دنیا و آخرت مین
علم ہی کے سبب سے خدا کی طاعت و عبادت کیجاتی ہے اور علم ہی کے سبب سے خدا پہچانا جاتا ہے
اور اسکی توحید کیجاتی ہے اور علم ہی کے سبب سے صلۂ رحم کیا جاتا ہے اور اسیکے سبب سے حلال و حرام
سے آگاہی ہوتی ہے اور علم پیشوائے عقل ہے اور عقل تابع علم ہے الہام کرتا ہے خدا اسکو
سعید بندونکو اور محروم کرتا ہے اس سے اشقیا کو اور یہ حدیث ببعض اختلاف جناب رسولخدا
صلی اللہ علیہ و آلہ سے بھی منقول ہے اور جناب صادق علیہ السلام نے روایت کی ہے کہ
فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے کہ فضیلت علم کی محبوب تر ہے پیش خدا
فضیلت عبادت سے اور افضل اعمال دین تمھارا علم ہے اور فرمایا کہ نہین خیر ہے زندگانی
مین مگر دو شخصون کے لیے عالم کے لیے جسکی اطاعت کیجاے اور اس سماعت کنندہ
کے لیے جو بگوش قلب سنے اور فرمایا کہ چار چیز لازم لینگی ہر ذی عقل میری امت کو استماع علم کا
اور حفظ اسکا اور پھیلانا اسکا پاس سنکے اہل کے اور عمل اسپر اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام
نے کہ دو بھوکے سیر نہونگے بھوکھا علم کا اور بھوکھا مال کا اور فرمایا کہ ارشاد کیا جناب رسول خدا
صلی اللہ علیہ و آلہ نے کہ دو خصلت نہ جمع ہونگی منافق مین علم فقہ اسلام مین اور ہیئت اہل
خیر کی چہرہ پر اور فرمایا کہ مین دوست نہین رکھتا کہ دیکھون کسی جوان کو تم مین سے کہ
صبح کرے مگر دو حال مین عالم ہو کر یا متعلم ہو کر پس اگر ایسا نہ کریگا تو تقصیر کریگا پس جب
تقصیر کریگا تو ضائع کریگا اور جب ضایع کریگا تو گنہگار ہوگا اور اگر گنہگار ہوگا تو داخل
جہنم ہوگا قسم اس شخص کی جسنے جناب رسول خدا کو مبعوث بحق کیا اور فرمایا جناب
صادق علیہ السلام نے کہ طلب علم فریضہ ہے ہر حال مین اور دوسری حدیث مین فرمایا
کہ طلب علم فریضہ ہے فرائض خدا سے اور جناب صادق علیہ السلام نے روایت کی ہے
کہ فرمایا جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے کہ طلب علم فریضہ ہے ہر مسلم و مسلمہ پر بیان
علامہ مجلسی علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ یہ اخبار دلالت کرتے ہین وجوب طلب علم پر

اور نہین ہے کوئی شک وجوب طلب قدر ضروری مین معرفت خدا اور اُسکی صفات
اور سائر اصول دین و معرفۃ عبادات سے اور شرائط و مناہی سے اُسکے ہر چند کسی
عالم سے اخذ کرے خاص کر اور مشہور تر درمیان علما کے یہ ہے کہ حاصل کرنا زیادہ کا
اس سے واجبات کفائیہ سے ہے یا مستحبات سے اور فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے کہ اے
گروہ مردم نہین ہے خیر اُس دین مین جسمین علم مسائل حلال و حرام نہو اور نہین خیر اُس قرائت مین
جسمین تدبر نہو (یعنی ترک اسرار وغیرہ) اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ نہین
وسعت ہے لوگون کو تا اینکہ سوال کرین یا علم فقہ حاصل کرین اور فرمایا کہ ارشاد کیا جناب
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے کہ اُف ہے ہر اُس مسلمان کے لیے جو نہ قرار دے ہر
ہفتہ مین ایک دن جسمین علم فقہ حاصل کرے اور فرمایا کہ ایک فقیہ سخت تر ہے ابلیس پر
ہزار عابد سے اور فرمایا کہ جس سے خدا خیر کا ارادہ کرتا ہے تو اُسکو فقیہ کرتا ہے دین مین
اور فرمایا کہ جو نہ صبر کرے ذلت تعلم پر ایک ساعت تو وہ ذلت جہل مین ہمیشہ رہیگا
اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ اگر جانین لوگ کہ کیا ہے علم مین تو طلب کرین اُسکو
ہر چند خون دل گرا کر اور دریا مین ڈوب کر ہو اور فرمایا جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے کہ
طلب علم فریضہ ہے ہر مرد مسلمان و زن مسلمہ پر اور فرمایا کہ طلب کرو علم کو ہر چند چین مین ہو
اور پوچھا کسی نے جناب صادق علیہ السلام سے معنی قول خدا فللہ الحجۃ البالغۃ
کو فرمایا کہ خدا فرمائیگا بندہ سے بروز قیامت کہ آیا تو عالم تھا پس اگر کہا اُسنے کہ ہان تو فرمائیگا
کہ کیون تو نے عمل نہ کیا اپنے علم پر اور اگر کہا اُسنے کہ مین جاہل تھا تو فرمائیگا کہ کیون تو نے
علم نہ سیکھا تا اینکہ عمل کرتا پس خصومت کریگا خدا اُس سے اور یہی حجت بالغہ ہے اور فرمایا
امیر المومنین علیہ السلام نے کہ نکلنے والا اپنے شہر سے طلب علم مین مثل جہاد کنندہ راہ خدا کے ہے
بدرستیکہ طلب علم فریضہ ہے ہر مسلمان پر اور کتنے مومن نکلتے ہین اپنے گھر سے طلب علم مین پس
نہین واپس آتے مگر درحالیکہ گناہ اُنکے بخش دیے جاتے ہین اور فرمایا کہ اے مومن یہ علم و ادب

قیمت ہتی ہے نفس کی بس اجتہاد و کوشش کر اسکے سیکھنے مین پس جتنا زیادہ ہوگا علم
و ادب تیرا اُتنی ہی زیادہ ہوگی قیمت و قدر تیری پس بدرستیکہ علم ہی کے سبب سے ہدایت پاتا ہے
تو طرف اپنے پروردگار کے اور بسبب ادب کے بجا لاتا ہے تو خدمت اپنے پروردگار کی اور بسبب
ادب خدمت کے مستوجب ہوتا ہے بندہ ولایت و قرب خدا کا پس قبول کر نصیحت کو تا کہ نجات
پاوے عذاب سے اور فرمایا جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ طلب کرو علم کو ہر چند چین
مین ہو پس بدرستیکہ طلب علم فریضہ ہے ہر مسلم پر اور فرمایا کہ جو شخص سیکھے ایک مسئلہ تو پہناوے گا
خدا اُسکو ہزار کلو بند نور کے اور بخش دیگا اُسکے ہزار گناہون کو اور مہیا کریگا اُسکے لیے ایک
شہر سونیکا اور لکھے گا واسطے اُسکے بعدد ہر بال کے جو اُسکے بدن پر ہین ایک حجت اور
فرمایا کہ جو شخص سیکھے ایک دروازہ علم کا عمل کرے اسپر یا عمل نکرے ہوگا افضل اُس سے کہ
پڑھے ہزار رکعت نافلہ اور امام زین العابدین علیہ السلام نے روایت کی ہے کہ فرمایا امیر المومنین
علیہ السلام نے کہ واللہ نہین خلق کیا خدا نے کسی کو افضل محمد سے اور مجھسے اور میرے اہلبیت سے
اور بدرستیکہ ملائکہ بچھاتے ہین پرون کو اپنے واسطے طالبان علم کے ہمارے شیعون سے اور
فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ روح عماد دین ہے اور علم عماد روح ہے اور بیان عماد علم ہے
اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ کمال مومن تین خصلتون مین ہے فقہ حاصل کرنے مین
دین کے اور صبر مین مصیبت پر اور تنگی معیشت مین اور فرمایا کہ کہا ابوذر رضی اللہ عنہ نے
اپنے خطبہ مین کہ اے طالب علم نہ مشغول کرے تجھے دنیا اور نہ اہل و مال اپنے نفس سے
ایکدن تو اُسنے مفارقت کریگا مثل مہمان کے کہ رات بسر کی ہے تو نے اُنمین پھر چلا جائیگا
پاس سے اُنکے دوسرے لوگون مین دنیا و آخرت مثل ایک مکان کے ہے کہ چلا جائے گا
تو اُس سے طرف دوسرے کے اور نہین ہے درمیان حشر اور موت کے مگر مثل ایک
خواب کے کہ سو رہا تو پھر بیدار ہوا اُس سے اے جاہل علم حاصل کریں بدرستیکہ وہ قلب جسمین
کچھ علم نہو مثل مکان ویران کے ہے جسکا کوئی آباد کنندہ نہو اور پوچھا کسی نے امیر المومنین

علیہ السلام سے کہ خیر کیا ہی فرمایا کہ نہین ہے خیر اسمین کہ مال و اولاد تیری زیادہ ہو لیکن خیر یہ ہے کہ علم تیرا زیادہ ہو اور حلم تیرا عظیم ہو اور فرمایا کہ ہر ظرف تنگ ہو جاتا ہے اس چیز سے جو اسمین رکھی جاتی ہے مگر ظرف علم پس وہ اور پھیل جاتا ہے اور فرمایا کہ جو شخص جانیگا حکمت کو وہ نہ صبر کریگا زیادہ کرنے مین اُس سے مؤلف کہتا ہے کہ فضائل علم و علما کے زیادہ اس سے ہین کہ اس رسالہ مین بیان ہو سکین اور بہت سی فضائل ذکر علما مین مذکور ہونگے ان شاء اللہ تعالے اور فقہ الرضا علیہ السلام مین ہے فرمایا کہ فقہ حاصل کرو دین خدا مین پس مین روایت کرتا ہون کہ جو تفقہ نکرے دین مین تو خطا زیادہ کریگا صواب سے پس بدرستیکہ فقہ کلید بصیرۃ ہے اور سبب ہے حصول منازل رفیعہ و مرتبہ جلیلہ کا دنیا و دین مین اور فضیلت فقیہ کے بندون پر مثل فضیلت آفتاب کے ہے ستارون پر اور جو شخص تفقہ کرے اپنے دین مین تو نہ پاک کریگا خدا اُسکے کسی عمل کو اور مین روایت کرتا ہون عالم علیہ السلام (یعنی اپنے پدر بزرگوار سے) فرمایا کہ اگر پاؤن مین کسی جوان کو جوانان شیعہ سے جو مسائل حلال و حرام کو نجانتا ہو تو اُسے ایک ضربت تلوار سے لگاؤن اور روایت کی ہے میرے غیر نے کہ مارون مین اُسے سو تازیانے اور فرمایا کہ مسائل دین حاصل کرو والا تم بادیہ نشین ہو اور نجم ثاقب مین مولانا الجلیل حسین نوری دام ظلہ تحریر فرماتے ہین کہ شیخ طبرسی نے اعلام الوری مین روایت کی ہے کہ جناب صاحب الامر صلوات اللہ علیہ و آبائہ الطاہرین و عجل اللہ ظہورہ قتل کرینگے اُس ہر و بست سالہ کو جسنے علم دین و احکام مسائل کو نہین سیکھا ہی بیان چونکہ نماز بعد اصول دین افضل واجبات و فروعات ہی اسلیے مسائل اُسکے زیادہ ضروری ہین اُسکے غیر سے اور ہزار شکر خدا کہ جسنے مجھے موفق کیا تالیف مین اس رسالہ کی اور اب وقت شروع اسکا آگیا ہے والحمد للہ

مفتاح فضائل صلوۃ و مذمت تارک الصلوۃ مین

فصل اول فضیلت نماز و فضیلت سجدہ و سجدہ شکر مین

کافی مین معاویہ بن وہب سے منقول ہے کہ پوچھا مین نے جناب صادق علیہ السلام سے کہ افضل وہ چیز جس سے تقرب ڈھونڈھتے ہین بندے طرف اپنے پروردگار کے اور محبوب تر ہیں خدا کیا ہی فرمایا کہ مین

نہین جانتا کسی چیز کو بعد معرفت کی افضل اس نماز سے کیا نہین دیکھتا تو کہ عبد صالح عیسیٰ ابن مریم نے کہا کہ اوصانی
بالصلوٰۃ والزکوٰۃ ما دمت حیاً یعنی وصیت کی مجھے نماز و زکوٰۃ کی جب تک مین زندہ
رہون اور فرمایا انہین حضرت نے دوسری حدیث مین کہ محبوب ترین اعمال نزدیک خدا کے نماز ہی اور وہ
آخر وصایاے انبیا سے ہے اور بندہ جب سجدہ کرتا ہے اور طول دیتا ہے سجدہ مین تو ابلیس کہتا ہے
کہ واے ہو اسپر کہ اسنے اطاعت کی اور مین نے نافرمانی کی اور اسنے سجدہ کیا اور مین نے انکار
کیا اور فرمایا امام علی رضا علیہ السلام نے کہ قریب تر اس چیز کا جس سے بندہ خدا سے ہوتا ہے اس وقت
مین ہے جب سجدہ مین ہوا اور فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ ارشاد کیا جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ
نے کہ جب بندہ مومن کھڑا ہوتا ہے نماز مین تو نظر کرتا ہے خدا اسکی طرف تا انیکہ فارغ ہو اور سایہ کرتی ہے
رحمت بالاے سر سے اسکے تا کنارۂ آسمان اور ملائکہ گھیر لیتے ہین اسکے گرد سے تا کنارۂ آسمان اور موکل
کرتا ہے خدا ایک فرشتہ کو جو اسکے بالاے سر کھڑا ہو کر کہتا ہے کہ اے نمازی اگر جانے تو کہ کون تیری طرف
دیکھتا ہے اور کس سے تو باتین کرتا ہے تو برابر تو اپنی ہی جگہ پر رہے اور فرمایا امام رضا علیہ السلام نے کہ نماز قربت ہے
ہر تقی کی اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ نماز فریضہ بہتر ہے بیس حج سے اور ایک حج بہتر ہے اس مکان سے
جو بھرا ہو سونے سے اور اسے راہ خدا مین صرف کرے تا انیکہ ختم ہو اور مثل اسکے مین لا یحصر ہین اور فرمایا
جناب صادق علیہ السلام نے کہ ایک بار جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ بعض حجرات کو اپنے درست کر رہے تھے
کہ ایک شخص نے کہا کہ یا رسول اللہ مین آپکی کفایت کرتا ہون حضرت نے فرمایا کہ تجھے اختیار ہے جب وہ فارغ
ہو تو فرمایا حضرت نے کہ کیا حاجت تیری ہے اسنے کہا کہ جنت یہ سنکر حضرت نے سر جھکا لیا پھر فرمایا کہ
اچھا جنت چاہتا ہے حضرت نے فرمایا کہ اے بندۂ خدا اعانت کر ہماری ساتھ طول سجود کے اور فرمایا جناب
صادق علیہ السلام نے قول خدا مین ان الحسنات یذھبن السیئات بدرستیکہ نیکیان
لیجاتی ہین گناہون کو فرمایا نماز مومن کی شب کو لیجاتی ہے ان گناہون کو جنکو عمل مین لایا ہے
اور فرمایا دوسری حدیث مین کہ جسکی خدا ایک نماز کو قبول کرے تو پھر اسپر عذاب نہ کریگا اور جس سے
ایک نیکی قبول کرتا ہے تو اسپر عذاب نہین کرتا اور فرمایا کہ جو شخص دو رکعت نماز پڑھے اسطرح کہ جانے

جسمے کہتا ہی اُن دو رکعتون مین تو فارغ ہو گا درحالیکہ درمیان اُسکے اور درمیان خدا کی کوئی
گناہ نہ رہیگا اور زرارہ نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہی فرمایا کہ جب ادا کرتا ہی مرد ایک
نماز کو کامل تو مقبول ہو جاتی ہین اُسکے سبب نمازین ہر چند غیر کامل ہوون اور اگر فاسد کیا ہی اُسنے
کل نماز کو تو نہ مقبول ہو گی اُس سے کوئی چیز نماز سے اور نہ محسوب ہو گی اُسکی لیے نافلہ اور نہ فریضہ
اور جز این نیست کہ مقبول ہوتی ہی نافلہ بعد قبول فریضہ کے اور جبکہ نہ ادا کرے مرد فریضہ کو تو نہ مقبول
ہو گی اُس سے نماز نافلہ اور جز این نیست کہ قرار دی گئی ہی نافلہ تاکہ تمام کرے وہ اُس چیز کو جو فاسد
ہوئی ہی فریضہ سے اور من لا یحضرہ مین جناب صادق علیہ السلام سے منقول ہی فرمایا کہ طاعت
خدا کی خدمت اُسکی ہی زمین مین اور نہین ہے کوئی چیز اُسکی خدمت سی جو نماز کی برابر ہو پس اسی واسطے
ندا کی ملائکہ نے زکریا کو درحالیکہ وہ نماز پر کھڑے تھے اور فرمایا جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے کہ نہین ہے
کوئی نماز جسکا وقت آتا ہی مگر ندا کرتا ہی ایک فرشتہ سامنے لوگون کے کہ اے گروہ مردم اُٹھو طرف اپنی
آتش کی جسکو اپنی پشت پر تمنے روشن کیا ہی پس بجھاؤ سبب اپنی نماز کے اور فرمایا جناب امام
محمد باقر علیہ السلام نے کہ نہین ہے کوئی بندہ ہمارے شیعہ سی جو اُٹھتا ہی نماز کے لیے مگر گھیر لیتے ہین اُسکو
ملائکہ بعدد اُسکے مخالفین کے جو نماز پڑھتے ہین پیچھے اُسکے اور دعا کرتے ہین اُسکے لیے تا اینکہ
فارغ ہو اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ بہتر کرو عمل سی کہ خدا تمہارا رحیم ہی قبول کرتا ہی عمل
بہتر اُسکا کہ مرد پڑھتا ہی دو رکعت نماز اور مقصود اُسکا رضامی خدا ہوتا ہی پس داخل کرتا ہی خدا اُسکو بسبب
اُن دو رکعتون کی جنت مین الخبر اور فرمایا کہ مثال نماز کی تم مین مثل اُس نہر کے ہی جو تمہاری ایک کے
دروازہ پر ہو نکلے وہ دن رات مین پس غسل کرے اُس سے پانچ مرتبہ پس باقی رہیگا میل پانچ مرتبہ کی غسل کے بعد
اور نہ باقی رہینگے گناہ بعد پانچ مرتبہ کی نماز کی اور فرمایا کہ جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ فرماتے ہین کہ جو
شخص روکی اپنے نفس کو نماز فریضہ پر اسطرح کہ اُسکے وقت کا منتظر ہو اور پڑھے اول وقت مین اور
تمام کرے رکوع و سجود و خشوع کو پھر تمجید و تحمید خدا کرے تا اینکہ داخل ہو وقت نماز دیگر اور درمیان
اُن دونون نمازونکی کوئی لغویت نہ کرے تو لکھے گا خدا واسطی اُسکے ثواب مثل ثواب حج و عمرہ بجا لانیوالی کی

اور ہونگا اہل جنت عالیہ سے اور جواہر الاخبار مین ابن عباس سے منقول ہے فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ نے کہ خدا کا ایک فرشتہ ہے جسکو سنجائیل کہتے ہین لیتا ہے کتاب بیزاری جہنم سے واسطے
نماز گذارندگان کے وقت ہر نماز کی جانب خدای عالمین سے پس جب صبح کرتے ہین مومنین اور اٹھتے ہین
اور وضو کرتے ہین اور نماز پڑھتے ہین فجر کی تو لیتا ہے وہ کتاب بیزاری انکے لیے جسمین لکھا ہوتا ہے
کہ مین خدای باقی ہون ای بندے و کنیزین میری نیچے حرز مین کیا مین نے تمھین اور لیے حفظ و زیر پناہ
اپنے رکھا مین نے تمھین درحالیکہ گناہ تمھارے بخشے گئے ہین ظہر تک اور جب وقت ظہر ہوتا ہے اور کھڑی
ہوتی ہین اور وضو کرتے ہین اور نماز پڑھتے ہین تو لیتا ہے وہ فرشتہ کتاب بیزاری جہنم سے اُنکے
جسمین لکھا ہوتا ہے کہ مین خدای قادر ہون ای بندے اور کنیزین میری مین نے بدل دیا تمھارے
گناہون کو نیکیون سے اور بخش دیا تمھارے گناہونکو اور حلال کیا تمھارے لیے اپنے رضا سے اُنے
حلال کو پس جب وقت عصر آتا ہے اور اٹھتے ہین اور وضو کرتے ہین اور نماز پڑھتے ہین تو لیتا ہے
وہ فرشتہ تیسری کتاب بیزاری جہنم سے جسمین لکھا ہوتا ہے کہ مین خدای جلیل ہون بزرگ ہوا ذکر میرا
اور عظیم ہوئی شان میری ای بندے اور کنیزین میری حرام کیا مین نے تمھارے بدنونکو جہنم پر اور ساکن کیا
تمھین مسکن براہین اور دفع کیا مین نے تمسے اپنی رحمت سے شر کو اشرار کی اور جب وقت مغرب ہوتا ہے
اور اٹھتے ہین اور وضو کرتے ہین اور نماز پڑھتے ہین تو لیتا ہے وہ فرشتہ چوتھی کتاب بیزاری جسمین
لکھا ہوتا ہے کہ مین خدای جبار و بزرگ و عالی مرتبت ہون ای بندے اور کنیزین میری بلند ہوئے ملائکہ
میرے تمھارے پاس سے ساتھ رضا کی اور حق ہے مجھپر کہ مین تمھین راضی کرون اور عطا کرون تمھین بروز قیامت
حاجت اور خواہش تمھاری اور جب وقت عشا ہوتا ہے اور اٹھتے ہین اور وضو کرتے ہین اور نماز پڑھتے
ہین تو لیتا ہے وہ فرشتہ خدا سے اُنکے لیے پانچوین کتاب بیزاری جسمین لکھا ہوتا ہے کہ مین ایسا خدا
ہون کہ سوا میرے کوئی خدا نہین ہے ای بندے اور کنیزین میری اپنے گھرون مین تمھین تنہا کیا اور میرے
گھرونکی طرف چلے اور میرے ذکر مین تم در آئے اور میرے حق کو پہچانا اور میرے فرائض کو ادا کیا
مین گواہ کرتا ہون تجھکو ای سنجائیل اور تمام ملائکہ کو کہ مین راضی ہوا ان لوگون سے پس اگر قیامت مین سنجائیل تین

آواز دیتا ہے ہر شب مین بعد نماز عشا کی کہ ای ملائکہ خدا بدرستیکہ خدا نے بخشدیا نماز گذارونکو جو موحد ہین اُن
پس نہین باقی رہتا کوئی فرشتہ آسمانون پر مگر استغفار کرتا ہی نماز گذارونکے لیے اور دعا کرتا ہی
اُنکے لیے اُسپر مداومت کی پس جو شخص نماز شب کی توفیق پاوی عورت ہو یا مرد سے اور کھڑا ہو خدا کے لیے
باخلاص اور وضو کرے اور نماز پڑھے بہ نیت صادق و قلب سلیم و بدن خاشع و چشم گریان کے تو
گردانیگا خدا پیچھے اُسکے نو صفین ملائکہ کی جنکی ہر صف کو نہین شمار کرسکتا کوئی سوا خدا کی ایک
جانب ہر صف کا مشرق مین اور دوسرا جانب مغرب مین ہوگا پس جب فارغ ہوگا تو لکھے گا خدا
بعدد ملائکہ کے اُسکے لیے درجے انکو کہا منصور نے کہ جب ابن عباس اس حدیث کو بیان کرتے تھے تو کہتے
تھے کہ کہان ہی تو ای غافل اُن بزرگوارونسی اور کہان ہی تو قیام سے اُس شب کے اور اس ثواب جزیل و
کرامت سے اور معالم الزلفی کی ایک حدیث مین جناب صادق علیہ السلام سے منقول ہی فرمایا کہ نہین ہے
کوئی چیز بعد معرفت کی افضل نماز سے تا اینکہ فرمایا کہ نماز فریضہ برابر ہی نزدیک خدا کے ہزار حج اور
ہزار عمرہ مقبولہ کی اور ایک حج اُسکے نزدیک بہتر ہے اُس مکان سے جو پر ہو سونے سے نہین بلکہ بہتر ہے
تمام دنیا سے جو پُر ہو ایسے سونے و چاندی سے جنہین راہ خدا مین خرچ کرے الخبر اور وسائل مین
عبد الرحمان بن حجاج سی منقول ہے کہ جو شخص سجدہ شکر کرے کسی نعمت پر در حالیکہ باوضو ہو تو لکھیگا خدا اُسکے
لیے دس حسنات کو اور محو کریگا اُس سے دس گناہان کبیرہ کو اور بروایت فریح مثل اُسکے منقول ہی لیکن اُس مین
ہی کہ سجدہ کرے کسی نعمت پر غیر صلوٰۃ مین اور باوضو ہونا اُسمین کو نہین ہے اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے
کہ سجدہ شکر واجب ہے ہر مسلمان پر کہ جس سے نماز اپنی تمام کرتا ہی اور باعث رضائے خدا ہی اور باعث تعجب ملائکہ ہوتا ہے
اور جبکہ بندہ نماز پڑھتا ہی پھر سجدہ شکر کرتا ہی تو کھول دیتا ہی خدا حجاب کو درمیان اُس بندہ کے اور ملائکہ کے پس کہتا ہی
خدا کہ ای ملائکہ میرے دیکھو میرے بندہ کو کہ نماز کو اُسنے ادا کیا پھر سجدہ شکر کیا اُس نعمت پر جسکا مین نے اُسپر
انعام کیا ای ملائکہ میرے کیا ہی اُسکے لیے پس ملائکہ کہتے ہین کہ خدایا تیری رحمت پھر کہتا ہی خدا کہ پھر کیا ہی اُسکے لیے
تو ملائکہ کہتے ہین کہ جنت تیری پس خدا فرماتا ہی کہ پھر کیا ہی تو ملائکہ کہتے ہین کہ خدایا کفایت اُسکے مہم کی پھر خدا
فرماتا ہی کہ پھر کیا ہی پس نہین باقی رہتی کوئی نیکی مگر کہتے ہین اُسے ملائکہ پس خدا فرماتا ہی کہ پھر کیا ہی اُسکے لیے

بیچارہ کہتے ہیں کہ خدایا اب ہمیں علم نہیں ہے پس خدا فرماتا ہے کہ میں بھی شکر اسکا کرونگا جسطرح اسنے
میرا شکر کیا ہے اور نگاہ کرونگا اسکی طرف بفضل و رحمت اپنی اور راوی نے جناب صادق علیہ السلام سے
پوچھا کہ خدا نے ابراہیم کو خلیل کیوں بنایا فرمایا اسلیے کہ وہ زمین پر بکثرت سجدہ کرتے تھے اور
فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ میرے والد بزرگوار علی بن الحسین علیہما السلام نہیں دیکھتے تھے کسی
نعمت خدا کو اپنے اوپر مگر سجدہ کرتے تھے اور نہیں پڑھتے تھے کوئی آیت کتاب خدا کی جسمیں کہ سجدہ
ہوتا تھا مگر سجدہ کرتے تھے اور نہیں دفع فرماتا تھا خدا کسی بدی کو جس سے خائف ہوتے تھے یا کسی کید
کید کنندہ کی مگر سجدہ کرتے تھے اور نہیں فارغ ہوتے تھے نماز فریضہ سے مگر سجدہ کرتے تھے اور نہیں اصلاح کراتے
تھے درمیان دو شخصوں کے مگر سجدہ کرتے تھے اور تھا اثر سجود حضرت کے جمیع مواضع سجود میں پس
اسی سبب سے نام اس جناب کا سجاد ہوا اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ جب تو کوئی نعمت خدا اپنے
اوپر یاد کرے اور ہو ایسی جگہ جہاں تجھے کوئی نہ دیکھے تو رخسار اپنا زمین پر رکھ اور اگر ہو تو مجمع مردم میں تو رکھ
ہاتھوں کو اپنے اسفل بطن پر اور جھکا دے پشت اپنی اور ہونا چاہیے ایسا فروتنی میں واسطے خدا کے کہ محبوب تجھے
اور دیکھنے میں سمجھا جاوے کہ پیچ اپنے اسفل بطن میں تو نے پایا مولف کہتا ہے کہ احادیث فضیلت نماز
و سجدہ میں بہت ہیں بخیال اختصار اسی مقدار پر اکتفا کی گئی

فصل دوم مذمت ترک و استخفاف نماز میں

کافی میں و وافی میں بحوالہ تہذیب ابان بن تغلب سے منقول ہے کہتے ہیں کہ میں نے نماز پڑھی پیچھے جناب
صادق علیہ السلام کے مزدلفہ میں جب وہ جناب فارغ ہوئے تو میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ اے ابان
نماز ہاے واجبی پنجگانہ کی حدود کو جو قائم کرے اور پانچوں وقت کی محافظت کرے یعنی ادا کرتا رہے
پانچوں وقت میں نماز کو تو ملاقات کریگا خدا سے بروز قیامت درحالیکہ واسطے اسکے پیش خدا ایک
عہد و پیمان ہوگا جسکے سبب سے خدا اسے داخل جنت فرمایگا اور جو شخص کہ نہ قائم کرے حدود پنجگانہ نماز
اور نہ محافظت کرے انکی وقتوں پر تو ملاقات کریگا خدا سے درحالیکہ اسکے لیے کوئی عہد و پیمان نہوگا اگر
چاہے اسپر عذاب کرے اور اگر چاہے بخشدے کتاب مذکور میں سند دیگر سے بروایت ابان کے

مثل مقصود اس حدیث کی منقول ہی اور فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نی ایک حدیث مین کہ اوّل
وہ چیز جسکا بندہ سی حساب لیا جائیگا نماز ہے پس اگر نماز قبول ہوئی تو دیگر اعمال قبول ہونگی
بدرستیکہ نماز جب اپنے وقت پر بلند ہوتی ہی تو پھرتی ہی اپنے پڑھنے والے کیطرف درحالیکہ روشن و
نورانی ہوتی ہی اور کہتی ہی کہ تو نے میری حفاظت کی خدا تیری حفاظت کری اور جب بلند ہوتی ہی غیر وقت
مین بغیر اسکے حدود کی تو پھرتی ہی طرف اپنی پڑھنے والی کی درحالیکہ سیاہ و تاریک رہتی ہی اور کہتی ہی کہ تو نے
مجھی ضائع کیا خدا تجھی ضائع کرے اور محمد بن فضیل نے امام موسی کاظم علیہ السلام سی پوچھا معنی اس آیہ کے
الذین ہم عن صلوتہم ساہون یعنی وای ہی ان لوگون کے لیے جو اپنی نمازون سے
سہو کرتے ہین فرمایا کہ مقصود اس سے ضائع کر دینے سے ہے تفسیر صافی مین تفسیر قمی یعنی تفسیر علی
بن ابراہیم سے اسی آیت کی تفسیر مین نقل کیا ہی کہ مقصود اس سے ترک کنندگان نماز سے ہی اسلیے کہ ہر شخص بھولتا ہے
نماز مین یعنی وہ مصداق اس آیہ کا نہین ہوسکتا اور کسی نے جناب صادق علیہ السلام سی اس آیہ کی تفسیر پوچھی
کہ آیا مقصود اس سے وسوسہ شیطان ہی فرمایا کہ نہین ہر شخص کو وسوسہ عارض ہوتا ہی بلکہ مقصود یہ ہی کہ اس سے
غفلت کری اور چھوڑ دے اوّل وقت اسکے پڑھنے کو دوسری حدیث مین فرمایا کہ وہ تاخیر نماز ہے اوّل
وقت سے اسکے بغیر کسی عذر کے اور فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے کہ نہین ہے کوئی عمل محبوب تر نزدیک خدا کے
نماز سی پس چاہیے کہ نہ مشغول ہو کسی کام مین دنیا کے اوقات نماز مین پس بدرستیکہ خدا نے مذمت کی ہی ایک گروہ
کی پس فرمایا الذین ہم عن صلوتہم ساہون یعنی وہ لوگ غافل ہین سبب جاننا انھون نے
اوقات نماز کو اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ سہو سی مراد ترک نماز اور دیر کرنا اسمین ہے اور
کافی مین جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ ایک روز جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ مسجد مین
بیٹھے تھے کہ ایک شخص آیا اور اسطرح نماز پڑھنے لگا کہ رکوع و سجود کو تمام نکرتا تھا پس فرمایا حضرت نے
کہ یہ اسطرح نماز پڑھتا ہی جیسے کوا زمین پر چونچ لگاتا ہی اگر یہ مر جاوے اور ایسی ہی اسکی نماز ہے تو البتہ یہ
مریگا درحالیکہ میرے دین پر نہوگا بیان مولانا محسن رحمہ اللہ بعد نقل اس حدیث کی وافی مین فرماتے ہین کہ مراد
عدم تمام رکوع و سجود سی ترک طمانینہ ہی جیسا کہ قول حضرت کا شاہد ہی کہ جیسے کوا زمین پر چونچ مارتا ہی

اور مستفاد ہوتا ہی اس حدیث سے کہ تہاون محافظت مین حدود فرائض کے اور تساہل انکے ارکان کے
پورا کرنے مین پہونچاتا ہی استخفاف کے شان اور بے پروائی تک انکے ترک مین اور یہ پہونچاتا ہی کفر تک
نعوذ باللہ منہ تک اور فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ نہ تہاون کرو اپنے نماز مین کہ
جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے فرمایا ہی وقت موت اپنی کہ نہین ہے مجھسے جو سبک کرے اپنی
نماز کو نہین ہے مجھسے جو پئے کسی نشہ کو نہ آویگا پاس میرے حوض کوثر پر نہ واللہ اور جناب
صادق علیہ السلام فرماتی ہین کہ فرمایا جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے کہ ہمیشہ شیطان مومن
سے خائف و ترسان رہتا ہی جب تک کہ محافظت نماز پنجگانہ کی کرتا رہے پس جب ضایع کرتا ہی اسے تو
جری ہوتا ہی شیطان اسپر اور ڈال دیتا ہی گناہان کبیرہ مین اور عیص بن قاسم کہتے ہین کہ فرمایا جناب
صادق علیہ السلام نے کہ واللہ آتے ہین بعض مرد پر پچاس سال اور نہین قبول کرتا خدا اسکی ایک
نماز کو پس کون چیز سخت تر ہے اس سے واللہ تم لوگ جانتے ہو اپنے ہمسایون سے اور اصحاب سے
ایسے شخص کو کہ اگر پڑھے نماز واسطے بعض تمہارے کے تو وہ نہ قبول کریگا اس سے بسبب سبکی
سے بجا لانے کے بدرستیکہ خدا نہین قبول کرتا مگر عمدہ کو پس کیونکر قبول کریگا اس چیز کو جسکا استخفاف
کیا جاوی اور ہشام بن سالم سے منقول ہی کہ فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ جب کھڑا ہوتا ہے بندہ نماز
مین اور سبک کرتا ہی نماز کو تو خدا فرماتا ہی اپنے ملائکہ سے کہ کیا نہین دیکھتے تم میرے بندہ کو گویا
سمجھتا ہی کہ حاجت بر آری اسکی میرے غیر کے اختیار مین ہی کیا نہین جانتا کہ حاجت بر آری
اسکی میرے قبضہ قدرت مین ہی اور من لا یحضرہ مین ہے معمر بن یحیی جناب صادق علیہ السلام سے
روایت کرتے ہین کہ سنا مین نے حضرت سے کہ فرماتے تھے کہ جب نماز پنجگانہ کی ساتھ آویگا تو نہ سوال
کیا جاویگا کسی نماز سے اور عیاشی سے مثل اس حدیث کی منقول ہی اور مسعدہ بن صدقہ کہتے ہین کہ
جناب صادق علیہ السلام سے کسی نے پوچھا کہ کیا وجہ ہی کہ آپ زناکار کو کافر نہین فرماتے اور تارک الصلوۃ کو
کافر فرماتی ہین اور کیا دلیل ہی اسکی فرمایا اسلیے کہ زانی اور مثل اسکا خرابی نیت کہ کرتا ہی اسی سبب
شہوت کی جب وہ غالب آتی ہی اسپر اور تارک الصلوۃ نہین ترک کرتا اسی مگر سبک جانکر اور دلیل اسکی یہ ہے

کہ تم کسی زانی کو نہ پاوگے جو عورت سے ہم بستر ہوتا ہے مگر وہ طلب لذت کرتا ہے اسکی ہم بستری سے اور جو
نماز کو قصداً ترک کرتا ہے تو نہیں ہوتا قصد اسکا اسکے ترک میں لذت اور جبکہ منتفی ہوئی لذت تو واقع
ہوا استخفاف اور جبکہ واقع ہوا استخفاف تو واقع ہوا کفر اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ شفاعت
ہماری نہ پہونچیگی اُس شخص کو جو سبک کریگا نماز کو اور فرمایا انھیں حضرت نے اس قول خدا میں
ان الصلوٰۃ کانت علی المومنین کتاباً موقوتاً یعنی بدرستیکہ نماز ہے مومنین پر کتاب
موقوت فرمایا کہ مفروض اور واقع ہوئی ہے اور ہارون بن خارجہ سے منقول ہے کہ میں نے خدمت جناب
صادق علیہ السلام میں ایک شخص کا اپنے اصحاب سے ذکر کیا اور بہت تعریف میں نے انکی کی حضرت نے فرمایا
کہ نماز اسکی کیسی ہے اور پھر ہارون بن خارجہ سے منقول ہے فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ نماز پر ایک فرشتہ
موکل ہے اور اسکا کوئی عمل نہیں سوا اسکے پس جب بندہ اُس سے فارغ ہوتا ہے تو وہ فرشتہ لیتا ہے اور لیجاتا ہے
اُسکے آسمان پر جاتا ہے پس اگر لائق قبول ہوتی ہے تو قبول ہوتی ہے اور اگر لائق قبول نہیں ہوتی تو حکم خدا فرماتا
کہ پھیر دے بندہ پر پس وہ فرشتہ اترتا ہے اور اُس نماز کو اسکے منہ پر مارتا ہے پھر کہتا ہے کہ اُف تیرے لیے
کہ برابر تیرا ایسا عمل ہے جو مجھی تعب میں ڈالتا ہے اور فرمایا انھیں حضرت نے کہ فرمایا جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ
وآلہ نے کہ ہر چیز کے لیے منہ ہے اور منہ تمہارے دین کا نماز ہے پس بدنما کرے کوئی تمہارا منہ کو اپنے دین کے
اور ہر چیز کے لیے ناک ہے اور ناک نماز کی تکبیر ہے اور فرمایا انھیں حضرت نے کہ ایک شخص آیا پاس جناب
رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ کے اور کہا کہ مجھے کچھ وصیّت کیجیے فرمایا کہ قصداً نماز کو نہ چھوڑ کہ جو شخص قصداً
ترک کرے تو دین اسکا جاتا رہیگا اور وسائل میں امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے فرمایا کہ بنا ہوا ہے
اسلام پانچ چیزوں پر نماز پر زکوۃ پر وحج پر وروزہ پر وولایت پر میں نے کہا کہ کون چیز ان میں
افضل ہے فرمایا کہ ولایت افضل ہے اسلیے کہ وہ مفتاح ہے ان سب کی اور والی یعنی امام وہی دلیل ہے
ان سب پر میں نے کہا کہ پھر فضیلت میں وہ ہے جو اسکے قریب ہے فرمایا کہ نماز میں نے کہا پھر وہ ہے جو اسکے
قریب ہے فضیلت میں فرمایا کہ زکوۃ ہے اسلیے کہ خدا نے قریب کیا ہے اسکو اُس سے اور شروع کیا نماز سے
پہلے اسکے الخبر اور فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ آیا تین چیزوں کو تجھے اصل و فروع و بلندی اسلام سے ہے

کہا کہ ارشاد ہو فرمایا کہ اصل اسکی نماز ہی اور فرع اسکی زکوۃ ہی اور بلندی اسکی جہاد ہی پھر فرمایا کہ اگر چاہے
تو تو بتاؤن تجھے ابواب خیر کو مین نے کہا کہ ارشاد ہو فرمایا کہ صوم سپر ہے الحدیث اور ابو بصیر کہتے ہین کہ
پوچھا مین نے جناب صادق علیہ السلام سے اُس دین کو جسے خدا نے بندون پر فرض کیا ہی جسکی جہالت کی انکو
گنجایش نہین ہے اور نہین مقبول ہوتا سوا اُسکی وہ کیا ہی فرمایا شہادت اسکی کہ نہین ہے خدا سواے
خدا کی اور محمد رسول خدا ہین صلی اللہ علیہ و آلہ اور نماز کا قائم کرنا اور زکوۃ دینا اور حج کرنا اسے جو قادر ہو اور صوم
ماہ رمضان اور ولایت الحدیث اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ شیعہ اگر جمع ہون ترک صلوۃ
پر تو ہلاک ہون الحدیث اور فرمایا کہ بنا ہوا ہی اسلام پانچ ستون پر نماز و زکوۃ و صوم و حج و ولایت
امیر المومنین و ائمہ پر جو اولاد اُس جناب کے ہین اور آل جمیل سے منقول ہی کہ فرمایا انھین حضرت نے کہ خدا
دفع کرتا ہی اُس شخص سے جو نماز پڑھتا ہی ہمارے شیعون سے بلا کو اُس شخص کے جو نہین نماز پڑھتا
ہمارے شیعون سے اور اگر اتفاق کرلین ترک صلوۃ پر تو ہلاک ہون پھر زکوۃ و حج کی نسبت بھی
ایسا ہی فرمایا پھر فرمایا کہ یہ قول خدا دلیل ہے ولولا دفع اللہ الناس بعضہم ببعض
لفسدت الارض یعنی اگر نہوتا دفعیہ خدا کا آدمیون کے بعض کا بعض سے تو فاسد
ہو جاتی زمین مولف کہتا ہے کہ امثال ان احادیث کی بہت سی حدیثین وسائل مین مذکور ہین اور
آخر باب مین فرماتے ہین کہ احادیث اس باب مین بہت کثیر ہین جو حد تواتر سے متجاوز ہین اور جسقدر
مین نے ذکر کیا ہی انہین کفایت ہی ان شاء اللہ اور کتاب مذکور باب ثبوت الکفر والارتداد
بجحود بعض الضروریات الخ مین عبید بن زرارہ سے منقول ہی کہ مین نے پوچھا جناب صادق علیہ السلام سے
مقصود اس قول خدا کا ومن یکفر بالایمان فقد حبط عملہ یعنی جو کافر ہو ساتھ
ایمان کے پس تحقیق حبط ہوا عمل اسکا فرمایا کہ ترک کرنا اُس عمل کا جسکا اقرار کرے اسی سے ہی ترک
کرنا نماز کا قصداً نہ بوجہ سکر کے و نہ بوجہ کسی بیماری کی اور کتاب مذکور باب تحریم الاستخفاف
بالصلوۃ مین ابو بصیر سے منقول ہی کہ مین ام حمیدہ کی پاس گیا بغرض تعزیت جناب صادق علیہ السلام
جب انھون نے مجھے دیکھا تو رونے لگین اور مین بھی انکے رونے سے رونے لگا پھر کہا کہ اے ابو محمد

اگر تم دیکھتے جناب صادق علیہ السلام کو وقت موت کی تو عجیب امر دیکھتے کہ اُن جناب نے آنکھوں کو
کھولا اور فرمایا کہ جتنے میرے قرابت دار ہین انکو جمع کرو پس ہمنے کسی کو ترک نہین کیا جب
جمع ہوئے تو حضرت نے انکی طرف دیکھا اور فرمایا کہ شفاعت ہماری نہ پہونچیگی اُس شخص کو
جو استخفاف کرتا ہی نماز کا اور جابر سے منقول ہی کہ فرمایا جناب امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ نماز
ستون دین ہے مثال اُسکی مثال ستون خیمہ سی ہی جبکہ قائم رہیگا ستون تو قائم رہینگے طنابین اور میخین اور جبکہ
جھک جائیگا ستون اور ٹوٹ جائیگا تو نہ قائم رہیگی میخ اور نہ طناب اور کتاب مذکور
باب تحریم اضاعۃ الصلوۃ الخ مین امام رضا علیہ السلام سے منقول ہی کہ فرمایا جناب رسولخدا صلی اللہ
علیہ و آلہ نے کہ جب روز قیامت ہوگا تو طلب کیا جائیگا بندہ پس اول وہ چیز جس سے سوال
کیا جائیگا نماز ہی پس اگر لایا نماز کو پوری تو ہے ورنہ جہنم مین ڈالدیا جائیگا اور فرمایا کہ نہ ضائع کرو تم
نماز کو پس جو شخص کہ ضائع کریگا اپنی نماز کو تو محشور ہوگا ساتھ قارون و ہامان کے اور حق ہوگا خدا پر
کہ داخل کرے اسکو جہنم مین ساتھ منافقین کے پس واے ہے اُس شخص کے لیے جو نہ حفاظت کرے
اپنی نماز پر اور ادا ے سنت پر نبیا اور کتاب مذکور باب ثبوت الکفر والارتداد بترک الصلوۃ الواجبۃ
جحوداً لہا مین امام محمد باقر علیہ السلام سی حدیث عدد نوافل مین منقول ہی فرمایا کہ یہ کل سنت ہی اور نہین ہے
فرض مین سے جبکہ تارک فریضہ کا فر ہی اور تارک اسکا کافر نہین ہے اور فرمایا کہ ارشاد کیا جناب رسولخدا صلی اللہ
علیہ و آلہ نے کہ درمیان مسلم کے اور درمیان اُسکے کہ کافر ہو جاے یہ ہی کہ نماز فریضہ کو ترک کرے قصداً
یا تہاون کرے اسمین اور نہ پڑھے اور جابر سے منقول ہی کہ فرمایا جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ و آلہ نے کہ نہین
ہی درمیان کفر و ایمان کے مگر ترک صلوۃ یعنی کافر نماز نہین پڑھتا اور جامع الاخبار مین ہے فرمایا جناب
رسولخدا صلے اللہ علیہ و آلہ نے کہ نماز عماد دین ہے پس جو شخص ترک کرے نماز کو قصداً تو اُسنے گرا دیا دین اپنا
اور جو شخص ترک کرے اوقات اُسکے تو داخل ہوتا ہی ویل مین اور ویل ایک وادی ہی جہنم مین جیسا خدا فرماتا ہے
سورۂ ارایت مین فویل للمصلین الذین ہم عن صلوتہم ساہون یعنی واے ہے ان نماز پڑھنے
والون پر جو اپنی نماز کو بھول جاتے ہین اور فرمایا کہ جو شخص ترک کرے نماز اپنی تا اینکہ فوت ہو جاے بغیر کسی

عذر کی تو عمل اُسکا حبط ہو جاتا ہے اور فرمایا کہ درمیان عبد کی اور درمیان کفر کی ترک صلوٰۃ ہے
اور فرمایا کہ حفاظت کرو نمازہائے پنجگانہ پر کہ جب روز قیامت ہوگا اور بندہ آویگا تو پہلے جس سے
خدا سوال کریگا وہ نماز ہے پس اگر پوری اُسے لاویگا والا داخل جہنم کیا جائیگا اور فرمایا کہ جو
شخص ترک کرے نماز کو درحالیکہ نہ امید رکھتا ہو ثواب کا اُسکے اور نہ خوف رکھتا ہو عقاب کا اُسکے
تو مجھے پروا نہین ہے کہ یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر یا مجوسی ہو کر اور فرمایا کہ جو شخص اعانت
کرے تارک الصلوٰۃ کی ایک لقمہ یا ایک کٹرے سے تو گویا اُسنے قتل کیا ستر نبیون کو اول
اُنکے آدم ہین اور آخر اُنکے محمد ہین صلے اللہ علیہ وآلہ اور فرمایا کہ نہین ایمان ہے اسکی لیے جسکو امانت
اور نہین ہے دین اُسکے لیے جسکو عہد نہو اور نہین ہے نماز اُسکے لیے جو رکوع و سجود کو تمام نکرے
اور فرمایا کہ خبیث ترین دم چور ہین جو چوری کرتے ہین نماز مین پس امیر المومنین علیہ السلام نے عرض
کیا کہ یا رسول اللہ کیونکر ایسا ہے فرمایا کہ وہ جو نہ تمام کرے رکوع و سجود کو وہ چور ہے اپنی نماز مین
باطل ہے پیش خدا دین اُسکا اور معالم الزلفی مین جناب صادق علیہ السلام سے منقول ہے فرمایا کہ کبائر
سات ہین کفر باللہ اور قتل نفس اور عقوق والدین اور سود کھانا اور مال یتیم بظلم کھانا اور بھاگنا
جہاد سے اور تعرب بعد الہجرۃ یعنی ملنا بلاد کفر سے اور اقامت وہان بعد اسکے کہ اُس سے ہجرت
کرکے بلاد اسلام مین آچکا ہے راوی کہتا ہے کہ مین نے کہا کہ کھانا ایک درہم مال یتیم سے بزرگ تر ہے
یا ترک صلوٰۃ فرمایا کہ ترک صلوٰۃ راوی نے کہا کہ آپنے اُسکو تو کبائر مین شمار نہین فرمایا حضرت نے
فرمایا کہ پہلے مین نے تجھسے کیا کہا مین نے کہا کہ کفر فرمایا کہ تارک الصلوٰۃ کافر ہے یعنی بغیر علت کے
اور انوار النعمانیہ ضمن احوال صوفیہ و نصب وغیرہ مین ہے کہ وارد ہوا ہے اخبار مین کہ جو شخص مسکرائے
منھ پر تارک الصلوٰۃ کی تو گویا اُسنے کعبہ کو سات بار گرایا اور گویا کہ قتل کیا ہزار فرشتہ کو ملائکہ
مقربین اور انبیاء مرسلین سے اور نہین ہے ایمان اُسکی لیے جو نماز نہین پڑھتا اور نہین ہے حصہ اسلام مین اُسکو جو نماز نہین پڑھتا اور جو شخص جلادے ستر
مصحف کو یا قتل کرے ستر نبیون کو اور زنا کرے اپنی ماں سے ستر بار اور ازالہ بکر کرے ستر
باکرہ عورتونکا بطریق زنا کی تو وہ قریب تر ہے طرف رحمت خدا کی اُس شخص سے جو ترک صلوٰۃ کرے

قصداً اور جو شخص کہ اعانت کرے تارک الصلوٰۃ کی ایک لقمہ ایک کپڑے سے تو گویا اُسنے قتل کیا ستر نبیوں کو اور جو شخص تاخیر کرے نماز میں اُسکے وقت سے یا ترک کرے تو محبوس ہوگا جبر پر اُسنے حقبا اور ہر حقب تین سو ساٹھ دن کا ہے اور حشر ان مثل عمرو بنیا کے ہوگا پس جو شخص قائم کرے گا اُسکو تو اُسنے دین کو قائم کیا اور جو شخص ترک کرے اُسکو تو بتحقیق دین کو اُسنے گرا دیا اور کیا سب مذکور زبور

فیما یختص بالصلوٰۃ میں ہے فرمایا جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے جو محلہ کہ ہو اسمین کوئی تارک الصلوٰۃ تو
نازل ہوتی ہے اُس محلہ پر ہر روز ستر لعنت اور جلاء الاخبار میں بحوالہ ثاقب المناقب بروایت ابن مسعود جناب
رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے فرمایا کہ جو شخص سستی کرے اپنی نماز میں مردون اور عورتون سے تو خدا اُسکا
عقاب کریگا اٹھارہ عقوبتوں سے چھ دنیا میں اور تین وقت موت اسکے اور تین اسکی قبر میں اور تین اُسکے
محشر میں اور تین صراط پر پس وہ عقوبت جو دنیا میں ہے پہلے برکت کا جاتا رہنا اسکے رزق میں دوسرے
جاتا رہنا برکت کا اسکے حیات سے تیسرے جاتا رہنا نور کا اسکے منہ سے چوتھے نہ قبول ہونا اُسکی عبادت کا
و نہ اسکی شہادت کا پانچوین اسکو کوئی حصہ نہیں ہے ایمان میں اسلیے کہ اقرار ساتھ اُسکے بعض شرائط
ایمان سے ہیں پس اگر قصداً ترک کرے تو اسکو ایمان نہیں ہے چھٹے نہ شریک کریگا اسکو خدا دعا صالحین میں
اور نہ مستجاب ہوگی دعا اسکی لیکن وہ عقوبت جو وقت موت ہوگی پس مریگا وہ ذلت سے درحالیکہ اُسپر
گرانی ہوگی مثل پہاڑ کے اور ناتوانی ہوگی ایسی جسطرح داغ ہو کشتی بن پر اور کوڑا مارا جاوے دوسرے پیاسا
مریگا جسقدر پئے پانی تمام دنیا کا مگر سیراب نہوگا تیسرے بھوکا مریگا اسطرح کہ اگر کھائے طعام تمام دنیا
کا تو سیر نہوگا لیکن وہ عقوبت جو اُسکی قبر میں ہوگی اوّل غم شدید اور تاریک ہو جائیگی قبر اسکی دوسرے
تنگ ہو جائیگی قبر اسکی اور رہیگا عذاب میں قیامت تک تیسرے ملائکہ بشارت دینگے اسکو ساتھ
زحمت خدا کے لیکن وہ عقوبت جو محشر میں ہوگی پس نکلیگا اپنی قبر سے صفت حمار یعنی خر سے
اور دیجائیگی کتاب اسکی بائیں ہاتھ میں اور خدا اُسکا حساب طول کے ساتھ لیگا لیکن وہ عقوبت جو
صراط پر ہوگی پس نظر کریگا خدا اسکی طرف اور نہ قبول کریگا اس سے کسی فریضہ نافلہ و حیلہ و عذر
و فدیہ کو اور قید کریگا خدا اسکو صراط پر ہزار سال پھر حکم دیگا اُسکو جہنم میں لیجانیکا اور یہ قول خدا کا ہے
فویل للمصلین الذین ہم عن صلٰوتہم ساہون یعنی وائے ہے ان نمازیوں پر جو اپنی نماز
سہو کرتے ہیں یعنی اسے ترک کرتے ہیں جیسا کہ تفسیروں میں اسکے وارد ہے اور قول خدا فخلف من بعدہم
ہم خلف اضاعوا الصلوٰۃ واتبعوا الشہوات فسوف یلقون غیا یعنی پھر انکی جگہ آئے
ناخلف جنہوں نے ضائع کی نماز اور اتباع کیا شہوات کا پس عنقریب دیکھینگے گمراہی کو اور وہ ایک

وادی ہے وادیوں سے جہنم کی جو گہرا ہے سب سے اور زیادہ تر ہین اسمین سانپ اور بچھو اور شکایت کی ایک شخص نے
جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ سے فقر کی حضرت نے فرمایا کہ شاید تو نماز نہیں پڑھتا اسنے کہا کہ یا رسول اللہ
واللہ مین نے نماز نہین ترک کی حضرت نے فرمایا کہ شاید تیری اولاد و اہل و عیال نماز نہین پڑھتے اسنے
کہا کہ واللہ میرے گھر مین کوئی نہین ہے کہ نماز نہ پڑھتا ہو حضرت نے فرمایا کہ شاید تیرا ہمسایہ نماز نہین
پڑھتا اسنے کہا کہ ایسا ہی ہے جیسا آپنے فرمایا پس حضرت نے فرمایا کہ چھوڑ دے اسکی ہمسائگی کو
پس چھوڑ دیا اسنے اور وہان سے جدا ہونے سے بہت خیر اسنے حاصل کی اور فرمایا جناب
صادق علیہ السلام نے کہ ترک صلوٰۃ سیاہ کرتا ہے منہ کو اور باعث ہم و غم ہوتا ہے اور موجب فقر ہوتا ہے
اور قطع کرتا ہے عمر کو اور تنگ کرتا ہے سینہ کو الخبر اور فرمایا کہ اول وہ چیز جسپر حساب لیا جائیگا
نماز ہے اور فرمایا کہ اول وہ چیز جسکو فرض کیا خدا نے اپنے بندون پر نماز ہے اور آخر وہ چیز جو باقی
رہیگی وقت موت کے نماز ہے اور اول وہ چیز جسکا حساب لیا جائیگا بروز قیامت نماز ہے پس جو شخص
جواب دیگا تو سہل ہوگا ما بعد اسکا اور جو شخص جواب نہ دیگا تو شدید ہوگا ما بعد اس کا

فصل سوم اس بیان مین کہ کسی حالت مین وقت قدرت نماز معاف نہین ہے اور کس سن مین لڑکے پر نماز کیلیے جبر کیا جائیگا

وسائل الشیعہ باب جواز الصلوٰۃ مع النجاسۃ اذا تعذرت الازالۃ و استحباب الاعادہ مین حلبی سے منقول ہے
کہ مین نے پوچھا جناب صادق علیہ السلام سے اس مرد کو کہ جو جنب ہو اپنے کپڑے مین اور کوئی دوسرا کپڑا اسکے
پاس نہو فرمایا کہ پڑھے اسی کپڑے مین جب پانی پاوے تو دھوئے اسکو اور صدوق نے فرمایا ہے کہ دوسری حدیث
مین ہے کہ پھر اعادہ کرے نماز کو انتہی اور یہ محمول ہے استحباب پر اور دوسری حدیث مین ہے پوچھا حضرت سے کہ اگر
کسیکے پاس ایک ہی کپڑا ہو اور اسمین جنابت ہو اور وہ شخص اسکے دھونے پر قادر نہو فرمایا اسی کپڑے سے نماز
پڑھے اور حلبی نے جناب صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ اگر کوئی شخص جنب ہو کسی کپڑے مین یا اس کپڑے مین پیشاب
لگ جاوے اور سوا اسکے دوسرا کپڑا اسکے پاس نہو فرمایا کہ پڑھے اسی مین جبکہ مضطر ہو اسکی جانب اور
عمار ساباطی نے انحضرت سے پوچھا کہ اگر کسی شخص کے پاس نہو مگر ایک کپڑا اور نہ پانی پاتا ہے کہ دھوئے تو

کیا کرے فرمایا کہ تیمم کرے اور پڑھے نماز جس وقت پانی پاوے تو وضو کرے اور اعادہ کرے نماز کو مؤلف
کہتا ہے کہ ایسی صورت میں بشرطِ امکان و عدمِ مضرت کپڑے کو اتارے اور برہنہ نماز پڑھے والا
انہی نجس کپڑے میں جیسا کہ باب آئندہ وسائل میں احادیث اس مضمون کی ہیں اور اعادہ صلوٰۃ مستحب
نہ واجب اور کتاب مذکور ابواب قراۃ میں ہے فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے تلبیہ گونگے کا اور
تشہد اسکا اور پڑھنا سورہ کا نماز میں ہلانا اسکی زبان کا اور اشارہ کرنا اسکا انگلی سے ہے اور کتاب مذکور
میں ہے جو شخص نہ پڑھ سکے فاتحہ یا کوئی اور سورہ کو قرآن کے اور نہ ممکن ہو سیکھنا اسکا بسبب ضیق
وقت کے تو کافی ہے اسے کہ تکبیر کہے اور تسبیح کرے عبداللہ بن سنان سے منقول ہے فرمایا جناب صادق
علیہ السلام نے کہ خدا نے فرض کیا ہے نماز سے رکوع و سجود کو کیا نہیں دیکھتا تو کہ اگر کوئی مرد داخل ہوا اسلام میں
اور نہ قادر ہو قرآن پڑھنے پر تو کافی ہے اسے کہ تکبیر کہے اور تسبیح کرے اور نماز پڑھے اور کتاب مذکور
ابواب قیام میں ہے فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے کہ مریض نماز پڑھے کھڑا ہو کر پس اگر قادر نہ
ہو تو پڑھے بیٹھ کر اور اگر اس پر بھی قادر نہ ہو تو پڑھے پہلوی راست پر لیٹ کر اور اگر اس پر بھی قادر نہ ہو تو پڑھے
پہلوے چپ پر اور اگر اس پر بھی قادر نہ ہو تو چت لیٹے اور اشارہ کرے اور منہہ اپنا قبلہ کی طرف کرے
اور سجود اپنا پست تر گردانے رکوع سے اور فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے کہ تشریف لائے جناب رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ ایک مرد انصاری کے پاس جسکو باد نے مار رکھا تھا تو کہا اسنے کہ یا رسول اللہ کیونکر میں نماز پڑھوں
حضرت نے لوگوں سے فرمایا کہ اگر ہو سکے بٹھانا اسکا تو بٹھاؤ والا اسکو قبلہ رخ کر دو اور کہو اس سے کہ
سر سے اشارہ کرے اور گردانے سجود کو پست تر رکوع سے اور اگر نہ قادر ہو قراۃ پر تو پڑھے سورہ یا سب
اسکی اور سنا دو اسکو اور علی بن جعفر نے اپنے بھائی امام موسی کاظم علیہ السلام سے پوچھا اس مریض کے باب میں جو نہ
قادر ہو بیٹھنے پر اور نہ اشارہ پر کیونکر نماز پڑھے درحالیکہ لیٹا ہو فرمایا کہ بلند کیا جاوے تکیہ جانب
اسکے منہہ کی اور رکھا جاوے اسکی پیشانی پر اور تکبیر کہے یہ شخص اور کتاب مذکور ابواب قراۃ میں ہے
فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ جائز ہے مریض کے لیے کہ پڑھے فریضہ میں تنہا فاتحہ الکتاب کو اور کتاب
کافی باب صلوٰۃ المطاردہ میں زرارہ سے منقول ہے کہ میں نے پوچھا امام محمد باقر علیہ السلام سے کہ اگر ہو جنگ

کرنے والا وضو ہی کیا کرے اور حدت گھوڑے سے اترنے کی نہیں رکھتا فرمایا کہ تیمم کرے جو غبار زین پر
یا یال اسپ پر کہ اس میں غبار ہو پایا ہے اور پڑھے نماز اور گردانے سجود کو پست تر رکوع سے اور منہ دور کرے قبلہ
کیطرف لیکن جسطرح اسکا گھوڑا پھرے سوا اسکے کہ رخ کرے قبلہ کیطرف اول تکبیر میں جب متوجہ ہو اور علی
بن جعفر نے اپنے بھائی امام موسی کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ ایسا شخص جو دیکھے شیر کو اور وقت نماز آگیا ہو اور
اور نہ ہے قادر ہو بخوف شیر کے پس اگر کھڑا ہو نماز کے لیے تو اسے خوف ہو شیر کا رکوع و سجود میں اور
شیر سامنے اسکی خلاف قبلہ ہو پس اگر پھرے قبلہ کیطرف تو خائف ہو شیر کے حملے سے تو کیا کرے فرمایا
کہ شیر کیطرف رخ کرے اور نماز پڑھے اور اشارہ کرے سر سے درحالیکہ کھڑا ہو ہر چند شیر غیر قبلہ کیجانب ہو
اور وسائل الشیعہ میں عبد الرحمان بن ابی عبد اللہ سے منقول ہے کہ پوچھا میں نے جناب صادق
علیہ السلام سے کہ جو شخص خوف رکھتا ہو شیر سے یا چور سے کیونکر نماز پڑھے فرمایا کہ تکبیر کہے اور اشارہ
کرے سر سے دوسری حدیث میں فرمایا اس شخص کے بابمیں جو خوف رکھتا ہو شیر سے یا دشمن سے جو اسپر حملہ ور
ہو یا چوروں سے کہ پڑھے نماز فریضہ اپنی گھوڑے پر اشارہ سے اور سماعہ سے منقول ہے کہ پوچھا میں نے جناب صادق
علیہ السلام سے اس شخص کے بابمیں جسکو مشرکین پکڑ لیں اور وقت نماز آجائے اور خائف ہو انسے کہ منع کرینگے
فرمایا کہ اشارہ سے نماز پڑھے اقول اور یہی حکم ہے ڈوبنے والے کا اور اسکا جو جنگل میں بھٹک جائے اور وقت
شدت خوف محض تکبیر تہلیل وغیرہ بجائے سورہ کفایت کریگی اور کافی میں حلبی سے منقول ہے فرمایا جناب
صادق علیہ السلام نے کہ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ ہم لوگ حکم کرتے ہیں اپنے بچوں کو نماز کا جبکہ پانچ سال کے
ہوتے ہیں اور تم لوگ حکم کرو اپنے بچوں کو نماز کا جبکہ سات سال کے ہوں انتہی الحدیث اور مثل اسکی من لایحضر
میں جناب صادق علیہ السلام سے منقول ہے اور من لایحضر میں حسین بن زید سے منقول ہے کہ امام رضا علیہ السلام
پوچھا گیا اور میں موجود تھا اس شخص کے بابمیں جو اپنی فرزند پر جبر کرتا ہے اسکے نماز نہ پڑھنے پر ایک دن یا دو دن
حضرت نے فرمایا کہ اس لڑکے کا کیا سن ہے اسنے کہا کہ آٹھ برس کا فرمایا سبحان اللہ ترک کرتا ہے نماز کو اسنے
کہا کہ اسی درد عارض ہوتا ہے فرمایا کہ پڑھے جسطرح قادر ہو سکے اور جناب صادق و امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول
ایک حدیث میں کہ جب لڑکے کا نو ان سال تمام ہو تو وضو تعلیم کیا جاے اور مارا جاے اسپر اور نماز کا حکم دیا جاے اور مارا جاے

بیس برس جب پڑھ چکو نماز سیکھ لے تو بخشیگا خدا اسکو اور اسکے والدین کو ان شاء اللہ اور وافی میں منقول ہے
بیرا اوی کہتا ہے کہ پوچھا میں نے جناب صادق علیہ السلام سے کہ لڑکے پر کب نماز واجب ہوتی ہے فرمایا جب چھ برس
سال کا ہو لیکن اگر اس سے احتلام ہو قبل اسکے تو جب واجب ہو جائیگی اسپر نماز اور جاری ہوگا اسپر قلم اور دختر جو ہو
اسکی حد جب نو برس کی ہو یا حائض ہو قبل اسکے تو جب بالغ ہوگی اسپر نماز اور جاری ہوگا اسپر قلم
انوار نعمانیہ میں فرماتے ہیں کہ لیکن تیرہ برس بلوغ میں احتلام اور مثل اسکے مشہور ہیں روایات ضعیفہ اسپر دلالت
کرتی ہیں لیکن روایت صحیح یہ ہے جسکو صدوق نے روایت کی ہے اپنی اسناد سے طرف عبداللہ بن سنان کے
جناب صادق علیہ السلام سے کہ فرمایا جب ہو لڑکا تیرہ سال تک اور داخل ہو چودھویں میں تو جب ہوگا
پر جو احتلام والوں پر واجب ہوتا ہے احتلام ہو اسکو یا نہو اور لکھے جائینگے اسپر گناہ اور لکھی جائینگی اسکے
لیے حسنات اور جاری ہوگی اسکے لیے ہر چیز مگر یہ کہ ضعیف ہو یا سفیہ ہو اور ظاہر بعض محققین کا
عمل اسپر ہے اور یہ غیر بعید ہے انتہی واقول مشہور میں الاصحاب موافق دیگر احادیث یہ ہے کہ پسر کا بلوغ پندرہ
برس اور عورت کا نو برس میں ہوتا ہے اور اختلاف احادیث ممکن ہے کہ باعتبار قوت و ضعف عقل
و اختلاف بلاد وغیرہ کی ہو پس احادیث میں اختلاف نہیں ہے بلکہ مورد ہر ایک کا مختلف ہے

فصل چہارم محافظت اوقات نماز و فضیلت نماز اول وقت میں و کراہت تاخیر میں

من لایحضرہ الفقیہ میں امام حسن علیہ السلام سے منقول ہے کہ چند یہودی خدمت جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ میں آئے اور جو ان میں
اعلم تھا حضرت سے کچھ مسائل پوچھنے لگا انمیں سے ایک یہ پوچھا کہ مجھے بتائیے کہ خدا نے کیوں آپکی امت پر ان پانچ نمازوں کو
پانچ وقت شب و روز میں فرض کیا ہے پس حضرت نے فرمایا کہ وقت زوال آفتاب کے لیے ایک حلقہ ہے جسمیں وہ داخل
ہوتا ہے پس جب اسمیں داخل ہوتا ہے تو تسبیح خدا کرتی ہے ہر چیز جو مادون عرش کے ہے اور یہی ساعت ہے کہ جسمیں نماز پڑھی
جاتی ہے خدا کے لیے پس فرض کیا خدا نے مجھ پر اور میری امت پر اسمیں نماز اور فرمایا اقم الصلوة لدلوک
الشمس الی غسق اللیل یعنے قائم کر نماز کو وقت زوال آفتاب تا اول ظلمت شب اور یہ وہ ساعت ہے کہ جسمیں
جہنم لایا جائیگا بروز قیامت پس نہیں ہے کوئی مومن جو اس ساعت میں سجدہ یا رکوع میں ہوتا ہے یا نماز کے
لیے کھڑا ہوتا ہے مگر خدا حرام کرتا ہے اسکے جسم کو جہنم پر لیکن نماز عصر پس وہ ساعت ہے جسمیں آدم نے درخت سے گندم کھایا

اسپر پس جب وضو و نماز سیکھے تو بخشدیتا ہے خدا اسکو اور اسکے والدین کو ان شاء اللہ اور وافی میں تہذیب سے
ہے راوی کہتا ہے کہ پوچھا میں نے جناب صادق علیہ السلام سے کہ پسر پر کب نماز واجب ہوتی ہے فرمایا جب چہ
سال کا ہو پس اگر اسکو احتلام ہو قبل اسکے تو واجب ہو جائیگی اسپر نماز اور جاری ہوگا اسپر قلم اور دختر پر بھی جب
اسکی واجب ہے جب نہ برس کی ہو یا حائض ہو قبل اسکے تو واجب ہو گی اسپر نماز اور جاری ہوگا اسپر قلم
انوار النعمانیہ میں فرماتے ہیں کہ پسر کی بلوغ میں احتلام مثال اسکے مشہور ہیں روایات ضعیفہ اسپر دلالت
کرتی ہیں لیکن روایت صحیح ہے جسکو صدوق نے روایت کی ہے اپنی اسناد سے طرف عبداللہ بن سنان کے
جناب صادق علیہ السلام سے کہ فرمایا جب پہونچے پسر تیرہ سال تک اور داخل ہو چودھویں میں تو واجب ہوگا
اسپر جو احتلام والوں پر واجب ہوتا ہے احتلام ہو اسکو یا نہو اور لکھے جائینگے اسپر گناہ اور لکھی جائینگی اسکے
لیے حسنات اور جاری ہوگی اسکے لیے ہر چیز مگر یہ کہ ضعیف ہو یا سفیہ ہو اور ظاہر بعض محققین متاخرین
کا عمل اسپر ہے اور یہ غیر بعید ہے انتہی و اقول مشہور بین الاصحاب موافق دیگر احادیث یہ ہے کہ پسر کا بلوغ پندرہ
برس اور عورت کا نو برس میں ہوتا ہے اور اختلاف احادیث ممکن ہے کہ باعتبار قوت و ضعف عقل و مستعد ہونا
و اختلاف بلاد وغیرہ کی ہو پس احادیث میں اختلاف نہیں ہے بلکہ مورد ہر ایک کا مختلف ہے

فصل چہارم جو محافظت اوقات نماز و فضیلت نماز اول وقتوں میں و کراہت تاخیر میں

من لا یحضرہ الفقیہ میں امام حسن علیہ السلام سے منقول ہے کہ چند یہودی خدمت جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ میں آئے اور جو ان میں
اعلم تھا حضرت سے کچھ مسائل پوچھنے لگا انہیں میں سے ایک یہ پوچھا کہ مجھے بتائیے کہ خدا نے کیوں آپکی امت پر ان پانچ نمازوں کو
پانچ وقت شب و روز میں فرض کیا ہے پس حضرت نے فرمایا کہ وقت زوال آفتاب کے لیے ایک حلقہ ہے جسمیں وہ داخل
ہوتا ہے پس جب اسمیں داخل ہوتا ہے تو تسبیح خدا کرتی ہے ہر چیز جو نیچے عرش کے ہے اور یہی ساعت ہے جسمیں نماز پڑھی
جاتی ہے میرے خدا کے لیے پس فرض کیا خدا نے مجھپر اور میری امت پر اسمیں نماز اور فرمایا اقم الصلوۃ لدلوک
الشمس الی غسق اللیل یعنے قائم کر نماز کو وقت زوال آفتاب تا اول ظلمت شب اور یہ وہ ساعت ہے جسمیں
جہنم لایا جائیگا روز قیامت پس نہیں ہے کوئی مومن جو اس ساعت میں سجدہ یا رکوع میں ہوتا ہے یا نماز کے
انتظار میں ہو مگر یہ کہ خدا حرام کرتا ہے اسکے جسم کو جہنم پر لیکن نماز عصر پس وہ ساعت ہے جسمیں آدم نے درخت سے کھایا

اور رسنا الاخدا نے انھین جنت سے پس حکم کیا خدا نے انکی ذریت کو اس نماز کا قیامت تک اور اختیار کیا خدا نے
اسے میری امت کے لیے یہ محبوب ترین نماز ہے طرف خدا کی اور وصیت کی مجھے خدا نے کہ مین درمیان تمامی نمازون کے
اسکی حفاظت کرون لیکن نماز مغرب پس یہ وہ ساعت ہے جسمین خدا نے آدم کی توبہ قبول کی اور تھا درمیان
گندم کھانے آدم کے اور درمیان توبہ قبول کرنے خدا کے تین سو سال ایام دنیا سے اور ایام آخرت
مین ایکدن مثل ہزار سال کی ہے جتنا درمیان عصر کی ہے عشا تک مین پس پڑھی آدم نے تین رکعت نماز
ایک رکعت بسبب اپنے گناہ کے اور ایک رکعت بسبب گناہ حوا کے اور ایک رکعت بسبب اپنی توبہ کے پس فرض کیا خدا نے ان تینون رکعتونکو
میری امت پر اور یہ ایسا ساعت ہے جسمین دعا مستجاب ہوتی ہے اور وعدہ کیا ہے خدا نے مجھسے کہ مستجاب
کریگا دعا اسکی جو اس ساعت مین دعا کریگا اور یہ وہ نماز ہے جسکا امر کیا ہے خدا نے مجھے اپنے اس قول مین
فسبحان اللہ حین تمسون وحین تصبحون یعنی تعریف ہے خدا کی جس وقت شام کرتے ہو
تم اور جس وقت صبح کرتے ہو لیکن نماز عشا پس قبر کے لیے ظلمت ہوتی ہے اور روز قیامت کے لیے ظلمت ہوگی
توحکم کیا خدا نے مجھے اور میری امت کو اس نماز کا تاکہ منور ہوجاے قبر اور تاکہ عطا کرے مجھے اور میری امت کو نور
صراط پر اور نہین ہے کوئی قدم جو چلتا ہے طرف نماز عشا کی لیکن حرام کرتا ہے جسم کو اسکے جہنم پر اور یہ وہ نماز ہے
جسکو خدا نے اختیار کیا ہے مرسلین کے لیے جو مجھسے قبل تھے لیکن نماز صبح پس آفتاب جب طلوع کرتا ہے تو طالع ہوتا ہے
شاخ شیطان پر پس حکم دیا خدا نے مجھے کہ پڑھون قبل طلوع آفتاب کے نماز صبح کو اور قبل اسکے کہ سجدہ کرے
آفتاب کو کافر تاکہ سجدہ کرے میری امت خدا کے لیے اور تعجیل اسمین محبوب تر ہے نزدیک خدا کے اور یہ وہ نماز ہے کہ اس وقت
حاضر ہوتے ہین ملائکہ شب ملائکہ روز اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ جب اترے آدم جنت سے تو ظاہر ہوا
خال سیاہ انکے منہ مین سر سے پیر تک پس بہت حزین ہوئے اور روئے اسکو دیکھکر پس آئے پاس انکے حضرت جبرئیل
اور کہا کہ کیون آپ روتے ہین فرمایا کہ اس خال سیاہ سے جو میرے بدن مین ظاہر ہوا ہے جبرئیل نے کہا کہ اٹھو اے
آدم اور نماز پڑھو کہ یہ پہلی نماز کا وقت ہے پس اٹھے اور نماز پڑھی تو نیچے ہو وہ خال گردن کی طرف اور دوسری وقت نماز
کا آیا تو جبرئیل نے کہا کہ اٹھو اور نماز پڑھو اے آدم کہ یہ وقت دوسری نماز کا ہے پس اٹھے اور نماز پڑھی تو
نیچے ہو گیا خال ناف تک اور آیا وقت تیسری نماز کا کہا جبرئیل نے کہ اے آدم اٹھو اور نماز پڑھو کہ یہ وقت تیسری نماز کا ہے

پس اُٹھے اور نماز پڑھی تو نیچے ہو گیا خال اونکے ناف تک اور آیا وقت چوتھی نماز کا تو کہا جبرئیل نے کہ اے آدم اٹھو اور پڑھو نماز کہ یہ وقت چوتھی نماز کا ہے پس اٹھے اور پڑھی نماز تو نیچے ہو گیا خال پیروں تک انکی اور آیا وقت پانچویں نماز کا پس کہا اے آدم اٹھو اور نماز پڑھو کہ یہ وقت پانچویں نماز کا ہے پس اٹھے اور نماز پڑھی پس انکا کل خال سیاہ زائل ہو گیا پس حمد و ثنا خدا کی آدم نے کی اور کہا جبرئیل نے کہ اے آدم مثال تمہاری اولاد کی اس نماز میں مثل تمہارے ہے اس حال میں جو نماز پڑھے تمہاری اولاد سے ہر روز و شب میں پانچ نماز تو خارج ہوگا ایسے گناہوں سے جسطرح تم اس خال سیاہ سے خارج ہوئے ہو اور کافی میں جناب صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ فرمایا کہ فضیلت وقت اوّل کی اخیر پر مثل فضیلت آخرت کے ہے دنیا پر اور دوسری حدیث میں فرمایا کہ فضیلت وقت اوّل کی اخیر پر بہتر ہے مرد کے لیے اسکی اولاد و مال سے اور فرمایا کہ ہر نماز کے لیے دو وقت ہیں اول وقت افضل ہے اور نہ چاہیے کسی کو کہ آخر وقت نماز کو پڑھے بغیر کسی علت کے قرار دے مگر کسی عذر سے اور وسائل الشیعہ ابواب مواقیت میں امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے فرمایا کہ جو مومن محافظت کرے نماز پنجگانہ واجبی کی وقتوں پر اسکے تو وہ نہیں ہے غافلین سے اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے ایک حدیث میں کہ ملک الموت ذکر کہا کہ نہیں ہے مشرق و مغرب میں کوئی مکان مگر میں دیکھتا ہوں انکے رہنے والوں کو ہر روز پانچ مرتبہ اور فرمایا جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ و آلہ نے کہ نظر کرتے ہیں اوقات نماز میں پس اگر موت کرتا ہوگا انکی اوقات میں تو تلقین کرتے ہیں اسکو شہادت لا الہ الا اللہ و محمد رسول اللہ کو اور دور کر دیتے ہیں اس سے ملک الموت ابلیس کو اور فرمایا کہ نہ پاویگا شفاعت میری کل کے روز وہ شخص جو تاخیر کرے نماز فریضہ میں بعد وقت اسکے اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ امتحان کرو ہمارے شیعہ کا تین حالت میں وقت نماز کہ کیونکر انکی محافظت کرتے ہیں اوقات و سے راز چھپانے کی کہ کیونکر حفاظت کرتے ہیں اسکی ہمارے دشمنوں سے اور وقت مال خرچ کرنیکے کہ کیونکر اعانت کرتے ہیں اپنے برادران دینی کی انمیں اور ابن مسعود کہتے ہیں کہ پوچھا میں نے جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ سے کہ کون اعمال بہشت خدا محبوب تر ہیں فرمایا کہ نماز اپنے وقت پر میں نے کہا کہ پھر کیا ہے فرمایا کہ احسان والدین سے میں نے کہا کہ پھر کیا ہے فرمایا کہ جہاد راہ خدا میں اور فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے کہ نہیں ہے کوئی عمل محبوب تر بہشت خدا نماز سے پس مشغول کرے تمھیں اسکی اوقات سے کوئی امر دنیا سے الحدیث اور فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ جو شخص پڑھے نماز فریضہ کو اسکے وقت پر جانتا ہو اسکے حق کا

اسطرح کہ اُسپر کسی امر کو ترجیح نہ دے تو خدا لکھیگا اُسکی لیے بیزاری جہنم کہ پھر عذاب نکریگا اور جو شخص کہ پڑھے
غیر وقت میں اسطرح کہ دوسرے امر کو اُسپر ترجیح دے تو خدا کو اختیار ہے چاہے بخشے اور چاہے عذاب کرے
اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ فرماتے ہیں کہ جو شخص روکے اپنے نفس کو
نماز فریضہ پر درحالیکہ اعتقاد کرتا ہو اُسکے وقت کا اور پڑھے اول وقت میں پس تمام کرے رکوع و سجود
و خشوع کو پھر تمجید خدا کرے اور حمد کرے یہانتک کہ داخل ہو وقت نماز کا آجائے درحالیکہ بیہودہ کی درمیان
دونوں کی نہ کہے تو لکھیگا خدا اسکے واسطے اجر حج و عمرہ بجالانیوالے کا اور ہوگا اہل علیین سے اور دوسری
حدیث میں فرمایا کہ جو شخص نماز پڑھے اور دوسری نماز کا انتظار کرے تو وہ مہمان خدا کا ہے اور حق ہے
خدا پر کہ اپنے مہمان کا اکرام کرے اور دوسری حدیث میں ہے کہ وہ زوار خدا ہے اور حق ہے خدا پر کہ اپنے زائر کا
اکرام کرے اور بر لاوے اسکی حاجت کو اور فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے کہ اے ابوذر خدا عطا
کریگا تجھے جب تک کہ تو مسجد میں بیٹھا رہیگا بعدد ہر سانس کے ایک درجہ جنت میں اور درود بھیجینگے تجھپر ملائکہ اور لکھیگا
خدا بعدد تیری ہر سانس کے دس حسنہ اور محو کریگا تجھسے دس گناہ الحدیث اور فرمایا امام موسی کاظم علیہ السلام
نے جب نماز ہای فریضہ اول وقت میں ادا کیجاتی ہیں تو خوشگوار تر معلق ہوتی ہیں آسمان کی طرف جیسے جو ورد جنت سے توڑا جاوے
اُسکی خوشبو طراوت میں پس لازم ہو اول وقت کو اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ جب داخل ہوتا ہے وقت نماز کا
تو کھل جاتی ہیں دروازے آسمانی واسطے ارتفاع اعمال کے پس نہیں دوست رکھتا میں کہ بلند ہو کوئی عمل پہلے میرے
عمل سے اور نہ لکھا جاوے صحیفہ اعمال میں کوئی پہلے مجھسے بیان سید نعمت اللہ جزائری رحمہ اللہ انوار النعمانیہ
میں فرماتے ہیں کہ نماز امام معصوم کی اول وقت واقع ہوتی ہے اور بلند کرتے ہیں سب ملائکہ اور اسیطرح نماز اولیا
و صلحا کی ہیں جب پڑھی جاوے نماز اول وقت میں تو بلند ہوگی ساتھ امام علیہ السلام کی نماز کے ایک وقت میں پس شاید
کہ خدا احسان کریگا اس نماز کے اور وہ قبول کرے بسبب ہونے اُسکی ساتھ اُن نماز ہای مقبول کی اسلیئے کہ بلندی اُن سب کے
ایک ہی وقت متفق ہوگی اور فرمایا امام رضا علیہ السلام نے کہ اے شخص جب نماز کا وقت آوے تو پڑھ لے کہ تو نہیں جانتا کہ
پھر کیا ہوگا اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ ہر نماز کے لیے دو وقت ہیں اول وقت افضل ہے اور نہیں
سزاوار ہے تاخیر اسکی مگر کسی عذر یا علت سے اور فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ محبوب ترین وقت نزدیک خدا

لہذا یہ ایک علامہ
عمل ہے تقرب ہے
... تو قبول
کرنے کے لیے

اول وقت ہے جب داخل ہوتا ہے وقت نماز کا پس جلد کر فریضہ کو اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ ارشاد کیا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے کہ نہیں ہے کوئی نماز جسکا وقت آتا ہے مگر یہ کہ ندا کرتا ہے ایک فرشتہ سامنے خدا کے کہ اے گروہ مردم اٹھو طرف اپنی اس آگ کی کہ جسکو تم نے اپنی پشت پر روشن کیا ہے پس بجھاؤ اسکو اپنی نماز سے اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ نماز اول وقت رضوان خدا ہے اور آخر وقت عفو خدا ہے اور عفو نہیں ہوتا مگر کسی گناہ سے بیان علامہ سید نعمت اللہ جزائری رحمہ اللہ انوار نعمانیہ میں فرماتے ہیں کہ اسی حدیث سے شیخ الطائفہ رحمہ اللہ یعنی شیخ ابو جعفر طوسی قائل ہوئے ہیں کہ نہیں جائز ہے تاخیر نماز کی اول وقت سے مگر صاحبان عذر کو اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ جو شخص پڑھے پنجگانہ نماز کو اول اوقات میں اور قائم کرے حدود کو انکی تو بلند کریگا ملک انکو آسمان پر درحالیکہ سفید و نورانی ہونگی وہ کہیں گی خدا تیری حفاظت کرے جسطرح تو نے میری حفاظت کی اور سپرد کیا تو نے مجھے ایک ملک بزرگ کو اور جو شخص کہ پڑھے بعد وقت کے بغیر کسی علت کے اور نہ قائم کرے حدود کو انکی تو اٹھاتا ہے ملک طرف آسمان کے درحالیکہ سیاہ رہتی ہیں اور کہتی ہیں کہ تو نے ہمیں ضائع کیا خدا تجھے ضائع کرے جسطرح تو نے ہمیں ضائع کیا اور نہ رعایت کرے تیری جسطرح تو نے ہماری رعایت نکی پھر فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ اول جو چیز کہ خدا قیامت میں سوال کریگا نمازہای پنجگانہ ہیں اور زکوۃ واجبی اور روزہ واجبی اور حج واجبی اور ولایت ہم اہلبیت کی اور جناب امیر المومنین علیہ السلام نے امام حسن علیہ السلام سے فرمایا کہ اے فرزند میں وصیت کرتا ہوں تجھے نماز کی جب وقت اسکا آجائے اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے اس قول خدا میں فویل للمصلین الذینہم عن صلوتہم ساہون ویل ہے ان نمازیوں پر جو اپنی نماز کو بھول جاتے ہیں فرمایا معنی اسکے یہ ہیں کہ تاخیر نماز کی اول وقت سے بغیر کسی عذر کے بیان بحار کتاب الفتن کی ایک حدیث میں امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے مذکور ہے کہ ویل دروازہ عذاب ہے اور گذر چکا کہ ویل ایک وادی ہے وادیہ جہنم سے

فصل پنجم کراہت تاخیر اول وقت سے ایک نماز پنجگانہ میں تصریح نام ہر نماز کے

آیا نماز ظہر ... وسائل میں باب وجوب محافظہ علی الصلوۃ الوسطی وتعینہا میں جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے قول خدا تعالیٰ میں حافظوا علی الصلوات والصلوۃ الوسطی حفاظت کرو اپنی نمازوں پر اور نماز وسطیٰ یعنی بیچ والی نماز پر فرمایا کہ صلوۃ وسطی سے مراد صلوۃ ظہر ہے اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ صلوۃ وسطیٰ نماز

ظہر ہے اور یہ اوّل نماز ہے جسکو خدا نے نازل کیا اپنی نبی پر اور فرمایا دونوں حضرت نے کہ وہ نماز ظہر ہے اور
جناب امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہیں کہ وسطی جمعہ ہے روز جمعہ اور ظہر ہے اور ایام میں جناب شیخ
حرّ عاملی فرماتے ہیں کہ سابق میں گذرا جو مشعر ہے کہ اس سے مراد عصر ہے اور وہ محمول تقیہ پر ہے روایت میں
مولف کہتا ہے کہ یہ اشارہ ہے طرف اس حدیث کے جسکو میں من لا یحضر سے فصل وجوب محافظت اوقات
نماز آخر میں روایت امام حسن علیہ السلام نقل کر چکا ہوں اور کوئی ضرورت تقیہ پر اس روایت کے حمل کرنیکی
نہیں اسلیے کہ محدث جلیل مولانا حسین نوری سلمہ اللہ نے فصل الخطاب فی تحریف کتاب رب الارباب میں بہت
سی حدیثیں نقل کی ہیں کہ قراءۃ جناب صادق و امام محمد باقر و جناب رسولخدا و امام حسن صلوات اللہ علیہم سے
قراءۃ عائشہ و حفصہ میں بروایت خاصہ و عامہ و قراءۃ ابن عباس میں آیت اسطرح ہے حافظوا علی
الصلوات والصلوۃ الوسطی وصلوۃ العصر یعنی حفاظت کرو نمازوں پر اور نماز
اور نماز عصر پر اور معالم الزلفی میں بحوالہ کافی امام محمد باقر علیہ السلام سے ایک حدیث میں ہے کہ صلوۃ
وسطی سے مراد صلوۃ ظہر ہے اور یہ اوّل نماز ہے جسکو جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے پڑھا ہے اور دوسری
حدیث میں انہیں حضرت سے منقول ہے کہ وہ نماز ظہر ہے اور اسی میں فرض کیا خدا نے جمعہ کو اور اسی میں ایک
ایسی ساعت ہے کہ نہ دعا کریگا کوئی بندہ مسلم اسمیں کسی خیر کے لیے مگر خدا عطا کریگا اسکو اما نماز عصر
پس وسائل الشیعہ میں ابو بصیر سے منقول ہے کہ فرمایا جناب امام محمد باقر علیہ السلام نے اگر کسی مومن سے
دین نماز عصر فوت ہو گا مانند اسکے ہے کہ وہی پڑھے اسی حالیکہ آفتاب سفید و روشن ہو کہ فرمایا جناب رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ نے کہ موتور اہل و مال ہے وہ ہے جو ضائع کرے نماز عصر کو کسی نے کہا کہ موتور اہل و مال کون ہے
فرمایا کہ ہوگا اسکو اہل و مال جنت میں کہا گیا کہ ضائع کرنا اسکا کیا ہے فرمایا کہ ترک کرے اسکو یہانتک کہ زرد ہو
یا غائب ہو آفتاب اور ابو سلام عبدی نے جناب صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ آپ کیا فرماتے ہیں اس شخص کے بارے میں جو
قصداً نماز عصر میں تاخیر کرے فرمایا کہ آویگا روز قیامت حالیکہ بے اہل و مال ہوگا میں نے کہا کہ ہر چند اہل جنت
ہو فرمایا ہر چند اہل جنت سے ہو میں نے کہا کہ جنت میں اسکی کیا منزلت ہوگی فرمایا وہاں بھی بے اہل و مال رہیگا مہمان
ہوگا اہل جنت کا خود اسکے لیے کوئی مکان نہوگا اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ جو شخص ترک کرے نماز

عصر کو بغیر چھوڑ دے ہو یہاں تک کہ فوت ہو جائے تو خدا اُسے بے عمل کریگا قیامت مین اور محمد بن ابی عمیر
سے جناب صادق علیہ السلام نے پوچھا کہ کیونکر چھوڑ آیا تو زرارہ کو کہا اُنھون نے کہ چھوڑ آیا مین درحالیکہ نہین
پڑھتے نماز عصر تا اینکہ آفتاب غائب ہو جاتا ہے فرمایا کہ تو میری طرف سے اُس سے کہنا کہ نماز پڑھا کرے شیعونکے
وقت پر اور نماز مغرب پس فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ جو شخص تاخیر کرے مغرب مین بغیر کسی علت کی
تا اینکہ گنجان ہو جائین ستارے تو مین اُس سے طرف خدا کے بیزار ہون اور ذریح سے منقول ہے کہ کہا مین نے جناب صادق
علیہ السلام سے کہ چند لوگ اصحاب ابو الخطاب کے اُسوقت نماز پڑھتے ہین جب ستارے گنجان ہو جاتی ہین فرمایا کہ
مین بیزار ہون طرف خدا کے اُس شخص سے جو قصداً ایسا کرے اور فرمایا دوسری حدیث مین کہ ملعون ہے ملعون ہے
وہ شخص جو تاخیر کرے مغرب مین اس خیال سے کہ اسمین فضیلت ہے اور فرمایا امام رضا علیہ السلام نے کہ ابو الخطاب نے
اہل کوفہ کی نماز کو فاسد کر دیا کہ وہ لوگ نہین پڑھتے تھے نماز مغرب تا اینکہ غائب ہو جاے سرخی شفق یعنی
سرخی افق بعد از غروب تا نماز عشا و جز این نیست کہ یہ مسافر و خائف و صاحب حاجت کے لیے ہے اور مہران جمال نے
جناب صادق علیہ السلام سے کہا کہ میرے پاس جمع ٹی بچے ہین پس مین تا غائب ہونے شفق کے تاخیر کرتا ہون نماز مغرب مین
پس دونون نماز ساتھ پڑھتا ہون کہ میرے لیے مناسب ہوتی ہین حضرت نے فرمایا کہ جب قرص غائب ہو تو پڑھ
نماز مغرب کہ تو اور جو خیر تک سے ہے وہ سب خدا کی ہے اور آیا نماز عشا پس سابقاً بیان ہوا کہ نماز عشا
باعث نور ظلمت قبر و ظلمت قیامت ہے اور وسائل مین ہے فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ جب زوال آفتاب ہو
تو داخل ہوا وقت ظہر و عصر اور جب آفتاب غائب ہو تو داخل ہوا وقت مغرب و عشا اور فرمایا جناب صادق
علیہ السلام نے کہ نماز عشا تا ثلث شب ہے یا تا نصف شب اور یہ ضائع کر دینا ہے اور فرمایا جناب صاحب الزمان
علیہ السلام نے کہ ملعون ہے ملعون ہے وہ شخص جو تاخیر کرے نماز عشا مین تا اینکہ گنجان ہون ستارے ملعون ہے ملعون ہے
وہ شخص جو تاخیر کرے نماز صبح مین تا اینکہ جاتی رہین ستارے جناب شیخ حر عاملی علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ شاید
مراد یہ ہو کہ جو شخص تاخیر کرے عشا مین اور ہو گا لعن باعتبار تاخیر مغرب کے جیسا گذر آیا ہو مخصوص اُس شخص
کے لیے جو تاخیر کرے نماز عشا مین بعد فراغ مغرب کے جب اعتقاد رکھتا ہو وجوب تاخیر کا جیسا کہ گذرا اور
ایسا ہی صبح مین ہے واللہ اعلم اور من لا یحضرہ الفقیہ مین ہے کہ مروی ہے کہ جو شخص سو جاے بغیر ادا کیے ہوئے نماز عشا کی

تا نصف شب تو قضا کرے اور دن کو روزہ رکھے از روے عقوبت کے اور حضرت نے یہ کہ فرمایا ہے جو انسان شب
سو جانے کی بغیر نماز پڑھے ہوئے تا نصف شب اور وسائل میں بحوالہ کافی جناب صادق علیہ السلام سے منقول ہے
فرمایا اس شخص کے بارے میں جو سو جائے بغیر نماز عشا پڑھے ہوئے تا نصف شب فرمایا کہ نماز پڑھے اور صبح کو روزہ
رکھے اور فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ ایک ملک موکل ہے جو کہتا ہے کہ جو شخص کہ گذر جائے اس پر نصف شب اور
سوئے تا نصف شب نے نماز عشا پڑھے ہوئے تو خدا اسکی آنکھ کو نہ سلاوے اور کتاب مذکور کتاب الاثنیہ
والاثنیہ میں جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے فرمایا کہ پانچ شخص ہیں جنکی طرف خدا بروز قیامت
نہ دیکھیگا اور نہ پاکیزہ کریگا اور انکے لیے عذاب سخت ہے وہ سونے والے ہیں تا نماز عشا پڑھے ہوئے غافل نماز
صبح الحدیث اور نماز صبح بس ابھی گذر چکا ہے کہ طلوع ہوا ہے وہ شخص جو تاخیر کرے نماز صبح میں تا انکہ
ڈوب جائیں ستارے اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ وقت فجر اس وقت سے ہے جب فتح ہو فجر یعنی سپیدی
آخر شب تا انکہ پھیل جائے صبح اور نہیں سزاوار ہے تاخیر اس میں قصدا لیکن یہ اسکے لیے ہے جو کسی کام میں
مشغول ہو یا بھول جائے یا سوئے اور وافی میں بحوالہ تہذیب ابوبصیر مکفوف سے منقول ہے کہ میں نے
پوچھا جناب صادق علیہ السلام سے کہ کب حرام ہے صائم پر کھانا فرمایا کہ جب چمکے سپیدی آخر شب مثل چادر
سفید کے میں نے کہا کہ کب نماز حلال ہوتی ہے فرمایا کہ جب ایسا ہی ہو میں نے کہا کیا میں اسوقت سے تا طلوع آفتاب
وسیع اختیار نہیں ہوں فرمایا کہ نہیں جن میں یہ نسبت کہ شمار کرتے ہیں ہم ایسی نماز بچوں کی پھر فرمایا کہ نہیں لائق تعریف ہے
وہ مرد جو نماز پڑھے مسجد میں پھر بیٹھے اور جگا دے اپنی اہل و بچوں کو بیان مولانا محسن کاشانی فرماتے
ہیں یعنی کہ خبر نہیں ہے کہ شمار کرتے ہیں ہم اس نماز کو جو پڑھی جاتی ہے بعد اسکی نماز بچوں کی پھر فرمایا کہ نہیں قابل
مدح ہے وہ شخص جو نہ جگا دے اپنے اہل کو قبل مسجد جانے کے انتہی اور اس حدیث کو وسائل میں بھی بتغیر بحوالہ من لا یحضر
و کافی بھی نقل کیا ہے اور آمین ہے کہ افسوس کس قدر ہو جاتا ہے یہ نماز بچوں کی ہے اور یہ حدیث کافی
و من لا یحضر اور ابواب الصیام میں مذکور ہے اور لائق تعریف ہے تا آخر اور دونوں کتابوں میں نہیں ہے اور
من لا یحضر میں ہے کہ جو شخص نماز صبح اول وقت پڑھے تو دو مرتبہ لکھی جاتی ہے یعنی ملائکہ شب و ملائکہ روز
دونوں لکھتے ہیں اور جو آخر وقت میں پڑھتا ہے تو ایک مرتبہ لکھی جاتی ہے انتہی و وسائل میں تہذیب سے

حدیث معصومین نقل کی ہے نیز وسائل مین بحوالہ مجالس ہے کہ جناب صادق علیہ السلام نماز صبح پڑھتے تھے آخر شب مین وقت طلوع فجر صادق قبل اسکے کہ سفیدی پہیلے ہو پڑھتے تھے اور فرماتے تھے وقرآن الفجر ان قرآن الفجر کان مشہودا حاصل معنی یہ ہین کہ وقت فجر قرآن پڑھنے مین ملائکہ حاضر رہتے ہین بعد اسکے ملائکہ شب عروج کرتے ہین اور ملائکہ روز نیچے اوترتے ہین وقت طلوع فجر کے پس مین دوست رکھتا ہون کہ گواہ ہون ملائکہ شب اور ملائکہ روز میری نماز پر

فصل ششم استحباب اختیار نماز آخر وقت مین جب بجماعت ادا کرے اور نماز فرادی اول وقت مین

من لا یحضرہ الفقیہ مین ہے کہ جمیل بن صالح نے جناب صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ان دونون مین کونسی افضل ہے کہ مرد فرادی نماز اول وقت مین پڑھے یا تھوڑی تاخیر کرے اور پڑھے ساتھ اپنے اہل مسجد کے جب کہ امام جماعت اونکا ہو فرمایا کہ تاخیر کرے اور نماز پڑھے ساتھ اپنے اہل مسجد کے اگر امام جماعت ہو اور وسائل مین بعد نقل اس حدیث کے ہے کہ علی بن جعفر نے اپنے بھائی امام موسی کاظم علیہ السلام سے پوچھا اس وہ کی بابمین جو باتین کرتا ہو تا اینکہ ثلث شب یا زیادہ گذر جاے کیا افضل ہے کہ نماز عشا بجماعت پڑھین یا بغیر جماعت فرمایا کہ اگر بجماعت پڑھین تو افضل ہے پھر صاحب وسائل فرماتے ہین کہ گذر چکا جو اسپر عموماً دلالت کرتا ہے

مفتاح ذکر جماعت مین

فصل اول ثواب و تاکید نماز جماعت مین

کافی مین زرارہ سے منقول ہے کہ پوچھا مین نے جناب صادق علیہ السلام سے اوس روایت کو جسے لوگ روایت کرتے ہین کہ نماز جماعت مین افضل ہے نماز فرادی کی پچیس نماز سے فرمایا سچ کہا ہے مین نے کہا کہ دو شخص ہون جب بھی جماعت ہے فرمایا ہان کھڑا ہو مرد داہنی طرف امام کے اور وسائل الشیعہ مین جناب صادق علیہ السلام سے منقول ہے فرمایا کہ نماز جماعت مین افضل ہے ہر نماز فرد سے چوبیس درجے جو پچیس نمازین ہونگی اور فرمایا کہ ارشاد کیا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے کہ جو شخص نماز پنجگانہ جماعت مین پڑھے تو اوس سے گمان

نیک کرو اور فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے ایک حدیث مین کہ فضیلت نماز جماعت کی نماز فرد پر پچیس درجے ہے بہشت مین اور جناب صادق علیہ السلام فرماتے ہین کہ فرمایا جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جو شخص چلے طرف مسجد کے بقصد نماز جماعت کے تو بعدد ہر قدم کی ستر ہزار نیکیان اُسکے لیے ہونگی اور مثل اُسکے درجات اُسکی لیے بلند کیے جاوینگے پس اگر مرجاے اسی حالت پر تو خدا موکل کریگا اُسپر ستر ہزار ملایکہ کو جو اُسکی قبر مین جاوینگے اور بشارت دینگے اُسکو اور انس لینگے اُس سے اُسکی تنہائی مین اور استغفار کرینگے اُسکے لیے تا اینکہ وہ نکلے اپنی قبر سے قیامت مین اور فرمایا امام رضا علیہ السلام نے کہ خبر اُنہیں بہت کہ قرار دیگئی ہے جماعت اسلیے کہ ہووے اخلاص توحید و اسلام و عبادت واسطے خدا کے مگر ظاہر و مکشوف و مشہور اسلیے کہ اُسکی اظہار مین حجت ہے اہل شرق و غرب پر واسطے خدا ایک و تنہا لاشریک کے اور تاکہ ہووے منافق اور استخفاف کنندہ جو اظہار اسلام کرتا ہے مودی معین کی اُس امر کا جسکا مقر ہے اور تاکہ ہو شہادت لوگون کی ساتھ اسلام کی بعض کی بعض کے لیے جائز جو ممکن ہو وجود اُسکے اسمین معاونت ہے نیکی و پرہیزگاری پر اور باز رکھتا ہے بہت سے گناہون سے خدا کے اور ایک یہودی خدمت جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ مین آیا اور چند سوال حضرت سے کیے پس اُن جناب نے منجملہ جوابات کے ارشاد فرمایا کہ لیکن جماعت پس تحقیق کہ صفین میری اُمت کی مثل صفہای ملایکہ کے ہین اور ایک رکعت جماعت مین چوبیس رکعتین مین ہر رکعت محبوب تر ہے خدا کے نزدیک چالیس سال کی عبادت سے لیکن روز جمعہ پس جمع کریگا خدا اولین و آخرین کو حساب کے لیے پس نہین ہے کوئی مومن جو چلے طرف جماعت کے مگر خدا آسان کریگا اُسپر خوفہاے قیامت کو پھر حکم دیگا اُسکو جنت مین لیجانیکا اور انس سے مروی ہے کہ فرمایا جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جو شخص پڑھے فجر کو جماعت سے پھر بیٹھکر ذکر خدا کرے تا اینکہ آفتاب نکل آوے تو ہونگی اُسکے لیے فردوس مین ستر درجے دوری درمیان ہر دو درجہ کے مثل دوڑنے تیز گھوڑے کے ہے ستر سال تک اور جو شخص پڑھے ظہر کو جماعت سے تو ہونگی اُسکے لیے جنات عدن مین پچاس درجے دوری درمیان ہر دو درجہ کی مثل دوڑنے تیز گھوڑے کی ہے پچاس سال تک اور جو شخص پڑھے عصر کو جماعت سے تو ہوگا اُسکو ثواب اُن آٹھ فرزندان جناب اسمعیل کے آزاد کرنے کا جو ہر ایک صاحب مکان ہون اور جو شخص کہ پڑھے مغرب کو

جماعت سے تو ہوگا اسکے لیے مثل حج مبرور و عمرہ مقبول کے اور جو شخص کہ پڑھے عشا کو جماعت سے تو ہوگا اوسکے
لیے ثواب مثل عبادت شب قدر کی اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ پہلی جماعت جو ہوئی اسطرح کہ جناب
رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نماز پڑھتے تھے اور نیز امیر المومنین علیہ السلام کہ گذر جناب ابو طالب کا ہوا و جعفر انکے
ہمراہ تھے تو کہا انھوں نے کہ اے فرزند نماز پڑھو پہلو میں اپنے ابن عم کے پس جب جناب رسول خدا نے جانا تو
آگے بڑھے دونوں بزرگوار کے اور پھری ابو طالب شاد اور مسرور پس تھی یہ پہلی جماعت جو آپس میں جمع
ہوئی اور امام رضا علیہ السلام نے مامون کی خط میں لکھا تھا کہ فضیلت جماعت کی فرد پر چوبیس درجہ ہے اور
فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے کہ نماز جماعت افضل ہے نماز فرد سے پچیس درجہ و ورام
ابی فراس نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ فرمایا معصوم نے کہ خدا شرماتا ہے اپنے اس بندہ سے جو پڑھے
نماز جماعت میں پھر سوال کرے اس سے حاجت اپنی اور فارغ ہو بغیر حاجت بر لائے ہوئے اور شہید
ثانی رحمہ اللہ نے شرح لمعہ میں فرمایا ہے کہ جماعت مستحب ہے فریضہ میں اور سنت موکدہ ہے نماز یومیہ میں
تا اینکہ ایک نماز اسکی برابر ہے پچیس یا ستائیس نماز کے ساتھ غیر عالم کے اور ساتھ اسکی ہزار نماز و نکی برابر ہے
اور اگر مسجد میں واقع ہو تو مضاعف ہوگی ساتھ مضروب عدد مذکور کے عدد نماز میں پس جامع مسجد میں
ساتھ غیر عالم کے دو ہزار سات سو برابر اور ساتھ اسکی لاکھ کے برابر ہے اور مروی ہے کہ اسوقت ہے جب
ماموم ایک ہو پس اگر متعدد ہوں تو بڑھ جائیگی ہر ایک میں بقدر مجموع اپنے سابق کے تا دس شخص پھر نہ شمار
کر سکیگا کوئی ثواب کو مگر خدا تعالی اور تحف العقول میں ہے کہ امام رضا علیہ السلام نے مامون کی خط میں لکھا تھا
کہ فضیلت جماعت کی فرد پر بعد ہر رکعت کی دو ہزار رکعتیں ہیں الحدیث اور فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے
کہ تین چیزیں درجات کی ہیں منجملہ انکی چلنا راتوں کو نمازوں کی لیے اور محافظت جماعات پر اور روایت
ہے نبی سے علی علیہ السلام سے فرمایا کہ تین چیزیں نجات کی ہیں منجملہ انکی چلنا راتوں کو طرف جماعات کے اور
مقدمہ وسائل باب وجوب العبادات الخمس الخ میں انس سے منقول ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ
علیہ و آلہ نے کہ آئے میرے پاس جبرئیل اور کہا کہ اے احمد اسلام دس حصے ہیں بد نصیب ہے وہ شخص کہ جسکے
پاس ایک حصہ بھی اسکا نہو اول شہادۃ لا الہ الا اللہ اور وہ کلمہ ہے دوسرے نماز اور وہ پاکیزگی ہے

وبروایت امام محمد باقر علیہ السلام وہ فریضہ ہی تیسرے زکوۃ اور وہ طاہر کنندہ ہی چوتھی روزہ اور وہ سپر ہے
پانچوین حج اور وہ شریعت ہی چھٹے جہاد اور وہ بزرگی ہی ساتوین امر بالمعروف اور وہ وفا ہی آٹھوین
نہی عن المنکر یعنے بدی سے منع کرنا اور وہ حجت ہے نوین جماعت اور وہ الفت ہی دسوین طاعت اور وہ بچاؤ ہے
بیان یہ روایت ضعیف ہے اسلیے کہ راوی اسکا انس کذاب ہے لیکن مثل اسکے بحوالہ مجالس و خصال امام محمد باقر
علیہ السلام سے نقل کیا ہی اور انحضرت نے اپنے آبائے طاہرین سے روایت کی ہی کہ فرمایا جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے
کہ بنا ہوئی ہی اسلام دس حصون پر تا آخر حدیث مثل سابق کے بتغیر قلیل اور چونکہ بعض افراد مین اسکی ولایت ائمہ علیہم السلام
شامل نہی ہی لہذا مخصوص کر اسکا امین نہین ہے جسطرح شہادت رسالت کی امین کو نہین ہے باوجود اسکے
ممکن ہے کہ یہ حدیث اول زمانہ نشو اسلام مین فرمائی ہو اور وافی مین الہ تہذیب مین محمد بن عمارہ سے منقول ہی کہ
پوچھا مینے جناب امام رضا علیہ السلام سے کہ اگر کوئی شخص پڑھے تنہا نماز فریضہ مسجد کوفہ مین تو وہ افضل ہی یا نماز
اُسکی جماعت مین فرمایا کہ نماز جماعت مین افضل ہے مولانا محسن رحمہ اللہ نے فرمایا ہی کہ یہ ثواب جماعت کا ہی باوجود
اسکے کہ وارد ہوا ہی کہ نماز فریضہ مسجد کوفہ مین برابر ہے ہزار نماز کے اور نماز نافلہ برابر ہے پانچسو نماز کے اور بیٹھنا اسمین
بغیر تلاوت و ذکر کے عبادت ہے جیسا آیا ہی کتاب الحج مین مؤلف کہتا ہی کہ بہت سی حدیثین اس مضمون
مین وارد ہین اور علاوہ اسکے کوفہ مین کوئی ملک مقرب اور نبی مرسل و عبد مومن داخل نہین ہوا مگر اس مسجد مین نماز پڑھے
بلکہ کوئی نبی ہی اسمین نماز پڑھنے سے باقی نہین رہا اور جناب صادق علیہ السلام نے تمنائی کی ہی کہ اگر مین اسکے قریب ہوتا تو امید
کرتا ہون کہ کوئی نماز اسمین پڑھنے سے فوت نہوتی اور وہ الیسار و صحنہ ریاض جنت سے جسکا مقدم و میمنہ و میسرہ
و وسط و موخر برابر ہے ریاض جنت سے اور نازل ہوئی ہین ہر شب مین ستر ہزار ملائکہ جو نماز پڑھتے ہین پاس سطوانہ
سابعہ کے جہان امیر المومنین نماز پڑھتے تھے اور پھر قیامت تک ایک بھی انمین سے وہان نہ آویگا اور جناب رسالتمآب
نے شب معراج اتر کر وہان نماز پڑھی تھی اور اسی مسجد مین جناب صاحب الامر علیہ السلام جماعہ مومنین کو نماز پڑھاوینگے اور اسی مسجد
مین مکانات آدم و نوح و ادریس و مصلائے ابرہیم و خضر و امیر المومنین علیہم السلام کے ہین اور اسی مسجد مین کوئی مکروب دعا نہین کرتا
کسی امر کی مگر خدا دعا اسکی قبول فرماتا ہی اور اسکی کرب کو دفع فرماتا ہی اور یہی مسجد ایک ہے چار مساجد بزرگ کی یعنی
مسجد الحرام و مسجد مدینہ یعنی مسجد رسول و مسجد اقصی جو آسمان پر ہے اور مسجد کوفہ اور یہی مسجد یعنی مسجد کوفہ افضل ہے

بیت المقدس سے کل مضمون باب فضل الکوفہ و مسجدہا الاعظم میں جلد بست و دوم بحار کی مذکور ہیں رجع الیہ
اور محدث جلیل خیر المحدثین مولانا حسین نوری طاب اللہ ثراہ نے نجم ثاقب احوال امام غائب میں منجملہ ان اعمال کے جنسے شرف
زیارت امام عصر علیہ السلام حاصل ہو سکتا ہے چالیس شب جمعہ مسجد کوفہ میں اشتغال عبادت جانا بھی لکھتے ہیں انتہی
بہرحال فضیلت مسجد کوفہ و فضیلت نماز اسمیں واضح ہوئی تو اب اس حدیث کو ملاحظہ فرمائیے کہ نماز تنہا جو مسجد
کوفہ میں پڑھی جاوے اس سے نماز جماعت افضل ہے اور جلد بست و دوم بحار و وسائل باب استحباب اختیار الجماعۃ
فی المسجد منفردہ علی الصلوۃ فی غیرہ جماعۃ میں امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے فرمایا کہ نماز مسجد کوفہ میں فرادی افضل ہے
ستر نماز سے جو اسکے غیر میں بجماعت ہوں بیان حکم ہے تاویل اس حدیث حدیث قابل کی اسطرح
ہے کہ نماز بجماعت مسجد میں افضل ہے نماز فرد سے مسجد کوفہ میں و نماز فرد افضل ہے مسجد کوفہ میں اس جماعت سے
جو غیر مسجد میں ہو اور وسائل الشیعہ باب تقدیم الاعلم الافضل الخ میں جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے
فرمایا کہ جو شخص نماز پڑھے پیچھے کسی عالم کے تو گویا اسنے نماز پڑھی پیچھے رسولخدا کے اور جامع الاخبار میں ہے فرمایا جناب رسولخدا
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ صفوف میری امت کی مثل صفوف ملائکہ کی ہیں آسمان پر اور ایک رکعت جماعت میں
چوبیس رکعتیں ہیں ہر رکعت محبوب تر ہے طرف خدا کے چالیس سالکی عبادت سے اور ابو سعید خدری سے منقول ہے کہ فرمایا جناب
رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ آئے میرے پاس جبرئیل ستر ہزار ملائکہ کے ساتھ بعد نماز ظہر کے اور کہا اے محمد
خدا آپکو سلام فرماتا ہے اور دو ہدیے آپکے پاس بھیجے ہیں جنکو کسی نبی کے پاس قبل آپکے نہیں بھیجا فرمایا کہ وہ کیا ہدیے
ہیں عرض کیا کہ نماز پنجگانہ جماعت میں (اور ہدیہ دیگر اصل جامع الاخبار و نیز معالم الزلفی و انوار نعمانیہ سے کہ انسے نقل کیا ہے
نقل کیا ہے ساقط ہے) میں نے کہا کہ اے جبرئیل کیا ثواب ہے میری امت کے لیے جماعت میں عرض کیا کہ اے محمد کہ اگر دو
ہوں تو لکھتا ہے خدا واسطے ہر ایک کے بعد ہر رکعت کے ڈیڑھ سو نمازوں کو اور اگر تین ہوں تو لکھتا ہے خدا ہر ایک کے لیے
بعد ہر رکعت کے ڈھائی سو نمازوں کو اور اگر چار ہوں تو لکھتا ہے خدا ہر ایک کے لیے بعد ہر رکعت کے ایکہزار دو سو نمازوں کو
اور اگر پانچ ہوں تو لکھتا ہے خدا ہر ایک کے لیے بعد ہر رکعت کے ایکہزار تین سو نمازونکو اور اگر چھ ہوں تو لکھتا ہے
خدا ہر ایک کے لیے بعد ہر رکعت کے دو ہزار چار سو نمازونکو اور اگر سات ہوں تو لکھتا ہے خدا ہر ایک کے لیے بعد ہر
رکعت کے چار ہزار آٹھ سو نمازونکو اور اگر آٹھ ہوں تو لکھتا ہے خدا ہر ایک کے لیے بعد ہر رکعت کے نو ہزار چھ سو نمازونکو

لیکن نسخۂ معالم الزلفی میں نو ہزار چھ سو اور یہ ظاہر ہی ہے اور اگر نو ہوں تو لکھتا ہے خدا ہر ایک کے لیے بعد ہر رکعت
کے جو برابر ہے اٹھارہ ہزار نمازوں کے اور اگر دس ہوں تو لکھتا ہے خدا ہر ایک کے لیے بعد ہر رکعت کی بہتر ہزار آٹھ سو نمازوں اور اگر زیادہ ہوں دس سے
تو اگر تمام دریا ہائے آسمان و زمین روشنائی اور درخت تمام قلم ہوں اور جن انس ملائکہ لکھنے والے ہوں تو قادر نہ ہونگے کہ لکھیں
ثواب ایک رکعت کا ای محمد ایک تکبیر جو پاتا ہے مومن ساتھ امام جماعت کے بہتر ہے ساٹھ ہزار حج و عمرہ سے اور نفیسہ کے
ای محمد ایک رکعت جو پڑھتا ہے مومن ساتھ امام کے بہتر ہے اسکے لیے اس سے کہ تصدق کرے لاکھ دینار کو مساکین پر اور ایک
سجدہ جو کرتا ہے ساتھ امام کے بہتر ہے اسکے لیے سو برس کی عبادت سے اور ایک رکعت جسمیں رکوع کرتا ہے مومن ساتھ امام کے
بہتر ہے اسکے لیے دو سو اونٹ نفیس جنکو راہ خدا میں آزاد کرے اور نہیں ہمراہ اس شخص کے جو ترک کرتا ہے جماعت بغیر عذر کے قبر اور
نہ کوئی سختی برزخ و قیامت ای محمد جو شخص دوست رکھے جماعت کو دوست رکھتا ہے اسکو خدا اور تمام ملائکہ۔ مولف
کہتا ہے کہ اس روایت کو کچھ جناب علامہ محدث جلیل ملا ہادی نے شرح مفاتیح میں اور عالم ربانی ملا ہاشم بحرینی نے
معالم الزلفی میں وغیرہ نقل کیا ہے اور میں بھی نقل کرتا ہوں کہ میسر ہے تمہارا کہ رجا [illegible] اجر خوب
زیادہ ہو چنانچہ [illegible] فرمایا کہ ذکر کیا ہے شہید ثانی نے شرح ارشاد میں کہ روایت کی ہے شیخ ابو محمد جعفر بن احمد بن
قمی نے کتاب امام و ماموم میں اسناد متصل اپنے سے طرف ابو سعید خدری کی کہ فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ
علیہ و آلہ نے آئے میرے پاس جبرئیل ستر ہزار ملائکہ کے ساتھ بعد نماز ظہر کے پس کہا کہ ای محمد خدا آپکو سلام فرماتا ہے اور دو
ہدیے آپکے پاس بھیجے ہیں کہ جنکو کسی نبی کے پاس نہیں بھیجا ہے میں نے کہا کہ وہ کیا ہدیے ہیں کہا کہ وہ وتر کی تین
رکعتیں اور نماز پنجگانہ جماعت سے میں نے کہا کہ ای جبرئیل کیا ہے میری امت کے لیے جماعت میں کہا کہ اگر دو ہوں تو لکھے گا ہر ایک کے
لیے بعد ہر رکعت کی ڈیڑھ سو نمازوں کو اور اگر تین ہوں تو لکھیگا ہر ایک کے لیے بعد ہر رکعت کے سات سو نمازوں کو اور شرح مفاتیح
میں چھ سو ہیں اور اگر چار ہوں تو لکھیگا ہر ایک کے لیے بعد ہر رکعت کے بارہ سو نمازوں کو اور اگر پانچ ہوں تو لکھیگا ہر ایک کے
لیے بعد ہر رکعت کے دو ہزار چار سو نمازوں کو اور اگر چھ ہوں تو لکھیگا ہر ایک کے لیے بعد ہر رکعت کے چار ہزار آٹھ سو نمازوں کو
اور اگر سات ہوں تو لکھیگا ہر ایک کے لیے بعد ہر رکعت کے نو ہزار سات سو نمازوں کو شرح مفاتیح میں نو ہزار چھ سو ہیں اور اگر
آٹھ ہوں تو لکھیگا ہر ایک کے لیے بعد ہر رکعت کے انیس ہزار دو سو نمازوں کو اور اگر نو ہوں تو لکھیگا بعد ہر رکعت کے اڑتیس
ہزار چار سو و بنسخۂ دیگر چھتیس ہزار چار سو نمازوں کو اور اگر دس ہوں تو لکھیگا ہر ایک کے لیے بعد ہر رکعت کے بہتر ہزار آٹھ سو

نماز نکو اور اگر زیادہ ہوویں اس سے تو اگر کل آسمان و زمین سیاہی اور درخت قلم ہوویں اور جن و انس و ملائکہ لکھنے والے
ہوویں تو نہ قادر ہونگے ایک رکعت کے ثواب لکھنے پر اے محمد ایک تکبیر جسے پاتا ہے مومن ساتھ امام کے بہتر ہے ستر ہزار
حج و عمرہ سے اور بہتر دنیا و مافیہا سے ستر ہزار گونہ اور ایک رکعت جسے پڑھتا ہے مومن ساتھ امام کے بہتر ہے لاکھ دینار
جنھیں تصدق کرے مساکین پر اور ایک سجدہ جسے کرتا ہے مومن ساتھ امام کے جماعت میں بہتر ہے سو بندے آزاد کرنے سے
اور جامع الاخبار میں ہے فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے کہ پہلی تکبیر امام کے ساتھ بہتر ہے دنیا و مافیہا سے
اور عبد اللہ بن مسعود سے ایک دن تکبیرۃ الافتتاح فوت ہو گئی تو انھوں نے ایک بندہ آزاد کیا اور آئے پاس جناب رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ کے اور کہا کہ یا رسول اللہ مجھ سے ایک دن تکبیرۃ الافتتاح فوت ہو گئی تو میں نے ایک بندہ آزاد کیا
آیا میں اس کی فضیلت پاؤنگا فرمایا نہیں ابن مسعود نے کہا کہ پھر دو سو بندہ آزاد کروں تو اس تکبیر کی فضیلت
حاصل ہوگی فرمایا نہیں اے ابن مسعود اگر خرچ کرے تمام جو کچھ زمین میں ہے جب بھی اس تکبیر کی فضیلت نہ پاؤ گے
اور انس سے منقول ہے فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے کہ نماز مرد کی جماعت میں بہتر ہے اس نماز سے جو گھر میں پڑھے
چالیس سال تک ہو کسی نے کہا کہ یا رسول اللہ نماز ایک دن کی فرمایا بلکہ ایک نماز پھر فرمایا کہ جب بندہ پیچھے امام کے قدم رکھتا ہے
تو لکھتا ہے خدا اسکے لیے لاکھ ہزار برس میں یعنی بہشت کے درجے اور فرمایا جناب رسول خدا نے عثمان بن مظعون سے کہ جو شخص پڑھے
نماز صبح جماعت سے پھر بیٹھ کر ذکر خدا کرے تا اینکہ آفتاب طالع ہو تو ہوگا اسکے لیے فردوس میں ستر درجے آخر تک مثل اس
روایت کی جو وسائل سے بروایت انس گذر چکی اور فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ تین چیزیں کفارہ ذنوب میں ہیں
کامل کرنا وضو کا جاڑے میں اور چلنا شب و روز نماز کے لیے اور محافظت جماعت پر اور فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ نے کہ کبھی کوئی پڑھتا ہے نماز جماعت میں اور نہیں ہوتی اسکے لیے کوئی نماز اور کوئی پڑھتا ہے جماعت میں اور ہوتی ہے
اسکے لیے ایک نماز اور نہیں ہے حصہ اسکے لیے جماعت میں اور کوئی پڑھتا ہے جماعت میں اسکے لیے ہوں پچیس نمازیں میں اور کوئی پڑھتا ہے
جماعت میں اسکے لیے ستر نمازیں میں اور کوئی پڑھتا ہے جماعت میں اور اسکے لیے دو سو نمازیں میں اور کوئی پڑھتا ہے جماعت میں
اسکے لیے بخشی نمازیں میں پس کھڑے ہو جابر بن عبد اللہ انصاری اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ اسکی تفسیر بیان فرمایئے
حضرت نے فرمایا کہ جو شخص جلد اٹھالے سر اپنا قبل امام کے اور رکھے قبل امام کے تو نہیں ہے کوئی نماز اسکی اور جو
رکھے سر کو ساتھ امام کے اور اٹھاوے ساتھ امام کے تو اسکے لیے صرف ایک نماز کا ثواب ہے اور نہیں ہے اسکا حصہ

جماعت میں اور وہ شخص جو رکھے سر اپنا بعد امام کی اور اٹھاوے بعد امام کی تو اُسکے لیے جو بیس نمازیں ہیں اور وہ
شخص جو داخل ہو مسجد میں اور دیکھے صفونکو تنگ تو تنہا کھڑا ہو جاوے اور نکلے کوئی شخص صف سے اور چلے اُلٹے
پیر اور کھڑا ہو ساتھ اُسکی تو اُسکے لیے پچاس نمازیں ہیں اور وہ شخص جو نماز پڑھے مسواک کرکے تو اُسکی لیے
ستر نمازیں ہیں اور وہ شخص جو موذن ہو اور اذان دیتا ہو اوقات نماز میں تو اُسکے لیے دو سو نمازیں ہیں
اور وہ شخص جو امام ہو پس کھڑا ہو اور حق امامت کو ادا کرے تو اُسکی لیے پانچسو نمازیں ہیں بیان
(اس حدیث میں کچھ تصحیف تھی معالم الزلفی سے درست ترجمہ کیا گیا) در معالم الزلفی منجملہ البستان
الواعظین بروایت ابن عباس جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے فرمایا کہ جنت میں ایک نہر ہے جسے
افلح کہتے ہیں اُسپر حوریں ہیں جنکو خدا نے زعفران سے پیدا کیا ہے پہنے ہونگی کنگن موتی اور یاقوت کے
تسبیح خدا کرینگی ستر ہزار آواز سے اور آواز انکی خوشتر ہوگی آواز داؤد سے اور کہینگی بعض انکی بعض سے
کہ تو کسکے لیے ہے اور جو حور کہ وہ کہیگی کہ اُس شخص کے لیے جو جماعت سے نماز پڑھے اور خدا فرماتا ہے کہ میں اُسکو ساکن کرونگا
اپنے مکان میں اور گرد انکے ہونگا اپنی زیارت سے پھر پڑھا حضرت نے اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ جَنّٰتٍ وَّنَعِیْمٍ بدرستیکہ متقین
جنات و نعیم میں ہیں اور امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ ترک نہ
کرو نمازہای پنجگانہ کو جماعت میں اور نہ عاجز آؤ اُس سے کہ جب روز قیامت ہوگا تو رکھیگا خدا
آسمانوں اور ساتوں زمینوں اور پہاڑوں اور دریاؤں اور شب و روز و آفتاب و ماہتاب و ستاروں اور
طائروں اور درختوں اور وحوش و ریاح و عرش و کرسی و جنت و نار کو ایک پلہ میزان میں اور
رکھا جائیگا ثواب ایک جماعت کا دوسرے پلہ میں تو راجح ہو جائیگا ثواب اس ایک نماز کا ان
سب چیزوں پر و اگر ایک جانب میں رکھا جائے تمام جن و انس و شیاطین اور جمیع و جمیع اُس پلہ میں جب بھی راجح ہو جائیگا ثواب اُس نماز کا

فصل دوم تاکید استحباب خصوص جماعت صبح و مغرب میں

در وسائل الشیعہ میں جناب صادق علیہ السلام سے منقول ہے فرمایا کہ نماز فجر پڑھی جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
نے پھر متوجہ ہوئے اپنی اصحاب کی طرف اور چند لوگوں کو پوچھا کہ آیا وہ نماز میں حاضر ہوئے لوگوں نے کہا کہ نہیں
فرمایا کہ کیا وہ غائب ہیں یعنی کہیں چلے گئے ہیں لوگوں نے کہا کہ نہیں فرمایا کہ آگاہ ہو کہ نہیں ہے کوئی نماز سخت تر

شامل ہیں اس نماز اور نماز عشا سے اور اگر لوگ جانیں کہ کیا فضیلت ہے ان دونوں میں تو حاضر ہوں ہر چند
گھٹنیوں کے بھل ہوتا اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ جو شخص پڑھے نماز صبح و عشا کو جماعت میں
تو وہ ذمہ خدا میں ہے اور جو شخص اس پر ظلم کرے تو جز این نیست کہ اسنے خدا پر ظلم کیا اور جو شخص اسکو ذلیل
کرے تو جز این نیست کہ اسنے خدا کو ذلیل کیا اور بروایت جناب صادق علیہ السلام جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ
وآلہ سے مثل اسکی منقول ہے اور فرمایا انھیں حضرت نے کہ ارشاد کیا جناب رسولخدا نے کہ جو شخص پڑھے نماز مغرب
و عشا و نماز صبح مسجد میں بجماعت تو گویا اسنے تمام شب عبادت میں بسر کی

فصل سیوم مذمت ترک جماعت میں

اہل السنۃ میں امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ فرمایا امیر المومنین صلوات اللہ وسلامہ علیہ نے
کہ ہمسایۂ مسجد جو آواز اذان سنے اور نہ آوے نماز کے لیے تو نہیں ہے نماز اسکی لیے اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے
کیا شرم نہیں کرتا مرد تم میں سے کہ اسکے پاس کوئی کنیز ہو اور بیچے وہ اسکو پس کنیز کہے کہ نماز میں حاضر
نہیں ہوتا تھا اور جناب صادق علیہ السلام نے اپنے آبای طاہرین سے روایت کی ہے کہ شرط کی تھی جناب رسولخدا نے
ہمسایوں سے مسجد کے کہ نماز میں حاضر ہوا کریں اور ترک کریں اپنی عادت کو وہ لوگ جو نماز میں نہیں آتے ورنہ
موذن کو حکم اذان دونگا پھر وہ اقامت کہیگا پھر میں اپنے اہلبیت سے کسیکو حکم دونگا اور وہ علی ہیں کہ جلا
دیں انکے گھروں کو لکڑی سے اسلیے کہ وہ نماز میں شرکت نہیں کرتے اور فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ جو شخص ترک کرے
جماعت کو اور روگردانی کرے اس سے جماعت مسلمین سے تو نہیں ہے نماز اسکی لیے جب بغیر کسی علت کے ہو اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام
جز این نیست کہ گردانی گئی ہے جماعت و اجتماع نماز میں تاکہ پہچانا جاوے وہ شخص جو نماز پڑھتا ہے اس شخص سے
جو نہیں پڑھتا اور وہ شخص جو محافظت کرتا ہے اوقات نماز میں اس شخص سے جو ضائع کرتا ہے اور اگر نہوتا ایسا
تو نہیں ممکن تھا کسی کو کہ گواہی دے کسی پر صلاحیت کی اسلیے کہ جو شخص نہ پڑھے نماز جماعت میں تو نہیں ہے
نماز اسکی درمیان مسلمین کے اسلیے کہ فرمایا جناب رسولخدا نے کہ نہیں ہے نماز اس شخص کے لیے جو نہ پڑھے مسجد میں
ساتھ مسلمین کے مگر کسی علت سے اور فرمایا کہ ارادہ کیا جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے جلانے کا ان لوگوں کے
گھروں کا جو نماز اپنے گھروں میں پڑھتے تھے اور نماز جماعت میں نہیں پڑھتے تھے پس آیا ایک شخص نابینا اور کہا

کہا کہ یا رسول اللہ میں نابینا ہوں اور کبھی آواز اذان سنتا ہوں اور کسی کو نہیں پاتا جو مجھے تا نماز جماعت آپ تک پہونچا دے
فرمایا کہ اپنے گھر سے مسجد تک ایک رسی باندھ اور حاضر ہو جماعت میں اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ جو شخص
اتارے جامہ جماعت کو اپنی گردن سے بقدر ایک بالشت کی تو اتار لی اسنے رسن ایمان کا اپنی گردن سے اور کتاب تہذیب کو ابواب
احکام مساجد میں ہے فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ امیر المومنین کو خبر پہونچی کوفہ میں کہ ایک گروہ ہمسایہ جو مسجد سے
نہیں حاضر ہوتے نماز جماعت میں اس مسجد کی پس فرمایا اُنکے جناب نے کہ ہماری جماعت میں حاضر ہوں یا ہمارے قرب سے
چلے جائیں اور نہ بیٹھیں ہمارے ہمسایہ میں اور نہ بیٹھیں ہم انکے ہمسایہ میں اور فرمایا انھیں حضرت نے دوسری
حدیث میں کہ امیر المومنین علیہ السلام کو خبر پہونچی کہ ایک گروہ نہیں حاضر ہوتا نماز جماعت کے لیے مسجد میں
پس خطبہ پڑھا حضرت نے پھر فرمایا کہ ایک گروہ نہیں حاضر ہوتا ہمارے ساتھ نماز پڑھنے میں مسجد میں پس نہ
کھائیں ہمارے ساتھ اور نہ پئیں ہمارے ساتھ اور نہ مشورہ لیں ہم سے اور نہ نکاح کریں ہم میں اور نہ لیں حصہ
مال غنیمت سے یا حاضر ہوں ہمارے ساتھ ہماری نماز جماعت میں اور قریب ہے کہ میں حکم دوں کہ آگ
انکے گھروں میں لگا دی جائے کہ سب کو جلا دیا جائے اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے پس نا جائز ہے مسلمین کو انکے
ساتھ کھانا کھانے سے اور پانی پینے سے اور نہ صحبت سے تا اینکہ حاضر ہوں جماعت میں ساتھ مومنین کے اور
فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ جو شخص نماز جماعت چھوڑے اپنے گھر میں روگردانی کر کے مسجد سے تو نہیں ہے نماز اسکی لیے
اور نہ اس شخص کے لیے جو نماز پڑھے اسکے ساتھ مگر کسی ایسی علت سے جو مانع ہو مسجد میں آنے سے اور کتاب مذکور باب
عدم جواز الاقتداء بالفاسق الخ میں بسند صحیح جناب صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ نہیں نماز ہے اس شخص کے لیے جو نہ پڑھے نماز مسجد میں ساتھ مسلمین کے مگر کسی علت سے اور
نہیں ہے غیبت لیکن اس شخص کے لیے جو نماز پڑھے اپنے گھر میں اور بسبب روگردانی کرے ہماری جماعت سے اور جو روگردانی
کرے جماعت مسلمین سے تو ساقط ہو جاتی ہے عدالت اسکی اور واجب ہو جاتی ہے جدائی اسکی اور اگر امام تک پہونچایا
جائیگا تو وہ اسکو ڈراویگا اور جو لازم رہے جماعت مسلمین کو تو حرام ہے غیبت اسکی اور ثابت ہوئی عدالت اسکی
محدث بحرانی فرماتے ہیں کہ یہ مجموعہ ہے عدم ظہور فسق پر اور احکام عشرت کے باب المواضع التی تجوز فیها الغیبة میں فرماتے
ہیں کہ جماعت میں گنہگار جو دلالت کرتا ہے تارک جماعت کی غیبت پر جب بغیر عذر ہو بلکہ وجوب غیبت پر اور کتاب مذکور کو باب

الشہادات باب یعرف الشاہد من العدالۃ مین تحکم انہ من لا یحضرہ عبداللہ بن ابی یعفور سے منقول ہے کہ مین نے عرض کیا
خدمت جناب صادق علیہ السلام مین کہ کیونکر عدالت مرد کی درمیان مسلمانونکی پہچانی جاتی ہے تا انکی شہادت
اسکی قبول ہو انکے لیے اور انکے اوپر فرمایا کہ پہچانو اسکو ساتھ ستر یعنی پردگی و عفت کے اور کف بطن و فرج و دست
و زبان سے یعنی جب ان چیزونکو حرام سے بچاتا ہو اور پہچانا جائیگا ان کبائر کے اجتناب سے جنپر خدانے وعدۂ
جہنم کیا ہے مثل شراب خواری و زنا و سود و عقوق والدین و ربا و گناہ کبیرہ سے اور سوا اسکے اور دلالت ان سب
پر یہ ہے کہ چھپانے والا اپنے جمیع عیوب کا تا اسپر حرام ہو مسلمانون پر سوا اسکے اسکے گناہون و عیوب سے اور تفتیش
اسکی جو اسکے سوا ہے اور واجب ہو گی پر تعریف اسکی اور اظہار عدالت اسکی لوگونمین اور پہچانا جائیگا اس طرح کہ وہ
نماز پنجگانہ کو اور مواظبت کرتا ہو اور حفاظت انکی اوقات کی جماعت مسلمین مین کرتا ہو اور نہ تخلف کرے انکی
سے مگر کسی علت کے سبب سے پس جب ایسا ہوگا کہ لازم لیتا ہوگا اپنے مصلے کو اوقات نماز ہای پنجگانہ مین تو جب
اسکی قبیلہ و محلہ والون سے کوئی پوچھیگا تو سب کہینگے کہ نہین دیکھا ہمنے اس سے مگر خیر اور خوبی کو کہ مواظبت کرتا تھا
نمازون پر انکی اوقات مین پس اسقدر سے روا ہوگی شہادت اسکی اور عدالت اسکی مسلمانونمین اسلیے کہ نماز پردہ
اور کفارہ ہے واسطے گناہونکے اور نہین ممکن ہے شہادت مرد پر اسکی کہ وہ نماز پڑھتا ہے جبکہ حاضر ہوتا ہے مصلے پر
اور مدار کرے جماعت مسلمین کو اور جز این نیست کہ قرار دیگئی ہے جماعت و اجتماع نماز مین کہ پہچانا جاوے وہ شخص جو
نماز پڑھتا ہے اس شخص سے جو نہین پڑھتا اور جو حفاظت اوقات صلوۃ کی کرتا ہے اس شخص سے جو ضائع کرتا ہے
اور اگر ایسا نہوتا تو یہ ممکن نہو سکتا کسی کے لیے کہ شہادت دے دوسرے پر صلاحیت کی اسلیے کہ جو شخص نماز نہین پڑھتا
تو نہین ہے کوئی صلاحیت اسکی لیے درمیان مسلمانونکے پس جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارادہ کیا جلانے کا ایک گروہ کی
انکی گھر و مجلس مسجد کی کرنیکی انکی حضور جماعت مسلمین کو اور انمین بعض نماز پڑھ لیتے تھے اپنے گھر مین پس نہین قبول
کیا حضرت نے اس سے شہادت کو اور کیونکر قبول ہوگی شہادت یا عدالت مسلمانونمین اس شخص کے لیے کہ جسکے
جاری ہوا ہے احکام خدا اور رسول کا انکی جلانیکا آگ سے انکی گھرونمین اور فرماتے تھے وہ جناب کہ نہین ہے نماز اس شخص کے
لیے جو نہین نماز پڑھتا مسجد مین مسلمانونکے ساتھ مگر کسی علت سے اور روایت کی ہے اسکی شیخ نے بعض الفاظ کو ساقط کرکے
اور زیادہ کیا ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ نے کہ نہین ہے غیبت مگر اس شخص کے لیے جو نماز پڑھتا ہے

گھر میں اور روگردانی کرے ہماری جماعت سے اور جو شخص روگردانی کرے جماعت مسلمین سے تو وہ اس مسلمانوں نعمت برکت
اسکی اور ساقط ہو گی درمیان انکی محبت اور الفت اسکی اور روا ہو گی دوری اس سے اور جب تنہا پایا جائیگا امام مسلمین تک
تو اسپر رہ سکیگا پس اگر وہ جماعت مسلمین میں حاضر ہو تو بہتر ورنہ اسکی گھر کو جلا دینگا اور جو شخص لازم پکڑے جماعت مسلمین کو تو
حرام ہے اسپر غیبت اسکی اور ثابت ہو گی عدالت اسکی درمیان انکی اور جامع الاخبار میں فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے کہ جو شخص ہمسایہ مسجد ہو اور حاضر جماعت میں ہم میں نہ ہو ان تو اسپر لعنت خدا و ملائکہ اور تمام انبیاء کی ہے اگر وہ تزویج
چاہے تو تزویج کرو اور اگر مریض ہو تو عیادت کرو اسکی اور اگر خط لکھے تو نہ جواب دو اسکا آگاہ ہو کہ نہیں ہے نماز اسکی لیے آگاہ ہو کہ
نہیں ہے صوم اسکے لیے آگاہ ہو کہ نہیں ہے زکوۃ اسکے لیے آگاہ ہو کہ نہیں ہے حج اسکے لیے آگاہ ہو کہ نہیں ہے جہاد اسکے لیے اور اگر مر جائے تو
موت جاہلیت کفر میں مریگا اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے کہ آئے میرے پاس جبرئیل و میکائیل
و اسرافیل و عزرائیل اور ہر ایک کے ساتھ ستر ہزار ملک تھے پس کہا انہوں نے کہ اے محمد خدا نے بھیجا آپ کو سلام اور فرمایا
ہے اور کہتا ہے کہ خبر دو اپنی امت کو کہ جو شخص مر جاوے درحالیکہ ترک کنندہ ہو جماعت کا تو نہ سونگھیگا بوئے جنت کو اگرچہ اسکا
عمل زیادہ ہو اہل زمین سے نہ قبول کرونگا میں اس سے توبہ اور نہ کسی فدیہ کو اے محمد تارک جماعت میرے نزدیک ملعون ہے اور
ملائکہ کے نزدیک ملعون ہے اور زمین نے لعنت کی ہے اسپر توریت انجیل زبور فرقان میں اے محمد تارک جماعت صبح کرتا ہے
اور شام کرتا ہے لعنت خدا میں اے محمد تارک جماعت کی کوئی دعا میں قبول نکرونگا اور نہ نازل کرونگا میں اسپر رحمت اپنی
اور وہ نہیں ہے تیری امت سے اگر مریض ہوں تو عیادت انکی نکرو اور اگر مر جائیں تو مشایعت انکی جنازہ کی نکرو اور نہیں
جلیسا ہے میں کوئی دشمن تر میرا تارک جماعت سے اے محمد میں نے حکم دیا ہے تیری حیات و روح کو کہ لعنت کریں تارک جماعت پر و
تارک اسکا بدتر ہے شرابخوار اور اس شخص سے جو علانیہ کہتا ہے کہ گرانی میں زیادہ قیمت کو بیچے اور بدتر ہے خونریزی
کرنے والوں سے اور سود کھانے والوں سے اور تارک جماعت کے لیے نہیں ہے حصہ جنت میں اور بدتر ہے کفن چور اور کوئی
سے اور بدتر ہے تمام روئے زمین جہان سے اور بدتر جھوٹی شاہدی سے اے محمد جو شخص مر جاوے درحالیکہ ترک کرنے والا ہو جماعت کا تو بیہ
اسی اہل جہنم کے دونگا اور معالم الزلفی میں ہے کہ روضۃ الواعظین سے، فرمایا کہ جو شخص ترک کرے جماعت مسلمین کو تو اتارا
اسنے رسن اسلام کو اپنی گردن سے کسی نے کہا کہ یا رسول اللہ جماعت مسلمین کیا ہے فرمایا کہ جماعت اہل حق ہیں اگرچہ قلیل ہوں اور
جامع الاخبار میں ہے فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے کہ سلام کرو یہود و نصاریٰ پر اور نہ سلام کرو میری امت کے

یہودیون کی کسی نے کہا یا رسول اللہ کون لوگ آپکی امت کی یہودی ہین فرمایا وہ شخص جو اذان و اقامت سنے
اور نہ حاضر ہو جماعت مین مولف کہتا ہی کہ اسقدر فضائل و تاکید نماز جماعت مین جو وارد ہوئے ہین
باوجود اسکے سنت موکدہ ہونے کی وجہ بتلا رہی ہین اگر فرائض سے معلوم ہوتی ہی چند وجوہ پر محمول ہو سکتی ہی جنکی
وجہ مشتمل ہے فوائد عظیمہ پر اول یہ ہے جیسا ابھی گذر چکا ہی کہ صلاحیت اور نماز پر مواظبت معلوم نہین
ہو سکتی مگر جماعت سے بلکہ تصدیق ایمان و اعتقاد مین بھی ترک جماعت مین کلام ہو سکتا ہی پس ترک جماعت ایسی ہے
جیسے تصدیق ایسی امور کی ہوتی ہی جو اکد فرائض سے ہی اور اسی وجہ سے تارک جماعت کے ساتھ کھانا و پانی مین مشارکت سے
اجتناب وارد ہوا اور انکے گھر جلانے کی بلکہ خود انکی جلانیکی تجویز ہوئی اور اسی وجہ سے وہ ملعون بدتر ہوا اعمال کا اثر
یہ ہی جیسا تاکید نماز جماعت مین امام رضا علیہ السلام سے گذر چکا ہی کہ جماعت اسلیے قرار دیگئی کہ نہو خالص
لوازم عبادت خدا کے لیے مگر ظاہر و مشہور ہو کہ اسکے اظہار مین حکمت ہی اہل شرق و غرب پر واسطے خدا
وحدہ لاشریک کے تاکہ نہو سکے منافق و استخفاف کنندہ معین خلاف پر اسلام کے اور بغیر جماعت کے دوسرے امر مین یہ امر حاصل
نہین ہو سکتا تیسرے نماز جماعت مشتمل ہی نماز جمعہ پر بھی اور وہ واجب عینی ہے اکثر محدثین کے نزدیک پس تارک ان
ضرور ان الفاظ کا مستحق ہی چوتھی ممکن ہے کہ بعض الفاظ تنبیہ محمول ہون تارک جماعت پر اعتقاد مین اور وہ ضرور ملعون
بلکہ کافر ہی اور وہ ان الفاظ سے بھی زیادہ سختی کا مستحق ہے پانچوین یہ تنبیہات اسوقت مین ہین جب ان سے مقصود
ترک جماعت سے استخفاف ہو اور روگردانی کرے اس سے جیسا احادیث مین بھی مذکور ہوا اور استخفاف کرنیوالا امر
مستحب و سنت رسول کا ضرور ان الفاظ کا مستحق ہی بلکہ بعض صورتوں مین دایرہ اسلام سے خارج ہو جائیگا چھٹے جو محدث
جلیل سید نعمۃ اللہ جزائری انوار النعمانیہ ضمن احوال صوفیہ و مذہب مین فرماتے ہین کہ بہتسے احکام مین از روے
روایات کی حکم خاص ہے جسکے اطلاق پر ہم قادر نہین ہین مثل اسکی کہ وارد ہوا کہ جو شخص تنہا سوئے کسی مکان مین تو ان
اور جو تنہا سفر کرے وہ ملعون ہے اور جو تنہا زادراہ کھائے اپنا وہ ملعون ہے اور سوائے اسکے اور نہین جائز ہے ہم پر لعنت
ان امور کے عامل پر اسلیے کہ ممکن ہے کہ شارع نے یہ الفاظ سختی کی راہ سے استعمال کیے ہون تاکہ ارتکاب ان امور کا
نکرے جیسا وارد ہوا ہے فرمایا جناب رسولخدا نے کہ اگر شارب الخمر کے جنازہ پر موجود ہون تو اسپر نماز نہ پڑھونگا
باوجود اسکے کہ نماز میت واجب ہے اور ایک شخص مرگیا اور حضرت نے اسپر نماز نہین پڑھی تا انکہ اہل ... سنے

ضمانت اُسکے قرض کی کی اور مروی ہے کہ اُس جناب نے قصد کیا جانیکا اُن لوگوں کے گھر جو نماز جماعت میں آنحضرت کے
نہیں حاضر ہوتے تھے اور اپنے گھروں میں ٹھہر لیا کرتے تھے اور مثل اسکی اور بھی بہت ہیں صاحب شرع کی ایسی سیاسات
جائز ہیں افعال و اقوال میں باختلاف اول امر تشریع سے باز رہیں ساتویں علامہ مجلسی نور اللہ مرقدہ نے فرمایا ہے کہ نماز
مومنین جب کل مجتمع ہوکر آسمان پر پہنچیگی تو یا کل کو خدا قبول فرمایگا یا کچھ بھی قبول نہ کریگا لیکن قبول ہونا اسکا
ضرور ہے کہ جماعت کثیرہ جب متفق ہوں عبادت پر تو نہیں خالی ہے وہ شخص بھی ہوگا جسکی نماز قبول ہو اور ایک
نماز قبول ہونے سے سب نمازیں قبول ہو جائینگی آٹھویں اگر نماز جماعت میں چالیس مومن ہوں تو نبی نے دعا کی ہے اللھم
اغفر لنا یقیناً مقبول ہوگی اور اگر کمتر ہوں اُس عدد سے تو چند بار کی جماعت سے جب عدد کامل ہوگی تو باعث قبولیت
دعا ہے اسلئے کہ حدیث میں چالیس مومن کی دعا ضرور مقبول ہے اسیطرح اگر دس شخص جماعت کے رتبہ چالیس کا ہو نویں [illegible]
نماز کیلئے کھڑا ہوتا ہے تو شیطان اسکی نماز بگاڑنے میں کوشش کرتا ہے اور یہی باعث ہے کہ طرح طرح کے خیالات آتے
نماز میں آتے ہیں اسلئے کہ انسان ارکان افعال نماز میں غالباً سہو کرتا ہے اور شیطان سے ایک جہاد عظیم قائم ہوتا ہے لیکن
جبکہ مومنین مجتمع ہوں اور ایک دوسرے کی معین ہوں تو غالب ہیں شیطان پر اور اسکو بھگا دیتے ہیں اور وہ ایک
جماعت پر غالب نہیں آسکتا اور سہو جماعت میں واقع نہیں ہوتا مگر اتفاقاً دسویں باعث شوکت و جلالت اسلام ہے کہ کسی
شوکت دوسرے امر میں نہیں ہے گیارھویں باعث الفت ہے باہم مومنین میں جماعت سے ثواب زیارت ملاقات
و عیادت بھی حاصل ہوتا ہے بارھویں وہ امور جو باعث زیادتی ثواب نماز ہیں وہ غالباً ہر شخص کو ہر وقت میں
مشکل ہیں اور نماز جماعت میں اگر ایک شخص بھی بعض صفات ان امور کا رکھتا ہوگا تو ہر ایک کو جو ان صفات میں نہیں
ہیں ثواب حاصل ہوگا اسلئے کہ سب کی نماز بسبب جماعت کے ایک ہوگئی ہے مثال اسکی کہ وارد ہوا ہے کہ نماز متروح کی برابر ہے
نماز غیر سے ستر نماز کی اور اسیطرح نماز عطر لگا کر زیادہ ہوتی ہے اسکی غیر سے ستر گونہ اور جو شخص کچھ صدقہ دیکر نماز پڑھے
تو نماز اسکی قبول ہوگی اور ہوگی افضل غیر سے اسکی آخر مثال اسکی جو وارد ہوا ہے کہ دو رکعت مسواک کرکے افضل ہے ستر رکعت
جو بغیر مسواک کے ہو اور نماز دو رکعت ساتھ انگوٹھی عقیق کے برابر ہے ہزار رکعت کے جو بغیر اسکے ہو اور نماز جمعہ [illegible]
ستر نماز فرادی کے برابر ہے اور نماز ایک رکعت پائجامہ سے اور عمامہ سے برابر ہے چار رکعت کے جو بغیر اسکے ہو اور وارد ہے کہ جو
دو رکعت نماز پڑھے عمامہ سے اسکی فضیلت اُس شخص سے جو بغیر عمامہ کے پڑھے مثل ہیں رکعت کے فضیلت کے برابر ہے اور مثل اسکے

شخص کی جو جہاد کرے دریا میں اُس شخص سے جو جہاد راہ خدا کرے جنگل میں اور اگر ایک شخص عمامہ باندھے سے چار رکعت کے ساتھ جو بغیر عمامہ ہوں نماز پڑھے تو خدا سب کی نماز کو قبول فرمائیگا بسبب اجابت اُس شخص کے خدا پر اور جو شخص عمامہ باندھ کر نماز پڑھے تو لکھی جاتی ہیں اُس پر سات لاکھ فرشتے جو لکھتے ہیں نیکی اسکے لیے اور محو کرتے ہیں سیئات کو اور بلند کرتے ہیں اسکے لیے درجات کو اور مثل اسکے جو اور امور ثواب ہیں یہانتک کہ جب ایک جماعت عبادت پر مجتمع ہو گی اور ایک آدمی عطر لگائے ہوا ور دوسرا مسواک کیے ہوا ور تیسرا تصدق دیے ہوا ور چوتھا مسواک قبل نماز کیے ہوا ور پانچواں انگشتر عقیق پہنے ہوا ور چھٹا انگشتر جزع پہنے ہوا ور ساتواں پائجامہ پہنے ہو اور آٹھواں عمامہ باندھے ہو تو سب کی نماز مثل ایک نماز کے ہو گئی اور ہر ایک کے لیے ثواب جماعت کا ملیگا

فصل چہارم ثواب شرکت جماعت مخالفین بتقیہ

اصل شیعہ میں جناب صادق علیہ السلام سے منقول ہے فرمایا کہ جو شخص نماز پڑھے انکے ساتھ صف اول میں تو ہوگا مثل اُس شخص کے جو صف اول میں پیچھے جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ کے نماز پڑھے اور فرمایا کہ جب تو نماز پڑھے ساتھ انکے تو چاہیے کہ ساتھ مخالفین کے اور فرمایا انھیں حضرت نے کہ محسوب ہوگا تیرے لیے جب تو داخل ہو انکے ساتھ انکی ہر حسنہ مثل حسنہ اُس شخص کے جو محسوب ہوتا تیرے لیے جب نماز پڑھتا تو ساتھ اُس شخص کے جسکی اقتدا کرتا ہے اور زرارہ کہتے ہیں کہ میں تھا پاس امام محمد باقر علیہ السلام کے ایک روز کہ ایک شخص آیا اور کہا کہ میری جان آپ پر فدا ہو میں ایک مرد ہوں جو ہمسایہ ہے میں ایک مسجد کے نزدیک پس اگر میں نہ پڑھوں ساتھ انکے تو مجھے دشنام دینگے اور کہینگے کہ وہ ایسا ہے ویسا ہے حضرت نے فرمایا کہ تو نے یہ کہا ہے امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو شخص آواز اذان سنے اور اسکو قبول نکرے بغیر کسی علت کے تو نہیں ہے نماز اسکی لیکن جو شخص فرمایا کہ ترک کر نماز ساتھ انکے اور ساتھ ہر امام کے لیکن جب باہر چلا گیا وہ تو میں نے کہا کہ میری جان فدا ہو مجھے یہ قول آپ کا بہت گران گذرا ہیں وہ لوگ مومن نہیں ہیں پس غصے ہو جناب پھر فرمایا کہ تو ابھی کس خیال میں ہے اے زرارہ کونسی علت عظیم تر ہے کہ وہ نیت اقتدا انکی نکرے کیا تو نہیں دیکھا کہ کہا میں نے کہ نماز پڑھو اپنی مسجد میں اور نماز پڑھو ساتھ اپنے اماموں کے اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے ابو اسحاق سے کہ آیا تو نماز پڑھتا ہے ساتھ ان لوگوں کے مسجد میں عرض کیا ہاں فرمایا کہ ساتھ انکی نماز کے نماز پڑھنے والا ساتھ انکی صف اول میں مثل اُس شخص کے ہے جو تلوار کھینچے ہوئے ہو راہ خدا میں اور حسن نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا در باب مناکحت ناصب اور نماز کی پیچھے اسکے فرمایا کہ مناکحت کر اور نماز پڑھ پیچھے اسکے جناب شیخ محمد عاملی فرماتے ہیں کہ یہ مخصوص ہے بغیر وقت تقیہ کے اور فرمایا

جناب صادق علیہ السلام نے کہ نہیں ہے کوئی تم میں جو نماز فریضہ وقت پر پڑھے پھر پڑھے ساتھ ان لوگوں کے تقیہ سے حالیکہ
باوضو ہو لیکن خدا لکھتا ہے اسکے لیے پچیس درجے رغبت کرو اس باب میں و نشیط ہیں صالح کہتے ہیں کہ میں نے کہا امام
موسی کاظم علیہ السلام سے کہ اگر کوئی ہم میں سے نماز پڑھے اپنے گھر میں اور بند کرے پھر نکلے اور پڑھے ساتھ میں ہمسایوں کے
تو ہو گی وہ نماز تنہا اسکی گھر میں جماعت فرمایا کہ جو شخص کہ اپنے گھر میں نماز پڑھتا ہے تو خدا اسے درجے جماعت کا ثواب
عطا فرماتا ہے اور ہوتے ہیں واسطے اسکے پچیس درجے اور وہ شخص جو پڑھتا ہے ساتھ اپنے ہمسایوں کے تو لکھا جاتا ہے اسکے لیے
ثواب اس شخص کا جو پڑھے نماز پیچھے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ کی اور داخل ہوتا ہے وہ ان لوگوں کی نماز میں پس
چھوڑتا ہے اسکو گناہ ہو تو انپر اور انکی حسنات لیکر نکلتا ہے اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ جو شخص نماز پڑھ لے اپنے
گھر میں پھر آوے ان لوگوں کی مسجد میں اور پڑھے نماز اسمیں تو نکلیگا انکی حسنات لیکر بیان انکی حسنات لیکن
حسنات انکو حالت ایمان میں ہو وہ سب اس شخص کے لیے ہیں نہ اس حالت میں کوئی حسنہ انکی لیے نہیں ہے
کہ امام موسی کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ ہر وقت نماز میں جسمیں یہ خلق منکوس نماز پڑھتی ہے خدا کی لعنت ہے راوی نے پوچھا کہ کیوں
فرمایا بسبب انکار انکی ہمارے حق کو اور تکذیب انکی ہمارے تئیں تفسیر امام حسن عسکری علیہ السلام میں ہے کہ دیکھا امام
محمد باقر علیہ السلام نے بعض شیعوں کو انہی کے پیچھے بعض منافقین کے نماز پڑھتا ہے اور اسنے بھی معلوم کیا کہ حضرت
اس سے آگاہ ہوئے پس آکر کہنے لگا کہ یا ابن رسول اللہ میں معذرت کرتا ہوں آپکی خدمت میں فلان کے پیچھے نماز پڑھنے سے
کیونکہ میں اس سے خائف ہوں تقیہ کرتا ہوں اور اگر ایسا نہ ہوتا تو میں تنہا نماز پڑھتا حضرت نے فرمایا کہ اے بھائی تو
اس وقت معذرت کے لائق تھا جب اس تقیہ کو ترک کرتا اے بندہ مومن برابر ملائکہ ہفت آسمان و ہفت زمین تجھپر
درود بھیجتے تھے اور لعنت کرتے تھے اسپر جسکے پیچھے تو نماز پڑھتا تھا اور خدا نے حکم دیا کہ محسوب ہو تیری یہ نماز بسبب تقیہ
کی برابر سات سو نمازوں کے جنکو تو تنہا پڑھتا ہے پس لازم ہے تجھپر تقیہ مولف کہتا ہے کہ حدیث دلالت کرتی ہے
اسپر کہ ثواب شرکت جماعت کا وہ بوجہ تقیہ ہے پس جماعت مخالفین میں بلا تقیہ کسیطرح شریک ہونا جائز نہیں جیسا
حدیث فضیل بن یسار گذشتہ دلالت کرتی ہے تنبیہ مخالفین ہر فاسق و فاجر کے پیچھے نماز جائز سمجھتے ہیں
بدلیل اُن روایات کی جو اس باب میں نقل کی ہیں نیز بدلیل آیہ وارکعوا مع الراکعین اور اگر آیہ شامل ہے ہر
رکوع کنندہ پر اور الف لام اسمیں استغراق کا ہے نہ عہد ذہنی تو چاہیے کہ ہر یہودی و نصرانی کی ساتھ نماز پڑھیں

یہ تو ضرور ہے کہ ہر فرقہ کو بہتر فرقہ نسے اسلام کی قابل امامت جماعت سمجھیں پھر عجائب امور سے
مرض نبی میں عایشہ کا ابو بکر کو امامت جماعت کے لیے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ کی طرف سے بزور بکر
دلیل افضلیت و خلافت ابو بکر قرار دیتے ہیں اور ابن ام مکتوم کی امامت کو جو بامر رسول خدا تھی یاد کر
تفسیر الوصول میں بھی دلیل خلافت قرار نہیں دیتے اور ان سب سے عجیب تر یہ ہے جو صواعق ابن حجر صفحہ ۲۰
چھاپہ مصر میں ابن عباس وغیرہ سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے نماز نبی صلی اللہ علیہ و آلہ نے پیچھے کسی کے اپنی امت سے
پیچھے ابو بکر کے لیکن عبد الرحمان بن عوف کے پس پشت پڑھے پیچھے اسکی فقط ایک رکعت سفر میں اور نہیں کہا کبھی کسی نے کہ آنحضرت نے
سکتا ہے تو پیچھے علی کے الی آخر الہذیان اور میں نے یہ سب اسی وجہ سے لکھا تاکہ ہمارے اخوان دینی جواب ہمارے ائمہ علیہم السلام
کا پیچھے فساق و منافقین کے معلوم کریں کتب مخالفین سے اور شبہ میں نہ پڑیں کہ جس طرح ابو بکر جناب
نہیں ہو سکتا اس نماز کی پڑھ لینے سے اسی طرح امیر المومنین یا دیگر ائمہ طاہرین سے کوئی شقی پیچھے
لینے سے افضل ہوگا بدلیل کتب اہل سنت لیکن دلیل شیعہ کی سابق میں بیان ہو چکی ہے

مفتاح ذکر صفت امام جمعہ و جماعت میں

فصل اول استحباب تقدیم اس شخص کی جس سے ماموم راضی ہوں اور استحباب جلیل القدر اقتدا

استحبہ میں جناب صادق علیہ السلام نے اپنے آبا طاہرین سے روایت کی ہے حدیث مناہی میں فرمایا اور
کہ امامت کرے کسی قوم کی مگر باجازت انکی اور فرمایا جو شخص امامت کرے کسی گروہ کی باجازت
انکی اور میانہ روی کرے انکی ساتھ اور بعد کی نماز انکی تمام کرے اپنے قیام و قرات و رکوع
واسطے اسکے مثل ثواب اس گروہ کی ہے درحالیکہ نہ کم ہوگا انکی ثواب سے کچھ بھی اور فرمایا جناب صادق
تین شخص جنت میں مشک خوشبو پر ہونگے موذن جو اذان واسطے ثواب دے اور امام جو امامت کرے کسی گروہ کی
انہی آنکی کرے اور امیر المومنین علیہ السلام نے اس خط میں جو محمد بن ابی بکر کو لکھا تھا
نماز کیونکہ ہے کہ تو امام ہے اپنی قوم کا بس تمام کر اسے اور نہ سبک کر اسے نہیں ہے کوئی امام جو نماز
نماز میں نقصان ہو مگر ہوتا ہے اس پر بوجہ اس شخص کی انکی نماز کچھ بھی تمام کرا
تو لیکن اگر کرے گا انکی ثواب کچھ کہا

اس باب میں نقل فرمائی ہیں کہ نماز اسکی قبول نہیں ہے جو کسی گروہ کو نماز پڑھاوے اور وہ اس سے کراہت رکھتے ہوں

فصل دوم شرائط امام جماعت کے بیچ مذہب آل محمد علیہم السلام کے اور بیان عدم جواز اقتدا کا ساتھ مخالف کے مگر بتقیہ و ساتھ فاسق کے چند حدیثیں بیچ

وسائل الشیعہ میں اسماعیل جعفی سے منقول ہے کہ میں نے عرض کیا خدمت امام محمد باقر علیہ السلام میں کہ ایک شخص دوست رکھتا ہے امیر المومنین علیہ السلام کو اور نہیں تبرا کرتا ان جناب کے دشمن سے اور کہتا ہے کہ وہ حضرت محبوب تر ہیں مجھکو اس شخص سے جو مخالفت آنحضرت کی کرتا تھا فرمایا کہ یہ شخص مذبذب ہے اور دشمن ہے نہ پڑھ نماز پیچھے اسکے اور کوئی بزرگی نہیں ہے مگر در حالیکہ اس سے خوف رکھتا ہو اور ابو عبد اللہ البرقی نے امام محمد تقی علیہ السلام کو لکھا کہ آیا جائز ہے نماز پیچھے اس شخص کے جسنے وقف کیا اوپر والد اور جد بزرگوار کے فرمایا نہ پڑھ پیچھے اسکے اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ نہ پڑھ نماز پیچھے غالی کے ہر چند مثل تیرے قول کہتا ہو اور نہ پیچھے مجہول کے اور جسکا فسق ظاہر ہو ہر چند میانہ رو ہو اور فرمایا انھیں حضرت نے کہ نہ پڑھ نماز پیچھے اس شخص کے جو شہادت دے تجھپر کفر کی اور نہ پیچھے اس شخص کے جسکی کفر کی تو شہادت دے اور فرمایا امام رضا علیہ السلام نے کہ نہ اقتدا کیجیو اسکی مگر ساتھ اہل ولایت کے اور فرمایا کہ ارشاد کیا جناب صادق علیہ السلام نے کہ جو شخص گمان کرے کہ خدا مجبور کرتا ہے بندوں کو گناہوں پر یا تکلیف دیتا ہے انکی جسکی وہ طاقت نہیں رکھتے تو نہ کھاؤ ذبیحہ اسکا اور نہ قبول کرو شہادت اسکی اور نہ پڑھو نماز پیچھے اسکے اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ مسح موزہ پر نہ کر اور نہ نماز پڑھ پیچھے اسکے جو مسح کرتا ہے اوپر اور زرارہ نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ نماز پیچھے مخالفین کے کیسی ہے فرمایا کہ نہیں ہے وہ میرے نزدیک مگر بمنزلہ دیوار کی اور عمر بن یزید نے پوچھا جناب صادق علیہ السلام سے کہ امام کی بابت کیا فرماتے ہیں جو اپنے تمام امور میں عادل ہے سوا اسکے کہ اپنے والدین سے بد سختی کلام کرتا ہے کہ باعث انکے غصہ کا ہوتا ہے میں پڑھوں نماز پیچھے اسکے فرمایا کہ نہ پڑھ پیچھے اسکے جب تک کہ عاق و قاطع ہے اور فرمایا ابوذر نے کہ امام تمہارا شفیع ہے تمہارا خدا کی جناب میں پس قرار دو شفیع اپنا سفیہ اور نہ فاسق کو اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ نہیں ہے نماز پیچھے فاجر کے اور نہ اقتدا کیجیو اسکی مگر ساتھ اہل ولایت کے اور اسماعیل فضل ہاشمی نے روایت کی ہے کہ میں نے خدمت امام رضا علیہ السلام میں عرض کیا کہ ایک شخص مرتکب گناہوں کا ہوا کرتا ہے اور وہ عارف ہے اس امر کا یعنی شیعہ ہے میں نماز پڑھوں پیچھے اسکے فرمایا کہ نہیں اور فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ نہ پڑھ نماز مگر پیچھے اس شخص کے جسکے دین پر تو وثوق رکھتا ہے

فصل سوم عدم جواز اقتدا ساتھ مجہول کی

حمیری نے دی ہے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے کہا کہ میں نماز پڑھوں پیچھے اس شخص کے جسکو نہیں پہچانتا فرمایا نہ پڑھ نماز مگر پیچھے اسکے جسکے دین پر وثوق رکھتا ہو اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے نہ پڑھ نماز پیچھے مجہول کے اور فرمایا کہ تین شخص کے پیچھے نماز نہیں جائز ہے ایک انمیں مجہول ہے **مؤلف** کہتا ہے کہ مجہول وہ ہے جسکا مذہب یا عدالت غیر معلوم ہو

فصل چہارم جواز اسکا کہ امام کو بالغ و عاقل و طاہر المولد ہونا چاہیے تفصیل وہ لوگ جنکی اقتدا نچاہیے

وسائل الشیعہ میں جناب صادق علیہ السلام نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام فرماتے تھے کہ کوئی مضائقہ نہیں ہے کہ اذان دے لڑکا قبل اسکے کہ اُسے احتلام ہو اور نہ نماز پڑھاوے پس اگر نماز پڑھاوے گا تو نماز اسکی ہوگی اور فاسد ہوگی نماز ان لوگوں کی جو اسکے پیچھے ہونگے اور دوسری حدیث میں فرمایا کہ نہیں مضائقہ ہے کہ اذان دے غلام جو لڑکا کہ محتلم نہ ہوا ہو اور نماز پڑھاوے جناب **علامہ حلی** فرماتے ہیں کہ حمل کیا ہے شیخ وغیرہ نے اس حالت پر جب غلام سن تمیز کو پہنچ جاوے یا دس برس کا ہو جاوے اور ممکن ہے حمل اسکا امامت پر اپنی مثل کی اور **کافی** میں جناب صادق علیہ السلام سے منقول ہے فرمایا کہ پانچ شخص نماز نہ پڑھاویں ہر حال میں مجذوم و مبروص و مجنون و ولد الزنا و اعرابی یعنی بادیہ نشین اور **وسائل** میں خصال سے منقول ہے فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے کہ چھ شخصوں کو نہیں چاہیے کہ نماز پڑھاویں لوگوں کو ولد الزنا و مرتد و اعرابی بعد الہجرہ یعنی وہ شخص جو دار الکفر سے ہجرت کر کے پھر وہاں مقیم ہوا اور شراب خوار اور جسپر حد لگائی گئی ہو اور جسکا ختنہ نہوا ہو اور **کافی** میں ہے کہ پوچھا امام محمد باقر علیہ السلام سے زرارہ نے کہ نماز پیچھے عبد کے فرمایا کچھ مضائقہ نہیں اگر فقیہ ہو اور نہو وہاں کوئی فقیہ تر اس سے میں نے کہا کہ نماز پڑھوں پیچھے اعمی یعنی اندھے کے فرمایا ہاں جبکہ اُسے کوئی درست کر دے اور ہو وہ افضل ان سب سے پھر فرمایا کہ ارشاد کیا امیر المومنین علیہ السلام نے کہ نہ نماز پڑھے کوئی تمہارا پیچھے مجذوم و ابرص و مجنون و محدود و ولد الزنا کے اور اعرابی نہ پڑھاوے نماز مہاجرین کو بیان اعرابی کا نیچے سابق بیان ہوئے اور وسائل الشیعہ میں نماز کو پیچھے مجذوم و مبروص غلام بیت نماز بسبب حدیث جواز کی اور **کافی** میں جناب صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ فرمایا امیر المومنین نے کہ نہ امامت کرے مقید اُنکی جو قید نہیں ہیں اور نہ امامت کرے صاحب فالج صحیحوں کی اور نہ صاحب تیمم وضو والوں کی اور نہ امامت کرے اعمی صحرا میں مگر جب پھیر دیا جاوے قبلہ کیطرف بیان سے مجہول ہے

فصل سوم عدم جواز اقتدا ساتھ مجہول کے

زید بن حماد نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے کہا تھا کہ میں نماز پڑھوں پیچھے اس شخص کے جسکو نہیں پہچانتا فرمایا نہ پڑھ نماز مگر پیچھے اسکے
جسکے دین پر وثوق رکھتا ہو اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے نہ پڑھ نماز پیچھے مجہول کے اور فرمایا کہ تین شخص کے پیچھے
نماز نہیں جائز ہوتی ایک انمیں مجہول ہے **مؤلف کہتا ہے** کہ مجہول وہ ہے جسکا مذہب یا عدالت غیر معلوم ہو

فصل چہارم جواز اسکا کہ امام کو بالغ و عاقل و طاہر المولد ہونا چاہیئے جملہ وہ لوگ جنکی قید لگانی ہے

وسائل الشیعہ میں ہے جناب صادق علیہ السلام نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام فرماتے تھے کہ کوئی
مضائقہ نہیں ہے کہ اذان دیوے لڑکا قبل اسکے کہ اسکو احتلام ہو اور نہ نماز پڑھاوے پس اگر نماز پڑھاویگا تو نماز اسکی
جو نادرست ہوگی نماز ان لوگوں کی جو اسکے پیچھے ہونگی اور دوسری حدیث میں فرمایا کہ نہیں مضائقہ ہے کہ اذان دیوے
وہ لڑکا جو محتلم نہ ہوا ہو اور نماز پڑھاوے **جناب علامہ حر عاملی** فرماتے ہیں کہ حمل کیا ہے شیخ وغیرہ نے اسکو حالت
ضرورت پر یا تقیہ پر یا رشید بیگی اسی پر اور ممکن ہے حمل اسکا امامت پر اپنی مثل کی اور **کافی** میں جناب صادق
علیہ السلام سے منقول ہے فرمایا کہ پانچ شخص نماز نہ پڑھاویں ہر حال میں مجذوم و مبروص و مجنون و ولد الزنا و اعرابی یعنی
بادیہ نشین اور **وسائل** میں بھی اسی طرح منقول ہے فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے کہ چھ شخصوں کو نہ چاہیئے کہ نماز پڑھاویں لوگوں کو
ولد الزنا و مرتد و اعرابی بعد الہجرہ یعنی وہ شخص جو دار الکفر سے ہجرت کر کے پھر وہاں مقیم ہو اور شراب خوار اور جسپر
حد لگائی گئی ہو اور جسکا ختنہ نہ ہوا ہو اور **کافی** میں ہے کہ پوچھا امام محمد باقر علیہ السلام سے زرارہ نے کہ نماز پیچھے عبد
کے پڑھیں فرمایا کچھ مضائقہ نہیں اگر فقیہ ہو اور نہ ہو وہاں کوئی فقیہ تر اس سے میں نے کہا کہ نماز پڑھوں پیچھے
اعمی یعنی اندھے کے فرمایا ہاں جبکہ اسے کوئی راست کر دیوے اور ہو وہ افضل ان سب سے پھر فرمایا کہ ارشاد کیا امیر المومنین
علیہ السلام نے کہ نماز نہ پڑھے کوئی تمہارا پیچھے مجذوم و ابرص و مجنون و محدود و ولد الزنا کے اور اعرابی نہ پڑھاوے
نماز مہاجرین کو بیان اعرابی کا معنے سابق میں بیان ہوئے اور **وسائل الشیعہ** میں نماز کو پیچھے مجذوم و مبروص و غلام
بیت جنکا ایسے بسبب حدیث جواز کے اور **کافی** میں جناب صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ فرمایا امیر المومنین
علیہ السلام نے کہ نہ امامت کریں مقید لوگ جو قید نہیں ہیں اور نہ امامت کریں صاحب فالج صحیحوں کی اور نہ صاحب تیمم
وضو والوں کی اور نہ امامت کریں بیٹھا ہوا صحیحوں کی مگر جب پھیر دیا جاوے قبلہ کی طرف بیان سے یہ مجہول ہے

فصل سوم عدم جواز اقتدا ساتھ مجہول کے

یزید بن حماد نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے کہا کہ میں نماز پڑھوں پیچھے اس شخص کے جسکو نہیں پہچانتا فرمایا نہ پڑھ نماز مگر پیچھے اسکے جسکے دین پر وثوق رکھتا ہو اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے نہ پڑھ نماز پیچھے مجہول کے اور فرمایا کہ تین شخص کے پیچھے نماز نہیں پڑھی جاتی ایک اُنکا مجہول ہے **مولف** کہتا ہے کہ مجہول وہ ہے جسکا مذہب یا عدالت غیر معلوم ہو

فصل چہارم جواز اسکا کہ امام کو بالغ و عاقل و طاہر المولد ہونا چاہیے جملہ وہ لوگ جنکی اقتدا ناجائز ہے

وسائل الشیعہ میں جناب صادق علیہ السلام سے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام فرماتے تھے کہ کوئی مضائقہ نہیں ہے کہ اذان دے لڑکا قبل اسکے کہ اسے احتلام ہوا اور نہ نماز پڑھاوے پس اگر نماز پڑھاوے گا تو نماز اسکی ہوگی اور فاسد ہوگی نماز ان لوگوں کی جو اسکے پیچھے ہونگے اور دوسری حدیث میں فرمایا کہ نہیں مضائقہ ہے کہ اذان دے غلام یعنی لڑکا جو محتلم نہ ہوا ہو اور نماز پڑھاوے جناب **علامہ حر عاملی** فرماتے ہیں کہ حمل کیا ہے شیخ وغیرہ نے اس حالت پر جب غلام سن تمیز تک پہونچ جاوے یا دس برس کا ہو جاوے اور ممکن ہے حمل اسکا امامت پر اپنی مثل کے اور **کافی** میں جناب صادق علیہ السلام سے منقول ہے فرمایا کہ پانچ شخص نماز نہ پڑھاویں ہر حال میں مجذوم و مبروص و مجنون و ولد الزنا و اعرابی یعنی بادیہ نشین اور **وسائل** میں خصال سے منقول ہے فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے کہ چھ شخصوں کو نہ چاہیے کہ نماز پڑھاویں لوگوں کو ولد الزنا و مرتد و اعرابی بعد الہجرہ یعنی وہ شخص جو دار الکفر سے ہجرت کر کے پھر وہاں مقیم ہوا و شراب خوار اور جسپر حد لگائی گئی ہو اور جسکا ختنہ نہ ہوا ہو اور **کافی** میں ہے کہ پوچھا امام محمد باقر علیہ السلام سے زرارہ نے کہ نماز پیچھے عبد کیسی ہے فرمایا کوئی مضائقہ نہیں اگر فقیہ ہو اور نہ ہو وہاں کوئی فقیہ تر اس سے میں نے کہا کہ نماز پڑھوں پیچھے اعمیٰ یعنی اندھے کے فرمایا ہاں جبکہ اسے کوئی راست کر دیوے اور ہو وہ افضل ان سب سے پھر فرمایا کہ ارشاد کیا امیر المومنین علیہ السلام نے کہ نہ نماز پڑھے کوئی تمہارا پیچھے مجذوم و ابرص و مجنون و محدود و ولد الزنا کے اور اعرابی نہ پڑھاوے نماز مہاجرین کو بیان اعرابی کے معنے سابقاً بیان ہوئے اور وسائل الشیعہ میں نماز پیچھے مجذوم و مبروص کو علامہ نے حمل کیا ہے بسبب احادیث جواز کے اور **کافی** میں جناب صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے کہ نہ امامت کرے مقید اُنکی جو قید نہیں ہیں اور نہ امامت کرے صاحب فالج صحیحوں کی اور نہ صاحب تیمم اُن کی جو باوضو ہوں اور نہ امامت کرے اعمیٰ بیناؤں کی مگر جب پھیر دیا جاوے قبلہ کیطرف بیان سبب مجہول ہے

کراہت پر محمول ہوتی ہے احادیث جواز کو وسائل میں ہے عبداللہ بن بکیر نے جناب صادق علیہ السلام سے
پوچھا کہ کوئی نماز پڑھاتا ہے کسی گروہ کو اور وہ جنب ہے اور تیمم کر لیا ہے اور وہ لوگ طاہر ہیں فرمایا کوئی مضایقہ
نہیں ہے اور من لا یحضرہ الفقیہ میں ہے فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ آنحضرت جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے اپنے اصحاب کو
بیٹھکر نماز پڑھائی جب فارغ ہوئے تو فرمایا کہ نہ پڑھاوے کوئی بعد میرے بیٹھکر اور وجہ بیٹھکر پڑھانے کی یہ ہوئی کہ گھوڑے پر سے
وہ جناب گر پڑے تھے اور زخمی ہو گیا تھا اور استبصار میں ہے فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ نماز پڑھے
مسافر ساتھ مقیم کے پس اگر پڑھے تو فارغ ہو دو رکعت میں آخر فرمایا کہ نماز نہ پڑھاوے حضری یعنی مقیم مسافر کو اور نہ
مسافر حضری کو پس اگر مبتلا ہو کسی امر میں پس اسکو نماز پڑھاوے تو مقیمین کو واجب تمام کرنا ہے دو رکعت تو سلام پھیر کر پکڑ لے
ہاتھ بعض کا انکی اور آگے بڑھاوے اسکو کہ وہ امامت کرے ان کی اور جب مسافر نماز پڑھے پیچھے مقیم کے تو تمام کرے نماز اپنی
دو رکعت اور سلام پھیرے اور اگر نماز ظہر پڑھے ساتھ اسکے قرار دے دو رکعت اول کو ظہر کی اور دو رکعت اخیر
کی بیان روایت کی ہے اس حدیث کی صدوق نے بھی جیسا وسائل میں ہے اور شیخ نے ان دونوں روایتوں کو حمل کیا ہے
کراہت پر اور وسائل میں جواز کی بہت سی حدیثیں نقل کی ہیں اور استبصار میں ابو ہاشم جعفری سے منقول
ہے کہ میں ساتھ امام موسی کاظم علیہ السلام کے تھا کشتی پر دجلہ میں اور وقت نماز آ گیا میں نے کہا کہ میری جان فدا جماعت سے نماز
بجماعت پڑھیں ہم فرمایا کہ نہ پڑھ بطن وادی یعنی رود میں جماعت بیان شیخ نے اس روایت کو حمل کیا ہے کراہت
پر یا اس حالت ضرورت پر جب نماز بجماعت ممکن ہو اور اس حدیث کے قبل دو حدیثیں نقل کی ہیں جو دلالت کرتی ہیں
جواز جماعت پر سفینہ میں اور وسائل میں عنوان باب اسطرح کیا ہے باب استحباب نماز جماعت ایک کشتی میں و متعدد کشتیوں میں مردوں
و عورتوں کی اور کراہت جماعت بطون اودیہ میں دیدیا میں نے پھر احادیث مناسب اس عنوان کے نقل کی ہیں اور وسائل باب جواز
امامة المرأة النساء خاصة على كراهية او استحباب تو فہانی عنقہم سالچ میں ہے زرارہ نے پوچھا امام محمد باقر علیہ السلام سے
کہ عورت نماز پڑھا سکتی ہے عورتوں کو فرمایا نہیں مگر میت پر جبکہ نہ ہو کوئی اولی اس سے کھڑی ہو بیچ میں ساتھ انکی
صف میں پس تکبیر کہے پھر اور عورتیں تکبیر کہیں اور پوچھا جناب صادق علیہ السلام سے کہ عورت امامت عورتوں کی
کر سکتی فرمایا ہاں کھڑی ہو بیچ میں ان عورتوں کی اور آگے نہ بڑھے گی اور وصیت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ میں ہے کہ نہیں ہے
عورتوں پر جمعہ و نہ جماعت بیان ظاہر اسکا یہ ہے کہ نہ پڑھاوے نہ پڑھنا چاہئے جو تاکید جماعت میں وارد ہے وہ عورتوں کو شامل نہیں ہے

فصل پنجم عدم جواز جماعت نافلہ میں مگر استسقا و عیدین و اعادہ نماز واجب میں

جلد رابع بحار حدیث شرایع الدین میں روایت اعمش جناب صادق علیہ السلام سے منقول ہی فرمایا کہ نہ پڑھی جاے گی نماز نافلہ جماعت میں اسلیے کہ یہ بدعت ہے اور کل بدعت ضلالت ہی اور ہر ضلالت جہنم میں ہے اور اُس خط میں جسکو امام رضا علیہ السلام نے مامون کو لکھا تھا یہ ہے کہ نہیں جائز ہی نماز سنتی جماعت میں اسلیے کہ یہ بدعت ہی اور کل بدعت ضلالت ہی اور کل ضلالت جہنم میں ہے اور ایسا ہی وسائل باب ان امامة المرأة الی عدم جواز الجماعة فی النافلة الخ میں ان دونوں حدیثوں کو خصال و عیون سے نقل کیا ہے اور وسائل الشیعہ باب عدم جواز الجماعة فی صلوة النوافل فی شہر رمضان ولا فی غیرہ عدا ما استثنی میں زرارہ و محمد بن مسلم و فضیل سے منقول ہے انھوں نے سوال کیا امام محمد باقر و امام جعفر صادق علیہما السلام سے دربارہ نماز نافلہ ماہ رمضان میں شب کو جماعت سے پس فرمایا دونوں حضرات نے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نماز عشا پڑھ چکتے تھے تو گھر میں تشریف لیجاتے تھے پھر آخر شب میں تشریف لاتے تھے مسجد میں اور نماز کیلیے کھڑے ہوتے تھے پس نکلے پہلی شب ماہ رمضان کو نماز کیلیے جس طرح پڑھا کرتے تھے پس لوگوں نے پیچھے حضرت کے صف باندھی پس وہ جناب چلے آئے گھر میں اور چھوڑ دیا اُنھیں پس ایسا ہی کیا انھوں نے تین شب پس چوتھے روز حضرت اُٹھے وہ جناب منبر پر اور حمد و ثنا خدا کیا پھر فرمایا کہ اے گروہ مردم بدرستیکہ نماز سنتی شب کو ماہ رمضان میں جماعت کے ساتھ بدعت ہے اور نماز ضحی بدعت ہے آگاہ ہو کہ مجتمع نہ ہونا شب کو ماہ رمضان میں نماز شب کے لیے اور نہ پڑھو نماز ضحے کہ یہ معصیت ہے آگاہ ہو کہ ہر بدعت ضلالت ہی اور ہر ضلالت راہ اسکی طرف جہنم کے ہے پھر اُترے یہ فرماتے ہوے کہ قلیل سنت میں بہتر ہے کثیر سے جو بدعت میں ہو اور عمار نے جناب صادق علیہ السلام سے پوچھا نماز پڑھنے کو ماہ رمضان میں مسجد میں فرمایا کہ جب امیر المومنین علیہ السلام کوفہ میں تشریف لائے تو حکم دیا امام حسن علیہ السلام کو کہ ندا کریں کہ نہیں ہے نماز ماہ رمضان میں جماعت کے ساتھ مسجدوں میں پس ندا کی امام حسن علیہ السلام نے جسکا حکم دیا امیر المومنین نے پس جب سنا لوگوں نے کلام امام حسن علیہ السلام کو تو چلائے ہاے عمراہ ہاے عمراہ پس جب امام حسن علیہ السلام آئے تو امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ آواز کیسی ہے عرض کیا کہ لوگ چلاتے ہیں ہاے عمراہ ہاے عمراہ پس فرمایا آنحضرت نے کہ کہو پڑھیں۔ و سلیم بن قیس ہلالی سے منقول ہے کہ خطبہ پڑھا امیر المومنین علیہ السلام نے پس حمد و ثنا کیا پھر درود بھیجا جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر پھر فرمایا کہ زیادہ تر مجھکو خوف تمھارے اوپر دو چیزوں کا ہے

پیروی خواہش نفسانی اور طول امل ہے انکو فرمایا بدرستیکہ عمل کیا میرے قبل کے والیون نے وہ اعمال جنمین مخالفت
کی جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی قصداً اور توڑا عہد کو انحضرت کے اور بدلا یا سنت کو انحضرت کے اور اگر مین
لوگونکو منع کرون انسے تو متفرق ہو جاویگا مجھسے لشکر میرا یہانتک کہ تنہا مین ہی رہونگا یا قلیل میرے شیعہ سے یہانتک
فرمایا کہ واللہ مین نے حکم کیا لوگونکو کہ نہ مجتمع ہون ماہ رمضان مین مگر فریضہ مین اور آگاہ کیا مین نے انکو کہ اجتماع انکا
نوافل مین بدعت ہے پس پکارا بعض نے لشکر کا جو میری جانب سے لڑتا تھا کہ اے اہل اسلام بدلی گئی سنت عمر کی منع
کیا نماز سنتی سے ماہ رمضان مین اور بدرستیکہ خائف ہوا مین کہ کسی طرف سے میرے لشکر کے لوگ مجھپر حملہ نکرین الحدیث
اور امام محمد باقر علیہ السلام وامام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب امیر المومنین علیہ السلام کوفہ مین تھے تو کچھ لوگ
حضرت کے پاس آئے اور کہا کہ ہمارے لیے کوئی امام مقرر کر دیجیے جو ہمین نماز پڑھا دے ماہ رمضان مین فرمایا کہ
نکرونگا اور منع کیا انکو اس سے کہ مجتمع ہون ماہ رمضان مین پس جب شام ہوئی تو وہ لوگ کہنے لگے روئو ماہ
رمضان کہ ہای رمضان پس آئی حرث اعور مع چند آدمیونکے اور کہا کہ یا امیر المومنین چلائے لوگ اور کراہت کی آپکے قول سے
پس اسوقت فرمایا کہ چھوڑدو انکو انکے ارادہ مین پڑھاوے انمین جسکو چاہتے ہون پھر یہ آیہ پڑھا ومن یتبع غیر
سبیل المؤمنین نولہ ما تولی ونصلہ جہنم وساءت مصیرا یعنی جو شخص کہ پیروی کرے غیر راہ
مومنین کی تو کرینگے ہم اسکو والی اس امر کا جسکا متولی ہوا ہے اور پہونچاوینگے ہم اسکو جہنم مین اور وہ بہت بری جگہ
ہے اور فرمایا امام رضا علیہ السلام نے ایک حدیث مین کہ نہین جایز ہے تراویح جماعت مین واضح ہو کہ بعض علما نماز نافلہ
مین عموماً جواز جماعت کے قائل ہین علاوہ تراویح کے بدلیل بعض احادیث جسکی منکرین تاویل کرتے ہین مثل مولانا محمد محسن
کاشانی کے وافی مین مولانا ہادی شارح مفاتیح کتاب کور مین اور ابو الصلاح حلبی رحمہ اللہ نماز عید غدیر کو بھی جماعت سے
پڑھنا جایز سمجھتے ہین بدلیل ایک روایت کے اور رد کیا اس روایت کو علامہ نے تذکرہ مین کہ نہین واقف ہے ہو وہ اس روایت پر
اور نقل کیا ہے محقق نے شرایع مین بعض اصحاب سے قول جواز جماعت کا نوافل مین مطلقاً اور نہین خالی ہے قوت سے بسبب دلالت
عموم اخبار سابقہ و خصوص صحاح کے اسپر کذا فی شرح المفاتیح لمولانا ہادی پھر اس مطلب پر بدلیل احادیث کے نقل کی ہے
حالانکہ انمین مظنہ تقیہ کا بھی ہے پس ترک جماعت نوافل مین اولی ہے جیسا گذرا اور وسائل الشیعہ باب استحباب صلوۃ
الاستسقا مین جناب صادق علیہ السلام سے طریقہ نماز استسقا مین منقول ہے فرمایا کہ نماز پڑھاوے امام لوگون کو دو رکعت بغیر

اذان و اقامت کے احادیث اور باب اشتراط وجوب صلٰوۃ العیدین بجماعۃ میں جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے فرمایا کہ جو شخص نہ پڑھے ساتھ امام کے جماعت میں روز عیدین میں نہیں ہے نماز اسکی لیے اور نہ قضا ہے اسپر اور کتاب تہذیب میں ہے کہ ایک شخص نے جناب صادق علیہ السلام سے کہا کہ میں اپنے گھر میں نماز پڑھتا ہوں پھر نکل کر مسجد میں جاتا ہوں تو لوگ مجھے آگے کر کے پڑھاتے ہیں فرمایا پڑھا اگر کوئی مضائقہ نہیں ہے اور پڑھا و نماز اور مروی ہے کہ محسوب ہوگی اسکی لیے وہ نماز جو ان دونوں سے افضل و اتم ہوگی اور عمار نے انحضرت سے پوچھا کہ اگر کوئی شخص فریضہ پڑھ چکا ہو پھر پاوے ایک گروہ کو جو جماعت پڑھتی ہو تو جائز ہے اسکے لیے کہ اعادہ کرے نماز ساتھ انکے فرمایا ہاں اور یہ افضل ہے میں نے کہا کہ اگر نکرے ایسا فرمایا کوئی مضائقہ نہیں اور ابو بصیر نے انحضرت سے کہا کہ میں نماز پڑھتا ہوں پھر مسجد میں جاتا ہوں اور وہاں نماز قائم ہوتی ہے اور میں پڑھ چکا ہوں فرمایا کہ پڑھ ساتھ انکے کہ خدا اختیار کریگا ان دونوں سے جو محبوب ہوگی اسکے نزدیک اور ایک شخص نے بھی انحضرت سے پوچھا کہ کوئی شخص نماز تنہا پڑھ چکا ہے پھر جماعت کو پاتا ہے فرمایا کہ پڑھ ساتھ انکے اور گردان اسکو فریضہ

فصل ششم استحباب تقدیم افضل و اعلم و افقہ و عدم تقدم امیر

وسائل الشیعہ میں جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے منقول ہے فرمایا کہ جو شخص امامت کریگی کسی قوم کی اور ان میں وہ شخص ہو جو اس سے اعلم ہو تو ہمیشہ امر انکا پست ہوگا قیامت تک اور روایت کی ہے صدوق نے عقاب الاعمال میں مثل اسکے لیکن اسمیں ہے کہ اعلم و افقہ ہو اور فرمایا انحضرت نے کہ امام جماعت سبقت لیجانے والا ہے اللہ کی طرف پس مقدم کرو اپنے افضل کو اور فرمایا کہ اگر تمھیں خوش آتا ہو کہ نماز تمھاری پاکیزہ ہو تو مقدم کرو اپنے اچھوں کو اور روایت کی ہے جناب صادق علیہ السلام نے اپنے آبا طاہرین سے کہ فرمایا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ تمھارے امام سبقت لیجانے والے ہیں طرف خدا کے پس نگاہ کرو کہ کسکو مقدم کرتے ہو اپنے دین اور نماز میں اور فرمایا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ نے کہ جو شخص پڑھے نماز پیچھے عالم کے تو گویا اسنے نماز پڑھی پیچھے جناب رسول خدا کے اور جواہر الکلام میں ہے کہ امام رضا علیہ السلام نے مقدم کیا عالم کو ہاشمی پر اور یہ فرمایا کہ تم لوگ سادات مردم ہو اور علما ہمارے سادات ہیں بیان و صوتیہ سید لائق امامت ہو تو وہ افضل ہے اس سے جو غیر سید ہو

ذکر احکام جماعت میں بصراحت آتا ہے وانتظر

فصل ہفتم کون شخص حق مقدم ہوگا امامت جماعت میں جبکہ چند اشخاص قابل امامت ہوں

مؤلف کہتا ہے کہ سابق میں گذرا کہ امامت مستحب ہے اس شخص کے لیے جس سے ماموم اچھے ہوں اور مقدم سب پر اس سے

اذان و اقامت کے احادیث اور باب اشتراط وجوب صلوٰۃ العیدین بجماعۃ مین امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے فرمایا کہ
جو شخص نہ پڑھے ساتھ امام کے جماعت مین روز عید پس نہین ہے نماز اسکے لیے اور نہ قضا ہے اسپر اور کتاب مذکور مین ہے کہ ایک
شخص نے جناب صادق علیہ السلام سے کہا کہ مین اپنے گھر مین نماز پڑھتا ہون پھر نکل کر مسجد مین جاتا ہون تو لوگ مجھے اپنے ساتھ
پڑھاتے ہین فرمایا پڑھ انکے ساتھ کوئی مضائقہ نہین ہے اور پڑھا تو نماز اور ضرور ہے کہ محسوب ہوگی اسکے لیے وہ نماز جو ان
دونون سے افضل و اتم ہوگی اور عمار نے انحضرت سے پوچھا کہ اگر کوئی شخص فریضہ پڑھ چکا ہو پھر پاوے ایک گروہ کو
جو جماعت سے پڑھتے ہون تو جائز ہے اسکے لیے کہ اعادہ کرے نماز ساتھ انکے فرمایا ہان اور یہ افضل ہے مین نے کہا کہ اگر نہ کرے ایسا
فرمایا کوئی مضائقہ نہین اور ابو بصیر نے انحضرت سے کہا کہ مین نماز پڑھتا ہون پھر مسجد مین جاتا ہون اور وہان نماز
قائم کی جاتی ہے اور مین پڑھ چکا ہون فرمایا کہ پڑھ ساتھ انکے کہ خدا اختیار کریگا ان دونون سے جو محبوب ہوگی اسکے نزدیک اور
حفص بن بختری نے انحضرت سے پوچھا کہ کوئی شخص نماز تنہا پڑھ چکا ہے پھر وہ جماعت کو پاتا ہے فرمایا کہ پڑھے ساتھ انکے اور گردانے اسکو فریضہ

فصل ششم استحباب تقدیم افضل و اعلم و افقہ و عدم تقدم اُسپر

وسائل الشیعہ مین جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے فرمایا کہ جو شخص امامت کرے کسی قوم کی اور انمین وہ شخص موجود
ہو جو اُس سے اعلم ہو تو ہمیشہ امر انکا پست ہوگا قیامت تک اور روایت کی ہے صدوق نے عقاب الاعمال مین مثل اسکے لیکن اسمین یہ ہے
کہ اعلم و افقہ ہو اور فرمایا انحضرت نے کہ امام جماعت سبقت لیجانے والا ہے تمہارا پس مقدم کرو اپنے افضل کو اور فرمایا کہ اگر تمہین
خوش آتا ہو کہ نماز تمہاری پاکیزہ ہو تو مقدم کرو اپنے اچھونکو اور روایت کی ہے جناب صادق علیہ السلام نے اپنے آبا طاہرین سے کہ
فرمایا جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ تمہارے امام سبقت لیجانے والے ہین طرف خدا کے پس نگاہ کرو کہ کسکو مقدم کرتے ہو
اپنے دین مین اور نماز مین اور فرمایا جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے کہ جو شخص پڑھے نماز پیچھے عالم کے تو گویا اُسنے نماز پڑھی پیچھے
جناب رسولخدا کے اور جواہر الکلام مین ہے کہ امام رضا علیہ السلام نے مقدم کیا عالم کو ہاشمی پر اور یہ فرمایا کہ تم لوگ سادات
کو مقدم کرو اور علما کو سادات پر مین بیان و صلوٰۃ کیا ہے لائق امامت ہو تو وہ افضل ہے اُس سے جو غیر سید ہو

ذکر احکام جماعت مین تصریحات آئینگے انتظر

فصل ہفتم کونسا شخص مقدم ہوگا امامت جماعت مین جبکہ چند اشخاص قابل امامت ہون

مولف کہتا ہے کہ سابق مین گذرا کہ امامت مستحب ہے شخص کے لیے جب امام ہو افقہ و اعلم اور یہ بھی ہے

ہوگا کہ اسمین اجتماع قلوب ہے اور شرح مفاتیح میں فرمایا ہے کہ جناب صادق علیہ السلام سے منقول ہے فرمایا کہ مقدم
ہو کوئی تمہارا کسی شخص پر اسکے گھر مین اور نہ صاحب حکومت پر اسکی حکومت مین اور بحوالہ فقہ الرضا علیہ السلام ہے کہ پوچھا گیا
کہ اگر ایک گروہ مجتمع ہوں تو کون احق ہے امامت کا انمین فرمایا کہ ارشاد کیا جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے جب تم مین سے
اپنی قرات سے اور صاحب مسجد احق ہے اپنی مسجد سے اور امام موسی کاظم علیہ السلام نے اپنے آبا علیہم السلام سے روایت کی ہے کہ فرمایا جناب رسولخدا
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ مرد احق ہے کہ نماز پڑھاوے اپنے گھر مین اور فقہ الرضا علیہ السلام سے ہے کہ اولی الناس ساتھ تقدم کے
جماعت مین قاری تر انکا ہے قرآن مین پس اگر قراءۃ مین برابر ہون تو فقیہ تر انکا اور اگر فقہ مین برابر ہون تو اقدم انکا ہجرت
مین اور اگر ہجرت مین برابر ہون تو مسن انکا اور اگر سن مین برابر ہون تو خوشرو تر انکا اور صاحب مسجد اولے ہے ساتھ اپنی مسجد کے
موافق اسکے صاحب شرائع قائل ہین اور جمع الکلام مین بہت بسط دیا ہے اس مقام کو اور یہ رسالہ گنجایش اسکی نہین رکھتا اور
مین بعد صاحب مسجد اور صاحب منزل کی مقدم کیا ہے اعلم بالسنۃ اور افقہ فی الدین کو پھر قاری تر قرآن کو پھر ہجرت
پھر اکبر سن کو پھر لکھتے ہین کہ خبر مشہور مین ہے کہ البتہ اخیر مقدم ہو ترتیب کو اعلم پر لیکن مستفاد غیر اس حدیث سے جسے وہ ہم
نے ہمنے کہا اور وہ واضح تر ہے اور کافی مین ابو عبیدہ سے منقول ہے کہ پوچھا مین نے جناب صادق علیہ السلام سے
کہ ایک گروہ ہمارا اصحاب سے جمع ہوتے ہین اور نماز کا وقت آتا ہے پس کہتا ہے بعض انکا بعض سے کہ آگے بڑھئے
فلان نے پس فرمایا کہ ارشاد کیا جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے کہ مقدم ہو جماعت مین قاری تر انکا قرآن مین پس اگر قراءۃ مین
برابر ہون تو اقدم انکا ہجرت مین پس اگر ہجرت مین برابر ہون تو مسن انکا اور اگر سن مین برابر ہون تو نماز پڑھاوے اعلم انکا
سنت کا اور افقہ انکا دین مین اور نہ آگے بڑھے کوئی تم مین سے کسی شخص پر اسکے گھر مین اور نہ صاحب حکومت پر اسکی حکومت
مین [illegible] انہی احادیث کے عنوان باب کیا ہے محدث جلیل شیخ حر عاملی علیہ الرحمہ نے وسائل مین پھر نقل کی ہے
حدیث کافی و تہذیب علل سے پھر علل سے نقل کرتے ہین دوسری حدیث جسمین ہے کہ اگر سن مین برابر ہون تو خوبصورت
تر انکا مقدم ہوگا اور فقہ الرضا علیہ السلام انکے نزدیک کتب صحیحہ سے نہیں اسی جہت سے اس سے وسائل مین نقل نہین فرماتی
اور جمع الکلام مین بحوالہ دعائم الاسلام کے جناب صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ نماز پڑھاوے جماعت کی مقدم
تر انکا ہجرت مین پس اگر برابر ہون تو قاری تر انکا پس اگر برابر ہون تو فقیہ تر انکا پس اگر برابر ہون تو مسن تر انکا
بیان [illegible] قراءۃ کی زیادہ ہے نسبت دوسری اور حدیث فقہ الرضا و کافی مین مقدم ہے سبب

حتی انہ تواتر یا جو اسکے کتب اربعہ وثوق ہین نہ ہے غیر سے اور مشہور بین العلما ہے کہ امامت
لغزش کرنے والی کی قراۃ مین اُس شخص پر جو عمدہ قراۃ کرتا ہے جائز نہین فتدبر

فصل نہم بیان مین اُن امور کے جنسے ایمان و عدالت ثابت ہوتی ہے

مولانا محسن کاشانی مفاتیح مین فرماتی ہین کہ ثابت ہوتا ہی ایمان و عدالت و طہارت مولد ہر ایک کا جب تک خلاف انکا ظاہر نہو نزدیک ایک گروہ قدما کی بسبب ظواہر روایات کثیرہ کی اور نزدیک متاخرین کے ضرور ہے دو امر اول معاشرت یا شہادت دو عادل کی اور حدیث صحیح مین ہے کہ کیونکر پہچانی جاے عدالت مرد کی مسلمین سے تا اینکہ قبول ہو شہادت اُسکی انکی لیے اور انکی اوپر فرمایا کہ پہچانی اُسکو ساتھ ستر اور عفت و کف بطن و فرج و دست و زبان سے اور ساتھ اجتناب اُن کبایر سے جنپر خدانی وعدہ جہنم کیا ہی مثل شرابخواری و سود و عقوق والدین و فرار جنگاہ سے اور سوا اسکی اور دلیل اُسپر تھی ہو ساتر اپنی عیوب کا تا اینکہ حرام ہو مسلمانون پر تفتیش ماورای اُسکے گناہون و عیوب سے اُسکی اور واجب ہو اُنپر تعریف صحیح اُسکی اور اظہار عدالت اُسکی لوگون مین اور نہ بچھڑے جماعت مسلمین سے اُنکی جلسے مین مگر کسی علت سے اگر پوچھا جاے وہ شخص اسکے قبیلہ و محلہ مین تو کہین کہ نہین دیکھا ہمنے اُس سے مگر خیر کو مواظبت کرتا تھا نمازون پر اور پابندی کرتا تھا اوقات کو انکی اپنے مصلے مین لیکن جو دلالت کرتا ہی اکتفا پر امام صلوۃ مین کمتر اسکا ان روایات سے جو خاص اسمعیل ابن ربیع مین بس معارض ہین اُس مثل سے اور جزم اسپر کہ نہ پڑھے نماز پیچھے اُس شخص کے جسکی دین و امانت پر وثوق رکھتا ہو جیسا حدیث معتبر مین ہے مولف کہتا ہے کہ حدیث اول مذمت ترک جماعت مین بتصریح ذکر ہو چکی ہی اور یہ مختصر اسکا ہی اور حدیث دوم بھی گذر چکی ہی مع دیگر احادیث کے جو مثل اسکی ہین اور شیخ حر عاملی رحمہ اللہ وسائل باب یعتبر فی الشاہد من العدالۃ مین لکھتے ہین کہ اصل عدالت ہی لیکن بعد ظہور مواظبت کے نماز پر اور عدم ظہور فسق کی انتہی اور ممکن ہے کہ عدالت علاوہ نماز کی اور امور مین تحقیق ہو مگر اُس عدالت سے جو خاص کر نماز مین معتبر ہوتی ہی لیکن مراعات احتیاط مقتضی ہی جیسا تھا جواہر الکلام لکھتی ہین کہ امر عدالت سہل ہے جیسا آگاہ کرتا ہی حث جماعت پر سفر و حضر مین اور قول آنحضرت کا لاتجب علی الامام یا جماعت واقع ہوا اُس سے تو مقدم کیا جاے دو شخص جو پیچھے اسکے ہو اور جو اسکے عدالت کی احتیاج بہت اشیا مین مثل طلاق و دیون و وصایا و سایر معاملات مین انتہی اور علاوہ اسکے جو احادیث وارد ہین کہ جب ثابت ہو کہ امام فاسق یا کافر یا غیر طاہر یا محدث تھا بعد ختم نماز کے تو نماز ماموم کی صحیح ہے اور ضرورت اعادہ کی نہین ہے

جیسا آتا ہی اور سبب اسکو دلیل سہولت ہین آور مولانا ہادی لنجاری علیہ الرحمہ شرح مفاتیح مین لکھتے ہین کہ میرا گمان یہ ہے کہ خناس لعین نہین وسوسہ ڈالتا صدر مردم مین کسی چیز مین طاعات کے مثل وسوسہ اسکی جمعہ جماعات مین حیثیت سی کہ شبہہ ڈالتا ہے انکی دلون مین فسق امام کا اور کبھی عدم پرہیزگاری کا اسکی اور کبھی معنی عدالت مین پھر بھی نہین اکتفا کرتا اسپر تا اسکہ ڈال دیتا ہے انکی دلون مین ایسا خیال جسکے سبب طعن کرتے ہو اسپر جو مخالفت انکی کرے یعنی پڑھے نماز اور لازم کی طریقہ نبویہ کو اور لازم کرے اپنے نفس پر اتباع سنت نبویہ کو اور اگر فضیلت جمعہ جماعات کی ہوتی ضروریات دین سے تو انکار کرتا اسکا جو انکار کرتا ہے ظاہر مین جسطرح انکار کرتا ہی باطن مین انتہی آور اب ہم احادیث عدالت کو وسائل باب تعبیر فی الشاہد من العدالۃ وغیرہ سے لکھتے ہین پس وسائل الشیعہ باب مذکور مین بحیح الہ من لا یحضر عبد اللہ بن ابی یعفور سے منقول ہی کہ مین نے عرض کیا خدمت جناب صادق علیہ السلام مین کہ کیونکر پہچانی جاتی ہے عدالت مرد کی درمیان مسلمین کے آخر تک جو حدیث ترک جماعت مین پہلا گذرا اوس فصل مین جماعت مفاتیح سی نقل ہوا اور راوی کہتا ہی کہ پوچھا مین نے جناب صادق علیہ السلام سے کہ جب حق ہمیشہ قائم کیا جاے تو حلال ہے قاضی کی لیے کہ حکم دے اوس بینہ کی رو سے فرمایا حضرت نے کہ پانچ چیزین ایسی ہین جنمین لازم ہے لوگون پر کہ ظاہر حکم پر عمل کرین ولایات و مناکح و ذبائح و شہادات و انساب پس جب ہو ظاہر کسی کا مامون تو جائز ہو گی شہادت اسکی اور نہ پوچھا جائیگا حال اسکے باطن کا اور روایت کی ہی اسکی شیخ نے لیکن اسمین ہے کہ حلال ہے قاضی کے لیے کہ حکم دے اوس بینہ کی رو سے بغیر سوال کے جبکہ نہ پہچانے انکو اور ترک کیا انساب کو اور ذکر کیا بعد اسکی موریث کو وغیر روایت کی ہی باسناد اپنے اور روایت کی ہے اسکی کلینی نے بیان جناب شیخ حر عاملی رحمہ اللہ فرماتی ہین کہ عمل کیا ہی شیخ اور ایک جماعت نے ظاہر پر اس حدیث و اسکی امثال کے اور حکم لگایا ہی عدم وجوب تفتیش کا اور حمل کیا ہی اس حدیث کو جو بظاہر اسکے مخالف ہی اس امر پر کہ جو تفتیش کریگا شاہد کی تو اسمین احتیاج ہو گی ان صفات کی پائی جانیکی جو اس خبر مخالف مین معتبر ہین اور اس امر پر کہ جب ظاہر ہو کوئی امر منافی عدالت کے تو نہ قبول کیجائیگی شہادت اسکی ہر چند تفحص واجب نہین ہی اور جو جانب کثیرہ سے سمجھا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ تفحص واجب نہین ہے اور اصل عدالت ہے لیکن بعد ظہور مواظبت کی نمازون پر اور عدم ظہور فسق کے اور باسناد اپنے روایت کی ہی صدوق نے عبد اللہ بن مغیرہ سے کہ فرمایا جناب امام رضا علیہ السلام نے کہ جو شخص پیدا ہو اسلام پر اور اپنی صلاحیت نفس مین معروف ہو تو جائز ہی شہادت اسکی اور روایت کی ہی اسکی شیخ نے مثل اسکے اور باسناد اپنے سلمہ سی مثل اسکی اور باسناد اپنے علا بن سیابہ سے روایت کی ہی کہ مین نے پوچھا جناب صادق علیہ السلام سے کہ شہادت کبوتر بازون کی جائز ہے فرمایا کوئی مضائقہ نہین جب

یعنی جروف سے الحدیث اور روایت کی ہی اسکی شیخ نی جیسا آویگا اور باسناد اپنی روایت کی ہی کہ فرمایا
… علیہ السلام نے ایک حدیث مین کہ امیر المومنین علیہ السلام نی فرمایا کہ مین قبول نہین کرتا شہادت فاسق کی
… اور روایت کی ہی اسکی شیخ نی اور باسناد اپنی روایت کی ہی جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے کہ فرمایا کہ
یعنی اختیار نہ رکھتی ہیم شہادت مرد کی جب کہ اس سے خیر معلوم ہوتا ساتھ قسم کی حقوق مردم مین اور
جناب صادق علیہ السلام نے اس مرد کی بابین جو شہادت دے اپنی فرزند کے لیے اور فرزند اپنے باپ کے لیے اور مرد
… کے لیے فرمایا کہ کوئی مضایقہ نہین اسمین اگر خیر و نیک ہو اور باسناد اپنے جناب صادق علیہ السلام سے
روایت کی ہی فرمایا کہ کوئی مضایقہ نہین شہادت مہمان مین اگر عفیف و صائن ہو اور کنیز جکی حد شین
… مضایقہ شہادت مملوک مین جب عادل ہو اور امالی مین جناب صادق علیہ السلام سے منقول ہی فرمایا کہ جو
… نماز … مین بہ جماعت سے تو گمان کرو کہ وہ نیک ہے اور قبول کرو شہادت اسکی اور علقمہ سے
منقول ہے … مین نے جناب صادق علیہ السلام سے کہ یا ابن رسول اللہ مجھی بتایئے کہ کسکی شہادت قبول کیجاتی ہی اور
کسکی نہین قبول کیجاتی فرمایا کہ ای علقمہ ہر ایک جو دین اسلام پر ہو جائز ہی شہادت اسکی مین نے کہا کہ قبول ہوگی شہادت
گنہگار کی فرمایا کہ ای علقمہ اگر نہ قبول کیجامی شہادت گنہگارونکی تو نہ قبول کیجامی گی مگر شہادت انبیا و اوصیا
علیہم السلام کی اسلیے کہ وہ معصوم ہین سوا تمام مخلوقات کے پس جس شخص کو نہ دیکھی تو اپنی آنکھ سی گناہ کرتے ہوئی یا شہادت
… دو عادل آدمی وہ اہل عدالت و ستر سے ہی اور شہادت اسکی مقبول ہی ہر چند اپنی نزدیک گنہگار ہو
… غیبت کریگا اسکی اس امر مین جو اسمین نہ ہو تو وہ خارج ہی ولایت خدا سے داخل ہی ولایت شیطان مین اور مجھی خبر دی ہے
… بزرگوار نی اپنی آبا سے کہ فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے کہ جو شخص غیبت کرے کسی مومن کی اس
… مین ہو تو نہ جمع کریگا خدا ان دونونکو ایک جگہ جنت مین کبھی اور جو شخص غیبت کرے مومن کی اس امر مین جو اسمین
… ہو تو قطع ہوئی عصمت یعنی بزرگی دستی درمیان ان دونونکی اور غیبت کنندہ ہمیشہ رہیگا جہنم مین اور بری جگہہ ہی وہ
… اسمین نے عرض کیا آپ لوگ نسبت دیتے ہین ہمکو بڑے بڑے امرون کی طرف جس سے دل ہمارے تنگ ہو گئے ہین فرمایا
… اختیار مین نہین ہے اور زبان انکی … اور رکھو مگر سالم رہو تم لوگ اس سے جس سے نہ سالم رہے
… حدیث اور خصال مین ہے امام رضا علیہ السلام نے اپنے آبا سے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہی کہ فرمایا جناب

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے کہ جو شخص معاملہ کرے لوگوں سے اور نہ ظلم کرے اُنپر اور کلام کرے اُنسے اور نہ جھوٹ بولے
اور وعدہ کرے اور نہ خلف وعدہ کرے اُنسے تو وہ اُن لوگوں سے ہے جنکی مروت کامل ہوئی اور عدالت ظاہر ہوئی اور
اخوت واجب ہوئی اور غیبت حرام ہوئی اور روایت کی ہے اسکی عیون الاخبار میں اُن اسنادوں سے جو ابواب
وضو میں گذر چکیں اور بروایت عبد اللہ بن سنان فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ تین چیزیں ہیں کہ جب ہوں تو واجب ہے
اسکے لیے لوگوں پر چار چیز جب کلام کرے اُنسے جھوٹ نہ کہے اور جب وعدہ کرے تو خلف وعدہ نکرے اور جب معاملہ کرے اُنسے
تو ظلم اُنپر نکرے تو واجب ہے کہ وہ لوگ ظاہر کریں لوگوں میں عدالت اسکی اور ظاہر ہوگی اُنمیں مروت اسکی اور
حرام ہوگی اُنپر غیبت اسکی اور واجب ہوگی اُنپر اخوت اسکی اور گذر چکا جو دلالت کرتا ہے اسپر احادیث عشرہ میں
مولف کہتا ہے کہ کتاب العشرہ باب تحریم اغتیاب المومن میں کلینی سے بروایت سماعہ بن مہران جناب صادق علیہ السلام سے امام
یہ حدیث نقل کی ہے فرمایا کہ جو شخص معاملہ کرے لوگوں سے اور ظلم نکرے اُنپر اور کلام کرے اُنسے اور جھوٹ نہ بولے اور
وعدہ کرے پس خلف وعدہ نکرے تو ہوگا اُن لوگوں سے جنکی غیبت حرام ہوئی اور جنکی مروت کامل ہوئی اور ظاہر ہوا
عدل اسکا اور واجب ہوئی اخوت اسکی اور روایت کی ہے اسکی طبرسی نے صحیفۃ الرضا میں اور روایت کی ہے صدوق نے
عیون الاخبار میں بروایت امام رضا علیہ السلام جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے انتہی اور تہذیب میں بروایت حریز
جناب صادق سے منقول ہے فرمایا چار شخص اگر گواہی دیں کسی محصن کی زنا کی اور دو اُنمیں عادل ہیں اور
دو غیر عادل ہیں فرمایا کہ جب چار مسلمان ہیں اور شہادت زور یعنی دروغ میں معروف نہیں ہیں تو جائز ہے اُنکی
شہادت مقبول ہوگی اور حد جاری کیجاویگی اس شخص پر جسپر اُنھوں نے گواہی دی ہے خبر اس بات کہ اُنپر بھی تھا کہ
شہادت دیں اسکی جسکو دیکھا ہے اور علم حاصل کیا ہے اور والی پر ہے کہ شہادت اُنکی قبول کرے مگر وہ شخص کہ معروف بفسق
ہوں اور روایت کی ہے حسن بن محبوب نے مثل اسکے اور روایت کی ہے کلینی نے معنعن احمد بن محمد سے مثل اسکی اور امام جعفر
صادق علیہ السلام نے اپنے بزرگوں سے روایت کی ہے فرمایا کہ شہادت بھائی کی اپنے بھائی کے لیے قبول ہوگی جبکہ وہ مرضی
و پسندیدہ ہو اور ساتھ اسکے دوسرا شاہد ہو اور فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ قبول کیجائیگی شہادت عورتوں کی
جبکہ پردہ نشین ہوں اور مکانات والیان میں معروف ہوں ستر و عفت میں مطیع ہوں اپنے شوہروں کی ترک کرنیوالیاں
ہوں بیہودہ گوئی اور بناؤ سنگھار کو دوسروں کے لیے اپنے گھروں میں اور روایت کی ہے تہذیب میں عبد اللہ بن مغیرہ سے

فرمایا امام محمد تقی یا رضا علیہ السلام نے کہ جو پیدا ہوا اسلام پر اور ہوا اسکے صلاح نفس میں معرفت ہو تو جائز ہے شہادت اسکی
... کی ہے اسکی صدوق نے اور روایت کی ہے اسکی حمیری نے قرب الاسناد میں نقل ہے اور اسنے امام رضا
علیہ السلام سے اور تفسیر امام میں جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے فرمایا حضرت نے قول خدا میں واستشہدوا
شہیدین من رجالکم طلب شہادت کرو دو گواہوں سے جو تمہارے مردوں سے ہوں فرمایا کہ ہوں تم مسلمانوں سے
... جنکا خدا نے اجر نہیں ہے کہ بزرگ کیا مسلمانوں عادل کو بسبب قبول شہادت انکی اور گردانا شرف جلدی پہنچنے والا
... اور ثواب دنیا سے انکی قبول کے کہ آخرت میں ہو پہنچیں مؤلف کہتا ہے کہ جو ترجمہ تفسیر امام کا میرے پاس ہے
اسمیں یوں ہے فرمایا حضرت نے آیہ مذکورہ میں کہ آزاد تمہارے نہ بندے تمہارے ہوں ... بسبب ... خلعت
... تحمل شہادات سے اور ادا کرنے انکی اور چاہتے ہو تم مسلمانوں سے ... بزرگ کیا خدا نے ... آخر میں تک
... علیہ السلام سے اسمیں قول خدا ممن ترضون من الشہداء میں یعنی ان لوگوں سے جنکی شہادت سے تم راضی ہو
منقول ہے فرمایا ان لوگوں سے جنکی دین و امانت و صلاح و عفت و تیقظ و تعین سے تم راضی ہو ان میں سے جنہیں شہادت دے اور
... تحصیل و تمیز سے پس نہیں ہے ہر صالح ممیز و تحصیل کنندہ اور نہ ہر تحصیل کنندہ ممیز و صالح اور بدرستیکہ
... لوگ بھی ہیں جو اہل جنت سے ہیں بسبب اپنی صلاح و عفت کے لیکن اگر کوئی انکا شہادت دے تو شہادت
... بسبب قلت تمیز اسکے پس جب صالح عفیف و پارسا اور تمیز کنندہ اور تحصیل کنندہ ہو اور مجتنب ہو معصیت
... ہوا و ہوس و تعصب ... اور ایسی حکمت سے جسمیں ضعیف ... مرد فاضل ہے پس تمسک کرو اس سے اور اسکی ہدایت کی
... ہے تو بذریعہ اسکے طلب احسان کرو اور اگر وا نہ ہوگی تو نکالو بذریعہ اسکی اور اگر متعذر ہو ...
... سے پس یہ شخص ایسا ہے جو اپنی درخواست میں امید نہیں رکھتا اور نہ کوئی امر لایق انکار ہو اور ... مخالف
... حدیث وسائل میں تفسیر و صالح منقول ہے و بقیہ حدیث کا ترجمہ اصل کتاب یعنی تفسیر امام حسن عسکری علیہ السلام
... میں صاحب وسائل اور گزر چکا حدیث سلمہ بن کہیل ہی امیر المومنین علیہ السلام سے کہ فرمایا حضرت نے
... ان میں بعض انکے بعض پر لیکن جو حد جسپر لگائی گئی ہو اور اسنے توبہ نہ کی ہو اس سے یا معروف ہو جھوٹی
... گیا ہو اور گزر چکا جو دلالت کرتا ہے بیان امر قضا میں ... آتا ہے جو
... سے کتاب القضا میں باب کہ اگر حاکم ... شہادت کی حکم کریگا اور اگر ...

فسق انکا تو نہ حکم دیگا اور اگر مشتبہ ہو تو پھر سوال کریگا گواہونکی باہمی تا انکہ پہچانیں انکو دیکھا ہو یا حاصل ہو شایع
اور کیفیت سوال کی اور پوچھنے انکی اور استحباب ترغیب صلح مین پھر نقل کی ہی ایک حدیث تفسیر امام علیہ السلام جسکو مین اصل
کتاب سے نقل کرتا ہون بیان فرمایا امام حسن عسکری علیہ السلام نے کہ جب جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی پاس دو شخص فیصلہ کو لیے
آتی تھی کسی حق مین تو حضرت مدعی سے فرماتی تھی کہ تیرے پاس کوئی دلیل ہی پس اگر اسنے کوئی حجت ایسی پیش کی جسکو
حضرت نے پسند کیا اور جانا تو جاری فرماتی تھی حکم مدعی علیہ پر اور اگر اسکے پاس کوئی دلیل واضح نہوئی تو قسم کھلواتی تھی
مدعی علیہ سے خدا کی اس بات میں جسکا دعوا کیا ہی مدعی نی اور جب ایسے گواہ وہ لایا جسکے خیر و شر کو حضرت نہین جانتے تو گواہونسے
فرماتی تھی کہ تم دونونکی قبیلے کہان ہین پس وہ بتلاتی تھے پھر پوچھتے تھی کہ تمھاری بازار کہان ہے تمھارا مکان کہان ہے
پس بتلاتے تھی وہ دونون پھر طرف کرتی تھی وہ جناب خصوم اور گواہونکو سامنی اپنی پھر حکم دیتی تھی تو لکھا جاتا تھا نام مدعی
و مدعی علیہ گواہونکا اور جو کچھ انھونے بیان کیا ہی پھر دیتی تھی وہ نوشتہ کسیکو اپنی اصحاب برگزیدہ سے پھر اسیطرح او دوسرے
شخص کو اپنی بہترین اصحاب سے اور فرماتی تھے کہ ہر ایک تم دونو نے اسطرح کہ دوسرا نجانی ان دونون گواہونکی قبیلون اور بازارون
اور جابجا قیام مین جہان وہ دونون رہتے ہین جاوے اور دریافت کرے حال ان دونونکا پس وہ دونون جاتی تھی اور دریافت کرتی تھی پس اگر
لوگونے انکی خوبی و فضل بیان کیا تو وہ دونون واپس آتے تھی پاس جناب رسول خدا کی اور خبر دیتے تھی تو حضرت ان
لوگونکو طلب کرتی تھی جنھونے ان دونون گواہونکی تعریف کی ہی اور گواہونکو بلاتی تھے اور تعریف کرنیوالونسے
فرماتی تھی کہ یہ فلان بن فلان ہے اور یہ فلان بن فلان ہے آیا تم لوگ پہچانتی ہو انکو تو وہ لوگ کہتی تھی کہ ہان پہچانتے
ہین پس فرماتی تھے کہ فلان و فلان نے تم لوگونکی جانب سے ان دونون شخصونکے باہمین خبر نیک و ذکر صالح آکر بیان کیا ہی پس اگر وہ
کہتی تھی کہ ہان ہمنی کہا تھا تو اسوقت حکم کرتی تھی ان دونون گواہونکی شہادت سے مدعی علیہ پر اور اگر وہ دونون
صحابی بری خبر لاتے اور لوگونے انکی مذمت کی تو ان لوگونسے فرماتی تھے کہ آیا تم لوگ فلان و فلان کو پہچانتے ہو
تو وہ کہتی تھے ہان پس فرماتی تھے کہ بیٹھو تا انکہ دونون گواہ حاضر ہون پس وہ بیٹھتے تھی پس ان دونونکو حضرت
بلاتی تھی اور فرماتی تھے ان سب لوگونسے کہ آیا یہ دونون یہی ہین تو وہ کہتی تھی ہان پس جب یہ ثابت ہو جاتا تھا
حضرت کو تو پردہ دری ان دونون گواہونکی نفرماتی تھی اور نہ انکی مذمت فرماتی تھی اور نہ توبیخ کرتی تھی لیکن
طلب کرتی تھی خصوم کو طرف صلح کی اور برابر انکو سمجھاتی تھی تا انکہ صلح کرتے تھی اسلیے کہ گواہ رسوا نہون اور حضرت

کرتے تھی لوگ نسبی و تھی رحیم و مہربان اپنی امت پر اور اگر گواہ غریب ہوتے جو معروف نہوتے اور نہ انکا کوئی قبیلہ
دار ہو اور کوئی مکان ہوتا تو متوجہ ہوتے تھے مدعی علیہ کیطرف اور فرماتے تھے کہ تو اُن لوگونکو پہچانتا ہی
پس کہا اسنے کہ مین نہین جانتا مگر خیر و خوبی کو سوا اسکے کہ اُن دونون نے غلطی کی اُس مین جسمین شہادت دی ہے
تجھپر تو نافذ فرماتے تھے شہادت اُن دونونکی اور اگر برائی انکی بیان کی اور طعن کیا انپر تو صلح کرا دیتے تھے
درمیان دونون خصوم کے یا حلف لیتے تھے مدعی علیہ سے اور قطع کرتے تھے اس خصومت کو جو درمیان اُن
دونونکے تھی بیان غلطی ایک نسخہ کی دوسرے سے صحیح کی گئی ہے اور ان احادیث سے بخوبی ظاہر ہوا کہ
عدالت مین محض عدم ظہور فسق کافی ہے جیسا شروع فصل مین ہمنے بیان کیا ہے اور اس بیان مین جو ہمنے اس وجہ سے
تفصیل کیا کہ عموماً جو صاحبان رفع شکوک و اوہام ہو اور اکثر ان احادیث کو جواہر الکلام مین بھی مع اقوال و مباحث کی
نقل کیا ہے جنکا ذکر موجب ایسی طوالت کا ہے جو باعث ملال طبایع ہے

فصل دہم اس بیان مین کہ امام ضامن نماز ماموین نہین ہے پس اگر امام کا فسق یا کفر یا عدم طہارت یا خلاف قبلہ پڑھنا یا خلل نیت اسکا ظاہر ہو تو ماموین پر اعادہ ضرور نہین

وسائل الشیعہ مین حسین بن کثیر سے منقول ہے کہ ایک شخص نے جناب صادق علیہ السلام سے پوچھا قراۃ پیچھے
امام کے یعنی سورہ پیچھے امام کے پڑھنا چاہیے فرمایا نہین بتحقیق امام ضامن ہے قراۃ یعنی سورہ کا اور نہین ضامن ہے امام
نماز کا ان لوگونکی جو پیچھے اسکے ہین بلکہ فقط قراۃ کا ضامن ہے بیان مثل اسکے چند حدیثین نقل کی ہین صراحت بین الفقہا
ہے اور بحوالہ کافی و تہذیب سے پوچھا جناب صادق علیہ السلام سے ایسے گروہ کا حال جو خراسان یا بعض کسی
طرف سے چلے ایک شخص انکو نماز پڑھاتا تھا پس جب وہ کوفہ مین پہنچے تو معلوم ہوا کہ وہ یہودی ہے فرمایا اعادہ نکرینگے اور
فرمایا حضرت نے اُس شخص کے بابت جسنے نماز پڑھائی ایک گروہ کو جب نکلے وہ خراسان سے تا انکہ مکہ مین ہوتے پس
معلوم ہوا کہ وہ یہودی یا نصرانی ہے فرمایا نہین ہے انکے لیے اعادہ اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے ایک شخص
مین جو شخص نماز پڑھاوے کسی گروہ کو درحالیکہ جنب ہو یا بلا وضو ہو تو اسپر اعادہ ہے اور نہین ہے ان لوگونپر کہ اعادہ
کرین اور اس مضمون کی بہت سی حدیثین نقل فرمائی ہین اور فرمایا آنحضرت نے اس شخص کے بابت جو نماز
پڑھاوے ایک گروہ کو پھر معلوم ہو کہ اسنے خلاف قبلہ رخ نماز پڑھائی ہے فرمایا کہ نہین ہے انپر اعادہ کسی چیز کا

اور فرمایا انحضرت نے اُس بینا کی بابت جو نماز پڑھا وے ایک گروہ کو درحالیکہ وہ خلاف قبلہ رخ ہو
فرمایا کہ وہ اعادہ کریگا اور وہ لوگ نہ اعادہ کرینگے کہ وہ کوشش کر چکے اور زرارہ نے کہا امام محمد باقر علیہ السلام سے
کہ ایک شخص داخل ہوا ایک گروہ کی نماز میں درحالیکہ وہ قصد نیت نماز جماعت نہیں رکھتا اور حدث کیا انکے امام نے
اور اُس شخص کا ہاتھ پکڑ کر آگے کر دیا پس اسنے نماز پڑھائی انکو آیا کافی ہے نماز انکی اسکے ساتھ درحالیکہ یہ نیت نماز نہیں
کرتا فرمایا کہ نہیں سزاوار ہے کسیکو کہ داخل ہو کسی گروہ کی نماز میں درحالیکہ نیت نماز جماعت کی نہیں رکھتا بلکہ
سزاوار ہے اسکو کہ نیت نماز کرے ہر چند پڑھ چکا ہو پس اسکی دوسری نماز ہوگی والا نہ داخل ہو ساتھ
انکے اور کافی ہے نماز اُن لوگونکی ہر چند اسنے نیت نہیں کی ہے نماز کی بیان جناب علامہ مجلسی فرماتے ہیں کہ احادیث
ظاہر کرتی ہیں دلالت ہی پس بسبب عدم نیت کا فرمایا فساد نیت اسکی اور اسیطرح احادیث تمام امام حضرت [illegible]

فصل یازدہم مذمت عالم بے عمل و ناسک بغیر علم میں عدم جواز رجوع اسکی جانب

بحار الانوار جلد اول میں امام محمد باقر علیہ السلام سے ایک حدیث میں منقول ہے فرمایا کہ جو شخص تعلیم کرے باب ضلالت
کو تو ہوگا اسکے لیے گناہ اس شخص کا جو اُسپر عمل کریگا اور نہ ناقص ہوگا کچھ انکے گناہ سے یعنی اور فرمایا انحضرت نے
کہ شدید لوگونکی حسرت میں روز قیامت وہ لوگ ہیں جو وصف کریں عدل کا پھر مخالفت کریں اسکی اور دوسری
حدیث میں ہے کہ جو شخص سیکھے علم تاکہ مجادلہ کرے سفہا سے یا مباہات کرے علما سے یا پھیرے رخ لوگونکا اپنی طرف
کہ لوگ اسکی عظمت و بزرگی کریں تو چاہیے کہ اپنی جگہ جہنم میں مہیا کرے اور فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
کہ ہم پناہ مانگتے ہیں اس علم سے جو نفع نہ پہنچائے اور وہ علم ہے جو مخالف ہو عمل یا اخلاص کے اور آگاہ ہو کہ
قلیل علم محتاج ہے عمل کثیر کا اسلیے کہ علم ایک ساعت کا لازم ہوتا ہے اسکے صاحب کو استعمال اسکا مدت عمر اپنے
اور فرمایا جناب عیسیٰ علیہ السلام نے کہ دیکھا میں نے ایک پتھر جسپر لکھا تھا کہ مجھے الٹو پس الٹا میں نے تو اسکی باطن پر لکھا پایا
کہ جو شخص عمل نہیں کرتا اُس چیز پر جسے جانتا ہے تو شوم ہے اُسپر طلب کرنا اُسکا جسے نہیں جانتا اور مردود ہے
اسپر جو جانتا ہے اور فرمایا امیر المومنین نے کہ ارشاد کیا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے کہ جو شخص اخذ کرے علم کو
اُسکے اہل سے اور عمل کرے اسپر تو اسنے نجات پائی اور جس نے ارادہ کیا اس سے دنیا کا تو وہ ہلاک ہوا اور یہی حصہ اسکا
ہے اور علما دو طرح کے ہیں ایک عالم ہے جو عمل کرتا ہے اپنے علم پر تو وہ ناجی ہے اور ایک عالم ہے جو ترک کرنے والا ہے

عالم کو تو وہ ہلاک ہوگا اور بتحقیق کہ اہل جہنم ایذا اٹھائینگے بدبو سے اُس عالم کے
جو ترک کرے عمل اپنا اور بدرستیکہ سخت تر اہل جہنم کا ندامت و حسرت میں وہ شخص ہے جو کسی
بندے کو طلب کرے طرف خدا کی اور وہ قبول کرے اور اطاعت خدا کرے پس داخل کرے خدا
اُسکو جنت میں اور داخل کرے طلب کنندہ کو طرف جہنم کی بسبب ترک کرنے اپنے علم کو اور پیروی
کرنے اُسکی اپنی خواہش نفسانی کو اور مخالفت کرنے اُسکے خدا سے الحدیث اور امام موسیٰ کاظم
علیہ السلام نے اپنے آبای طاہرین سے روایت کی ہے کہ فرمایا جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ
نے کہ فقہا امنا رسول ہیں جب تک کہ نہ داخل ہوں دنیا میں کہا گیا کہ یا رسول اللہ انکا
دنیا میں داخل ہونا کیا ہے فرمایا پیروی سلطان کی پس جب کریں ایسا تو پرہیز کرو اُنسے اپنے
دین پر اور فرمایا کہ جو شخص دوست رکھے دنیا کو تو جاتا رہیگا خوف آخرت اُسکے قلب سے
اور نہیں عطا کیا خدا نے کسی بندہ کو علم اور وہ زیادہ ہوا دنیا کی محبت میں مگر زیادہ ہوا
خدا سے دوری میں اور زیادہ ہو غضب خدا اُسپر اور فرمایا کہ علما ودیعۃ خدا ہے اُسکی زمین میں
اور علما امین خدا ہیں اُسپر پس جسنے عمل کیا اپنے علم پر تو ادا کی امانت اُسکی اور جسنے نہ عمل کیا اپنے
علم پر لکھا جاتا ہے دیوان خاینین میں اور فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے کہ علم مقرون ہے ساتھ
عمل کے پس جو شخص جانے تو اُسپر عمل کرے اور علم پکارتا ہے ساتھ عمل کے پس اگر جواب دیا اُسنے و الا چلا جاتا
اُسکے پاس سے اور فرمایا کہ چار ہی قوام دنیا کا چار شخص ہیں عالم با عمل اور وہ جاہل جو عار نہیں سمجھتا
سیکھنے میں اور وہ سخی جو بخل نہیں کرتا اپنے احسان میں اور وہ فقیر جو نہیں بیچتا آخرت اپنی دنیا سے پس جب ضایع
کریگا عالم اپنے علم کو تو عار سمجھیگا جاہل تعلم سے اور جب بخل کریگا غنی اپنے احسان میں تو بیچ ڈالیگا فقیر آخرت اپنی
دنیا سے اور فرمایا کہ وہ عالم جو عامل ہے بغیر اپنے علم کے مثل اُس جاہل ظالم کے ہے جو افاقہ حاصل نہیں کرتا اپنی جہالت سے
بلکہ حجت اُسپر عظیم تر ہے اور حسرت اُسکی لازم تر ہے اور وہ نزدیک خدا کے بدتر ہے اور فرمایا کہ سخت ترین لوگ ازروے ندامت اور عذاب کے
وہ عالم ہے جو نفع نہ دے کسی کو اپنے علم سے اور فرمایا جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے کہ وہ علم جسپر عمل نہیں
کیا جاتا مثل اُس خزانہ کے ہے کہ جسمیں سے خرچ نہیں کیا جاتا تعب اٹھایا ہے اُسکے مالک نے اُسکے جمع کرنے میں

اور نہین پایا نفع اُسکا اور فرمایا کہ مثال اُس شخص کی جو جانتا ہی کسی خیر کو اور عمل اُسپر نہین کرتا مثل چراغ کی ہی
کہ روشنی دیتا ہی لوگونکو اور جلاتا ہی اپنے تئین اور فرمایا جناب رسولخدا نے کہ جو شخص طلب کرے علم کو چار امر کے لیے تو
داخل جہنم ہوگا اسلیے کہ مباہات کرے علما سے یا مجادلہ کرے سفہا سے یا پھیرے رخ لوگونکا اپنی طرف یا اسلیے کہ کچھ لے
امرا سے اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ وہ عالم جو بہ عمل کرے اپنے علم پر تو پھسل جائیگا موعظہ اُسکا قلوب سے جسطرح پھسلتا ہی
آب باران چکنے پتھر سے اور فرمایا انھین حضرت نے کہ جناب موسی کی ایک جلیس تھا جو بہت بڑا عالم تھا اِسنے جناب موسی سے
اجازت چاہی اپنے اقربا سے ملاقات کی جناب موسیٰ نے فرمایا کہ صلہ قرابت کے لیے جاتا ہی لیکن خبردار رہنا دنیا کی طرف
میل نہ کرنا کہ خدا نے تجھے علم دیا ہی پس اُسکو ضایع نکرنا اور اسکے غیر کیطرف رجوع نکرنا اُس شخص نے کہا کہ بہت خوب اور گیا اپنے
اقارب کی ملاقات کو پس بہت دن گذر گئے حضرت موسی نے اُسکا حال پوچھا مگر کسی نے نہ بتایا پس جبرئیل سے
اُسکا حال پوچھا کہ بتاؤ میرے فلان ہمنشین کو تم جانتے ہو جبرئیل نے عرض کیا کہ ہان جانتا ہون وہ بندر کی
صورت مین مسخ ہوگیا ہی گلے مین اُسکے زنجیر ہے پس رجوع کی جناب موسی نے خدا کیطرف اور مصلے پر کھڑے ہو دعا کیلیے
اور عرض کیا اے خدا یا مصاحب میرا اور ہمنشین میرا پس وحی کی خدا نے آنحضرت کی جانب کہ اے موسی اگر دعا کرے تو یہانتک کہ گردن
تیری کٹ جائے جب بھی اُسکی بابت تیری دعا قبول نکرونگا اسلیے کہ مین نے اُسکو علم دیا تھا مگر اسنے ضایع کیا اور اسکے
غیر کیطرف میل کیا اور روایت کی ہی جناب صادق علیہ السلام نے اپنے آبای طاہرین سے کہ فرمایا جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ
نے کہ دو قسم کے لوگ میری اُمت سے اگر صالح رہے تو میری اُمت بھی صلاحیت مین رہیگی اور جب فاسد ہونگے تو میری اُمت بھی
فاسد ہو جائیگی کسی نے کہا کہ یا رسول اللہ وہ کون لوگ ہین فرمایا کہ فقہا اور امرا اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ
علما آٹھ چیزین مین طمع اور بخل اور ریا اور عصبیت اور حب مدح اور در آنا اُس امر مین جسکی حقیقت کو نپاوین اور تکلف تزئین
کلام مین زوائد الفاظ سے اور قلت حیا خدا سے اور افتخار اور ترک عمل اپنے علم پر بیان یہ دس چیزین ہوئین اور شاید کہ خبر مین تصحیف ہے
اور فرمایا جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے ایک حدیث مین کہ وہ شخص جسکو خدا علم عطا فرمائے اور وہ بخل کرے ساتھ اُسکے
بندگان خدا پر اور طمع کرے اُس علم پر اور بیچے اُسے کم قیمت پر تو بروز قیامت لگام آگ کی اُسکو دیجائیگی اور ایک ملک
علی رؤس الاشہاد پکاریگا انکے حساب سے فراغت ہو کہ یہ فلان بن فلان ہے جسکو خدا نے علم عطا فرمایا تھا دار دنیا مین
پس اُسنے بخل کیا اُسمین بندگان خدا پر اور خبر حقوق مین ہے فرمایا جناب سید سجاد علیہ السلام نے کہ اگر تو باز رکھیگا لوگون سے

تعلیم کرو اور سختی کریگا اُسپر وقت طلب علم تو حق ہوگا خدا پر کہ بخشے علم و بہا کو سلب کرے اور گرا دے قلوب سے منزلت
تیری اور فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ لعن کیا ہے جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے اُس شخص پر جسکی فقہ کیطرف لوگ
محتاج ہوں اور وہ اُنسے رشوت مانگے اور فرمایا جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے کہ جب ظاہر ہوں بدعتیں ہماری امت میں
تو چاہیے کہ ظاہر کرے عالم علم اپنا پس اگر نہ ظاہر کریگا تو اُسپر خدا کی لعنت ہے اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ وہ عالم جو
چھپاتا ہے علم اپنا تو مبعوث ہوگا اسطرح کہ تمام اہل قیامت سے زیادہ بدبو ہوگی اُسکی بو میں اور لعنت کرینگے اُسپر ہر دابہ
تا اُنکہ زمین کے چھوٹے دواب یعنی جو زمین پر چلتے ہیں اور فرمایا امام حسن عسکری علیہ السلام نے کہ ارشاد کیا امیر المومنین
علیہ السلام نے کہ سنا میں نے جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ سے کہ فرماتے تھے کہ جو شخص سوال کیا جاے کسی علم سے اور چھپاوے
اُسکو اُس حالت میں جب اظہار اُسکا واجب ہو اور تقیہ اُس سے زائل ہو تو آویگا روز قیامت درحالیکہ لگام آگ کی
پہنی ہوگا اور حدیث طویل میں امام حسن عسکری علیہ السلام سے منقول ہے فرمایا کہ کسی نے کہا امیر المومنین علیہ السلام سے
کہ کون بہترین خلق خدا ہے بعد ائمہ ہدی کے فرمایا کہ علما جب صلاحیت اختیار کریں کہا گیا کہ بدترین خلق خدا کون
ہیں بعد ابلیس و فرعون و نمرود وغیرہم کے فرمایا کہ علما جب بری چال چلیں گے تو وہی ظاہر کنندہ اباطیل اور پوشیدہ کنندہ
حقایق ہونگے اور اُنھیں کے باب میں حق تعالی فرماتا ہے اولئک یلعنہم اللہ و یلعنہم اللاعنون الا الذین تابوا
یعنی اُن لوگوں پر لعنت کرتا ہے خدا اور لعنت کرتے ہیں لعنت کرنے والے مگر وہ لوگ جو توبہ کریں اور حدیث نبوی میں
ہے کہ پناہ مانگو اُس علم سے جو منتفع نہیں ہوتا یا اُسی علم سے جس شخص کو اُسکا علم نفع نکریگا تجھے بھی نفع نکریگا اور
فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے ایک حدیث میں کہ جو شخص دوست رکھے دینار و درہم کو تو وہ بندہ دنیا ہے اور فرمایا کہ ارشاد
کیا جناب عیسی نے کہ دینار درد دین یعنی بیماری دین کی ہے اور عالم طبیب دین ہے پس جب دیکھو تم طبیب کو کہ کھینچتا ہے بیماری کو
اپنے نفس کیطرف تو بدگمان کرو اُسکی جانب اور جانو کہ وہ دوسرے کا نصیحت کرنیوالا نہیں ہے اور روایت کی ہے جناب صادق
علیہ السلام نے اپنے آبای طاہرین سے کہ فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے کہ جہنم میں ایک چکی ہے تم لوگ پوچھتے نہیں کہ اُسمیں کون
پیسا جائیگا پس کہا کسی نے کہ کون اُسمیں پیسا جائیگا اے امیر المومنین فرمایا کہ علماء فاجرین اور قاریان قرآن جو فاسق ہیں اور
ستم کنندگان اور وزرا کے خاین اور حاکم و عمال جو کاذب ہوں اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ جب دیکھو تم عالم کو
محب دنیا کا تو بدگمان کرو اُسکی جانب اپنے دین میں اسلیے کہ ہر دوست رکھنے والا پاس رکھتا ہے اُس چیز کو جسکو دوست رکھتا ہے اور فرمایا کہ وحی کی

خدانی داؤد کیطرف کہ نہ قرار دے درمیان میرے اور درمیان اپنے اُس عالم کو جو فریفتہ دنیا ہو کہ باز رکھیگا تجھکو راہ محبت سے میری اور وہ لوگ قطاع طریق یعنی رہزن ہین میرے اُن بندون کے جو ارادت مجھسے رکھتے ہین کم رتبہ ادنی وہ جو مین اُنکی ساتھ کرنیوالا ہون یہ ہے کہ نکال لیتا ہون حلاوت مناجات اپنی اُنکے قلوب سے اور فرمایا امیر المومنین صلوات اللہ وسلامہ علیہ وآلہ نے ایک حدیث مین کہ خدا عذاب کریگا فقہا پر سبب حسد کی الحدیث اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ علما سے بعض عالم وہ ہے جو دوست رکھتا ہے کہ ذخیرہ رکھے علم اپنا اور کوئی اُس سے اخذ نکرے تو وہ طبقہ اول مین جہنم کی ہے اور علما سے وہ عالم ہے کہ جب وعظ کیا جاے تو تکبر کرتا ہے قبول وعظ سے اور جب خود وعظ کرتا ہے تو سختی کرتا ہے پس وہ طبقہ دوم مین جہنم کی ہے اور علما سے وہ عالم ہے جسکی راے یہ ہوتی ہے کہ رکھے علم کو پاس اہل ثروت و شرف کے اور مسکینون کو قابل اسکے نہین سمجھتا پس وہ طبقہ سوم مین جہنم کے ہے اور علما سے وہ عالم ہے جو چال ظالمون اور بادشاہونکی چلتا ہے پس اگر اسکی کسی قول کی تردید کیجاے یا اُسکے کسی امر مین تقصیر کیجاے تو غضبناک ہوتا ہے پس وہ طبقہ چہارم مین جہنم کے ہے اور علما سے وہ عالم ہے جو طلب کرتا ہے احادیث یعنی کلام یہود و نصاری کو تاکہ اپنی علم کو اُس سے غزارت دے اور بڑھاوے اُس سے کلام اپنا تو وہ طبقہ پنجم مین جہنم کے ہے اور علما سے وہ عالم ہے جو اپنی نفس کو فتوی دینے کے لیے قرار دیتا ہے اور کہتا ہے کہ سوال کرو مجھسے اور شاید کہ وہ ایک حرف مین بھی راہ صواب نہین جانتا اور خدا دوست نہین رکھتا بناوٹ کرنے والون کو پس وہ طبقہ ششم مین جہنم کی ہے اور علما سے وہ عالم ہے جو حاصل کرتا ہے علم کو تاکہ لوگ اسے اہل عقل و مروت جانین پس وہ طبقہ ہفتم مین جہنم کے ہے اور فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے کہ مین نہین خائف ہون اپنی امت پر کسی مومن سے اور نہ مشرک سے لیکن مومن پس باز رکھیگا اُسے ایمان اُسکا لیکن مشرک پس شکستہ کریگا اُسے کفر اُسکا لیکن مین خوف کرتا ہون تمھارے اوپر اُس منافق کا جو گویا ہے کہتا ہے وہ جسے تم پہچانتے ہو اور کرتا ہے وہ جس سے تم انکار رکھتے ہو اور فرمایا کہ سب سے بدترین علما ہین اور سب سے اچھے بہترین علما ہین اور فرمایا کہ جو کہے کہ مین عالم ہون تو وہ جاہل ہے اور فرمایا کہ آوینگے تمھارے ایک گروہ جو پڑھینگے قرآن اور کہینگے کہ ہم نے قرآن پڑھا کون ہمسے قاری تر ہے اور کون ہمسے فقیہ تر ہے اور کون ہمسے عالم تر ہے پھر متوجہ ہوے اپنے اصحاب کیطرف اور فرمایا کہ آیا اُن لوگون مین کوئی بہتری ہے اُن لوگون نے کہا کہ نہین فرمایا وہ لوگ تمھین مین سے ہونگے اسی امت سے اور وہ لوگ ایندھن ہین جہنم کی اور فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے کہ دو شخصون نے پشت میری شکستہ کی عالم فاسق اور جاہل عابد نے لیکن عالم پس فسق مین لاتا ہے

میں جناب ہے اور عالم عزیزترین الناس ہے انکو اسی وقت سے مستوجب لعنت کہتا ہے کہ ان جمیع احادیث فضیلت کی اس
مقدمہ میں کی تحقیقین جو میرے پاس موجود تھا مگر بخیال طوالت بہت بجا ہے نقل کیا اسلئے کہ مقصود مضامین ہی ہے اور ارشاد
تقرب طلبی میں جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے فرمایا کہ چھ چیزیں سب میں اچھی ہیں لیکن چھ شخصوں میں خوب تر ہیں عدل
خوب ہے اور امرا میں خوب تر اور صبر خوب ہے اور فقرا میں خوب تر ہے اور ورع و پرہیزگاری خوب ہے اور علما میں خوب تر ہے اور سخاوت
خوب ہے اور اغنیا میں خوب تر ہے اور توبہ خوب ہے اور جوانان میں خوب تر اور حیا خوب ہے اور عورتوں میں خوب تر ہے اور وہ امیر جسکو
عدل نہو مثل اس ابر کی ہے جسکو باران نہو اور وہ فقیر جسکو صبر نہو مثل اس چراغ کی ہے جسکو روشنی نہو اور وہ عالم جسکو ورع
نہو مثل اس درخت کے ہے جسکو ثمر نہو اور وہ غنی جسکو سخاوت نہو مثل اس گھاس کی ہے جسکو روئیدگی نہو اور وہ جوان جسکو توبہ نہو مثل
اس نہر کی ہے جسمیں پانی نہو اور وہ عورت جسکو حیا نہو مثل اس طعام کی ہے جسمیں نمک نہو اور مصباح الشریعہ میں ہے فرمایا
جناب امام نے شقی ترین مردم وہ ہے جو معروف ہے درمیان علماء کے اور مجہول ہے اپنے عمل میں اور فرمایا جناب رسولخدا صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے کہ نہ بیٹھو نزد طلب کنندہ کے مگر پاس اس عالم کے جو طلب کرے تمہیں پانچ چیزوں سے طرف شک کے اور اخلاص سے طرف ریا کے
اور تواضع و فروتنی سے طرف کبر و غرور کی اور نصیحت سے طرف عداوت کے اور زہد سے طرف رغبت کے اور تقرب
کرو طرف اس عالم کی جو طلب کرے تمہیں کبر سے طرف تواضع کی اور ریا سے طرف اخلاص کے اور شک سے طرف یقین کے
اور رغبت سے طرف زہد کے اور عداوت سے طرف نصیحت کے اور نہیں صلاحیت رکھتا موعظہ خلق کو مگر ایسا شخص جو
متجاوز ہوں آفات سے بسبب اپنے صدق کے اور آگاہ ہو عیوب کلام پر اور پہچانے صحیح کو سقیم سے اور علل خطرات اور فتنہا
نفس اور خواہش نفسانی کو اور فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے کہ تم مثل اس طبیب رفیق و شفیق کی ہو جو رکھتا ہے
دوا کو اس محل میں جسے نافع ہو اور معالم الزلفی میں ہے کہ کسی نے سوال کیا جناب صادق علیہ السلام سے آیہ قل فللہ
الحجۃ البالغہ سے یعنی کہو کہ خدا کیلیے حجت بالغہ ہے فرمایا کہ خدا بندہ سے روز قیامت فرمائیگا کہ کیا تو عالم تھا
اگر کہا اسنے کہ ہاں تو فرمائیگا کہ کیوں نہ عمل کیا تو نے اپنے علم پر اور اگر کہا کہ میں جاہل تھا تو فرمائیگا کہ کیوں نہ سیکھا تو نے
پس یہی حجت بالغہ ہے اور منیۃ المرید میں ہے فرمایا جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے کہ آویگا وہ شخص جسنے علم حاصل کیا اور
قرآن پڑھا تھا قیامت میں پس نعمہاے الہی اسکو یاد دلائیگا پھر فرمائیگا کہ تو نے کیا عمل کیا وہ کہیگا کہ میں نے علم سیکھا اور تعلیم کیا
اور قرآن پڑھا واسطے تیرے فرمائیگا کہ جھوٹ کہتا ہے لیکن تو نے علم حاصل کیا اس غرض سے کہ لوگ تجھے عالم کہیں اور قرآن پڑھا تاکہ لوگ

قاری کہین پھر چلکر دیکھیگا اسکے باطن مین دوسی کھینچکر منہ کے بھل جہنم مین الدیا جائیگا اور فرمایا کہ جو شخص علم حاصل کرے
وہ علم جس سے رضامندی خدا ہوتی ہے اور نہ حاصل کرے مگر واسطے کسی غرض دنیا کے تو نہ سونگھیگا بو جنت کو اور فرمایا
کہ ہر علم وبال ہے اسکے سیکھنے والے پر روز قیامت مگر وہ شخص جو عمل کرے اسپر اور فرمایا مثال اس شخص کی جو لوگونکو
خیر تعلیم کرتا ہے اور بھولا دیتا ہے اپنے نفس کو مثل فتیلہ یعنی بتی کی ہے جو روشنی دیتی ہے لوگونکو اور جلاتی ہے اپنے نفس کو
اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے جو شخص ارادہ کرے حدیث سے منفعت دنیا کا تو نہین ہے اسکے لیے آخرة مین
کوئی حصہ اور جو شخص کہ ارادہ کرے اس سے آخرة کا تو عطا کریگا خدا اسکو خیر دنیا و آخرة کو اور معالم الزلفی مین
امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے فرمایا کہ جب پہونچے جان یہان تک اور اشارہ کیا دست مبارک سے گلوے
اقدس کیطرف تو نہین ہے عالم کے لیے توبہ اور ہوگی جاہل کے لیے توبہ بیان یعنی عالم کی توبہ اس وقت مقبول
نہوگی اسلیے کہ وہ واقف تھا کہ ایسے وقت توبہ قبول نہین ہوتی باوجود اسکے بھی

فصل دوازدہم ان ذنوب کے بیان مین جو منافی عدالت ہین

ہر چند بعض کہتا ہے کہ حدیث باعتبار عدالت مین گذرا کہ پہچانی جاتی ہے عدالت ساتھ اجتناب کبائر کے جنپر
خدا نے وعید فرمایا ہے مثل شرب خمر اور زنا و سود و عقوق والدین فرار جنگاہ سے اور سوا اسکی اور بعض علما قائل ہین
کہ ہر گناہ کبیرہ ہے اور ہر صغیرہ اصرار سے کبیرہ ہو جاتا ہے لیکن بعد تحقیق بحوالہ بحر العلوم چالیس کبیرہ جواہر الکلام مین لکھے ہین
چونتیس ۳۴ جو قرآن سے ماخوذ ہین اور چھ جو سنت سے ثابت ہین لیکن بعد فکر ان چونتیس ۳۴ کبائر کے جو قرآن سے مستنبط
ہین بہتری سے تفصیل چالیس کبائر کی کی ہے کہ بعد حذف مکررات دونون علیحدہ سے تعداد کبائر زیادہ پچاس سے ہوتی ہے
لیکن مین چھیالیس ۴۶ کبائر بتفصیل آیات و اخبار سے لکھتا ہون بلکہ ضمن مین بعض ذنوب کے بہت سے ذنوب مذکور
ہوئے ہین اور جواہر الکلام مین صرف ذکر آیات پر اکتفا کی ہے اور مین سند آیات بعض اخبار بھی نقل کرتا ہون تاکہ
مبتدیون کو انکی نوعیت معلوم ہو اور عموماً لوگ انکی عقوبات سے واقف ہون اور آیتین سنکر انکی شر سے محفوظ رہین اول
کفر باللہ یعنی سبیل خدا کی والذین کفروا اولیاؤهم الطاغوت یخرجونهم من النور الی الظلمات
اولئک اصحاب النار هم فیها خالدون یعنی وہ لوگ جو کافر ہوئے دوست انکی طاغوت ہین
نکالتے ہین انکو نور سے طرف تاریکی کی ہین وہ صاحب جہنم ہمیشہ اسمین رہنے کے لیے اور اس مضمون کی بہت سی آیتین ہین

مؤلف کہتا ہے کہ انتہا عذاب اہل کفر میں کوئی فرقہ اسلام کا اختلاف نہیں رکھتا لہذا اسکی تفاریع کے بیان
کی ضرورت نہیں لیکن ابتدا کفر کی دستور ہوا اسکو میں چند احادیث سے لکھتا ہوں پس حدیث ثانی بحار میں ہے
کہ ایک شامی نے امیر المومنین علیہ السلام سے پوچھا کہ کون ہے اول جسنے کفر کیا اور ابتدا کی کفر میں فرمایا کہ ابلیس لعنہ اللہ اور
بحار التفسیر علی بن ابراہیم ہے کہ ایک گروہ مومنین قبل جناب نوح کے تھے مر گئے اور انکے لوگ محزون ہوئے پس آیا ابلیس
اُن لوگوں کی صورت بنائی تاکہ یہ لوگ انسے انس لیں بانوس ہوں وہ لوگ جب جاڑا آتا تھا اُن صورتوں کو گھر میں
رکھتے تھے پس گذر گیا وہ زمانہ اور آیا دوسرا زمانہ تو آیا ابلیس اور کہا انسے کہ یہ لوگ خدا ہیں تمہارے کہ باپ دادا انکی عبادت
کرتے تھے پس عبادت کی اُن کی لوگوں نے اور بہت لوگ گمراہ ہوئے پس بددعا کی جناب نوح نے اور خدا نے انکو ہلاک کیا اور
فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ قابیل لعین نے جب دیکھا کہ آگ کو کہ اسنے قبول کر لیا قربانی ہابیل کو تو کہا
ابلیس نے کہ ہابیل عبادت کرتے تھے اس آگ کی پس کہا قابیل نے کہ میں عبادت نہ کرونگا اس آگ کی جسکی ہابیل عبادت کرتے تھے
بلکہ میں دوسری آگ کی عبادت کرونگا پھر اسکے لیے قربانی کرونگا تو میری قربانی بھی قبول ہوگی پس بنائی اسنے مکانات
آگ کے لیے اور تھا اسی علم اپنے خدا کا اور نہ وارث ہوئی اولاد اسکی اس سے مگر عبادت آگ کی اور بحار التفسیر علی بن
ابراہیم تفسیر میں اس آیت کے ہے افرایت من اتخذ الٰہہ ہواہ آیا دیکھا تو نے اسکو جسنے خدا بنا لیا اپنی خواہش
نفسانی کو کہا کہ یہ نازل ہوا قریش کے بارہ میں اور وجہ اسکی یہ تھی کہ جب معاش میں انپر تنگی ہوتی تو نکلتے مکہ سے
اور متفرق ہو جاتے اور پھر ایک جب دیکھتا تھا درخت خوبصورت یا کسی پتھر خوبصورت کو تو اسکی عبادت کرتا تھا
اور اسکے لیے نحر کرتے تھے اونٹونکو اور یہی تفسیر ہے اس خبر کی اور صافی تحت آیت سورہ جاثیہ ہے کہ قمی نے روایت کی ہے کہ
نازل ہوا یہ قریش کے بارہ میں جو جب پتھر خوب دیکھتے تھے تو اسکی عبادت کرتے تھے اور جاری ہوا یہ آیہ بعد رسول اللہ کے
اُن اصحاب کے حق میں ضرور جنہوں نے غصب حق امیر المومنین کیا اور امام قرار دیا اپنی راے سے اور تفسیر امام
حسن عسکری علیہ السلام میں ہے کہ خدا نے وعدہ کیا تھا جناب موسیٰ سے کہ بعد چالیس دن کے کتاب عطا فرمائیگا
پس سامری نے شبہہ میں ڈالا اور فریب دیا بنی اسرائیل کو اور ظاہر کی انکے سامنے ایک گوسالہ جسکو بنایا تھا کہا اُن لوگوں سے کہ
کیونکہ ہمکو خدا نے بچھڑے میں ساحری نہایا کہ اسکی گویائی سے خدا تمسے کلام کریگا جس طرح درخت میں سے موسیٰ سے کلام کیا ایسا
جب بچھڑے نے آواز دی فرمایا کہ یہی ہے کیا بچھڑا لوگ گمان کرنے لگے کہ یہ موسیٰ کا خدا ہے اور تھا

کہ اے موسیٰ سامری نے گاے بنائی اور دُم اُسکی دیوار کیطرف تھی دوسری جانب زمین گڑھا بنایا اور بٹھایا
اُسمین بعض شیطانون کو انہون اور اُسی نے اپنا دہان دُم پر رکھا اور بولا کہ یہ خدا تمھارا اور خدا موسیٰ کا ہی الحدیث
اور تفسیر صافی مین بحوالہ تفسیر علی بن ابراہیم ہے کہ جب موسیٰ تیس دن کا وعدہ کرکے گئے توریت لانے کو اور
تیس دن گذر گئے اور نہ آئے تو ابلیس آیا بوڑھے کی صورت مین اور کہا کہ موسیٰ بھاگ گئے اور اب کبھی نہ آوینگے لاؤ اپنے
زیورات کو تاکہ مین تمھارے لیے ایک خدا بناؤن اُسکی عبادت کرو اور سامری نے بوقت غرق فرعون دیکھا تھا جبرئیل
کو ایک گھوڑی پر سوار جہان وہ سم رکھتا تھا زمین پر وہ جگہ متحرک ہوتی تھی پس سامری نے خاک زیر سم کی اُٹھالی تھی
اور اُسکو ایک پوٹلی مین بحفاظت رکھ چھوڑا تھا پس جب ابلیس نے گاے بنائی تو سامری سے کہا کہ وہ مٹی لا جو تیرے پاس ہے
پس لایا اور شکم مین گاے کی ڈالدی پس وہ متحرک ہوئی اور بولی اور بال اور رونگٹے نکل آئے پس سجدہ کیا بنی اسرائیل نے
اُس گاے کو اور جن لوگون نے سجدہ کیا وہ ستر ہزار تھے انتہی ملخصاً پس ان دونون روایات مین اختلاف نہین ہے اسلیے
کہ ممکن ہے کہ دونون امر واقع ہوئے ہون وہ گمراہ کرنا راہ خدا سے بسبیل خدا کی ثانی عطفہ لیضل
عن سبیل اللہ لہ فی الدنیا خزی ونذیقہ یوم القیامۃ عذاب الحریق ترجمہ موڑنے والا اپنے پہلو کو تاکہ گمراہ کرے راہ خدا سے
اُسکے لیے دنیا مین رسوائی ہے اور چکھاوینگے ہم اُسکو روز قیامت عذاب جلنے کا اور قولہ تعالیٰ ان الذین فتنوا المومنین والمومنات ثم لم
یتوبوا فلہم عذاب جہنم ولہم عذاب الحریق ترجمہ تحقیق وہ لوگ جنھون نے فتنہ مین ڈالا مومنین و مومنات کو پھر نہ کی توبہ انھون نے تو
لیے انکے عذاب جہنم ہے اور انکے لیے عذاب جلنے کا ہے عقاب الاعمال مین جناب صادق علیہ السلام سے منقول ہے فرمایا کہ ایک شخص تھا زمانہ قدیم مین
جسنے دنیا حلال طلب کی مگر قادر نہوا پس حرام طلب کی اور قادر نہوا پس آیا اسکے پاس شیطان اور کہا کہ اے شخص تو نے دنیا حلال طلب کی اور
قادر نہوا اور پھر حرام طلب کی اور قادر نہوا پس کیا مین نہ بتاؤن تجھے ایسی چیز جس سے مال دنیا
تیری زیادہ ہو اور اتباع کرنے والے تیرے زیادہ ہون اُسنے کہا کہ بتا تو کہا شیطان نے
کہ ایک دین ایجاد کر اور لوگونکو اسکی طرف طلب کر پس ایسا ہی کیا اُسنے اور لوگون نے اُسکی اطاعت کی اور بہت دنیا
اُسے حاصل ہوئی پھر اُسنے فکر کی اور کہا کہ مین نے بہت برا کیا کہ دین ایجاد کیا اور لوگونکو اُسکی طرف طلب کیا اور میری
توبہ قبول نہوگی جب تک کہ مین اُن لوگونکے پاس نجاؤن جنکو مین نے طلب کیا ہے پس تمھین انکو اس سے پلٹنے لگا اُن لوگونکے
پاس جنھون نے قبول کیا تھا اور کہتا تھا کہ جس دین کیطرف مین نے تمھین طلب کیا تھا وہ باطل تھا بلکہ مین نے اُسے

گیا تھا پس وہ لوگ کہتے تھے کہ تونے جھوٹ کہا بلکہ وہی حق تھا لیکن تونے شک کیا اور اسی طرح کیا
جب یہ پیغمبر سُنی تو ایک میخ کاٹھ کی لی اور اسمیں ایک زنجیر لگا کر اپنے گلے میں باندھی اور کہا کہ یہ نہ کھولونگا
جب تک خدا میری توبہ قبول نکرے پس حق تعالیٰ نے ایک نبی کیطرف انبیا سے کہ کہو فلان سے
قسم ہے مجھے اپنی عزت کی کہ اگر دعا کریگا تو یہانتک کہ رگین تیری کٹجائین جب بھی میں قبول نکرونگا
جب تک تو نہ پھیریگا اُن لوگونکو جو مرگئے اُس دین سے جسکو تونے ایجاد کیا اور وسائل الشیعہ کتاب الجہاد
باب تحریم اضلال الناس وردهم الی الحق مین اس حدیث کو من لا یحضرہ و علل و کتاب محاسن سے نقل
کیا ہے اور اسی کتاب مین بحوالہ عیون الاخبار ہے کہ فرمایا جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے کہ خدا ہر گناہ کو بخشیگا
مگر اُس شخص کو جو کوئی دین ایجاد کرے مؤلف کہتا ہے کہ مناسب مقام ہے وہ حاشیہ جو چند سال پیشتر مین نے
انوار النعمانیہ حدیث طینت پر لکھا ہے اُسمقام پر جہان امام محمد باقر علیہ السلام نے اس دلیل مین کہ گناہ شیعونکے روز
قیامت اعداء اہلبیت پر لادے جاوینگے یہ آیہ فرمایا لیحملوا اوزارھم کاملۃ یوم القیامۃ ومن
اوزار الذین یضلونھم بغیر علم الا ساء ما یزرون تاکہ اُٹھاوین بار گناہونکا اپنا پورا روز
قیامت اور گناہون سے اُن لوگونکی جنکو گمراہ کرتے ہین بغیر علم کی آگاہ ہو کہ برا ہے جو اُٹھاتے ہین اور علامہ سید نعمۃ اللہ
جزائری رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ انطباق اسکا یہان مشکل ہے اسلیے کہ ہمارے مخالفین نے ہمکو گمراہ نہین کیا اور ممکن ہے
کہ مراد ایجاد ہے اُس سے گمراہ کرنا انکے علما کا ہمارے جاہلونکو پس کبھی واقع ہوتا ہے چند نادر و شاذ ہو یا مراد ایجاد ہے کہ یہ تشبیہاً
وتمثیلاً فرمایا ہو احتمال ازین بعید ہے فائدہ اسکا نفی استبعاد ہے اس امر سے کہ انسان قیامت مین گناہ غیر کا اُٹھاویگا اور
شاید کبھی ولی ہے اور اصوب جواب مین یہ ہے کہ کہا جائے کہ مراد یہ ہے کہ جو کچھ واقع ہوتا ہے ذنوب مومنین سے وہ سبب
ملجانے طینت اور سرایت طینت کا ذکر ہی ہے پس گویا کہ جسنے گمراہ کیا مومن کو تا انکے قلب تک حرکت ہوئی اور یہی فرد
کامل ہے گمراہ کرنا ہی مومن کو درحالیکہ نہین جانتا اسلیے کہ تعلق اسکا اُس امر سے ہے جو عالم اول مین واقع
ہوا جسکو دونون بھول گئے ہین انتہی ترجمہ حاشیہ حقیر اقول وجہ قوی تر دلائل سے ہے دوسرا نکتہ سنو آنکہ
شاذ ہو نہ نادر اسلیے کہ تو نے جانا ہے اُس حدیث کو جسکی روایت خاصہ و عامہ نے کی ہے کہ مولود پیدا ہوتا ہے
فطرۃ اسلام پر مگر والدین اسکے اُسکو یہودی کرتے ہین اور نصرانی کرتے ہین اور مجوسی کرتے ہین اور ہمارے

طریقہ سے ائمہ علیہم السلام سے منقول ہے کہ ہم اور شیعہ ہمارے فطرۃ اسلام پر ہین اور تمام لوگ اُس سے بری ہین
اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے تفسیر فطرۃ اللہ التی فطر الناس علیہا مین یعنی لازم لی اُس
دین حق کو جسپر اُسنے لوگونکو پیدا کیا ہے فرمایا کہ وہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ و علی ولی اللہ
و حسب روایت دیگر علی امیر المومنین ہے پھر فرمایا کہ انتہائی توحید ہمتک ہے پس ہم و شیعہ ہمارے اُسی پر ہین
باقی رہے اہل اسلام سے کوئی بلکہ خارج ہو جاتے ہین فطرت سے سوا محب اہلبیت اور انکے شیعہ کے اور نہین ہے
شک کہ ہر مولود مخالفین و نصاب و غیرہم سے ہوگا اسی فطرت پر جسکی تعیین کی امام علیہ السلام نے لیکن آبا
انکے گمراہ کرتے ہین انکو اس سے پس منطبق ہوا قول خدای تعالےٰ و اوزار الذین یضلونہم بغیر علم
والحمد للہ سوم کذب و افترا خدا پر سبب حبط اعمال کا ہے ویوم القیامۃ تری الذین کذبوا
علی اللہ وجوہہم مسودۃ الیس فی جہنم مثوی للمتکبرین اور بروز قیامت دیکھیگا تو
اُن لوگون کو جو جھوٹ بولتے ہین خدا پر کہ منھ انکے سیاہ ہین کیا نہین ہے جہنم مین جگہ متکبرین کی اور قول
خدای تعالےٰ ان الذین یفترون علی اللہ الکذب لا یفلحون متاع فی الدنیا ثم الینا
مرجعہم ثم نذیقہم العذاب الشدید بما کانوا یکفرون تحقیقکہ وہ لوگ جو افترا
کرتے ہین خدا پر جھوٹ کا رستگار نہونگے تھوڑا فائدہ ہے دنیا مین پھر ہماری طرف ہے بازگشت انکی پھر
ہم چکھاوینگے انکو عذاب سخت بسبب اسکے کہ کفر کرتے تھے وسائل الشیعہ کتاب العشرۃ مین ہے فرمایا جناب صادق
علیہ السلام نے کہ جھوٹ خدا و رسول و اوصیا پر کبائر سے ہے اور فرمایا ایک حدیث مین شامی سے کہ سن حدیث
ہماری اور نہ جھوٹ باندھ ہمپر پس جسنے جھوٹ باندھا ہمپر کسی چیز مین تو جھوٹ باندھا جناب رسولخدا
اور جسنے جناب رسولخدا پر جھوٹ باندھا اُسنے خدا پر جھوٹ باندھا اور جو خدا پر جھوٹ باندھیگا خدا اُسپر عذاب کریگا
اور فرمایا جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے کہ جو شخص قصداً جھوٹ باندھے مجھپر تو جگہ اپنی جہنم مین مقرر
کیے رہے اور کتاب غیبت کو اور کتاب الصیام مین جناب صادق علیہ السلام سے منقول ہے فرمایا کہ جھوٹ بولنا توڑ دیتا ہے
وضو کو اور روزہ کو ابو بصیر نے کہا کہ ہم ہلاک ہوئے فرمایا کہ نہین ہے جیسا تونے خیال کیا بلکہ جو کذب
خدا و رسول و ائمہ علیہم السلام پر ہو اور اس مضمون کی کہ یہ ناقض صوم ہے چند حدیثین نقل کی ہین اور

سورۂ زمر ع ۶
پارہ ۲۴
سورۂ یونس ع ۷
پارہ ۱۱

وسائل الشیعہ میں بحوالہ عیون منقول ہے فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے کہ جو شخص شہادت دے کسی
کسی مومن مرد یا مومنہ پر یا کہے اسکے بارے میں جو اسمیں نہیں ہے تو کھڑا کریگا خدا اسکو ایک ٹیلے پر جہنم کے یہانتک کہ نکلے اس سے
جیسے کہا ہے اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ جو شخص تہمت لگائے اپنے بھائی مومن پر تو گل جاتا ہے ایمان
اسکے قلب میں جسطرح گل جاتا ہے نمک پانی میں اور فرمایا کہ جو شخص تہمت لگائے اپنے بھائی کو تو اسکے دین
میں نہیں ہے کوئی برکت درمیان ان دونوں کے احادیث اور اسی سے ہے جھوٹی شہادت دینا
وسائل الشیعہ میں ہے فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ جھوٹی شہادت دینے والا نہیں اٹھاتا ہے قدم اپنا
اپنی جگہ سے جب تک واجب ہو جاتا ہے اسکے لیے جہنم اور فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ نہیں ہے کوئی مرد جو جھوٹی گواہی دیتا ہے
مال پر کسی مرد مسلمان کے تاکہ قطع کرے اسکو مگر لکھتا ہے خدا اسکے لیے اسی جگہ ایک قبالہ طرف جہنم کی اور فرمایا جناب
صادق علیہ السلام نے ایک حدیث میں کہ ارشاد کیا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے کہ اے علی ملک الموت جب
قبض روح کافر کو آتے ہیں تو ساتھ انکے ایک سیخ آگ کی ہوتی ہے پس نکالتے ہیں روح اسکی تو چلا اٹھتا ہے جہنم
علیہ السلام نے عرض کیا کہ ایسی سختی بھی کوئی امت میں گرفتار ہوگا فرمایا ہاں حاکم ظالم اور کھانیوالا مال یتیم کا
جھوٹی شہادت دینیوالا اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ نہیں ختم ہوتا کلام جھوٹی شہادت دینیوالے کا
حاکم کے مگر مہیا کیجاتی ہے جگہ اسکی جہنم میں اور اسیطرح جو چھپاوے شہادت کو اور فرمایا کہ ارشاد کیا جناب
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے کہ جو شخص جھوٹی گواہی دے کسی ایک شخص پر تو لٹکایا جائیگا اپنی زبان پر ساتھ
منافقین کے طبقہ اسفل جہنم میں اور فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے کہ جو شخص جھوٹی شہادت
دے کسی مسلمان یا کافر ذمی پر یا اور لوگوں پر تو لٹکایا جائیگا اپنی زبان پر روز قیامت درحالیکہ ہوگا ساتھ
منافقین کے طبقہ اسفل میں جہنم کے اور فرمایا کہ جو شخص پھر جائے شہادت سے یا چھپاوے تو خدا اسکے گوشت
کو کھلاویگا سب کے سامنے اور داخل کریگا اسکو جہنم میں درحالیکہ وہ اپنی زبان چباتا ہوگا اور پوچھا کسی نے
جناب صادق علیہ السلام سے کہ کسی کا دوسرے مرد پر حق ہو اور وہ انکار کرے اسکے حق سے اور قسم کھالے کہ مجھ پر اسکا
کوئی حق نہیں ہے اور صاحب حق کے پاس اپنے حق پر کوئی حجت نہیں ہے تو جائز ہے ہمکو کہ اسکے حق کو شہادت دروغ
زندہ کریں جب خائف ہو وہ اپنے حق کے ضائع ہونے پر فرمایا کہ جائز نہیں ہے اس سبب سے کہ یہ تدلیس یعنی فریب ہے مومن

کھا ہی کہ پھر احادیث نقل کی ہیں جو اس شہادت زور میں دفع ضرر اپنی نفس اور مومن اور آبرو کی لیے
غیر میں شہادت زور صحیح ثابت کرنا جائز اور دفع ضرر کرنا جائز ہی اور مزید توضیح اسکی مضمون
کتمان شہادت میں بیان ہوگی انشاء اللہ تعالی مذمت کذب میں عموماً وسائل الشیعہ
کتاب العشرہ میں ہی فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ اول وہ جو جھٹلاتا ہی کذاب خدا ہی پھر دو فرشتے
جو انکی ساتھ ہیں پھر وہ اپنی نفس خود کا ذب جانتا ہی اور فرمایا کہ خدائی عز وجل نے شر کی قفل مقرر کیے
ہیں اور کنجیاں ان قفلونکی شراب ہے اور کذب بدتر شراب سے ہے اور فرمایا کہ کذب خرابی ایمان ہے اور فرمایا
امیر المومنین علیہ السلام نے کہ سزاوار ہی مرد مسلم کو لیے کہ پرہیز کری مواخات سے کذاب کے کہ وہ جھوٹ بولتا ہی تا آنکہ
جب کبھی سچ بولتا ہی تو لوگ اسکی تصدیق نہیں کرتے اور فرمایا امام رضا علیہ السلام نے کہ کسی نے سوال
کیا جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے کہ مومن جبان یعنی بزدل ہوتا ہی فرمایا ہاں پھر پوچھا کہ بخیل ہوتا ہے
فرمایا ہاں پھر پوچھا کہ کذاب ہوتا ہی فرمایا نہیں اور فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ ارشاد کیا جناب رسولخدا
صلی اللہ علیہ وآلہ نے کہ ابلیس کے لیے سرمہ ہے اور لعوق یعنی چٹنی اور سعوط یعنی ناس ہے پس سرمہ اسکا نیند
ہے اور چٹنی اسکی جھوٹ ہی اور ناس اسکی کبر و غرور ہی اور فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے کہ بندہ نہیں پاتا مزا ایمان کا
جب تک ترک نکری کذب بیہودہ اور غیر بیہودہ کو یعنی حالت مزاح و تمسخر میں ہو یا غیر تمسخر میں مولف کہتا ہی
خیال آتا ہی کہ میں نے فوائد طوسیہ میں لکھا ہی کہ فرمایا معصوم نے کہ خدا لعنت کری کاذب پر ہر چند مزاح
سے جھوٹ بولے اور فرمایا کہ نہیں درست ہے کذب سنجیدگی سے نہ بیہودگی سے اور نہ یہ کہ وعدہ کرے کوئی اپنے لڑکے سے پھر وفا
نکرے اسکو بدرستیکہ کذب رہنمائی کرتا ہی طرف فجور کے اور فجور رہنمائی کرتا ہی طرف جہنم کی اور برابر کوئی ایک تمہارا
جھوٹ بولتا رہتا ہی یہانتک کہ کہا جاتا ہی کہ جھوٹ کہا اور فاجر ہوا اور برابر ایک تمہارا جھوٹ بولتا ہی تا آنکہ نہیں باقی رہتا
اسکے دل میں جگہ ایک سوئی کی برابر سچ تو وہ خدا کی نزد کذاب نام رکھا جاتا ہی اور فرمایا جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے کہ اے لوگو جو
ضامن ہو میری اس چیز کا جو درمیان دونوں پاؤنکی ہی اور اس چیز کا جو درمیان اسکی دونوں ہونٹونکی ہی تو میں
ضامن ہوں جنت کا اسکے لیے کہا آپ سے کسی نے کیا مواخذہ ہوگا اس میں جو ہماری زبان سے نکلتا ہی فرمایا کہ گرائے جاوینگے لوگ
اپنے منہ کے بل جہنم میں مگر حاصل زبان سے پس جو شخص کہ چاہتا ہی کہ سالم رہے تو چاہیے کہ سکوت میں رہے لیکن جب کلام کرے تو

نہ لیے ثواب لکھا جاتا ہے یا عذاب آتا ہے ابوذر آخر میں یہ کلام کرتا ہے مرد ایک کلمہ سے مجلس میں تاکہ ہنساوے لوگوں کو تو
گر پڑیگا جہنم میں اتنا جسقدر درمیان آسمان و زمین کے ہے اے ابوذر وائے ہے اس شخص کے لیے جو بات کرتا ہے اور جھوٹ بولتا ہے
تاکہ ہنساوے لوگوں کو وائے ہے اُسکے لیے وائے ہے اُسکے لیے اے ابوذر جو چپ رہے اُسنے نجات پائی اُسنے پس لازم ہے کہ تو ساکت
رہے اور نہ نکالے اپنی زبان سے جھوٹ کبھی میں نے کہا کہ یا رسول اللہ کیا توبہ ہے اس شخص کی جو قصداً جھوٹ بولے فرمایا کہ
استغفار اور نماز پنجگانہ اسکو دھو ڈالتا ہے اور فقہ الرضا علیہ السلام میں ہے کہ ایک شخص خدمت جناب رسول خدا صلی
اللہ علیہ و آلہ میں آیا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھے آگاہ کیجیے کسی خلق سے جس سے جمع ہو خیر دنیا و آخرت فرمایا کہ جھوٹ
نہ بول وہ شخص کہتا ہے کہ جب میں اس حال میں ہوتا تھا جو باعث کراہت خدا ہوتا تھا تو ترک کرتا تھا اس خوف سے
کہ جو کوئی اس امر کو پوچھیگا تو مجھے کہنا پڑیگا کہ فلان عمل میں نے کیا ہے پس فضیحت ہونگا یا جھوٹ کہونگا تو مخالفت
رسول ہوگی اور دوسرے مقام پر فرمایا کہ ایک شخص نے امام موسی کاظم علیہ السلام سے پوچھا اس امر کو جس میں خیر دنیا و آخرت
جمع ہو فرمایا کہ جھوٹ نہ بول اور جامع الاخبار میں ہے فرمایا امام حسن عسکری علیہ السلام نے کہ قرار دی گئی کل
گناہ ایک مکان میں اور قرار دی گئی مفتاح اُسکی کذب اور فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے کہ مومن جب جھوٹ
بولتا ہے بغیر عذر کے تو لعنت کرتے ہیں اُسپر ستر ہزار ملائکہ اور نکلتی ہے اُسکے قلب سے ایسی بو جو عرش تک پہونچتی ہے
پس لعنت کرتے ہیں اُسپر حاملان عرش اور لکھتا ہے خدا اُس جھوٹ سے گناہ ستر زنا کا جسکا آسان تر مثل اس شخص کے
ہے جو اپنی ماں سے زنا کرے اور اسی سے جھوٹا خواب بیان کرنا خصال میں جناب صادق علیہ السلام سے منقول ہے
فرمایا کہ تین شخص روز قیامت عذاب کیے جاوینگے جو شخص تصویر بنائے اور اسپر عذاب کیا جائیگا کہ اسمیں روح ڈالے اور
نہ ڈال سکیگا اور جو جھوٹا خواب بیان کرے اسپر عذاب کیا جائیگا تا اینکہ گرہ دے درمیان دو دانہ جو کے اور نہ جوڑ سکیگا
اور سننے والا کسی قوم کی بات کا درحالیکہ وہ کراہت رکھتے ہوں جھوٹا جائیگا کان میں اُسکے سیسہ اور جناب
رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ سے بھی اس مضمون کی مثل منقول ہے لیکن جو کذب مباح ہے بحالت تقیہ ہے یا دفع
مضرت میں اپنے نفس یا مومن سے جیسا بالاشارہ گذرا اور فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے کہ اے علی خدا دوست رکھتا ہے
کذب کو اصلاح میں اور دشمن رکھتا ہے صدق کو فساد میں اے علی تین چیزوں میں کذب خوب ہے کید کرنا جنگ میں اور وعدہ کرنا اپنی
زوجہ سے اور اصلاح درمیان لوگوں کے اور فرمایا دوسری حدیث میں مثل اسکی پھر فرمایا کہ تین چیزیں ہیں صدق قبیح ہے تمام میں اور خبر دینا

کی زحمت کی حال سے جیسے وہ مکروہ سمجھے اور جو حلال سمجھا اس شخص کو کسی حیثیت سے آپ نے فرمایا
نے سلام کی کہ یہ شخص تو ہم گرد و امن میں نفع شرط امان میں اور صلح کے بیچ میں
نفس کا جس نے قتل تو خدا نے اسکو حرام کیا ہے فرمایا خدائے عزوجل نے ومن یقتل مومنا
جہنم خالدا فیہا وغضب اللہ علیہ ولعنہ واعد لہ عذابا عظیما اور جو
قصداً کسی مومن کو تو جزا اسکی جہنم ہے ہمیشہ رہیگا اسمیں اور غضبناک ہوا خدا اسپر اور لعنت
کیا ہے اسکے لیے عذاب عظیم اور فرمایا خدا نے لا تقتلوا انفسکم ان اللہ کان بکم
ذلک عدوانا وظلما فسوف نصلیہ نارا وکان ذلک علی اللہ
قتل نہ کرو اپنے نفسوں کو تحقیق کہ خدا مہربان ہے تم پر اور جو شخص کرے ایسا ظلم و ستم سے تو عنقریب ہم اسکو
گے آگ میں اور یہ خدا پر آسان ہے تفسیر صافی میں تفسیر آیہ اولیٰ میں جناب صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ کسی نے
پوچھا اگر کوئی مومن کسی مومن کو قصداً قتل کرے تو اسکی توبہ قبول ہوگی فرمایا کہ اگر ایمان کیوجہ سے
کی توبہ قبول نہیں اور اگر کسی غضب یا کسی سبب دنیا کی وجہ سے قتل کیا ہے تو توبہ اسکی یہ ہے کہ بعوض اسکے قتل کیا جاوے
میں فرمایا کہ ہمیشہ مومن کشادگی میں رہتا ہے اپنے دین کے جب تک کہ خون حرام نہ کرے اور فرمایا کہ نہیں
مومن کا اور وسائل الشیعہ ابواب القصاص میں ہے فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ جو شخص قتل کرے
رکھیگا خدا اسکے قاتل پر جمیع ذنوب اور سب گناہ جائیگا مقتول کے اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے امر
جناب موسیٰ نے گروہ بنی اسرائیل سے کہ پرہیز کریں قتل نفس حرام سے بغیر حق کے پس جو تم میں سے کسی
ایک مومن کو تو مثل اسکے مقتول کی ہی قتل کرونگا اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے اس
جو قتل کرے کسی مومن کو کہا جاتا ہے اُس سے کہ مر جس موت سے چاہتا ہو خواہ یہودی یا نصرانی ہوکر یا مجوسی
ہوکر جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے فرمایا کہ جب دو مسلمان لڑیں تلوار سے
مقتول جہنمی ہیں کسی نے کہا کہ یارسول اللہ مقتول کیوں ایسا ہے فرمایا اسلیے کہ اُسنے ارادہ قتل کا
جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے فرمایا کہ نہیں چلاتی زمین طرف خدا کی مثل اُسکے چلانے کی
اور فرمایا کہ اگر ایسا ہو کہ ایک آدمی کو اور تمام زمین کے لوگ شریک ہوں خون میں مومن کے آتش

خدا اُن سب کو منھ کی بھل اُن جہنم میں ڈالیگا اور اُسی سے ہی اعانت قتل مومن * وسائل کتاب
العشرہ مین جناب صادق علیہ السلام سے منقول ہی فرمایا کہ آویگا روز قیامت پاس ایک مرد کے اور لگاویگا
اُسمین خون اپنا تو وہ کہیگا کہ اے بندہ خدا یہ کیا ہی وہ کہیگا کہ تو نے میرے قتل پر اعانت کی فلان فلان دن مین
پس مین قتل کیا گیا اور فرمایا کہ جو شخص اعانت کری مومن پر آدھے کلام سے تو ملاقات کریگا خدا سے روز قیامت حالیکہ
اُسکی پیشانی پر لکھا ہوگا یہ کہ مایوس ہے رحمت خدا سے اور اُسی سے ہی مار ڈالنا اپنے تئین جس پر آیہ وہم دلالت
کرتا ہی اور مار ڈالنا اپنے تئین چند صورت سے ہو سکتا ہی ایک اسطرح کہ دشمنون مین تنہا اپنے تئین ڈالدے جیسا تفسیر
صافی مین اسی آیہ کی تفسیر مین ہی کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے اُس سے منع فرمایا دوسرا اسطرح جس سے
ہلاک ہو سکتی یا امکہ مثل اسکی کہ تشنگی سے اور جیسے لگائی ہی تو وضو و غسل جنابت مین تیمم اُسکو کافی ہی اور اگر سردی
اور خوف ہلاکت ہو تو وہ بھی ساقط ہی جیسا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے ایسی صورت مین یہ ولا تقتلوا
انفسکم الآیہ کو تلاوت فرمایا اور یہ عام حکم ہی سارے انواع قتل نفس کو تہلکہ مین ڈالنی اور ارتکاب ایسے امر کے
کرنے مین جو معین قتل ہو جیسا مولانا محسن نے لکھا ہی اور وسائل کتاب القصاص مین جناب صادق علیہ السلام سے
منقول ہی فرمایا کہ جو شخص اپنے تئین قصدًا قتل کرے تو وہ ہمیشہ عذاب جہنم مین رہیگا پھر حضرت نے یہی آیہ پڑھا
اور فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ مومن مبتلا ہوتا ہی ہر بلا مین اور مرتا ہی ہر طرح کی موت مین لیکن اپنے نفس کو
قتل نہین کرتا اور بعض افراد اسی اسکی ہی طمانچہ مارنا کسی کو یا مارنا کسی چیز سے بغیر گناہ کی وسائل
کتاب القصاص مین جناب صادق علیہ السلام سے منقول ہی فرمایا کہ ارشاد کیا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے
کہ ظالم تر لوگون کا خدا کی نزدیک وہ ہی جو قتل کرے غیر قاتل کو اپنی یا مارے اُسے جسنے اسکو نہ مارا ہو اور فرمایا کہ میان تلوار
جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ مین ایک صحیفہ تھا جس مین لکھا تھا کہ لعنت خدا و ملائکہ اور تمام لوگون کی
اُس شخص پر جو قتل کری غیر قاتل کو اپنی یا مارے غیر مارنیوالی کو اپنی الحدیث اور فرمایا کہ اگر کوئی شخص کسی کو ایک
کوڑا مارے تو خدا اُسے آگ کا کوڑا ماریگا اور فرمایا کہ ارشاد کیا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے کہ جو شخص طمانچہ مارے رخسار
مرد مسلم پر یا منھ پر اُسکی تو جدا کریگا خدا استخوانونکو اسکی روز قیامت اور محشور ہوگا وہ زنجیر مین جکڑا ہوا تا آ
انکہ داخل جہنم ہو مگر یہ کہ توبہ کرے تیخم ظلم فرمایا خدا عز و جل نے انا اعتدنا للظالمین نارا احاط بہم سرادقہا

وان یستغیثوا یغاثوا بماء کالمہل یشوی الوجوہ بئس الشراب وسائت مرتفقا یعنے مقرر کیا ہے
ظالموں کیلیے ایسی آگ جو گھیرے ہوئی ہے انکو احاطہ اسکا اور اگر فریاد کرینگے تو فریاد کو پہونچے جاوینگے ساتھ ایسے پانی کے جو مثل
زیتون جوش دیے ہوگا جو بھون ڈالیگا منھوں انکو برا پانی ہے اور بری تکیہ گاہ ہے وہ آگ وسائل الشیعہ کتاب
الجہاد میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے فرمایا بدرستیکہ مظلوم اخذ کرتا ہے دین ظالم سے زیادہ اس سے
جو لیتا ہے ظالم مال مظلوم سے پھر فرمایا جو کوئی شر لوگوں سے تو نہیں انکار کیا جاتا ہے اسکے ساتھ شر کیا جاتا ہے اور فرمایا کہ جو
کسی مومن پر ظلم کرے تو خدا بھیجتا ہے اسپر جو اسپر ظلم کرے یا اسکی اولاد پر یا اولاد اولاد پر بعد اسکے اور بروایت امیر المومنین فرمایا
جناب رسول خدا صلی اللہ علیہا وآلہا نے کہ خدا فرماتا ہے کہ شدید ہوا غضب میرا اس شخص پر جو ظلم کرے اسپر کوئی ناصر مجھ کے سوا
میرے اور فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے کہ میں نے لعنت کی ہے سات شخص پر اور خدا نے لعنت کی ہے انپر انکے
فرمایا اور وہ شخص جو تسلط حاصل کرے ساتھ جبر کے تاکہ عزت دے اسکو جسکو خدا نے ذلت دی ہے اور ذلیل کرے اسکو جسکو
خدا نے عزت دی ہے [illegible] مومنین کی غنیمت سے نفع اٹھاوے اور اسی جھینکر الحدیث اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے
کہ [illegible] ہے ابلیس اپنے لشکر سے کہ ڈالدو درمیان لوگوں کی حسد و ستم کہ یہ دونوں خدا کے نزدیک شرک کے برابر ہیں اور فرمایا امام
محمد باقر علیہ السلام نے کہ جسکا جلدتر ثواب ملتا ہے وہ نیکی ہے اور جسکی جلدتر عقوبت ملتی ہے وہ ستم ہے اور فرمایا امام زین العابدین
علیہ السلام نے کہ پرہیز کرو اس سے کہ ستم کرے بعض تمہارا بعض پر کہ نہیں وہ خصال جو اچھے ہیں لیکن جو شخص ستم کرے تو خدا اسکے
ستم کو اسی کی طرف پھیرتا ہے اور ہوتی ہے نصرت خدا کی اسپر جو ستم کیا جاتا ہے اور جسکی خدا مدد کرے وہ غالب آتا ہے اور فرمایا جناب رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ اے علی چار شخص ہیں جنکو سب سے زیادہ جلدتر عقوبت ملتی ہے وہ شخص جسپر تو احسان کرے
اور وہ بدلے احسان کا برائی کرے اور وہ شخص جسپر تو ظلم و ستم نہیں کرتا اور وہ تجھپر ستم کرتا ہے اور وہ شخص جس سے تو عہد کرے
کسی امر پر اور تو وفا عہد کرے اور وہ خلاف کرے تجھ سے اور وہ شخص جو صلہ رحم کرے اور اہل قرابت اس سے قطع قرابت کرے
مولف کہتا ہے کیا خوب ہیں یہ [illegible] اگر عاقل [illegible] نہیں [illegible] دنیا میں [illegible] ستم کرنا اور قطع رحم کرنا
اور حق [illegible] قسم کھانا اور جناب صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ فرمایا جناب امیر المومنین علیہ السلام نے کہ اعظم ذنوب سے
[illegible] مال کسی مسلمان کا بغیر حق کے لیکن [illegible] بعض وقت جائز ہے [illegible] جناب [illegible] علیہ السلام
[illegible] سے روایت کی ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے [illegible] اگر تو ظلم نہ کریگا

تو وہ مستحق ظلم کرنیکے سفلہ پر اور زوجہ پر اور اپنے خادم پر اور صافی میں تحت سورۂ زخرف مثل اسکی اسی کتاب سے نقل
کیا ہے لیکن اسمین ہے سفلہ و زوجہ مملوک یعنی غلام نسبتہ تم میل طرف ظالمونکی فرمایا خداے تعالی نے ولا ترکنوا
الی الذین ظلموا فتمسکم النار نہ میل کرو ان لوگون کیطرف جنہون نے ظلم کیا ہے پس مس کریگی تمہین آگ تفسیر
صافی مین معصوم سے منقول ہے فرمایا کہ میل سے مراد محبت و نصیحت و طاعت ہے اور جناب صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ یہ ہے
کہ آدمی سلطان کی پاس آوے اور دوست رکھے اسکی بقا کو تا اینکہ وہ داخل کرے ہاتھ اپنا کیسے مین اور رکھے اسمین عطا کرے اور وسائل
الشیعہ کتاب التجارۃ مین جناب صادق علیہ السلام سے منقول ہے فرمایا کہ عمل کرنیوالا ساتھ ظلم کے اور معین اسکا اور راضی
اس سے تینون شریک ہین اور ابو بصیر نے پوچھا جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے درباب ملازمت سلطان جابر کے
فرمایا کہ بچنا ہے بلکہ قلم ڈوبانا بھی نہ چاہیے بدرستیکہ ایک تمہارا انہین پاتا انکی دنیا سے کچھ مگر پاتی ہین وہ اسکے دین
مثل اسکے اور ابن ابی یعفور کہتے ہین کہ مین خدمت جناب صادق علیہ السلام مین تھا کہ ایک شخص آیا ہمارے اصحاب شیعہ سے اور حضرت سے
کہنے لگا کہ میری جان فدا ہو کبھی ہم مین سے کوئی مبتلا ہے ضیق و شدت مین ہوتا ہے اور طلب کیا جاتا ہے واسطے ... دریا نہر کھودنے یا
واسطے باندھنے درستکرنیکے پس آپ کیا فرماتے ہین اس مین فرمایا مین دوست نہین رکھتا کہ ایک گرہ دون یا کوئی کھلی تھیلی
باندھون باوجود اسکے کہ میرے لیے ایسی حالت ہو جو بیان کی گئی ہے نہین بلکہ ایک قلم بھی ڈوباؤن بدرستیکہ اعوان
ظالمونکے روز قیامت پردۂ جہنم مین ہونگے تا اینکہ خدا حکم کرے درمیان بندون کے اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے
کہ نہ اعانت کرو انکی مسجد بنانے مین اور انحضرت سے روایت کی ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے کہ جب روز قیامت
ہوگا تو ایک منادی ندا کریگا کہ کہان ہین اعوان ظالمونکے اور وہ شخص جسنے دوات انکی سیاہی ڈالی ہے یا انکا کوئی کیسہ باندھا ہے
یا انکا کوئی قلم دوات مین ڈبایا ہے پس حشر کرو انکا ساتھ انہین ظالمونکے اور فرمایا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ نے
کہ جو شخص متکفل حکومت ظالم کا ہو یا اعانت کرے اسکی اسکی خصومت مین تو نازل ہوگا اسکے پاس ملک الموت اسکے لیے بشارت لعنت
خدا اور جہنم کی لیکر اور بری جگہ ہے اور جو شخص قوتی کرے کسی بادشاہ ظالم کی کسی حاجت مین تو ہوگا ہمنشین اسکا جہنم مین
اور جو رہنمائی کرے کسی بادشاہ کی ظلم پر تو وہ ہامان کے ساتھ ہوگا اور ہوگا وہ اور بادشاہ سخت ترین اہل جہنم سے
عذاب مین اور جو شخص تعظیم کرے کسی صاحب دنیا کی اور دوست رکھے اسکو بطمع دنیا تو خدا اسپر غضبناک ہوگا اور ہوگا اسکے
درجہ مین ساتھ قارون کے تابوت اسفل مین جہنم کے اور جو شخص لٹکا دے تازیانہ سامنے بادشاہ ظالم کے تو گردانیگا خدا اس تازیانہ کو

جسکا طول تین ہزار ذراع ہوگا اور مسلط کریگا اسپر خدا اُس شخص پر نار جہنم میں ہمیشہ اور جو شخص کہ چغلی کہے اپنے بھائی مومن کی
کسی سلطان سے اور نہ پہونچے اسکو کوئی بدی و برائی تو خدا حبط کریگا عمل اسکا اور اگر پہونچے بادشاہ سے کچھ بدی مکروہ یا
اذیت تو کردیگا خدا اُسے ایک طبقہ میں جہنم کے ساتھ ہامان کے اور فرمایا دوسری حدیث میں کہ جو شخص چلے کسی ظالم
کیطرف واسطے اسکی اعانت کے در حالیکہ جانتا ہو کہ وہ ظالم ہے تو خارج ہوا اسلام سے اور فرمایا کہ جب روز قیامت ہوگا تو ایک
منادی ندا کریگا کہ کہاں ہیں ظالم لوگ اور اعوان ظالمونکے اور امثال ظالمونکے تا اینکہ جس شخص نے انکا کوئی قلم تراشا ہو یا دوات
میں سیاہی ڈالی ہو فرمایا پس جمع ہونگے یہ سب ایک تابوت لوہے کے میں پھر جہنم میں پھینکے جائینگے اور فرمایا امام موسی کاظم
علیہ السلام نے ایک حدیث میں کہ جو شخص دوست رکھے انکی بقا کو تو وہ انھیں میں سے ہے اور جو ہوا انہیں میں سے وہ اہل جہنم سے ہوگا
اور فرمایا جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے کہ جو شخص متکفل ہو کسی خصومت ظالم کا یا اعانت کرے اسکی اس خصومت پر
پھر جب ملک الموت اسکی قبض روح کے لیے نازل ہونگے تو کہینگے کہ بشارت ہو تجھے لعنت خدا کی اور نار جہنم کی اور بری جگہ ہے جہنم اور
فرمایا کہ جو شخص مدح کرے کسی سلطان ظالم کی اور فروتنی کرے اس سے بطمع دنیا تو ہوگا ہمنشین اسکا جہنم میں اور فرمایا کہ خدا
فرماتا ہے کہ لا ترکنوا الایہ یعنی نہ میل کرو ان لوگونکی طرف جو ظلم کرتے ہیں پس مس کریگی تمھیں آگ جہنم کی اور فرمایا کہ
جو شخص متکفل ہو کسی ظلم کا ظالم کیطرف سے تو ہوگا وہ ہمنشین ہامان کا جہنم میں اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ ایک گروہ
منجملہ انکے تھے جو ایمان لائے تھے ساتھ جناب موسی کے پس انھوں نے آپس میں کہا کہ چلو لشکر فرعون میں رہیں اسی میں اور
دنیا حاصل کریں تا اینکہ جب جناب موسی علیہ کی امید ہو تو انکی طرف چلے اوین لیکن ایسا ہی کیا انھونے اور جب جناب موسی مع اپنے
لوگونکے فرعون سے بھاگے تو وہ لوگ گھوڑوں پر سوار ہو کے جلد جلد چلے تا کہ لشکر جناب موسی سے ملجائیں اور رہیں ساتھ انکے پس خدا نے
ایک فرشتہ کو بھیجا اور اس نے انکے گھوڑونکے منھوں پر مارا اور پھیر دیا طرف لشکر فرعون کے پس وہ لوگ بھی فرعونکے ساتھ غرق ہوئے
اور فرمایا دوسری حدیث میں کہ حق ہے خدا پر کہ رکھے تمھیں ساتھ ان لوگونکے جنکے ساتھ دنیا میں تمنے زندگی بسر کی اور فرمایا
انحضرت نے کہ جو شخص لکھوائے نام اپنا دیوان جبابرہ اولاد فلان میں تو محشور کریگا اسکو خدا روز قیامت حیران پریشان
یہ حدیث عقاب الاعمال سے منقول ہے لیکن نسخہ اصل کتاب میں ہے کہ محشور کریگا خدا اسکو بصورت خنزیر یعنی سور اور اولاد فلان سے
مراد اولاد عباس ہے اور فرمایا جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے کہ جو شخص متکفل ہو حکومت کا کسی قوم کے تو آویگا بروز
قیامت اسطرح کہ اسکے ہاتھ گردن سے بندھے ہونگے پس اگر حکم کیا تھا اس نے حکم خدا سے نہیں ہوگی تو خدا اسکو رہائی دیگا

اور اگر ظالم رہا ہوگا تو جہنم میں پھینکدیا جائیگا اور ایک شخص نے سوال کیا جناب صادق علیہ السلام سے اُن شیعونکی بابت جو
ملازمت سلطانکی کرتے ہیں فرمایا کہ وہ شیعہ نہیں ہیں بلکہ انھیں میں ہیں اور فرمایا آخر حدیث میں کہ منع کیا ہی خدا نے
مومن کو دوستی کافر سی مگر وقت تقیہ کی اور پوچھا سلیمان جعفری نے امام رضا علیہ السلام سے کہ آپ کیا فرماتے ہیں ملازمت
سلطانکی بابت میں فرمایا کہ اے سلیمان داخل ہونا انکی اعمال میں اور مدد انکی اور سعی انکی حوائج میں برابر کفر کی ہی اور نظر کرنا
انکی طرف قصداً ان کبایر سی ہی جنسے مستحق جہنم حاصل ہوتا ہی اور عقاب الاعمال حدیث طویل ہی جناب رسول خدا صلی اللہ
علیہ و آلہ سی منقول ہی فرمایا کہ جو شخص باز رکھی کسی طالب مومن کو اسکی حاجت سے درحالیکہ وہ قادر ہووے اسکی برآری پر تو اسپر
مثل گناہ عشار کی ہوگا پس پوچھا عوف بن مالک نے کہ عشار کا گناہ کہاں تک ہے فرمایا کہ عشار پر ہر روز و شب
لعنت خدا اور تمام ملائکہ اور تمام لوگونکی ہی اور جس شخص پر خدا لعنت کرے تو اسکا کوئی مددگار نہیں ہے بیان عشار وہ ہے
جو عشر یعنی دسوان حصہ مال کا بالجبر یا بظلم لیتا ہی اور ہندوستان میں مثل اسکی تحصیلدار وغیرہ ہے مثل چنگی لینی والے و
امثال کے انکی اور وسائل میں ہے فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے ایک حدیث میں کہ اے نوف پرہیز کر اس سے کہ تو
عشار ہو یا فلان ہو یا شرطی یعنی ملازم سلطان ہو کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ ایک شب کو نکلے اور آسمان کو
دیکھا اور فرمایا کہ یہ وہ وقت ہی جسمیں دعا رد نہیں ہوتی مگر دعا فلان فلان و دعا عشار یا شرطی کی الحدیث لیکن
حالت جواز ملازمت ظالم پس حالت تقیہ میں جیسا گذرا یا واسطے حاجت برآری مومن کے اور دفع شر اسکی کی
فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے نہیں ہے کوئی جبار مگر ساتھ اسکی ایک مومن ہوتا ہے جسسے خدا دفع کرتا ہی شر
مومنین کو اور وہ مومن کمتر انکا ہی حصہ میں آخرت کی یعنی کمتر مومنین ہی حصہ میں بسبب صحبت جبار کی اور فرمایا کہ کفارہ عمل
سلطان کا حاجت برآری اخوان کی ہی اور علی بن یقطین نے امام موسی کاظم علیہ السلام سے پوچھا عباسیونکی ملازمت کو فرمایا
کہ اگر ضرور تو کرنیوالا ہی تو پرہیز کر اموال شیعہ سے پس ظاہر میں وہ شیعونکا مال لیتے تھے اور مخفی طور سے پھیر دیتے تھے اور زیاد ابن
ابی سلمہ کہتے ہیں کہ میں خدمت امام موسی کاظم علیہ السلام میں گیا پس فرمایا مجھسے کہ اے زیاد تو ملازمت سلطانکی
کرتا ہی میں نے کہا کہ ہاں فرمایا کیون میں نے کہا کہ میں صاحب مروت ہوں اور میرے عیال ہیں اور سوا اسکی مجھکو کوئی
دسترس نہیں ہی فرمایا کہ اے زیاد اگر میں جائے بلند سے گرادیا جاؤں اور ٹکڑے ٹکڑے ہوجاؤں جب بھی ملازمت کسی ایک کی
انمیں سے نکروں اور نہ انکا بچھونا بچھاؤں لیکن ایک امر کے لیے میں نے کہا کہ وہ کیا ہی فرمایا کہ واسطے دفع کرب

مومن یا دفع اسیری اُسکی یا ادای قرض اُسکا ای زیاد سہل تر اُسکا جو خدا اطاعت کنندہ سی کرنی والا ہی یہ ہی
کہ والدی واسیر پڑی رہ جہنم مین تا آنکہ لوگ حساب سے فارغ ہون ای زیاد پس اگر تو کوئی عمل اُنکی اعمال سی کرے سوائے
تو احسان کرا اُنہی پر ڈرا اُنہی یا ہی سی کہ ایک عمل کی عوض مین ایک احسان ای زیاد جو شخص تم مین سی اطاعت آنکی
کری بغیر مساوات کری درمیان تمہاری اور درمیان انکے تو کہو اُس سے کہ تو نسبت وسوع دیتا ہی او چہوٹا ہی ای زیاد
جب تو ذکر کری قدرت اپنی لوگون پر تو یاد کر قدرت خدا کی اپنے اوپر اسحدیث بیان مساوات کری درمیان تمہارے
یعنی کہی کہ ایمان مین ہم وتم برابر ہین اسلیے کہ وہ بہ سبب طاعت کیے پیش خدا وسیل ہی بہ نسبت اُن مومنین کے جو طاعت سلطان
نہین مین اور یونس بن عمار کہتے ہین کہ مین نے بیان کیا خدمت جناب صادق علیہ السلام مین کہ بعض شیعہ ملازم سلطان
ہین فرمایا کہ اس حال مین تمپر نفع پہونچاتی ہین او تمہاری حاجتین کام آتی ہین مین نے کہا کہ بعض نفع پہونچاتے ہین اور بعض نفع نہین پہونچاتے
فرمایا کہ جو نفع نہ پہونچاوی تو بیزاری کرو اُس سے خدا بیزار ہی اُس سے اور فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے
کہ جس شخص کے لیے ہم حلال کر دین جسقدر اُس مال سے جو اطاعت سلطین سے حاصل کیا ہی تو وہ اسکے لیے حلال ہے
اور جو اسکے لیے ہم حرام کر دین اُس سی تو وہ حرام ہی اُسکے لیے منقسم کبر و غرور سبب قبول خدای تعالے کے
فادخلوا ابواب جہنم خالدین فیہا فبئس مثوی المتکبرین پس اہل ہو درو ازہاے جہنم مین ہمیشہ کے لیے
اور بری جگہہ ہی متکبرین کی تفسیر صافی تحت سورہ زمر امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہی فرمایا کہ جہنم مین
ایک وادی ہی متکبرون کے لیے جسکو سقر کہتے ہین شکایت کی اُسنے خدا کی طرف شدت گرمی کی اپنے اور سوال کیا کہ سانس
لے پس اجازت دی خدانے اسکو سانس لی اُسنے پس سارا جہنم جل گیا اور وسائل الشیعہ مین ہے راوی کہتا ہی کہ مین نے پوچھا
مین نے جناب صادق علیہ السلام سے کہ ادنی الحاد کیا ہی فرمایا کہ تکبر ادنی الحاد ہی اور فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام
نے کہ عزت ردای خدا ہی اور تکبر ازار خدا ہے پس جو شخص کچھ بھی اس سے لیگا تو خدا اُسکو منہہ کے بھل داخل جہنم کریگا
اور فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے وامام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ نہ داخل ہوگا جنت مین جسکے قلب مین ایک
ذرہ بھی تکبر ہوگا اور فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے کہ اکثر اہل جہنم تکبر کرنیوالے ہین اور فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام
نے کہ بہ درستیکہ جہنم مین ایک کوہ ہی جسکو صعود کہتے ہین او صعود مین ایک وادی ہے جسکو سقر کہتے ہین اور سقر مین
ایک کنواں ہے جسکو ہبہب کہتے ہین جب پردہ اُس کنوئین کا کھولا جاتا ہی تو اہل جہنم اُسکی گرمی سے چلا اُٹھتے ہین

اور وہ جگہ متکبروں و جباروں کی ہے اور جناب صادق علیہ السلام نے روایت کی ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے کہ جو شخص چلے زمین پر غرور و تکبر سے تو لعنت کرتی ہے اسپر زمین اور جو نیچے اسکے ہے اور جو اوپر اسکے ہے اور فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے کہ محشور ہونگے تکبر کرنیوالے صورت چیونٹی میں لوگ انکو روندینگے تا انکے حساب سے فراغت ہو پھر جہنم میں ڈالے جاوینگے اور پلائے جاوینگے اس ہلاک مٹی سے جو نچوڑ ہے اہل جہنم کی ہوگی اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ اصول کفر کی تین ہیں حرص و تکبر و حسد اور اسی باب میں ہے فخر وسائل الشیعہ میں جناب صادق علیہ السلام سے منقول ہے فرمایا کہ تین امر جب کسی شخص میں ہوں تو کوئی حرج نہیں کہ تو کہو کہ وہ تینوں چیزیں جہنم میں ہیں وہ گوئی اور تکبر اور فخر اور فرمایا امام زین العابدین علیہ السلام نے کہ عجب ہے متکبر و فخر کنندہ سے جو کل نطفہ تھا اور کل پھر مردار ہوگا اور فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے کہ اے علی خدا نے دور کیا ہے اسلام سے نخوت جاہلیت کو اور تفاخر انکا اپنے آبا سے اسلیے کہ لوگ آدم سے ہیں اور آدم مٹی سے ہیں اور بزرگ تر ان کا نزدیک خدا کے پرہیزگار تر ہے اور فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ فخر نسب کا عمل جاہلیت سے ہے اور فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے کہ جو شخص بنا کرے کوئی چیز مفاخرت کے لیے تو حشر کریگا خدا اسکو روز قیامت سیاہ اور خصال ابواب اربعین میں جناب امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے فرمایا کہ شعبے غضب کے تکبر اور فخر اور حمیت یعنی رشک و ننگ اور عصبیت یعنی تعصب ہیں جسنے تکبر کیا اسپر ادبار آیا اور جسنے فخر کیا وہ فاجر ہوا اور جسنے رشک و ننگ کیا اسنے ضرر پہونچایا اور جسکو تعصب نے لیا اسنے جور و ظلم کیا ہیں امر ہے وہ جو درمیان استکبار اور ادبار و فجور کے ہو الحدیث بیان غضب فخر و حمیت و تعصب اس قسمت میں ہیں جب خلاف موقع ہوں اور کتاب غوالی اللآلی میں جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ سے منقول ہے فرمایا کہ میں اکرم الانبیا ہوں اور کوئی فخر نہیں اور اسی باب سے ہے عجب یعنے خود بینی فی نار شرع

وسائل میں جناب صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے کہ فرمایا موسی نے ابلیس سے کہ خبر دے مجھے اس گناہ سے کہ جب مرتکب ہوتا ہے اسکا فرزند آدم تو غالب آتا ہے تو اسپر کہا اسنے کہ جب خود بینی کرتا ہے اور اپنے عمل کو زیادہ شمار کرتا ہے اور اسکی آنکھ میں گناہ اسکا چھوٹا معلوم ہوتا ہے اور علی بن سوید نے امام موسی کاظم علیہ السلام سے باب خود بینی کے سوال کیا جو عمل کو فاسد کر دیتی ہے فرمایا کہ خود بینی کے درجے ہیں منجملہ انکے یہ ہے کہ بندہ کو اپنا برا عمل اچھا معلوم ہو اور خود بینی کرے اور سمجھے کہ وہ اچھا کام کرتا ہے اور منجملہ انکے یہ ہے کہ ایمان لاوے بندہ خدا اور جتاوے احسان اپنے خدا پر حالانکہ

خدا کا احسان اُس پر ہے اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ خدا جانتا ہے کہ گناہ بہتر ہے مومن کے لیے خود بینی سے اور اگر ایسا نہ ہوتا تو کبھی مومن گناہ میں مبتلا نہ ہوتا اور فرمایا کہ جس کو خود بینی ہوئی وہ ہلاک ہوا اور فرمایا کہ دو مرد داخل مسجد ہوئے ایک عابد اور دوسرا فاسق پس نکلے مسجد سے درحالیکہ فاسق صدیق ہو گیا تھا اور عابد فاسق اسلئے کہ جب عابد مسجد میں آتا ہے درحالیکہ ناز کرتا ہے اپنی عبادت پر پس ہوتی ہے فکر اسکی اسی میں اور ہوتی ہے فکر فاسق کی نسبت اپنے فسق پر نادم پس استغفار کرتا ہے اپنے ذنوب سے اور فرمایا کہ ایک عالم ایک عابد کے پاس آیا اور پوچھا کہ تیری نماز کیسی ہے اسنے کہا کہ مجھ جیسے شخص کی نماز پوچھی جاتی ہے اور میں فلاں فلاں زمانہ سے عبادت کرتا ہوں پس کہا اُسنے کہ تیرا گریہ خوف خدا میں کیسا ہے اسنے کہا کہ میں روتا ہوں تا آنکہ آنسو جاری ہوتے ہیں پس عالم نے کہا کہ ہنسنا تیرا درحالیکہ تو خائف ہے افضل ہے اس گریہ سے تیرے درحالیکہ تو ناز کرتا ہے بدرستیکہ ناز کرنیوالے کا کوئی عمل آسمان پر نہیں جاتا اور فرمایا امام رضا علیہ السلام نے کہ ارشاد کیا امیر المومنین علیہ السلام نے کہ ملوک حکام ہیں لوگوں پر اور علما حاکم ہیں امیروں پر اور کافی ہے تجھے وہ علم جس سے خوف کرے تو خدا سے اور کافی ہے تجھے وہ جہل جس سے خود بینی کرے تو بسبب اپنے علم کے اور اسی سے ہے غیظ و غضب خصال میں جناب صادق علیہ السلام سے منقول ہے فرمایا کہ حواریوں نے کہا جناب عیسیٰ سے کہ اے معلم الخیر مجھے آگاہ کیجیے کہ کون چیز سخت تر ہے فرمایا کہ سخت ترین اشیا غضب خدا ہے کہا انہوں نے کہ پھر کس چیز سے غضب خدا روکا جاتا ہے فرمایا اُس سے کہ تم غضب نہ کرو کہا ان لوگوں نے کہ ابتدا غضب کس چیز سے ہے فرمایا کہ تکبر و تجبر اور لوگوں کو حقیر سمجھنے سے اور فرمایا کہ غضب کلید ہے ہر شر کی اور فقہ الرضا علیہ السلام میں ہے کہ ایک شخص نے سوال کیا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے کہ تعلیم فرماویں اُسے وہ امر جس سے خیر دنیا و آخرت حاصل ہو اور طول نہ ہو کلام میں تو فرمایا کہ غضب نہ کر اور دوسرے مقام پر بھی مثل اسکے مذکور ہے اور وسائل الشیعہ میں ہے فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ غضب فاسد کرتا ہے ایمان کو جسطرح فاسد کرتا ہے سرکہ شہد کو اور فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ ارشاد کیا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے کہ جو شخص روکے غضب اپنا لوگوں سے روکیگا خدا عذاب اپنا اُس سے روز قیامت اور فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ فرمایا میرے والد بزرگوار نے کہ کون چیز سخت تر ہے غضب سے بدرستیکہ مرد غضب کرتا ہے پس قتل کرتا ہے اُس نفس کو جسکو خدا نے حرام کیا ہے اور تہمت لگاتا ہے زن محصنہ کو اور فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ غضب شرارہ آتش ہے شیطان کا جو بھڑکتا ہے قلب فرزند آدم میں اور جب کوئی غضب کرتا ہے تو آنکھیں

اُسکی سرخ ہوجاتی ہیں اور رگہای گردن ممتلی آتی ہیں اور شیطان داخل ہوتا ہی اُسمیں جب کوئی تم
میں سے اس امر سے خائف ہو تو نہ حرکت کرے زمین سے کہ نجاست شیطان کی اُس سے دور ہوگی اور اُبو بصیر کہتے ہیں
کہ ذکر ہوا غضب کا جناب صادق علیہ السلام کے سامنے پس فرمایا کہ مرد غضب کرتا ہی یا انکہ کبھی راضی نہیں ہوتا اور
داخل ہوتا ہی اس سبب سے جہنم میں پس جو شخص غضبناک ہو جاوے اگر کھڑا ہو تو بیٹھ جاوے کہ دور ہوگی اس سے نجاست
شیطانی اور اگر بیٹھا ہو تو کھڑا ہو جاوے اور جو شخص غضبناک ہو اپنی قرابت مند پر تو کھڑا ہووے اور قریب چلا جاوے
اُسکی اور مس کرے اسکو کہ قرابت جب اس سے مس ہوتی ہی تو ساکن ہو جاتی ہی اور فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے کہ تین چیزیں جسمیں ہونگی تو وہ ایمانی خصلتوں میں کامل ہوگا وہ شخص جب راضی ہو تو نہ داخل کرے
اُسے رضامندی اسکی باطل میں اور جب غضبناک ہو تو نہ خارج کرے اسے غضب اسکا حق سے اور جب قادر ہو تو نہ لے وہ چیز جو
نہیں ہے اُسکی لیے اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے توریت میں لکھا ہی کہ اے فرزند آدم یاد کر مجھے جب
غضبناک ہوتا ہے تو میں بھی یاد رکھونگا تجھے وقت اپنے غضب کے پس میں ہلاک کرونگا تجھے ان لوگوں میں جنکو
ہلاک کرونگا اور جب ظلم کیا جاوے تو کسی مظلمہ میں تو راضی رہ میری مدد پر کہ میری اعانت تیرے لیے بہتر ہی خود تیری
مدد سے اپنے نفس کے لیے اور نہج البلاغہ میں ہے فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے کہ صبر کنندہ ظفر کو معدوم نہیں
کرتا ہر چند ظفر پانے میں دیر ہو اور فرمایا کہ حدت یعنی تیزی ایک قسم ہے جنون کی اسلیے کہ صاحب اسکا نادم ہوتا ہے پس
اگر نادم نہو تو جنون اُسکا مستحکم ہی اور اسی سے ہی سفاہت یعنی بے حلمی فرمایا امام موسی کاظم
علیہ السلام نے ان دو شخصوں کے بیچ میں جو گالی گلوج کرتے ہیں فرمایا کہ شروع کرنیوالا ظالم تر ہے اور گناہ اسکا اور
اُسکے ساتھی کا اسی پر ہے جب تک کہ تعدی نکرے مظلوم اور فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے کہ نہوگی سفاہت بانی
وعزت قلب عالم میں اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ سفاہت بد خلق ہی تکبر کرتا ہی اُس سے جو اُس سے کم ہی اور فرو
کرتا ہی اسکے لیے جو اس سے بالا ہی اور بد زبانی جناب صادق علیہ السلام نے فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
نے کہ بدترین بندگان خدا ہی وہ ہے جسکی صحبت سے کراہت کیجاتی ہی بسبب اسکی فحش کے اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام
نے کہ دشمن ترین خلق خدا وہ بندہ ہے جسکی زبان سے لوگ پرہیز کریں اور فرمایا کہ جسکی زبان سے لوگ خائف ہوں
تو وہ جہنم میں ہے اور سلیمان بن مہران کہتے ہیں کہ میں خدمت جناب صادق علیہ السلام میں آیا اور پاس ان جناب کے شیعہ

شیاطین ہیں کہ وہ حضرت فرماتے ہیں کہ اے گروہ شیعہ ہمارے لیے تم لوگ زینت ہو اور ہمارے لیے عیب نہ ہو کہو لوگوں کے لیے کلام نیک اور
حفاظت کرو اپنی زبانوں کی اور بچائے رہو انکو کلام فضول اور قبیح سے اور اسی سے ہے وہ کہ لوگوں کو ذلیل سمجھنا اور
انکار حق کرنا ہے تکبر اور اصول کافی جلد اول میں ہے جناب صادق علیہ السلام نے روایت کی ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ نے کہ اعظم تکبر حقیر سمجھنا خلق کا ہے اور یہ کہ انکار کرے حق سے اور طعن کرے اہل حق پر اور جو ایسا کرے تو اسنے
نزاع کی خدا سے اسکی لباس میں اور وسائل میں ہے عبد الاعلی نے جناب صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کبر کیا ہے فرمایا کہ اعظم کبر یہ ہے
کہ انکار کرے حق سے اور حقیر سمجھے لوگوں کو میں نے کہا کہ انکار حق کیا ہے فرمایا کہ انکار کرے حق سے اور طعن کرے اہل حق پر اور فرمایا کہ
جبار و متکبر ملعون ہے جو حقیر سمجھے لوگوں کو اور انکار کرے حق سے اور جو شخص حقیر سمجھے لوگوں کو اور غرور کرے ان سے تو وہی ہے جبار
ہے اور فرمایا کہ نہ داخل ہوگا وہ شخص جنت میں جسکے قلب میں ذرا برابر بھی کبر ہوگا راوی کہتا ہے کہ میں نے انا للہ پڑھا
حضرت نے فرمایا کہ جسکا تو گمان کرتا ہے وہ مراد نہیں ہے بلکہ مقصود میرا انکار سے ہے جز این نیست کہ وہ انکار ہے
ششم ترک نماز بسبب قول خدا کے ما سلککم فی سقر قالوا لم نک من المصلین کس چیز نے داخل
کیا تمکو جہنم میں کہینگے کہ نہ تھے ہم نماز گذار تفسیر صافی میں نہج البلاغہ سے منقول ہے فرمایا امیر المومنین
علیہ السلام نے کہ تازہ کرو امر صلوۃ کو اور محافظت کرو اسکی اور زیادہ بجا لاؤ اور تقرب حاصل کرو بسبب اسکے کہ وہ
مومنین پر کتاب موقوت یعنی مفروض محدود اوقات معین میں کیا نہیں سنتے تم جواب اہل نار کو جب پوچھے جائینگے کہ
کس چیز نے تمہیں داخل جہنم کیا تو کہینگے کہ نہ تھے ہم نماز گذار نسیم اور فرمایا امام موسی کاظم علیہ السلام نے کہ مقصود یہ ہے
کہ ہم نہ تھے دوست رکھتے علی و محمد اور آل اور ان اوصیا کو جو بعد آنحضرت کے تھے اور نہ صلوۃ و سلام بھیجتے تھے ہم انپر و در کتاب
خصال ابواب اربعین میں جناب صادق علیہ السلام سے منقول ہے فرمایا کہ لایا جائیگا بوڑھا بروز قیامت اور
دیجائیگی کتاب اعمال اسکی اسکو پس نگاہ کریگا اسمیں بگریدی کو تو اسپر گران گذریگا پس کہیگا خدا اسیکے کہ خدایا تو مجھکو
حکم جہنم دیتا ہے پس فرمائیگا خدائے جلیل کہ اے شیخ میں شرم کرتا ہوں اس سے کہ تجھے عذاب کروں اسلیے کہ تو نماز پڑھتا
تھا میرے لیے دار دنیا میں لیجاؤ میرے اس بندے کو جنت میں مولف کہتا ہے کہ مذمت تارک الصلوۃ کی و فضائل
نماز گذار کی شروع کتاب میں تفصیل بیان ہو چکی ہیں ہفتم باز رہنا زکوۃ سے بسبب قول خدائے
عزوجل کے الذین یکنزون الذہب والفضۃ ولا ینفقونہا فی سبیل اللہ فبشرہم بعذاب الیم یوم

يحمى عليها فى نار جهنم فتكوى بها جباههم وجنوبهم وظهورهم هذا ما كنزتم لانفسكم
فذوقوا ما كنتم تكنزون وہ لوگ جو جمع رکھتے ہیں سونے اور چاندی کو اور خرچ نہیں کرتے راہ خدا میں بس
بشارت دے اُنکو ساتھ عذاب سخت کے اُس روز جسدن گرم کیا جائیگا وہی خزانہ آتش جہنم میں اور داغ کیجائینگی اُس سے
پیشانیاں اُنکی اور پہلو اُنکی اور پیٹھیں اُنکی اور کہا جائیگا یہ ہی جو جمع کیا تھا تمنے پس چکھو مزا اُسکا جسکو تم جمع
رکھتے تھے وسائل الشیعہ میں جناب صادق علیہ السلام سے منقول ہے فرمایا کہ زکوۃ مقرر کی گئی ہے واسطے امتحان
اغنیا اور اعانت فقرا کی اور اگر لوگ اپنے مال کی زکوۃ ادا کریں تو کوئی مسلمان فقیر و محتاج باقی نرہتا اور مستغنی
ہوجاتا اُس امر سے جسے خدا نے اُسکے لیے فرض کیا ہے اور لوگ نہ فقیر و محتاج ہوئے اور نہ بھوکے ہوئے اور نہ عریان ہوئے
مگر بسبب ذنوب اغنیا کی اور حق ہے خدا پر کہ اپنی رحمت باز رکھے اُس شخص سے جو باز رکھے حق خدا کا اپنے مال میں اور
میں قسم کھاتا ہوں اُس شخص کی جسنے خلق کو پیدا کیا اور رزق کو پھیلایا کہ نہیں ضایع ہوا کوئی مال بر میں اور نہ
بحر میں مگر بسبب ترک زکوۃ کی اور محبوب تر لوگونکا پیش خدا سخی تر انکا ہے اور سخی تر لوگونکا وہ ہے جو زکوۃ اپنے
مال کی ادا کرے اور نہ بخل کرے مومنین پر اُس امر میں جسکو خدا نے فرض کیا ہے انکے لیے اُسکے مال میں اور فرمایا کہ فرض کیا
خدا نے زکوۃ کو ساتھ نماز کی اور فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ خدا نہ سوال کریگا بندہ سے کسی نماز سے بعد فریضہ
کے اور نہ کسی صدقہ سے بعد زکوۃ کے اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ نہیں ہے کوئی صاحب مال از قسم سونا یا چاندی کے
جو باز رہتا ہے زکوۃ دینے سے اپنے مال کی مگر یہ کہ خدا اُسے محبوس کریگا روز قیامت زمین ہموار میں اور مسلط کریگا اُسپر
سانپ زہردار کو جو اُسکے کاٹنے کا ارادہ کریگا درحالیکہ وہ بھاگیگا اُس سے پس جب سمجھیگا کہ اُس سے خلاص ممکن
نہیں اپنا ہاتھ اُسکے آگے بڑھاویگا تو وہ چباویگا اُسے اسطرح مولی چباتے ہیں پھر ہوجائیگا وہ سانپ طوق اُسکی
گردن میں اور یہ قول خدا ہے سيطوقون ما بخلوا به يوم القيامة طوق پہنائے جاینگے اُس چیز کا جسکا بخل کیا
اُنہوں نے روز قیامت اور نہیں ہے کوئی صاحب مال از قسم اونٹ یا گاے یا گوسفند کے جو باز رہتا ہے زکوۃ دینے سے
اپنے مال کی مگر خدا اُسے محبوس کریگا روز قیامت زمین ہموار پر روندینگے اُسکو ہر سم دار جانور اپنے سمونسے اور کاٹینگے
اُسکو ہر دانت والے جانور اپنے دانتونسے اور نہیں ہے کوئی صاحب مال از قسم درخت خرما یا انگور یا کھیت کے جو باز رہتا ہے
زکوۃ دینے سے مگر خدا طوق پہنائیگا اُسکو اُس زمین کا تا طبقہ ہفتم روز قیامت تک اور فرمایا محمد باقر علیہ السلام نے کہ خدا کے نزدیک

زکوٰۃ کو ساتھ نماز کے ذکر فرمایا اقیموا الصلوٰۃ واتوا الزکوٰۃ برپا کرو نماز کو اور دو زکوٰۃ کو جو شخص نماز
پڑھے اور زکوٰۃ نہ دے تو اس نے نہیں قائم کی نماز اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ ملعون ملعون ہے وہ مال جس
کی زکوٰۃ نہ دیجائے اور فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ ایک دن فرمایا جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے پانچ شخصوں کو مسجد
سے اور فرمایا کہ نکلو ہماری مسجد سے اور نہ نماز پڑھو ہماری مسجد میں جب تم زکوٰۃ نہیں دیتے اور فرمایا جناب امام رضا علیہ السلام نے کہ خدا
نے حکم دیا تین چیزوں کا جسکے ساتھ تین چیزیں دوسری بھی مقرون ہیں حکم دیا نماز و زکوٰۃ کا پس جو شخص نماز پڑھے
اور زکوٰۃ نہ دے تو نماز اسکی قبول نہ ہوگی اور حکم دیا اپنے شکر کا اور والدین کے لیے پس جو اپنے والدین کا شکر گذار نہ ہوگا
تو خدا کا شکر نہیں کیا اور حکم کیا پرہیزگاری خوف خدا و صلۂ رحم کا پس جو شخص صلۂ رحم نہ کریگا تو خدا کا خوف
نہیں کیا اور فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ کتاب علی علیہ السلام میں ہے کہ فرمایا جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ
وآلہ نے جب زکوٰۃ ضائع کیجائیگی تو برکت زمین کی اٹھ جائیگی اور روایت جناب صادق علیہ السلام فرمایا جناب
رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے کہ ایک شخص تھا جسکی نماز قبول نہیں ہوئی پوچھا اسکو فرمایا کہ نہ دینا زکوٰۃ کا ہے اور فرمایا جناب
رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے کہ مانع زکوٰۃ کی آنتیں جہنم میں کھینچی جائینگی اور مال اسکا جہنم میں صورت اژدہا سانپ
میں پایا جائیگا جسکی دو آنکھیں ہونگی بھاگیگا انسان اس سے اور وہ دوڑاویگا تا انکہ چباویگا اسکو جس طرح مولی
چبائی جاتی ہے اور کہیگا کہ میں وہی مال تیرا ہوں جسکے ساتھ بخل کیا تو نے اور حدیث جناب صادق علیہ السلام میں ہے کہ
سانپ دماغ اسکا کھاویگا اور حدیث امام محمد باقر علیہ السلام میں ہے کہ وہ سانپ آگ کا بطور طوق کے اسکی گردن میں ہوگا
اسکا گوشت نوچیگا تا انکہ حساب سے فراغت ہو اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ کوئی مال بر و بحر میں تلف نہیں ہوتا
سبب نہ زکوٰۃ کی اور فرمایا کہ جو شخص ایک قیراط زکوٰۃ سے باز رہے تو وہ نہیں مومن اور نہ مسلم اور نہیں قبول
ہوتی نماز اسکی اور دوسری حدیث میں فرمایا کہ چاہے مرے وہ یہودی ہو کر یا نصرانی ہو کر اور فرمایا ایک حدیث میں کہ
امیر علیہ السلام مانع زکوٰۃ کی گردن مارینگے اور فرمایا جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے کہ اے علی کافر ہوئے خدا سے اس امت
میں دس شخص اور شمار کیا انمیں مانع الزکوٰۃ کو پھر فرمایا کہ اے علی آٹھ شخصوں کی نماز قبول نہیں ہوتی اور شمار فرمایا انمیں مانع الزکوٰۃ
کو بھی پس باز رہنا ادا ہی حق الہی سے فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ نہیں حلال ہے کسی کے لیے کہ کچھ خمس سے
مول لے جب تک ادا نہ کرے حق ہمارا اور فرمایا کہ جو شخص کچھ خمس سے مول لے تو خدا معذور نہ رکھیگا اسکو مولا

وہ چیز خدا اسکے لیے حلال تھی اور ابو بصیر نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ آسان تر وہ امر جس سے
بندہ داخل جہنم ہو گیا ہے فرمایا کہ جو مال یتیم سے کھائے ایک درہم اور ہم یتیم ہیں اور توقیعات جناب صاحب الامر
علیہ السلام میں جو وارد ہوئے ہیں اسحاق بن یعقوب کو یہ ہے کہ جو شخص حلال سمجھے ہمارے مال سے کچھ یعنی خمس اور کھائے اسکو تو وہ
جزا ہے یہ ہے کہ آگ کھاتا ہے لیکن خمس پس مباح ہے ہمارے شیعوں کے لیے اور انکو اسمیں اجازت ہے تا انکہ ہمارا زمانہ ظاہر ہو اسلیے
کہ طاہر و پاک ہو ولادت انکی اور خبیث نہو اور اسی سے ہے بار پڑھنا مومن کو اسکی حاجت سے وقت
قدرت وسائل کتاب الامر بالمعروف میں ابو بصیر سے منقول ہے کہ فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ جو شخص
ہمارے اصحاب شیعہ سے ہو اور استعانت کرے اس سے کوئی بھائی اسکا کسی حاجت میں اور وہ کوشش بلیغ نکرے
ہر کوشش سے تو اسنے خیانت کی خدا اور رسول و مومنین کی پوچھا کہ مومنین سے کیا مراد ہے فرمایا کہ وقت امیر
المومنین علیہ السلام سے آخر مومنین تک اور سماعہ نے پوچھا انحضرت سے کہ ایک گروہ ہے اور انکو حاجت ہے اور انکے برادران دینی
کو سخت حاجت ہے اور نہیں کافی ہوتی انھیں زکوٰۃ آیا وسعت ہے اس گروہ کو کہ سیر ہوں اور برادران دینی بھوکے رہیں اسلیے کہ زمانہ
سختی کا ہے تو فرمایا کہ مسلم بھائی مسلم کا ہے اسپر ظلم نہیں کرتا اور اسے مخذول نہیں کرتا اور اسے محروم نہیں کرتا پس حق ہے
مسلمانوں پر کہ کوشش کریں باہم میں اور صلہ رحم اور اعانت کریں اور غمخواری کریں اہل حاجت کی اور مہربانی
کریں ہو تم لوگ جیسا خدا نے تمھیں حکم دیا رحیم ہیں آپس میں اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ جو شخص
ہمارے شیعوں سے آوے کسی شخص کے پاس جو اسکا برادر دینی ہو اور استعانت کرے اس سے اپنی حاجت میں اور وہ اعانت
اسکی نکرے باوجودیکہ قادر ہو تو مبتلا کریگا خدا اسے کہ حاجت بر لاوے ہمارے دشمنوں کی جسکے سبب خدا روز قیامت عذاب کریگا
اور فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ جو شخص بخل کرے اعانت سے اپنے بھائی مومن کے اسکی حاجت میں مبتلا کریگا خدا اسے
ساتھ ایسے شخص کی اعانت کے جسپر وہ گنہگار ہوگا اور کچھ اجر نہ پاویگا اور فرمایا امام موسی کاظم علیہ السلام نے کہ جس
کے پاس کوئی بھائی مومن اسکا فریادی آوے بعض احوال میں اپنے اور وہ اسکو پناہ نہ دے بعد اسکے کہ قادر ہو تو اسنے قطع
کیا ولایت خدا کو اور فرمایا امام رضا علیہ السلام نے کہ ارشاد کیا جناب امام زین العابدین علیہ السلام نے کہ میں حیا کرتا
ہوں اپنے خدا سے کہ دیکھوں میں ایک اپنے کسی بھائی کو برادران دینی سے اور سوال کروں اسکے لیے جنت کا خدا سے اور بخل
کروں اسپر دینار و درہم میں جب روز قیامت ہوگا تو کہا جائیگا تجھسے کہ اگر جنت تیرے اختیار میں ہوتی تو تو زیادہ

بخل کرتا ہو اور زیادہ بخل کرتا ہو اور زیادہ بخل کرتا ساتھ اُسکے اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ
جو مومن منع کرے کسی مومن کو کوئی چیز جسکی اُسے احتیاج ہے درحالیکہ وہ قادر ہو اُسپر اپنے پاس سے یا
دوسرے کے پاس سے تو خدا کھڑا کریگا اُسے روز قیامت روسیاہ کبود چشم دونوں ہاتھ اُسکے گردن میں بندھے ہونگے
اور کہا جائیگا کہ یہ وہ خائن ہے جسنے خیانت کی خدا و رسول کی پھر اُسکے جہنم میں لیجانیکا حکم دیا جائیگا اور فرمایا کہ
جس شخص کے پاس گھر ہو اور کسی مومن کو احتیاج ہو اُسمیں رہنے کی اور وہ باز رکھے اُسے تو خدا فرماتا ہے کہ اے ملائکہ
میرے اس بندہ نے میرے بندہ کو باز رکھا دنیا کی گھر میں رہنے سے قسم ہے مجھے اپنی عزت کی کہ کبھی جنت میں
نہ ساکن ہوگا اور جناب صادق علیہ السلام نے روایت کی ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے کہ جو شخص
باز رکھے کسی منفعت کو اپنے ہمسایہ سے تو خدا باز رکھیگا خیر اپنا اُس سے روز قیامت اور چھوڑ دیگا اُسے اُسکے نفس پر اور جسکو چھوڑے اُسکے نفس پر
تو کیا برا حال ہے اُسکا تا اینکہ فرمایا اور جس شخص کیطرف محتاج ہو بھائی مسلمان اُسکا کسی قرض میں درحالیکہ وہ قادر
ہو اور نہ دے اُسے تو حرام کریگا خدا جنت اُسپر تا اینکہ فرمایا اور جو شخص اکرام کرے اپنے بھائی مسلمان کا تو حزین
نیست کہ اکرام کرتا ہے خدا اسکا اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ جو مومن حبس کرے مال کسی مومن کا حالانکہ
وہ محتاج ہو اُسکا تو نہ چکھیگا خدا طعام جنت کا اور نہ پئیگا شراب مختوم سے اور فرمایا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ
وآلہ نے کہ جو شخص کہ شکایت کرے اُسکیطرف اُسکے بھائی مسلمان اُسکا اور وہ قرض اُسکو نہ دے تو خدا جنت اُسپر حرام
فرمائیگا اور جو شخص باز رکھے کسی حاجتمند کو اُسکی حاجت سے درحالیکہ اُسکی بر لانے پر قادر ہو تو اُسپر گناہ عشار کا ہوگا
اور عشار پر ہر روز و شب لعنت خدا و ملائکہ و تمام لوگونکی ہے اور جسپر خدا لعنت کرے اسکا کوئی مددگار نہیں ہے لیکن
حدیث جواز عدم اعانت مومن پس رکھنا مومن کا جب معروف بصلاح نہو خائن ہو تو قرض
نہ دینا جائز ہے **وسائل الشیعہ** باب عدم جواز ائتمان الخائن والمضیع وفساد المال ہیں فرمایا جناب صادق
علیہ السلام نے ایک حدیث میں نہ اعتماد کر خائن پر درحالیکہ تو تجربہ اسکا کر چکا ہے اور فرمایا امام موسیٰ کاظم
علیہ السلام نے کہ جب ظلم و جور غالب ہو حق پر تو نہیں حلال ہے کسی کے لیے کہ گمان نیک کرے کسی سے تا اینکہ جانے اُس سے
اور فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ جو شخص خائن جانے کسی بندہ سے نیک گمان اُسکی کذب اُسکے کلام میں اور خلف وعدہ اسکے وعدہ میں
اور خیانت اسکی امانت میں پھر اعتماد کرے اسپر [illegible] حق خدا پر کہ آزمائش کرے اُسکی [illegible]

[illegible] ۱۲

ثواب ہے اور فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے کہ خدا نے مکروہ جانا ہے تمھارے لیے قیل و قال اور ضائع کرنا مال اور کثرت سوال کو
اور احتجاج نہج البلاغہ میں ہے فرمایا جناب امیر المومنین علیہ السلام نے کہ جب غالب ہو صلاحیت زمان و اہل
زمان پر پھر سوء ظنی کرے کوئی شخص کسی شخص سے حالانکہ نہ ظاہر ہوا ہو اس سے کوئی بدی تو اس نے ظلم کیا اور جب
غالب ہو فساد زمان و اہل زمان پر اور حسن ظنی کرے کوئی شخص کسی شخص سے تو اپنے تئیں خطرہ میں ڈالا
تجارت جہاد بھی بسبب قول خدا عز و جل کے فرح المخلفون بمقعدھم خلاف رسول اللہ
وکرھوا ان یجاھدوا باموالھم وانفسھم فی سبیل اللہ وقالوا لا تنفروا فی الحر قل نار
جہنم اشد حرا لو کانوا یفقھون خوش ہو گئے وہ لوگ جو پیچھے چھوڑے گئے اپنی بیٹھنے کی جگہ پر برخلاف
رسول خدا کے اور کراہت کی انھوں نے اس سے کہ جہاد کریں اپنے مالوں اور جانوں سے راہ خدا میں اور کہا کہ نہ نکلو گرمی میں
کہہ دے کہ آتش جہنم سخت گرم ہے اگر سمجھتے ہوتے وسائل الشیعہ میں جناب صادق علیہ السلام سے منقول ہے
فرمایا کہ ارشاد کیا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے کہ جو شخص ترک کرے جہاد کو تو خدا اسے پہنائیگا لباس ذلت
و فقر کا اسکی معیشت میں اور لباس اسکے دین میں الحدیث اور فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے کہ فرض کیا
خدا نے جہاد کو اور بزرگ کیا اور قرار دیا اپنی مدد اور مددگار اسکا واللہ کہ نہیں درست ہوتی دنیا اور نہ دین
مگر ساتھ اسی کے اور فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے بعد اقسام جہاد کے کہ جو شخص انکار کرے اسکا یا انکار کرے
ایک کا انھی یا کسی چیز کا انکی سے ان احکام سے تو کافر ہو گیا ساتھ اس چیز کے جو نازل ہوئی محمد صلی اللہ علیہ و آلہ
اور اسی سے ہے ترک جہاد النفس کتاب الکافی فی باب وجوہ الجہاد میں فضیل بن عیاض سے منقول ہے کہ
پوچھا میں نے جناب صادق علیہ السلام سے کہ جہاد سنت ہے یا فریضہ فرمایا کہ جہاد چار قسم کے ہیں پس دو جہاد
فرض ہیں اور ایک جہاد سنت ہے جو نہیں قائم ہوتا مگر ساتھ فرض کے اور ایک جہاد سنت ہے لیکن ایک جہاد منجملہ
فرضوں کے پس جہاد مرد کا اپنے نفس سے معصیت خدا سے اور یہ اعظم جہاد ہے اور جہاد ان لوگوں سے جو تمھارے
قریب ہیں کفار سے فرض ہے لیکن وہ جہاد جو سنت ہے نہیں قائم ہوتا مگر ساتھ فرض کے پس جہاد دشمن سے فرض ہے
تمام امت پر اور اگر ترک کریں جہاد کو تو عذاب آئے ان پر اور یہ باعث عذاب امت ہے واجب کی بجا نہ لانے سے اور یہ سنت ہے
امام پر جب آئے دشمن اس کے پاس کہ ساتھ امت کے جہاد کرے ان سے لیکن وہ جہاد جو سنت ہے پس ہر سنت جسکو

کوئی قائم کرے اور کوشش کرے اسکو قائم کرنے میں اور بدعت کو زندہ کرے نہیں اسکے لیے عمل اور سعی اسمیں افضل
اعمال سے ہے اسلیے کہ وہ زندہ کرتا ہے سنت کو اور فرمایا جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے جو شخص جاری
کرے سنت حسنہ تو اسکے لیے اجر اسکا ہے اور اجر اس شخص کا جو عمل کرے اسپر قیامت تک بغیر اسکے کہ انکے اجر سے
کچھ کم ہو **بیان** ان ورہی باعث عذاب امت ہے یا آخر یعنی جب تم لوگونکے لیے جہاد کیا گیا تو تمسے وجوب
ساقط ہوا پھر انکے لیے سنت ہے اور جہاد عدو فی نفسہ ہر ایک پر واجب ہے بخلاف اسکے امام پر واجب ہے اور دوسرونکو
ساتھ دینا امام کا واجب ہے اور وسائل الشیعہ باب جہاد نفس میں ہے فرمایا جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ
وآلہ نے جب ایک لشکر حضرت کا لڑائی سے واپس آیا کہ مرحبا اس گروہ کو جنھوں نے ادا کیا جہاد اصغر کو اور باقی
رہا انپر جہاد اکبر کسی نے کہا کہ جہاد اکبر کیا ہے فرمایا کہ وہ جہاد نفس ہے اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے ایک
شخص سے کہ تو اپنے نفس کا طبیب بنایا گیا ہے اور بیماری تجھے بتا دیگئی ہے اور سمجھ لیا تو نے علامت صحت کی اور بتا دی گئی
ہے تجھے دوا پس دیکھ کہ کیونکر قیام کرتا ہے تو اپنے نفس پر اور فرمایا ایک شخص سے کہ مقرر کر اپنے قلب کو عہدہ قرین اور بجائے
فرزند واصل کے اور قرار دے علم کو بجائے اپنے باپ کے جسکی پیروی کرتا ہے اور قرار دے اپنے نفس کو دشمن جس سے جہاد
کرتا ہے اور قرار دے اپنے مال کو عاریت جسکو پھیر دیتا ہے اور فرمایا جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے کہ افضل
جہاد اس شخص کا ہے جو صبح کرے درحالیکہ کسی کے ظلم کا قصد نرکھتا ہو اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ جو شخص
حفاظت کرے اپنے نفس کی جب رغبت کرے اور جب خائف ہو اور جب خواہش کرے اور جب غضبناک ہو اور جب
راضی ہو تو خدا حرام کرتا ہے اسکے جسم کو جہنم پر اور اسی سے ہے عدم اجتناب خطایا و ذنوب وسائل
الشیعہ میں ہے فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ ذنوب شدید ہیں اور شدید تر وہ ہیں جنپر گوشت و خون
روئیدہ ہوا ہے اسلیے کہ وہ یا مرحوم ہے یا معذب ہے اور جنت میں داخل نہیں ہوتا مگر پاک و پاکیزہ اور روایت جناب
صادق علیہ السلام فرمایا جناب امیر المومنین علیہ السلام نے کہ نہیں ہوتا مومن ہمیشہ خوف زدہ سے جو گناہ ہو چکے ہیں انکو عمل میں
لاتا ہے اور فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ نہیں چھینتا بندہ کسی نعمت میں مگر بسبب گناہ کے اور جو گناہ بخشا
وہ بہت ہے اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ میرے والد فرماتے تھے کہ نہیں ہے کوئی چیز زیادہ فاسد
کرنیوالی قلب کی گناہ سے پس ہمیشہ قلب واقع کرتا ہے گناہ کو یہانتک کہ اعلی اسکا اسفل اسکا ہو جاتا ہے اور

فرمایا کہ بندہ گناہ کرتا ہی پس محروم ہو جاتا ہی اُس سے رزق اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ جب کوئی شخص گناہ
کرتا ہی تو ظاہر ہوتا ہی اسکے قلب میں نکتہ سیاہ پس اگر توبہ کرتا ہی تو وہ زائل ہو جاتا ہی اور اگر گناہ کیے جاتا ہی تو وہ
نکتہ بڑھتا جاتا ہی یہانتک کہ اسکے قلب پر غالب آتا ہی پس پھر کبھی فلاحیت بعد اسکے نہیں پاتا اور فرمایا کہ جو شخص ارادہ
کرے گناہ کا تو عمل نہ کرے اسکو کہ کبھی بندہ گناہ کرتا ہی اور خدا دیکھکر فرماتا ہی کہ قسم اپنی عزت و جلال کی کہ بعد
اسکے میں کبھی تجھے نہ بخشونگا اور فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ نہیں ہے کوئی بندہ مگر اسکے قلب میں ایک نکتہ سفید
ہے جب کوئی گناہ کرتا ہے تو ظاہر ہوتا ہے اسمیں نکتہ سیاہ پس اگر توبہ کی تو وہ سیاہ نکتہ زائل ہو جاتا ہے اور اگر اسپر
گناہ کرتا رہے تو وہ سیاہی بڑھتی جاتی ہے یہانتک کہ سفیدی کو چھپا لیتی ہے اور جب سفیدی چھپ جاتی ہے تو کبھی
ایسا شخص خیر کیطرف رجوع نہیں کرتا اور فرمایا امام رضا علیہ السلام نے کہ جب بندے نئے گناہ کرینگے جنکو نہیں عمل میں
لاتے تھے تو خدا انکو نئی بلاؤں میں مبتلا کریگا جنکو وہ نہیں جانتے تھے اور فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے کہ جو شخص
گناہ کرے درحالیکہ ہنستا ہو تو داخل جہنم ہوگا درحالیکہ روتا ہوگا اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ
اے مفضل پرہیز کر گناہوں سے اور پرہیز کرا ہمارے شیعوں کو ان سے پس قسم خدا کی نہیں ہے کوئی چیز سریع تر انکی طرف بہ نسبت بدبختی کے
کوئی تم میں بادشاہ کی سختی میں مبتلا ہوتا ہے اور نہیں ہوتا مگر بسبب اپنے گناہوں کے اور وہ مبتلا بیماری میں ہوتا ہے اور
نہیں ہوتا مگر بسبب اپنے گناہوں کے اور رزق اُس سے بند ہو جاتا ہے اور نہیں ہوتا مگر بسبب گناہوں کے اور موت میں اُسپر
سختی ہوتی ہے اور نہیں ہوتی مگر بسبب گناہوں کے یہانتک کہ کہنے والے کہتے ہیں کہ الم موت میں تنگ ہے مفضل کہتے ہیں کہ جب
حضرت نے دیکھا پریشانی میری تو فرمایا کہ تو جانتا ہے کہ کیوں ایسا ہوتا ہے میں نے کہا کہ نہیں فرمایا واللہ اسلیے کہ تمہارا
مؤاخذہ ان گناہوں پر آخرت میں نہیں ہے بلکہ جلد تر دنیا ہی میں ہو جائے اور اُسی سبب سے عذاب جلد ہوتا ہے
ہمارا فرمایا امام رضا علیہ السلام نے کہ وحی کی خدائے عز و جل نے طرف ایک نبی کی انبیا سے کہ جب اطاعت
کیا جاؤنگا تو راضی ہونگا اور جب راضی ہونگا تو برکت دونگا اور نہیں ہے میری برکت کی انتہا اور جب
میری معصیت کیجائیگی تو میں غضبناک ہونگا اور جب غضبناک ہونگا تو لعنت کرونگا اور لعنت میری سات پشت تک پہنچتی ہے اور
فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ خدائے جلیل فرماتا ہے کہ جب معصیت کرے میری وہ شخص جو مجھے پہچانتا ہے تو مسلط کرونگا
میں اُسپر اُس شخص کو جو مجھے نہیں پہچانتا اور فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے کہ ایک منادی جانب خدا سے ہر روز و شب ندا کرتا ہے

رکوع والے بوڑھے اور دودھ پیتے بچے اور چرنیوالے جانور نہوتے تو البتہ تمپر
عذاب نازل ہوتا اور تم ریزہ ریزہ ہوجاتے اور فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے ارشاد
کیا کہ جو بندہ میری اطاعت کریگا اسکو بخشونگا بغیر اسکے کہ مطیع ہو اور جو بندہ میرا عصیان کریگا تو چھوڑدونگا
اسکو نفس پر اسکے یہانتک کہ جنگل میں ہلاک ہوا اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ نہیں دوست رکھتا خدا کو
جسنے عصیان کیا اسکا پھر حضرت نے یہ اشعار پڑھے تعصی الالہ وانت تظہر حبہ ٭ ھذا لمحال
فی الفعال بدیع ٭ لو کان حبک صادقا لاطعتہ ٭ ان المحب لمن یحب مطیع ٭ عصیان
کرتا ہے خدا کا اور ظاہر کرتا ہے دوستی اسکی یہ محال ہے اور عجب فعل ہے اگر محبت تیری سچی ہوتی تو اسکی اطاعت کرتا اسلیے
کہ جو محبت رکھتا ہے اسکا مطیع ہوتا ہے اور فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے کہ اگر خدا وعدہ عذاب اپنی
معصیت پر نکرتا تو واجب تھا کہ عصیان اسکا شکر نعمت کی راہ سے نکیا جاتا اور فرمایا بعض عیدین کے خطبہ
میں کہ یہ عید اسکی ہے جسکے روزے کو خدا نے قبول کیا اور اسکی عبادت پر راضی ہوا اور ہر روز جسمین معصیت
نکیجائے عید ہے اور اسی سے ہی عدم اجتناب شہوات ولذات محرمہ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام
نے کہ جنت گھری ہے مکروہات و صبر سے پس جو شخص صبر کرے مکروہات پر دنیا کی تو داخل جنت ہوگا اور جہنم گھری ہے
لذات و شہوات سے پس جو شخص کہ دیوے اپنے نفس کو لذت اسکی تو داخل جہنم ہوگا اور فرمایا امیر المومنین
علیہ السلام نے کہ ترک گناہ آسان ہے بہ نسبت طلب توبہ سے اور کتنی خواہش ایک ساعت کی باعث حزن طویل ہوتی ہے اور
اسی سے ہی عدم اجتناب محقرات ذنوب سے فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ پرہیز کرو محقرات
ذنوب سے کہ وہ بخشی نہیں جاتے راوی نے کہا کہ محقرات ذنوب کیا ہیں فرمایا کہ مرد گناہ کرے پھر کہے کہ خوشا حال میرا اگر ہوتا
میرے لیے سوا اسکے اور فرمایا امام موسی کاظم علیہ السلام نے کہ نہ زیادہ سمجھو خیر کثیر کو اور نہ کم سمجھو تھوڑے گناہ کو کہ تھوڑے اکٹھے
ہوکر بہت ہوجاتا ہے اور فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے کہ سخت ترین ذنوب وہ ہے جسکا کرنیوالا اسکو خفیف سمجھے اور فرمایا
جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے کہ حقیر جانو کسی چیز کو شر سے ہر چند تمھاری آنکھوں میں صغیر نظر آوے اور نہ زیادہ سمجھو
کسی چیز کو خیر سے ہر چند تمھاری آنکھوں میں کثیر نظر آوے اسلیے کہ نہیں ہے کبیرہ ساتھ استغفار کے اور نہیں ہے صغیرہ ساتھ
اصرار کے اور فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ وہ ذنب نہیں بخشا جاتا کہ کلام مرد کا ہے کہ کاش کہ نہ مواخذہ ہوتا

بہتر اگر اس اور فرمایا جناب نے سو تحقیق کہ خدا نے پوشیدہ کیا ہے تین چیزوں کو تین چیزوں میں پوشیدہ کیا ہے اپنی رضا کو اپنی طاعت میں اور پوشیدہ کیا ہے اپنی نارضامندی کو اپنی معصیت میں اور پوشیدہ کیا ہے اپنے ولی کو اپنی خلق میں پس نہ خفیف سمجھے کوئی شخص کسی چیز کو طاعت سے اسلیے کہ وہ نہیں جانتا کہ کس میں خدا راضی ہوا اور نہ کم سمجھے کوئی کسی چیز کو معاصی سے کہ وہ نہیں جانتا کہ کس میں خدا ناراض ہوا اور نہ توہین کرے کوئی کسی شخص کی خلق خدا سے اسلیے کہ وہ نہیں جانتا کہ کون ولی خدا ہے اور فرمایا کہ نہ نگاہ کرو صغیر ذنب کی طرف لیکن نگاہ کرو اپنی جرأت کی طرف اور اسی سے ہے بعد ھم اجتناب کبائر فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے آیہ من یوت الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا میں یعنی جو شخص پا گیا حکمت تو دیا گیا خیر کثیر فرمایا کہ معرفت امام اور اجتناب ان کبائر کا جن پر خدا نے جہنم واجب کیا ہے اور فرمایا کہ ارشاد کیا امیر المومنین علیہ السلام نے کہ نہیں ہے کوئی بندہ لیکن اسپر چالیس پردہ ہیں تا اینکہ مرتکب ہو چالیس کبائر کا پس جب مرتکب ہوگا چالیس کبائر کا تو کھل جائینگی اس سے وہ سب پردے اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ جو اجتناب کرے کبائر سے تو خدا اسکے تمام گناہوں کو بخشیگا اور یہ قول خدا اسپر دلیل ہے ان تجتنبوا کبائر ما تنہون عنہ نکفر عنکم سیاتکم وندخلکم مدخلا کریما اگر اجتناب کروگے کبائر منہیات سے تو محو کرینگے ہم تمسے گناہ تمہارے اور داخل کرینگے ہم تمہیں بزرگ جا میں اور فرمایا امام موسی کاظم علیہ السلام نے اسی آیہ کی تفسیر میں جو اجتناب کرے ان کبائر سے جنپر خدا نے وعدہ جہنم کیا ہے جبکہ مومن ہو تو خدا محو کریگا اس سے گناہوں کو اسکے اور عباد بن کثیر نے پوچھا امام محمد باقر علیہ السلام سے کبائر کو فرمایا کہ کل وہ چیز جسپر خدا نے وعدہ جہنم کیا ہے اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے ایک حدیث میں کہ خدا نے مومنین کا نام عمل صالح کی وجہ سے مومنین رکھا ہے اور نہیں نام رکھا مومن قرآن میں اور نہ کسی اثر میں اسکا جو ارتکاب کبائر کرے اور جسپر خدا نے وعدہ جہنم کیا ہے اور نہیں نام رکھتے ہیں اسکا ساتھ ایمان کے بعد اس فعل کے اور فرمایا امام رضا علیہ السلام نے کہ جو شخص اقرار کرے توحید کا اور نفی تشبیہ کرے باری کی فرمایا اور اقرار رجعت یقین کرے اور اجتناب کرے کبائر سے تو وہ مومن برحق ہے اور وہ شیعہ ہے ہم اہلبیت کے ہی مولف کہتا ہے کہ جہاد دو ہیں جہاد نفس میں بہت سی چیزیں قابل لکھنے کے تھیں مگر اس رسالہ زیادہ کی گنجایش نہیں لکھا یازدہم فرار زحف سے یعنی بھاگنا جہاد سے قبل خدا نے عزوجل کہ ومن یولہم یومئذ دبرہ الا متحرفا لقتال او متحیزا الی فئۃ فقد باء بغضب من اللہ وماواہ جہنم وبئس المصیر اور جو شخص پھیرے اپنی پشت روز جہاد لیکن رجوع کرنا کسی جنگ کے لیے یا پناہ چاہنا طرف کسی گروہ کے پس تحقیق کہ بازگشت کی اسنے ساتھ غضب خدا کی اور جگہ اسکی جہنم ہے

اور وہ بڑی جگہ ہے وسائل الشیعہ میں ہے فرمایا امام رضا علیہ السلام نے کہ خدا نے حرام کیا ہے بھاگنے کو جہاد سے
اسلیے کہ اسمیں سبکی ہے دین کی اور استخفاف ہے رسولوں اور ائمہ کا اور ترک نصرت انکی ہے اعدا پر اور عقوبت
پہنچتی ہے انکو لیکن ترک پر اس امر کے جسکی طرف طلب کیے گئے ہیں اقرار ربوبیت و اظہار عدل و ترک جور و اماتت فساد اسلیے
کہ اسمیں جرات ہو جاتی ہے دشمن کو مسلمانوں پر اور جو ہوتا ہے اسمیں قتل و اسیری اور بطلان حق اسیکی وجہ سے ہوا اور دیگر فسادات
میں وہ واقع ہوئے سود کھانا باسبب قول خدای عزوجل کے الذین یاکلون الربوا لا یقومون الا کما
یقوم الذی یتخبطه الشیطان من المس ذلک بانهم قالوا انما البیع مثل الربوا و احل الله البیع
و حرم الربوا فمن جاءه موعظة من ربه فانتهی فله ما سلف و امره الی الله و من عاد
فاولئک اصحاب النار هم فیها خالدون وہ لوگ جو سود کھاتے ہیں نہیں کھڑے ہونگے مگر جس طرح
کھڑا ہوتا ہے وہ شخص جسکو مخبوط کر دیتا ہے شیطان آسیب سے اسلیے کہ انہوں نے کہا کہ خرید اینست کہ سوداگری مثل سود کے
ہے اور خدا نے حلال کیا بیع کو اور حرام کیا سود کو پس جسکے پاس آئے نصیحت اسکی خدا کی اور وہ باز رہا تو اسکی ہے وہ
جو کر چکا اور حکم اسکا خدا کی طرف ہے اور جو کوئی عود کرے پس وہ لوگ اصحاب جہنم ہیں اور اسی میں ہمیشہ رہینگے وسائل
الشیعہ میں ہے فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ ایک درہم سود کا خدا کے نزدیک سخت تر ہے ستر زناؤں سے جو
اپنی محرمات سے کرے اور دوسری حدیث میں فرمایا کہ سخت تر ہے تیس زنا سے جو اپنی محرمات سے کرے مثل عمہ و خالہ کے
اور فرمایا امام رضا علیہ السلام نے ایک حدیث میں کہ نہیں حرام کیا خدا نے سود کو مگر از راہ استخفاف کے حرام ہے اور استخفاف اس
حکم میں داخل ہوتا ہے کفر میں اور علت حرمت سود کی اس وجہ سے ہے کہ نیکی ضائع ہوتی اور مال تلف ہوتا اور لوگ رغبت کرتے سود
میں اور ترک کرتے قرض کو اور قرض امور نیک سے ہے اور اسلیے کہ سود میں فساد اور ظلم و ضائع کر دینا مال کا ہے اور فرمایا جناب
رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے کہ ای علی سود ستر جزو ہیں اور آسان تر انکا مثل اسکی ہے کہ اپنی ماں سے بیت اللہ میں زنا کرے
اے علی ایک درہم سود کا نزدیک خدا کے عظیم تر ہے ان ستر زناؤں سے جو اپنی محرمات سے بیت اللہ میں کیجائیں اور فرمایا کہ جو شخص
سود کھائے تو خدا اسکا شکم آتش جہنم سے بھر دیگا بقدر اسکے جتنا کھایا ہے اور اگر اس سے کوئی مال حاصل کرے تو نہ قبول
کریگا خدا اسکے عمل سے کچھ بھی اور رہیگا در لعنت خدا و ملائکہ میں ہمیشہ اور فرمایا کہ جب میں آسمان پر گیا تو دیکھا ایک گروہ
کو جو اٹھنا چاہتے ہیں اور اٹھ نہیں سکتے بسبب بڑائی شکم کے تو میں نے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں جبرئیل نے کہا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو

سود کھاتی تھی اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ جب خدا ارادہ کسی قوم کے ہلاک کا کرتا ہے تو ان میں سود پھیلتا ہے
اور فرمایا کہ سود خوروں کے جو ربا کھاتے ہیں آیا ہے ان کا مثل خدا نے اس شخص کے ساتھ دیا ہے جو اپنی ماں سے زنا کرے اور جناب صادق علیہ السلام
کو خبر پہنچی کہ ایک شخص ربا یعنی سود کھاتا ہے اور نام اسکا لبا رکھتا ہے فرمایا کہ اگر مجھے خدا اس پر قدرت دے تو میں اسکی
گردن ماروں اور فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ ارشاد کیا امیر المومنین علیہ السلام نے کہ سود لینے والا اور سود کا اور کھلانے
والا اور کاتب اسکا اور شاہد اسکا گناہ میں برابر ہیں اور فرمایا کہ لعنت کی ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے سود کے
کھانیوالے اور بائع اور مشتری اور کاتب اور گواہوں اسکے اور فرمایا کہ لعن کیا ہے آنحضرت نے سود میں پانچ شخص
کھانیوالے پر اسکے اور کھلانیوالے پر اور دونوں شاہدوں اور کاتب اسکے پر لعن کیا ہے سود وہ چیز جائز ہے فرمایا امام محمد
باقر علیہ السلام نے کہ نہیں ہے درمیان مرد اور اسکے فرزند کے اور درمیان اسکے اور اسکے غلام کے اور نہ درمیان اسکی زوجہ
کے سود اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ نہیں ہے درمیان مسلمان اور درمیان ذمی کے سود اور نہ درمیان عورت اور
اسکے شوہر کے سود اور علی بن جعفر نے اپنے بھائی امام موسی کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ اگر مرد اپنے غلام کو دس درہم اس
شرط پر دے کہ ادا کرے غلام ہر مہینہ میں دس درہم آیا حلال ہے فرمایا کوئی مضایقہ نہیں پھر پوچھا کہ اگر دے کوئی شخص
کسی شخص کو سو درہم واسطے کسی کام کے اس شرط پر کہ وہ دیا کرے پانچ درہم یا زیادہ یا کم آیا یہ بھی حلال ہے فرمایا نہیں یہ
سود محض ہے اور فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے کہ نہیں ہے درمیان ہمارے اور درمیان ہمارے اہل حرب کے
سود لیتے ہیں ہم انسے ہزار ہزار درہم بعوض ایک درہم کے اور لیتے ہیں ہم انسے اور نہیں دیتے انکو میان [illegible] میں
نقل ہے کہ ربا درمیان ہمارے اور درمیان انکے نہیں ہے لیکن نسخہ دیگر میں خلاف صریح ہے لیکن قاضی نے لینے اور دینے
دونوں کو جائز کیا ہے جیسا انسے منقول ہے لیکن کچھ شک نہیں اسکے ضعف میں جیسا فرمایا ہے صاحب جواہر الکلام نے اور آخر
خبر بھی انکے قول کی تائید کرتی ہے ستر هیم کھانا مال یتیم کا بظلم بسبب قول خدا کے ان الذین یاکلون اموال
الیتامی ظلما انما یاکلون فی بطونہم نارا وسیصلون سعیرا مولف کہتا ہے کہ اس
بحث میں احادیث اصلاح الرسوم بکلام المعصوم میں بہت سی نقل کر چکا ہوں اور یہ کتاب چھپکر شائع ہو چکی ہے صرف
ایک حدیث اس مقام پر لکھتا ہوں فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے کہ جب مجھے معراج ہوئی آسمان پر تو دیکھا
میں نے ایک گروہ کو جنکے شکم میں آگ بھری جاتی ہے اور انکے منہ سے نکلتی ہے پس میں نے کہا کہ یہ کون لوگ ہیں اے جبرئیل کہا

[illegible]

کہ وہ لوگ ہیں جو یتیموں کا مال از روے ظلم کھاتے تھے لیکن وہ صورتیں جسمیں تہمت نہو کر مال سے کھایا جاے
یہی قطع اس میں نہیں ہے چنانچہ جناب صادق علیہ السلام سے کہا کہ میری بہن کا یتیم بچہ میرے پاس ہے کبھی کبھی ایک چیز اسکے لیے ہدیہ آتی ہے تو میں اسی کی جانب
کھاتا ہوں پھر وہی چیز اسکے مال سے دیتا ہوں کبھی ایسا ہوتا ہے کہ اپنا کھانا اسکو کھلاتا ہوں … فرمایا کوئی مضائقہ نہیں …
ہشام بن حکم نے جناب صادق علیہ السلام سے پوچھا اس شخص کے لئے جو یتیموں کا متولی ہو کہ کھاوے اس کے مال سے …
بغیر اسکے کہ کتنی اجرت اسکی ہے … میں لیتا ہے … اور امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے …
… یتیم سے بقدر حاجت … کفایت کرے … قرض کے … اسے جو لیا ہے …
… ظاہر ہے ہمارے اصحاب کی روایت … کہ اسکی اجرت مثل … کفایت …
چہارم … السرف … خدا تعالی نے ان المسرفین ہم اصحاب النار …
ہیں … مولف کہتا ہے کہ اس میں بھی احادیث اصلاح … میں تفصیل سے بیان ہو چکی ہیں مگر بعض احادیث اس مقام پر
تفسیر … سے جو بعض علماء شیعہ سے … تفسیر … قرآن کی بعنایت الہی مجھے دستیاب ہوئی ہے
اور ترتیب تہذیب اسکی … تفاسیر مشہورہ مثل برہان و نور الثقلین وغیرہ ہماسی علیحدہ و اکمل ہے … تفسیر …
غایت … لکھتی ہیں تحت سورہ آل عمران تحت الفاظ … لفظ اسراف … ایک حدیث بحوالہ کافی جناب صادق علیہ السلام
… ہیں جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا ایک انصاری کے بارے میں جسنے وقت موت اپنے پانچ یا چھ غلام آزاد کیے
… اور اسکے … اولاد صغیر تھیں اگر آگاہ کرتے تم لوگ اسکی حال سے تو میں کبھی نہ چھوڑتا کہ اس شخص کو مسلمانوں میں
دفن … چھوڑ دیا کہ لوگوں سے سوال کریں پھر حضرت نے آیات مذمت اسراف کو پڑھا اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام
… اسراف کی ساتھ قلت برکت ہے اور فرمایا کہ اسراف تین چیزوں میں ہے حفاظت نکرنا اس کپڑے کی جو قابل حفاظت
… اور پانی خرمہ کا بیج پھینکنا اور گرانا بچے ہوے پانی کا اور نہیں ہے طعام میں اسراف لیکن وہ چیزیں جن میں اسراف
نہیں ہے تفسیر عیاشی میں … فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ نہیں ہے طعام میں اسراف اور اسحاق بن عمار نے جناب
صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ مومن کے دس پیراہن … فرمایا ہاں کہا میں نے بیس … فرمایا ہاں میں نے کہا تیس ہوں فرمایا ہاں
نہیں ہے اسراف … اور فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے …
… ہے اگر … فرمایا ہے کہ نکاح کرو جتنی عورتوں سے چاہو دو دو اور تین تین اور چار چار اور فرمایا … تمہارے نے

لیے جو اپنی قوت و ہمت سے بہم پہونچاویں یعنی لونڈیاں اور وہی حضرت ہیں کہ فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ
علیہ و آلہ نے کہ نہیں ہے کوئی نفقہ محبوب تر پیش خدا نفقہ میانہ روی سے اور دشمن رکھتا ہے خدا اسراف کو مگر حج و عمرہ میں پس
رحم کرے خدا اُس مومن پر جو حلال حاصل کرے اور خرچ میں میانہ روی کرے مولف کہتا ہے کہ ان احادیث کو وسائل میں
بھی حج کے باب میں بیان کیا ہے اور صحت بعض احادیث کی اسی سے ہم نے اُن کے ترجمہ کیا اور حلیۃ المتقین و وسائل
وغیرہ وسائل میں عبد اللہ بن سنان سے منقول ہے کہ کہا میں نے جناب صادق علیہ السلام سے کہ میری جان تم پر فدا ہو
آپکے والد ماجد فرماتے تھے کہ سفر حج میں محسوب ہوگا بعوض ہر درہم کے جو خرچ کریگا ہزار درہم پس کیا ہے اسکے لیے جو خرچ
کرے سفر زیارت امام حسین علیہ السلام میں فرمایا کہ محسوب ہوگا اسکے لیے بعوض ہر درہم کے ہزار ہزار تا انکہ دس تک شمار فرمایا
اور بلند کیے جاوینگے اسکے لیے درجات مثل اسکی اور رضا خدا کی بہتر ہے اسکے لیے اور دعا محمد و امیر المومنین و ائمہ علیہم السلام کی
بہتر ہے اسکے لیے اور وسائل ابواب احرام میں چند حدیثیں اس مضمون کی ہیں کہ ایک شخص نے پوچھا امام جعفر صادق علیہ السلام سے
کہ کبھی سفر مکہ میں ہم ہوتے ہیں پاس ہمارے کچھ بھی نہیں ہوتی ہے جس سے بدن کو ملیں پس ملتے ہیں آٹے سے اور دل کو الم ہوتا ہے
بخیال اسراف کے فرمایا کہ نہیں ہے اُس چیز میں جو درستی بدن کرے اسراف میں بھی کبھی مغز استخوان کا روغن زیتون میں ملا کر ملتا ہوں
بلکہ اسراف وہ ہے جس میں اتلاف مال و مضرت بدن ہو اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ حج کر
تے تھے خوشبو میں زیادہ اُس سے جو خرچ کرتے تھے طعام میں و در حلیۃ المتقین حدیث عثمان بن مظعون میں ہے فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ
علیہ و آلہ نے جو مجھے دوست رکھے تو خوشبو میں ہے وہ اسراف نہیں ہے مولف کہتا ہے کہ ان چودہ گناہوں کی آیات لکھکر
حسب جواہر الکلام فرماتے ہیں کہ لیکن وہ گناہ جنمیں تصریح عذاب کی وارد ہوئی نہ ملکی پس چودہ میں پھر آن جو ۱۴ وہ گویا ان
کیا ہے اور میں سلسلہ سابق سے لکھتا ہوں پندرہواں کتمان اسکا جسکو خدا نے نازل کیا بسبب قول خدائے عزوجل کے
الذین یکتمون ما انزل اللہ من الکتاب ویشترون بہ ثمنا قلیلا اولئک ما یاکلون فی بطونہم
الا النار ولا یکلمہم اللہ یوم القیامۃ ولا یزکیہم ولہم عذاب الیم وہ لوگ جو چھپاتے ہیں
اُس چیز کو جسکو نازل کیا خدا نے کتاب سے اور مول لیتے ہیں بعوض اسکے تھوڑا مول وہ لوگ نہیں کھاتے اپنے شکموں میں مگر آگ کو
اور نہ کلام کریگا انسے خدا روز قیامت اور نہ پاکیزہ کریگا انکو اور ہے انکے لیے عذاب سخت وسائل کتاب الامر بالمعروف
میں ہے فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے کہ جب ظاہر ہوں بدعتیں میری امت میں تو ظاہر کرے عالم علم اپنا اور جو نکریگا تو

اُسپر لعنت خدا کی ہو اور دوسری حدیث میں ہے کہ نور ایمان اُسکا سلب کر لیا جائیگا اور کتاب مذکور شروع باب وجوب الامر
والنہی و تحریم ترکہما میں جناب صادق و امام رضا علیہما السلام سے منقول ہے فرمایا کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر واجب ہیں اُس
شخص پر جسکی امکان میں ہو اور خوف اپنی نفس اور صحابت نرکھتا ہو اور امام جعفر صادق علیہ السلام نے انکار کیا ایک شخص پر
کسی امر میں اور اُسنے قبول نکیا حضرت نے سمجھا لیا اور چلے گئے و کتاب مذکور باب وجوب تحریف اہل المنکر الخ میں حدیث ابن منیر سے
منقول ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا اُنسے کہ میں باخبر رکھا گیا ہوں کہ تمہارے سفہا کو تمہارے علما آزار دیتے ہیں فرمایا کہ
کون امر مانع ہے تمہیں کہ جب کسی شخص کے بابت ایسی خبر پہونچے جس سے تم کراہت رکھتے ہو اور اُس سے ہم اذیت پہونچتے ہیں اور تم
پاس اُسکے اور سرزنش کرو اُسکی اور ملامت کرو اُسکی اور کہو اُس سے قول بلیغ میں نے کہا کہ میری جان فدا ہو اس حالت میں قبول
نہیں کرتے ہماری نصیحت کو فرمایا کہ ترک کرو اُنہیں اور اجتناب کرو اُنکی صحبت سے مؤلف کہتا ہے کہ اس مضمون کی چند حدیثیں
ہیں اور مدت عالم دو عمل میں بھی اُن کی ہو چکی ہیں وقت تقیہ و خوف نااہل سے کتمان علم کی اجازت ہے جیسا یہاں مقام اشارہ کیا ہے
گذر چکا [illegible] شانزدہم رو گردانی ذکر خدای عز و جل سے بسبب قول خدای جلیل کے قد آتیناک من لدنا
ذکرا من اعرض عنه فانه یحمل یوم القیامة وزرا خالدین فیه وساء لهم یوم القیامة حملا
تحقیق کہ دیا ہمنے تجھے اپنی پاس سے ذکر کو جو شخص منہ پہیرے اُس سے پس وہ اُٹھاویگا بروز قیامت بار گناہ کو ہمیشہ رہیگا اور برا
بوجھ انکے لیے بروز قیامت و وسائل الشیعہ ابواب کتاب الصلاة باب استحباب ذکر اللہ فی کل مجلس میں جناب صادق علیہ السلام سے منقول ہے
فرمایا کہ نہیں ہے کوئی مجلس جسمیں نیک اور فجار جمع ہوتے ہیں اور اُٹھتے ہیں بغیر ذکر خدا کے مگر یہ کہ وہ مجلس حسرت ہوگی اُنپر روز قیامت
اور مثل اسکے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ سے منقول ہے لیکن اُسمیں ہے کہ نہ ذکر کریں خدا کا اور نہ درود بھیجیں اپنے نبی پر مگر یہ کہ
مجلس حسرت و وبال ہوگی اُنپر اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ نہ ذکر کریں خدا کا اور نہ ذکر کریں ہمارا مگر وہ مجلس حسرت
ہوگی اُنپر روز قیامت پھر فرمایا کہ ارشاد کیا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ ذکر ہمارا ذکر خدا سے ہے اور ذکر ہمارے دشمن کا ذکر شیطان سے
ہے اور کتاب مذکور باب استحباب الجلوس مع الذین یذکرون اللہ الخ میں حدیث مرفوع منقول ہے کہ کہا لقمان نے اپنی فرزند سے
کہ اے فرزند اختیار کر مجالس کو [illegible] اگر دیکھے تو کسی گروہ کو جو ذکر خدا کرتے ہیں تو بیٹھ ساتھ اُنکے کہ اگر تو عالم ہے تو تیرا علم نفع
بخشیگا اور اگر جاہل ہے تو وہ تجھے تعلیم کرینگے اور شاید خدا اُنکو گھیرے رحمت سے تو تو بھی اُنمیں شامل ہوگا اور اگر دیکھے تو کسی گروہ کو
کہ ذکر خدا نہیں کرتے تو نہ بیٹھ ساتھ اُنکے اگر تو عالم ہے تو تیرا علم تجھے نفع نہ کریگا اور اگر جاہل ہوگا تو تیرا جہل زیادہ ہوگا اور شاید

اگر بعقوبت خدا گرفتار ہو تو تم بھی انکے ساتھ شامل ہو جاؤگے اور اُسی سے ہے اعراض ذکر ائمہ علیہم السلام سے

سپارہ اول آیت اتأمرون الناس بالبر باب استحباب تذکر فضل الائمہ میں جناب صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ملاقات کرو آپس میں ملاقات

کرنے سے قلوب زندہ ہوتے ہیں اور ہماری احادیث ذکر ہوتی ہیں اور احادیث ہماری مہربان کرتی ہیں بعض کو بعض پر پس اگر

تم انکو لیتے ہو تو نجات پاؤگے اور اگر ترک کروگے اسکو تو ہلاک ہوگے پس اخذ کرو اسی کو میں تمہاری نجات کا ضامن ہوں

اور کتاب مصباح الشریعہ میں امام محمد تقی علیہ السلام سے کہ فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ

ذکر علی ابن ابیطالب کا عبادت ہے اور علامات منافق سے ہے کہ نفرت کرتا ہے انکے ذکر سے اور اختیار کرتا ہے سننے کو قصہ ہائے

دروغ اور افسانہائے مجوس کے سننے پر فضائل آنحضرت کے اور قصہ ہائے دروغ مثل بوستان خیال و داستان امیر حمزہ و قصہ

رستم و عنتر وغیرہ کے ہیں پس جب انکو سنیگا تو اپنے تئیں مشغول کیا ایسے امر میں جو عبادت اور جانب شیطان سے ہے اور

روگردانی کی ذکر خدا سے اسوقت میں نقصان کیا حالت میں اسکے بسبب قول خدا کے ومن یرد فیہ

بالحاد بظلم نذقہ من عذاب الیم یعنی جو شخص ارادہ کرے بیت اللہ میں کج روی کا ساتھ کسی ظلم کے تو

چکھا وینگے ہم اسکو عذاب سخت سے تفسیر صافی میں جناب صادق علیہ السلام سے منقول ہے فرمایا کہ جو شخص عبادت

کرے اسمیں غیر خدا کی یا دوست رکھے غیر دوستان خدا کو تو وہ ملحد ہے ساتھ ظلم کے اور خدا پر لازم ہے کہ اسے عذاب سخت

چکھائے اور فرمایا کہ ہر ظلم اسمیں الحاد ہے اور مارنا خادم کا بغیر گناہ کے اسی سے ہے اور پوچھا کسی نے ادنی الحاد کو فرمایا

کہ تکبر ادنی الحاد ہے اور فرمایا کہ ہر ظلم جو کوئی شخص اپنے نفس پر مکہ میں کرے چوری یا کوئی چیز ظلم کی یا کسی پر ظلم کرے

تو میرے نزدیک وہ الحاد ہے اور اسی وجہ سے حرم میں رہنا ممنوع ہے اور فرمایا کہ یہ آیت نازل ہوئی ان لوگونکے

بارہ میں جو داخل کعبہ ہوئے اور معاہدہ کیا انہوں نے کفر اور انکار کا اس امر میں جو امیر المؤمنین کے بارہ میں نازل ہوا اور الحاد

کیا بیت اللہ میں بسبب ظلم کرنے انکے رسول اور انکے قائم مقام پر پھر ہے منع کرنا مساجد خدا سے

بسبب قول خدا کے ومن اظلم ممن منع مساجد اللہ ان یذکر فیہا اسمہ

وسعی فی خرابہا اولئک ما کان لہم ان یدخلوہا الا خائفین

لہم فی الدنیا خزی ولہم فی الآخرۃ عذاب عظیم اور کون ہے

زیادہ ظالم تر اس شخص سے جو منع کرے مسجد ہائے خدا کی کہ ذکر کیا جائے اسمیں نام اسکا اور سعی کرے اسکی ویرانی میں

یہ لوگ نہیں سمجھتے ہیں کہ خیال ہوا ہوں نہیں مگر سامان واسطے انکی دنیا میں جو بازی ہے اور واسطے انکی آخرت میں عذاب سخت ہے
مؤلف کہتا ہے کہ یہ آیت کفار کے باب میں اتری ہے جیسا تفسیر امام و صافی میں ہے کہ بعید و حکم اسکا ظاہر میں عام ہے
تو نزدیک ہم اذیت جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ سبب لعن خدا ہے عز و جل کہ الذین یؤذون اللہ
ورسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا والآخرۃ واعد لہم عذابا مہینا وہ لوگ جو اذیت دیتے ہیں خدا
و رسول کو لعنت کی ہے انپر خدا نے دنیا و آخرت میں اور مقرر کیا ہے انکے لیے عذاب خوار کنندہ مؤلف کہتا ہے کہ اس
آیہ میں مخصوص اذیت نبی مذکور نہیں لیکن سورۂ توبہ میں ہے الذین یؤذون رسول اللہ لہم عذاب الیم یعنی جو
لوگ ایذا دیتے ہیں رسولخدا کو انکے لیے عذاب سخت ہے تفسیر صافی میں تفسیر علی ابن ابراہیم سے منقول ہے کہ یہ آیہ اونکے باب میں نازل ہوا
ان لوگوں کے باب میں جنھوں نے غصب کیا حق امیر المومنین کا اور حق جناب فاطمہ کا اور فرمایا حضرت نے کہ
جسنے فاطمہ کو اذیت دی میری حیات میں مثل اسکی ہے جسنے اذیت دی اسکو بعد میری موت کے اور جسنے اذیت دی
اسکو بعد میری موت کی مثل اسکی ہے جسنے اذیت دی اسکو میری حیات میں اور جسنے اسکو اذیت دی اسنے مجھکو اذیت
دی اور جسنے مجھکو اذیت دی اسنے خدا کو اذیت دی اور یہ قول خدا دلیل ہے الذین یؤذون الآیۃ اور فرمایا
امیر المومنین کا بال پکڑ کر کہ جو اذیت دے اسکے ایک بال کو تو اسنے مجھکو اذیت دی اور جسنے مجھکو اذیت دی اسنے خدا کو اذیت
دی اور جسنے خدا کو اذیت دی تو اسپر لعنت خدا کی اور جناب صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ایک شب نماز عشا کے لیے
آنے میں جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے تاخیر کی پس آیا عمر اور دروازہ کھٹکھٹایا اور کہا کہ یا رسول اللہ عورتیں
اور بچے سو گئے پس نکلے جناب رسولخدا اور فرمایا کہ تمھیں جائز نہیں ہے کہ مجھکو اذیت دو اور مجھپر حکمرانی کرو بلکہ تم
لوگوں کو لازم ہے کہ سنو اور اطاعت کرو مؤلف کہتا ہے کہ احادیث اس مضمون کی بہت ہیں کہ جسنے ائمہ
علیہم السلام کو اذیت دی اسنے جناب رسولخدا کو اذیت دی اور اذیت شامل ہے گفتار و رفتار و جملہ امور کو جو عترت کا
اذیت ہو سکتی ہیں اور اسی سے یہ ہے توہین آل رسول بر خیر فاسق ہوں جلد دوازدہم بحار
حال امام حسن عسکری علیہ السلام میں تاریخ قم سے منقول ہے کہ احمد بن اسحق قمی جو کبار اصحاب حضرت سے اور شیخ قمیین
تھا ایک قرابت دار کو حضرت نے اپنے گھر میں آنے نہ دیا جب اجازت چاہی جب وہ بعد رحلت امام حسن عسکری علیہ السلام
گئے تو حضرت نے بھی اجازت نہ دی ... جب انھوں نے بہت تضرع زاری کی تو حضرت نے اجازت

دفن کیں انھوں نے وجہ اس عدم توجہی کی پوچھی حضرت نے فرمایا اسلیے کہ تو نے ہماری قرابت داروں کو اپنے مکان سے نکلوا دیا انھوں نے
عرض کیا تعظیم کی کہ میں نے اسوجہ سے انکو نہیں آنے دیا کہ شراب خواری سے توبہ کریں حضرت نے فرمایا کہ تو نے سچ کہا مگر ضرور تھا کہ احترام
ان لوگوں کا ہر حال میں واجب رکھو یہ تحقیر و توہین کیوں تو انکی بسبب غضب کے ہوئے انکو ہماری طرف سے کہ مجھ تو زن کا نگاہ اور وہ
یمن جبکہ الحمد واپس گئے تو ان سید کا بڑا اکرام کیا اور استقبال کو بھی لائے اور صدر مجلس میں بٹھایا اور جب ان سید کو
وجہ تعظیم تکریم کی معلوم ہوئی تو اپنے افعال قبیحہ سے توبہ کی اور بڑے پرہیزگار و متقی ہوگئے اور کتاب روضات
الجنات فی احوال العلماء والسادات حال سید فتح اللہ بن ہبة اللہ صاحب ریاض الابرار فی مناقب
الائمة الاطہار میں ہے کہ نقل کرتے ہیں وہ مناقب فی المناقب بحث لزوم احترام سادات سے کہ فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ نے جو شخص دیکھے کسی کو میری اولاد سے اور نہ اٹھے بغرض تعظیم کے تو اس نے مجھ پر ظلم کیا اور جس نے مجھ پر ظلم کیا وہ منافق ہے
اور نیز کتاب الاربعین سید علاء الدین سے کہ سلمان فارسی سے منقول ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
نے جو شخص دیکھے کسی ایک کو میری اولاد سے اور نہ کھڑا ہو واسطے بغرض اسکی تعظیم کی تو مبتلا کریگا خدا اسکو واسطے
ایسی بلا میں جسکی کوئی دوا نہو گی پھر فرمایا کہ یہ دونوں حدیثیں صراحت دلالت کرتی ہیں لزوم قیام پر
سادات کے جبکہ داخل مجلس ہوں اور چونکہ کوئی قائل فرق کا نہیں ہے پس شامل ہیں استحباب قیام پر واسطے سادات مومنین
کے بھی خصوصاً واسطے علما کے ہر چند سادات کی باب میں تاکید شدید ہو اور اسی سے ظاہر ہوتا ہے بطلان اس قول کا کہ قیام
مجالس میں تعظیماً واسطے آنے والے کے اہل مجلس سے بدعت ہے اور موید ہیں اسکی عمومات اور ہمنے تحقیق حق کی ہے اس میں
کتاب العشرة من تتمة النجاة میں حق اور توفیق تمام اسکی عطا فرمائے بمحمد وآلہ التسلیم استہزا ساتھ مومنین کے
بسبب قول خدا تعالے کے الذین یلمزون المطوعین من المومنین فی الصدقات والذین لا یجدون
الا جہدہم فیسخرون منہم سخر اللہ منہم ولہم عذاب الیم وہ لوگ جو برا کہتے ہیں ان
لوگوں کو جو رضائے خدا ڈھونڈھتے ہیں مومنین سے خیرات میں اور ان لوگوں کو جو نہیں پاتے مگر محنت و کوشش اپنی پس تمسخر کرتے ہیں
انسے تمسخر کیا خدا نے انسے اور انکی لیے عذاب ہے دردناک اور معنی تمسخر کی حدیث میں آ چکے ہیں اور وسائل الشیعہ احکام عشرت
باب تحریم اہانة المومن میں جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے فرمایا کہ جب جناب رسول خدا کو معراج ہوئی تو عرض کیا کہ خداوندا
کیا حال مومن کا ہے تیرے نزدیک فرمایا خدا نے اے محمد جو شخص میرے کسی دوست کی اہانت کرے تو بیشک کھلم کھلا مجھ سے لڑنے کو

نکلا اور مین بہت جلد ذکر کرتا ہون انہین دو سمتون کی آور فرمایا جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے کہ جو شخص
استخفاف کرے کسی فقیر مسلم کا تو حق خدا کا استخفاف کیا اور خدا روز قیامت ساتھ اسکی استخفاف کریگا
مگر یہ کہ توبہ کرے اور فرمایا کہ جو شخص مومن کو ذلیل سمجھے یا اسکی تحقیر کرے بسبب فقر اور قلت مال کے تو خدا اسے مشہور کریگا
روز قیامت اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ تحقیر کرو مومن فقیر کی کہ جو شخص تحقیر کریگا کسی مومن کی یا استخفاف
اسکا کریگا تو خدا اسکی تحقیر کریگا اور برابر اسکا دشمن رہیگا یہانتک کہ وہ باز آوے اسکی تحقیر سے یا توبہ کرے اور فرمایا کہ جو شخص
مخذول کرے اپنے بھائی مسلمان کو درحالیکہ قادر ہو اسکی مدد پر تو خدا اسے مخذول کریگا دنیا و آخرت مین
اور فرمایا جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے کہ جو شخص اہانت کرے کسی فقیر مسلمان کی بسبب اسکی فقر کے اور
استخفاف کرے اسکا تو خدا استخفاف کریگا ساتھ اسکی اور برابر وہ غضب و ناخوشی خدا مین رہیگا یہانتک
وہ اسے راضی کرے اور جو اکرام کرے کسی فقیر مسلم کا تو ملاقات کریگا ہنستا ہوا خدا سے پھر فرمایا کہ جو شخص ستم کرے
کسی فقیر پر یا تکبر کرے اس سے یا اسکو حقیر سمجھے تو خدا اسے حشر کریگا روز قیامت مثل چیونٹی کی صورت مردمین یہانتک
داخل جہنم ہوگا اور ابو ہارون کہتے ہین کہ فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے ایک جماعت سے اور مین بھی حاضر تھا کہ کیون تم
ہمارے ساتھ استخفاف کرتے ہو پس کھڑا ہوا ایک خراسانی اور کہا کہ پناہ بخدا اس سے کہ آپکا یا آپکے کسی امر کا استخفاف کیا جاے
فرمایا تو ایک منجملہ انکی ہے جنہون نے استخفاف کیا ساتھ میرے پس کہا اسنے کہ پناہ بخدا آپکی استخفاف سے فرمایا کہ کیا نہین سنا تھا
تو نے فلان کو کہتے ہوے اور ہم وقت جحفہ تھے اور وہ کہتا تھا کہ ایک میل مجھے سوار کرلے پس واللہ تو نے سر اٹھایا اور نہ
استخفاف کیا تو نے ساتھ اسکے اور جو استخفاف کرے ساتھ کسی مومن کے تو ہمارے ساتھ استخفاف کیا اور ضائع
کیا احترام خدا کو اور استخفاف سے بچنے کا مومن کو اپنے سے باز رکھنا ابو حمزہ کہتے ہین کہ پوچھا مین نے امام محمد
باقر علیہ السلام سے کہ آپ کیا فرماتے ہین اس مسلم کے باب مین جو کسی مسلم کے پاس آوے اور وہ اپنے گھر مین ہو اور اجازت
مانگے اور وہ اجازت نہ دے اور نہ خود باہر نکلے فرمایا کہ ای ابو حمزہ جو مسلمان بغرض زیارت کسی مسلمان کے ملنے کو
پاس آوے یا کسی حاجت کے لیے اور وہ اپنے گھر مین ہو اور یہ اجازت آنے کی چاہے اور وہ نہ دے اور نہ باہر نکلے
تو ہمیشہ لعنت خدا مین رہیگا یہانتک کہ وہ دونون ملاقات کرین مین نے کہا لعنت خدا مین رہیگا تا ملاقات فرمایا ہان
اور اسحاق بن عمار کہتے ہین کہ مین خدمت جناب صادق علیہ السلام مین گیا تو مجھے حضرت نے بچشم تحقیر دیکھا مین نے

کہا کہ کس امر نے آیا تو مجھ سے سہم کیا ہے فرمایا اس نے جس نے تجھ پر سہم کیا ہے شیعوں پر مجھے خبر پہونچی ہے اے اسحاق کہ تو نے اندر دروازہ
دربان کو بٹھلا دیا ہے کہ تجھ سے فقرای شیعہ کو دور کریں میں نے کہا کہ میری جان فدا ہو میں خائف شہرت کے تئیں ہوں فرمایا کہ بلا کا تو نے
خوف کیا تو نہیں جانتا کہ جب دو مومن ملاقات کرتے ہیں اور مصافحہ کرتے ہیں تو نازل کرتا ہے خدا دونوں پر رحمت اور ننانوے
حصے رحمت کا اسکے لیے ہوتا ہے جو زیادہ محبت میں اپنے ساتھی سے رکھتا ہے جب ملتے ہیں تو رحمت دونوں کو گھیر لیتی ہے اور حدیث میں آیا ہے
فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ جو مومن کہ ہو میان اسکے اور درمیان دوسرے مومن کے حجاب یعنی ترک ملاقات تو خدا اسکے
درمیان اسکے اور درمیان جنت کے ستر ہزار دیوار کھینچے گا کہ ایک دیوار سے دوسری دیوار تک ہزار برس کی راہ ہوگی اور فرمایا امام
رضا علیہ السلام نے حدیث طویل میں ملخص اسکا یہ ہے کہ تین شخص بنی اسرائیل کے تھے جنہوں نے ایک مومن سے ملاقات کی اسکے آنے
پھر جب ایک جگہ ہوئے تو معذرت عدم ملاقات کی نکلی ایک آگ آسمان سے نازل ہوئی اور سب جل گئے اور ایک شخص باقی رہا اور فرمایا
امام رضا علیہ السلام نے کہ مومن اور مومن ایک باپ و ماں سے ہے ملعون ہے ملعون ہے جو تہمت کرے اپنے بھائی پر ملعون ہے ملعون ہے جو خیانت
کرے مومن کی ملعون ہے ملعون ہے جو نہ نصیحت کرے اپنے بھائی مومن کی ملعون ہے ملعون ہے جو احتجاب کرے یعنی نہ ملاقات کرے اپنے
بھائی سے ملعون ہے ملعون ہے جو غیبت کرے اپنے بھائی کی بیان میں اور مومن ایک باپ سے ہے کافی میں امام محمد باقر علیہ السلام
سے منقول ہے فرمایا کہ مومن اور مومن ایک باپ و ماں سے ہے کہ خدا نے خلق کیا مومنین کو طینت جنان سے اور جاری کی انکی صورتوں میں
ہوائے جنت پس یہی وجہ ہے کہ وہ مومنین بھائی ہیں ایک باپ و ماں سے اور اسی واسطے منع کیا ہے حسد و خیانت مومن سے
امام علی رضا علیہ السلام نے اپنے آبا طاہرین سے روایت کی ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے کہ جو مسلمان ہے تو وہ
مکر و خدع نہ کرے کہ میں نے سنا جبرئیل سے کہ کہتے تھے کہ مکر و خدع جہنم میں ہے پھر کہا کہ نہیں ہے ہم سے جو خیانت کرے کسی مسلم کی
اور نہیں ہے ہم سے جو غل و غش کرے کسی مسلم سے الحدیث اور فرمایا کہ نہیں ہے ہم سے جو مکر کرے کسی مسلم سے اور فرمایا امیر المومنین علیہ السلام
نے کہ اگر نہ ہوتا مکر و خدع جہنم میں تو میں بڑا مکار ہوتا لوگوں کا اور بری ہے اس سے دو منہ اور دو زبان سے ملنا فرمایا جناب
صادق علیہ السلام نے کہ جو شخص ملاقات کرے مسلمانوں سے دو منہ اور دو زبان سے تو آویگا روز قیامت اس حال میں کہ اسکی دو
زبانیں ہونگی آگ کی اور فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ برا بندہ ہے وہ بندہ جو دو منہ اور دو زبان والا ہو تعریف
کرے اپنے بھائی کی جب پاس ہو اسکے اور کھائے اسکو یعنی غیبت کرے جب غائب ہو اگر اسکو کچھ ملے تو اسکا حسد کرے اور
اگر مبتلا ہو تو اسے مخذول کرے اور حدیث مرفوع ہے کہ فرمایا خدا نے جناب عیسیٰ سے کہ اے عیسیٰ چاہیے کہ زبان تیری

ظاہر و باطن میں ایک ہو اور اسیطرح قلب تیرا انہیں جیسا ہے کہ جسطرح دو زبانیں ایک ہیں وہان تین رنج و تکلیف ایک
میان میں ہو اور نہ دو قلب ایک سینہ میں ہیں اسیطرح دو زبان منہ میں اور روایت ہے امیرالمومنین سے فرمایا جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ
و آلہ نے کہ آویگا بروز قیامت دو زبان والا دو رخا ایک زبان اسکی گدی سے لٹکتی ہوگی اور ایک زبان اسکے آگے لٹکتی ہوگی
اور دونوں بازو سے آگ روشن ہوگی تا اینکہ تمام جسم اسکا زبانہ آتش ہوگا پھر کہا جائیگا کہ یہ دنیا میں منہ دیکھے دو
زبان والا تھا اسیطرح قیامت میں پہچانا جائیگا اور اُسی نسبت سے قطع ہوں یعنی نکالا گیا اُس سے نسخہ کافی میں
مفضل سے منقول ہے کہ سنا میں نے جناب صادق علیہ السلام سے کہ فرماتے تھے کہ نہیں جدا ہوتے دو شخص اسلام سے ایک دوسرے تو
ترک کرے مگر ایک اُن دونوں میں سے مستوجب بیزاری و لعنت ہوتا ہے اور کبھی دونوں ہو جاتے ہیں پس کہا معتب نے حضرت سے
کہ ظالم تو مستحق ہوتا ہے پس مظلوم کس وجہ سے ایسا ہوتا ہے فرمایا اسوجہ سے کہ اپنے بھائی کو اپنی طرف طلب نہیں کرتا اور
تغافل کرتا ہے اُسکے کلام سے اسکی لئے سنا میں نے اپنے پدر بزرگوار سے کہ جب نزاع کریں دو شخص اور ایک غالب آوے دوسرے
پر تو جاوے مظلوم پاس ظالم کے تا اینکہ کہے اُس سے کہ اے بھائی میں ظالم ہوں تا اینکہ قطع کرے جدائی کو درمیان
اپنے اور درمیان اپنے ساتھی کے پس حق تعالی جل حاکم عادل ہے لیگا عوض مظلوم کا ظالم سے اور فرمایا جناب صادق
علیہ السلام نے کہ ارشاد کیا جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے کہ نہیں ہے جدائی زیادہ تین دن سے اور فرمایا کہ جناب
رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے فرمایا کہ جب دو مسلمان جدائی کرتے ہیں اور تین دن تک صلح نہیں کرتے مگر دونوں
اسلام سے خارج ہوجاتے ہیں اور درمیان دونوں کے کوئی ولایت باقی نہیں رہتی پس جو ان دونوں سے
سبقت کرے کلام میں تو بروز قیامت سابق ہوگا جنت کی جانب میں اور وسائل الشیعہ میں ہے کہ ابو بصیر نے
پوچھا جناب صادق علیہ السلام سے کہ کوئی مرد قطع کرے اپنی قرابت دار کو جو مومن ہو فرمایا کہ نہیں سزاوار ہے
اُسکو کہ قطع کرے اور فرمایا کہ ابلیس شیطان خوش رہتا ہے جب تک دو مسلمان جدائی کریں پس جب ملتے ہیں دونوں ایک
زانو دوسرے زانو سے شیطان مستی سے رکھ دیتا ہے اور جدا ہو جاتے ہیں جوڑ اسکے اور ندا کرتا ہے کہ وای ہو اُسپر
اور فرمایا جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے ایک حدیث میں کہ نہیں حلال ہے مسلمان کے لیے کہ جدائی کرے اپنے
بھائی سے زیادہ تین دن سے اور فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ نہیں ہیں دو مومن جو جدائی کرتے ہیں زیادہ
تین دن سے مگر میں بیزار ہوں ان دونوں سے پس عرض کی کسی نے کہ یہ حال ظالم کا ہے پس مظلوم کیوں ایسا ہے فرمایا کہ کیوں

مظلوم ظالم کے پاس نہیں جاتا اور کہتا کہ میں ظالم ہوں تا آنکہ دونوں صلح کریں اور فرمایا جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ
وآلہ نے کہ ای ابوذر پرہیز کر اپنے بھائی کے بگاڑنے سے اسلئے کہ اعمال نہیں قبول ہوتی بگاڑنے سے ای ابوذر میں منع کرتا ہوں
تجھکو بگاڑنے سے پس اگر ضروری کر بولا ہی تو نہ جدائی کر ان سے تک کامل تین دن تین دن میں جو مر جاوے درحالیکہ
تارک ہو اپنے بھائی کا تو جہنم سزاوار اسکا اولی ہے مولف کہتا ہے ای اخوان دین پناہ مانگو خدا سے کہ ترک ہونے
سے بگاڑنے کے مورد لعنت خدا اور رسول و ائمہ طاہرین علیہم السلام ہو جسپر خدا کی لعنت ہو اسکا کہیں ٹھکانا نہیں
اور اسی سے قطع رحم ہے اور احادیث اسکی آئندہ آوینگی انشاء اللہ تعالے اور اسی سے ہی عالم فی ایذاء مومنین
فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ خدا فرماتا ہے کہ مجھ سے لڑنا چاہتا ہے وہ شخص جو ایذا دیوے میرے بندہ مومن کو اور
مجھ سے امان چاہتا ہے وہ شخص جو اکرام کرے میرے بندہ مومن کا اور فرمایا کہ جب روز قیامت ہوگا تو ایک منادی
ندا کریگا کہ کہاں ہیں ایذا دینے والے میرے دوستوں کے پس ایک گروہ اٹھیگا جنکے منہوں پر گوشت نہوگا پس کہا جاویگا
کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اذیت دی مومنین کو اور نصب عداوت کی انسے اور عناد کیا انسے اور درشتی کی انسے
دین میں پھر حکم دیا جاویگا انکو جہنم میں لیجانے کا پھر فرمایا کہ تھے وہ لوگ جو مثل انکے اعتقاد رکھتے تھے لیکن انھوں نے حبس
کیا حقوق کو انکی اور فاش کیا راز کو انکی اور جامع الاخبار میں ہے فرمایا جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے کہ جو
شخص اذیت دیوے کسی مومن کو تو اسنے اذیت دی مجھے اور جسنے مجھے اذیت دی اسنے خدا کو اذیت دی اور جسنے خدا کو اذیت
دی وہ ملعون ہے توریت و انجیل و زبور و فرقان میں ہے اور دوسری حدیث میں ہے کہ پس اسکے اوپر ہے لعنت خدا و ملائکہ
و تمام لوگوں کی اور فرمایا کہ جو شخص غمگین کرے کسی مومن کو پھر دیوے اسے تمام دنیا تو نہوگا کفارہ اسکا اور نہ
ماجور ہوگا اسپر اور فرمایا کہ جو شخص دیکھے مومن کو ایسی نظر سے جو ڈرانے والی ہو اسکو تو خدا ڈراویگا اسکو اس روز
کہ نہیں سایہ ہوگا سوائے اسکے سایہ کے اور حشر کریگا اسکا چیونٹی کی صورت میں مع اسکی گوشت اور جسم اور جمیع اعضا یہاں تک
کہ پہنچیگا اپنی جگہ پر اور روایت ہے امیر المومنین سے فرمایا کہ جو شخص مومن کے بابت میں کہے وہ امر جسکو اسکی آنکھوں نے
دیکھا ہے اور کانوں نے سنا ہے جو اس مومن کے عار کا باعث اور بے مروتی کا باعث ہو تو ہوگا ان لوگوں میں
جنکے بابت میں خدا فرماتا ہے کہ وہ لوگ جو دوست رکھتے ہیں کہ فحش شائع ہو ان لوگوں میں جو ایمان لائے ہیں انکے لئے عذاب
دردناک ہے اور فرمایا کہ جو شخص روایت کرے اپنے بھائی مومن پر کوئی روایت جس سے ارادہ اسکا عار و بے مروتی کا

اسکے ہو تو محشور کریگا خدا اُسکو طینت رہنا کی مین طبقہ اسفل جہنم کی اور اُسکو ہمیشہ باد رکھنا لغزشہائے
مومن کو واسطے سرزنش [illegible] فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ وہ اقرب مین بندہ کی طرف کفر کی ہوتا ہے یہ
کہ بھائی چارہ کرے کوئی شخص کسی سے دین پر پھر شمار کرے اُسکی لغزشون کو تا کہ رنج دے اُس سے اُسکو
کسی روز اور جناب صادق علیہ السلام نے روایت کی ہے کہ اے گروہ جو اسلام لایا زبان سے اور نہیں خالص ہوا ایمان
اُسکے قلب مین غیبت کرو مسلمین کی اور نہ پیروی کرو انکی پوشیدہ امور کی پس جو شخص پیروی کریگا انکی پوشیدہ
باتون مین پیروی خدا کریگا اُسکی پوشیدہ باتون مین اور جسکی پیروی خدا کریگا وہ فضیحت ہوگا اگرچہ اپنے گھر مین ہو
اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ ادنیٰ وہ چیز جس سے مرد خارج ہوتا ہے ایمان سے یہ ہے کہ بھائی چارہ کرے
کوئی مرد کسی سے واسطے دین پر پھر شمار کرے لغزشین اُسکی تا کہ شرم دلاوے اُسکو کسی روز اور فرمایا ہے کہ ارشاد
کیا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ جو کوئی فاش کرے کسی گناہ کو تو ہوگا مثل اُسکے جسنے ابتدا کی
ہو اُسمین اور جو شخص شرم دلاوے کسی مومن کو کسی امر مین تو نہ مریگا جب تک خود اُسکا مرتکب نہ ہوگا اور فرمایا جناب
صادق علیہ السلام نے کہ جو شخص سرزنش کرے کسی مومن کی تو خدا اُسکی سرزنش کریگا دنیا و آخرت مین وہ

اسے ہی فاش کرنا راز مومن کا اور بیان کرنا وہ امر جو باعث عیب اُسکا ہو فرمایا جناب
صادق علیہ السلام نے کہ جو شخص روایت کرے کسی مومن پر ایسی روایت جس سے ارادہ کرے اُسکی زشتی و بدی کا وہ
فروتنی کا تاکہ گر جاوے نظر مردم سے تو خارج کریگا خدا اُسکو اپنی ولایت سے طرف ولایت شیطان کی جسکو شیطان
بھی قبول نکریگا اور محمد بن فضیل نے جناب امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے کہا کہ میری جان فدا ہو میرے اخوان سے بھی
وہ بھائی ہے جس سے مجھکو وہ خبر پہونچتی ہے جسکو مین برا سمجھتا ہون پس مین پوچھتا ہون اُس سے تو وہ انکار
کرتا ہے حالانکہ مجھے ثقات سے خبر پہونچی ہے فرمایا کہ اے محمد تیرے کان اور آنکھ خطا کی پس اگر شہادت دین پاس
تیرے پچاس قسامہ اور کہے وہ مومن کوئی امر تو تصدیق کر اُسکی اور تکذیب کر انکی اور نہ فاش کر اُسکی
کسی چیز کو جو باعث زشتی و بدمروتی اُسکی ہو کہ ہوگا تو ان لوگون سے جو دوست رکھتے ہین کہ بدی شائع ہو اُن
لوگون مین جو ایمان لائے ہین واسطے انکے عذاب سخت ہے دنیا و آخرت مین اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے
کہ جب [illegible] احباب کسی پر تو فرمایا حوارین سے کہ جب تک مین کہون اُس سے نہ کہنا [illegible]

ایک شخص نے تو کہا بعض جو اُن میں تھا کہ روح اللہ فلان نے تھا ایسا ویسا فرمایا اُس سے جناب عیسیٰؑ نے کہ کیا کیا تو نے
اُسنے کہا کہ نہیں جو اُسنے کہا تھا کہ واللہ نہیں کیا جناب عیسیٰؑ نے فرمایا کہ اپنے بھائی کی تصدیق کرو اور اپنی ابصار کی تکذیب
کرو اور ایسے ہی بہت سے شخص ہیں کہ جو بعض شخص میں حق فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے ان دو شخصوں کی بابت جو
کہ آپس میں گالی گلوچ کرتے ہیں کہ شروع کرنے والا انکا ظالم تر ہے اور گناہ اسکا اور اسکے ساتھی کا اُسی پر ہے جب تک کہ مظلوم
سے عذر نہ کرے اور جناب امام محمد باقر علیہ السلام روایت کرتے ہیں کہ فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے کہ دشنام دینا مومن کا فسق ہے اور قتال اسکا کفر ہے اور گوشت کھانا اسکا یعنی غیبت کرنا معصیت ہے اور حرمت
اسکے مال کی مثل حرمت اسکے خون کے ہے اور فرمایا کہ جو شخص باز رہے آبرو سے لوگوں کے تو خدا اُس شخص کی لغزش معاف کریگا روز قیامت
اور جو شخص باز رکھے غضب اپنا لوگوں سے تو باز رکھیگا خدا اُس سے غضب اپنا روز قیامت اور فرمایا جناب امام
محمد باقر علیہ السلام نے کہ نہیں شہادت دی کسی نے کسی پر کفر کی کبھی مگر اعتراف کیا ایک نے اسکا اگر شہادت دی
ہے کافر پر تو سچ کہا اور اگر وہ شخص مومن ہے تو رجوع کرتا ہے کفر خود اسی پر پس بچتے رہو طعن سے مومنین پر اور فرمایا
جناب صادق علیہ السلام نے کہ جب کہا کسی نے اپنے بھائی مومن کو کہ اُف تو خارج ہوا اُسکی ولایت سے اور جب کہا
کہ تو میرا دشمن ہے تو کافر ہوا ایک انکا اور نہیں قبول کرتا خدا مومن سے کسی عمل کو درحالیکہ وہ خیال بد رکھتا ہے اپنے
بھائی مومن سے اور فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ نہیں ہے کوئی انسان جو طعن کرتا ہے خاص مومن پر مگر مرتا ہے بری
موت اور سزاوار ہے کہ نہ رجوع کرے طرف خیر کی اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ ارشاد کیا جناب رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ نے کہ خدا نے خلق کیا مومنین کو اپنے نور عظمت و جلال کبریائی سے پس جو شخص طعن کرے اُن پر یا رد کرے اُن پر تو
رد کیا خدا پر اور نہیں ہے خدا کی طرف سے کسی چیز میں بلکہ وہ شریک شیطان ہے یعنی ولد شیطان ہے اور فرمایا جناب صادق
علیہ السلام نے کہ لعنت جب خارج ہوتی ہے لعنت کرنے والے سے تو متحرک ہوتی ہے درمیان اسکے اور درمیان اُسکے جسپر لعنت
کرتا ہے پس اگر راہ پاتی ہے اُسی کی طرف ورنہ رجوع کرتی ہے لعنت کرنے والے کی طرف اور وہ مستحق تر اسکا ہوتا ہے پس پناہ مانگو خدا سے
اس سے کہ کسی مومن پر لعنت کرو پس لعنت تمہارے اوپر وارد ہوگی اور اسی سے ہے خائف کرنا مومن کا
فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ ارشاد کیا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے کہ جو شخص نظر کرے کسی مومن کی طرف
ایسی نظر کہ ڈراوے اُسکو تو ڈراویگا خدا اُسکو اُس دن کہ نہ سایہ ہوگا اُسدن سوا اُسکے سایہ کے اور فرمایا جناب

صادق علیہ السلام نے فرمایا جو شخص ڈراوے کسی مومن کو کسی حکومت سے تاکہ پہنچاوے اُسکو کوئی مکروہ اور نہ پہنچے اُسکو
تو وہ جہنم میں ہے اور جو شخص ڈراوے کسی مومن کو کسی حکومت سے تاکہ پہنچے اُسکو کوئی مکروہ اور پہنچ جاوے تو وہ فرعون
و آل فرعون کے ساتھ ہوگا جہنم میں اور فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے کہ نہیں حلال ہے مسلمان کو کہ ڈراوے
مسلمان کو اور اسی سے منع فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ ارشاد کیا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم نے کہ آیا نہ آگاہ کروں میں بدترین سے تمہارے کہا لوگوں نے کہ ارشاد فرمایا کہ جو نمامی کی لیے چلتے ہیں اور جدائی
ڈالتے ہیں درمیان دوستوں کے اور ستم کرنے والے ہیں خلق پر عیب میں اور فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ
جنت حرام ہے ان لوگوں پر جو چلتے ہیں ساتھ نمامی کے اور فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے کہ ایک نو در
نہ داخل ہوگا جنت میں قتات میں نے کہا کہ یا رسول اللہ قتات کون ہے فرمایا کہ نمام ہے اے ابوذر صاحب جنت
نہیں کہ آیا عذاب سے جدا آخرت میں اے ابوذر جو شخص کہ دو منہ والا ہو دو زبان والا ہو دنیا میں تو وہ
دو منہ والا ہوگا جہنم میں اے ابوذر مجلسیں ساتھ امانت کی ہونی چاہییں اور افشا کرنا تیرا راز اپنے بھائی کا
خیانت ہے لیس اجتناب کر اس سے اور اجتناب کر مجلس لغزش سے اور جناب صادق علیہ السلام نے آبائی طاہرین سے روایت
کرتے ہیں فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے کہ چار شخص اذیت دینگے اہل جہنم کو اپنی اذیت کی سبب سے
اور پئے جاوینگے گرم پانی جہنم کا اور چلاوینگے ہائے وائے سے کہینگے اہل نار آپس میں کہ کیا وجہ ہے کہ یہ چار ہماری
اذیتوں میں ہمکو اذیت دیتے ہیں پس ایک شخص ہے ایک تابوت شرارہ آتش کا لٹکایا ہوگا اور ایک شخص کی آنتیں
کھینچی جاوینگی اور ایک شخص کے دہان سے ریم و خون جاری ہوگا اور ایک شخص گوشت اپنا کھاتا ہوگا پس کہا جاویگا
تابوت والے سے کہ کیوں تم لوگوں کی اذیتوں میں اذیت دیتا ہے تو کہیگا کہ وہ مرگیا درحالیکہ اسکی گردن پر
لوگوں کے مال تھے اور اُسنے ادا کی نیت نہیں کی اور نہ وفا کی پھر کہا جاویگا اُس سے جسکی آنتیں کھینچی جاتی ہونگی
کہ یہ کون ہے جسنے ہماری اذیتوں میں اذیت دی ہے تو وہ کہیگا کہ نہیں پروا کرتا تھا کہ پیشاب اسکے جسم میں کہاں
لگا پھر کہا جاویگا جسکے دہان سے ریم و خون نکلتا ہوگا کیا وجہ ہے کہ اسنے ہم لوگوں کی اذیتوں میں ہمکو اذیت
دی تو وہ کہیگا کہ یہ نگاہ کرتا تھا ہر کلمہ بد کو اور اُسے بیان کرتا تھا پھر کہا جاویگا اُس سے جو گوشت اپنا کھاتا
ہوگا کہ یہ کون ہے جسنے ہمکو اذیت دی ہے تو وہ کہیگا کہ یہ لوگوں کا گوشت کھاتا تھا ساتھ غیبت کے

اور نمامی کی لیے چلتا تھا اور فرمایا جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے کہ جو شخص چلے کسی نمامی میں درمیان
دو شخصوں کے تو خدا مسلط کریگا اُسپر اُسکی قبر میں آگ جو جلاویگی اُسکو قیامت تک اور جب نکلیگا اپنی
قبر سے تو خدا مسلط کریگا اُسپر ایک مار سیاہ جو نوچیگا گوشت اُسکا یہانتک کہ داخل جہنم ہوگا اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام
نے منصور سے کہ نہ قبول کر اپنی قرابت دار کی بابت میں حرف نہ چغلخوران اہلبیت کے بابت بالیقین قابل اعانت ہو تو قول اُس شخص کا جسپر
خدا نے جنت کو حرام کیا ہی اور جگہ اُسکی جہنم ہی اسلیے کہ نمام جھوٹی گواہی دینے والا ہے اور شریک ابلیس کا ہے درمیان لوگونکی
فریب دینے میں اور خدا فرماتا ہی کہ ای لوگ جو ایمان لائے ہو اگر فاسق تمھارے پاس کوئی خبر لاوے تو تحقیق کرو
ایسا نہو کہ ایذا پہنچاو تم کسی قوم کو ساتھ نادانی کے پس ہو گے اوپر فعل اپنے نادم حالانکہ واجب ہے تجھپر کہ صلہ کر اُس سے
جو تجھسے قطع کرے اور عطا کر اُسے جو تجھکو محروم کرے اور بخشدے اُسے جو تجھپر ظلم کرے پس لائق نہیں الا انھیں سے صلہ
کرنیوالا باکا صلہ کرنے والا وہ ہے کہ جب تجھے نی قرابت دار قطع رحم کریں تو وہ صلہ رحم کرے اور چند حدیثیں اسمضمون
کی نقل کی ہیں کہ نمام داخل جنت نہوگا اور جناب صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا نے وحی کی طرف جناب موسی کے
کہ بعض صحاب تیرا تیری نمامی کرتا ہے پس اُس سے پرہیز کر جناب موسی نے عرض کیا کہ خدایا میں اُسے نہیں پہچانتا پس بتلا
مجھکو کہ پہچانوں میں جب خدا نے فرمایا کہ ای موسی میں نے تو اُسکی نمامی کی برائی کی ہو اور تو مجھے تکلیف دیتا ہے کہ میں نمام ہوں
پس کہا جناب موسی نے کہ پھر کیا کروں پس تقسیم کیا اصحاب کو حسب الحکم ہوا جب اُس نمام نے معلوم کیا تو آکر کہا کہ میں نمامی کرتا تھا اور
واللہ اب نہ کرونگا اور ایسی ہی ہے کج خلقی ساتھ مومن کے فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ ارشاد کیا جناب
رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے کہ بدخلق کی توبہ قبول کرنے سے خدا نے انکار کیا ہے کسی نے کہا کہ کیوں یا رسول اللہ فرمایا
کہ جب توبہ کریگا ایک گناہ سے تو واقع ہوگا اُس گناہ میں جو اُس سے عظیم تر ہوگا اور فرمایا کہ وحی کی خدا نے بعض انبیا پر
کہ بدخلقی فاسد کرتی ہے عمل کو جسطرح فاسد کرتا ہے سرکہ شہد کو اور اسمضمون کی چند حدیثیں ہیں اور فرمایا کہ صحبت نبی
میں کہ یا علی ہر گناہ کی لیے توبہ ہے مگر بدخلقی کی اسلیے کہ بدخلق جب نکلتا ہے ایک گناہ سے تو داخل ہوتا ہے دوسرے گناہ
میں اور فرمایا کہ لازم ہے خوش خلقی کو کہ خوش خلقی لامحالہ جنت میں ہے اور بچو بدخلقی سے کہ بدخلقی لامحالہ جہنم میں
اور فرمایا کہ ارشاد کیا امیر المومنین علیہ السلام نے کہ نہیں ہے کوئی گناہ مگر اسکی توبہ ہے اور نہیں ہے کوئی توبہ کنندہ مگر
توبہ اسکی صحیح ہوتی ہے سوا بدخلق کی اسلیے کہ وہ نہیں توبہ کرتا کسی گناہ سے مگر واقع ہوتا ہے دوسرے گناہ میں جو بدتر اُس سے ہے

آل عمران سورۃ
پارہ ۳

بسبب بلکہ بسبب وعدہ و عہد شکنی و قسم شکنی بسبب قول خدا عزوجل کے ان الذین
یشترون بعہد اللہ و ایمانہم ثمنا قلیلا اولئک لا خلاق لہم فی الاخرۃ
ولا یکلمہم اللہ ولا ینظر الیہم یوم القیامۃ ولا یزکیہم ولہم عذاب
الیم وہ لوگ جو مول لیتے ہیں ساتھ عہد خدا اور اپنی قسموں کے تھوڑی قیمت یہ لوگ نہیں ہے حصہ انکے لیے آخرت
میں اور نہ کلام کریگا خدا اُنسے اور نہ دیکھیگا انکی طرف بروز قیامت اور نہ پاک کریگا انکو اور انکے لیے عذاب
سخت ہے تفسیر صافی میں جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ سے منقول ہے فرمایا کہ جو شخص قسم کھائی جس سے قطع کرے
مال اپنے بھائی کا تو ملاقات کریگا خدا سے در حالیکہ وہ اُسپر غضبناک ہوگا اور نازل کی ہے خدا نے تصدیق اسکی
اپنی کتاب میں ان الذین یشترون الآیۃ مؤلف کہتا ہے کہ احادیث مذمت قسم دروغ کی مذمت
کذب میں بیان ہو چکی ہیں فقط لیکن وہ حالت جسمیں مخالفت قسم کی جائز ہے۔ وسائل الشیعہ میں ہے
سعید اعرج نے جناب صادق علیہ السلام سے پوچھا اُس مرد کی بابت جو قسم کھاتا ہے مگر ترک اسکا افضل ہے اور اگر ترک نکرے تو
خائف ہے گناہ پر آیا ترک کرے فرمایا کہ کیا تو نے نہیں سنا قول جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ کو کہ جب دیکھے تو کوئی خیر اپنی
قسم سے تو ترک کر اُسے اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ جب قسم کھائی کوئی شخص کسی امر پر اور جسپر قسم کھائی ہے
اُسکا بجا لانا بہتر ہے اسکے ترک سے تو بجا لاوے اسے جو بہتر ہے اور نہیں ہے کفارہ اسپر اور فرمایا کہ جو شخص قسم کھائی اور
دیکھے خلاف اُسکا بہتر اس سے تو بجا لاوے اسے پس یہی اسکی قسم کا کفارہ ہے اور اسکے لیے ایک حسنہ ہے اور ان مضامین کی
چند حدیثیں ہیں اور نجیہ عطار سے منقول ہے کہ میں نے سفر کیا ساتھ امام محمد باقر علیہ السلام کے طرف مکہ کی پس حضرت نے
اپنے غلام کو کوئی حکم دیا اور اُسنے مخالفت کی تو حضرت نے فرمایا کہ واللہ میں تجھے مارونگا اے غلام پس نہ دیکھا میں نے
مارتے ہوئے پس میں نے عرض کی کہ آپ نے اپنے غلام کے مارنے کی قسم کھائی تھی اور میں نے مارتے نہ دیکھا پس فرمایا کہ کیا
تم نے نہیں سنا ہے ان تعفوا اقرب للتقوی یعنی اگر عفو کروگے تو قریب ہے پرہیزگاری سے اور زرارہ نے امام محمد باقر
علیہ السلام سے پوچھا کہ کوئی شخص قسم سے مغالطہ کھاتا ہے کہ اپنے عیال کے لیے کوئی چیز مول نہ لیگا فرمایا کہ مول لے
اور نہیں ہے کوئی چیز اسکی قسم میں اور اسمضمون کی چند حدیثیں ہیں اور اسحاق بن عمار نے جناب صادق علیہ السلام
سے پوچھا کہ کسی شخص کے ذمہ قرض ہو اور جسکا قرض ہے وہ قسم کھلواتا ہے کہ نہ نکلیگا شہر سے جبتک اسے آگاہ نہ کرے فرمایا

کہ نہ نکلی تب تک آگاہ نہ کروں میں نے کہا کہ اگر اسے آگاہ کریگا تو پھر وہ نہ چھوڑیگا فرمایا کہ اگر یہ شخص سمجھتا ہے ضرر اپنے
نفس اور اپنے عیال پر تو نکل جاوے اور کوئی گناہ اسپر نہیں ہے لیکن وہ حالت جسمیں قسم در وقع جائز ہے
سعد اشعری نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا اس شخص کے باب میں جسکو سلطان قسم کھلائے طلاق و غیرہ کی اور کھائی
وہ قسم فرمایا اسپر کچھ گناہ نہیں ہے اور پوچھا اس شخص کے باب میں جو خائف ہوا اپنے مال پر حاکم سے پس قسم کھائی تاکہ
نجات پاوے اس سے فرمایا کوئی گناہ اسپر نہیں ہے اور پوچھا میں نے کہ قسم کھائی کوئی شخص اپنے بھائی کے مال کے لیے
جسطرح قسم کھاتا ہے اپنے مال کے لیے فرمایا ہاں جائز ہے اور امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے آبا طاہرین سے روایت
کی ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے کہ قسم کھا کر جھوٹ کہا اور بچا اپنے بھائی کو قتل سے اور زرارہ نے
امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ ہم مال لیکر عشار یعنی محصول والوں پر کہ مال لیتا ہے اسکے پاس سے جاتے ہیں وہ لوگ
ہم سے قسم کھلاتے ہیں پھر ہمیں چھوڑ دیتے ہیں اور بغیر قسم کے راضی نہیں ہوتے فرمایا کہ قسم کھا وہ شیرین تر ہے خرما سے اور
فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ تقیہ ہر ضرورت میں ہے اور تقیہ کرنے والا آگاہ تر ہے اسکے وقت پڑنے پر اور فرمایا
کہ جب قسم کھائی مرد تقیہ سے تو اسے کوئی ضرر نہیں جب مجبور کیا جاوے اور مضطر ہو طرف اسکی اور نہیں ہے کوئی
چیز جسکو خدا نے حرام کیا ہے مگر اسے حلال کیا ہے اس شخص کے لیے جو اسکی طرف مضطر ہو مولف کہتا ہے کہ
واللہ کو اگر کسیطرح نہیں بلکہ واللہ برفع تقیہ سے کہے تو قسم نہو گی جیسا تفسیر امام میں ذکر کیا گیا ہے اور ابو الصلاح نے
امام موسی کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ میری ماں نے مجھے اپنا حصہ ایک مکان میں دیدیا تو میں نے کہا کہ حاکم موافق
اسکے حکم نہ دیگا لیکن اسکا خریدنامہ لکھدے اسنے کہا کہ جو چاہے کر اور جو تجھے ملسکے پس میں نے مضبوطی سے لیا اور بعض
وارث چاہتا ہے کہ میں قسم اسکی کھاؤں کہ میں نے زر ثمن دیا ہے حالانکہ میں نے کچھ نہیں دیا تو آپکی کیا رای ہے فرمایا
قسم کھا اسکی اور نیت کر اسکی ہبہ کی صدق کی لیکن وہ حالتیں جنمیں قسم منعقد نہیں ہوتی فرمایا جناب
صادق علیہ السلام نے کہ قسم تین طرح ہیں ایک قسم وہ ہے جسمیں کفارہ نہیں ہے اور ایک قسم وہ ہے جسمیں کفارہ ہے
اور ایک قسم غموس ہے جو موجب جہنم ہے پس وہ قسم جسمیں کفارہ نہیں ہے یہ ہے کہ قسم کھائی کسی نیکی پر کہ اسکو بجا نہ لاویگا تو
کفارہ اسکا یہ ہے کہ اسے بجا لاوے اور وہ قسم جسمیں کفارہ ہے یہ ہے کہ قسم کھائی کسی معصیت پر کہ اسکو کرے پس پھر
نہ کرے اسکو تو جسپر کفارہ ہے اور وہ قسم غموس وہ ہے جو جہنم کا باعث ہے قسم کھائی کوئی شخص کسی مسلمان کے حق

حبس ذکر کیا ہے بیان مجمع البحرین میں ہے کہ قسم غموس بفتح غین یعنی جھوٹی قسم جس سے قطع کرتا ہے قسم کھانے والا
اپنے حق کو جو اسکا ہے غیر کیلیے باوجود علم اسکے کہ خلاف واقع ہے اور نہیں ہے اسمین کفارہ بسبب شدت گناہ اسکی اور نام
اسکا غموس اسوجہ سے ہوا کہ وہ ڈوبا دیتی ہے قسم کھانے والے کو گناہ میں پھر جہنم میں اور جناب صادق علیہ السلام
نے فرمایا ہے کہ ارشاد کیا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے کہ نہیں ہے قسم فرزند کیلیے ساتھ اپنے والد کے اور نہ غلام
کیلیے ساتھ اپنے آقا کے اور نہ عورت کیلیے ساتھ اپنے شوہر کے اور نہیں ہے نذر معصیت میں اور نہیں ہے قسم قطع رحم
یعنی بگاڑ میں اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ نہیں جائز ہے قسم حلال کرنے میں حرام کو اور نہ حرام کرنے میں
حلال کو اور نہ قطع رحم میں اور فرمایا اس شخص کے بارہ میں جسنے قسم کھائی ہے کہ نہ کلام کریگا اپنے قرابتدار سے فرمایا
کوئی چیز نہیں ہے کلام کرے اس سے جسکی نہ کلام [illegible] کھائی ہے اور فرمایا کہ نہیں ہے قسم غضب میں اور نہ قطع
رحم میں اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ ہر قسم جس سے تقرب خدا کا ارادہ نہ کیا جائے طلاق یا آزاد کرنے
میں تو وہ کوئی چیز نہیں ہے اور بہت سی احادیث اسمضمون کی منقول ہیں اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے
کہ ہر قسم جو بغیر خدا کی ہو تو وہ خطوات یعنی پھرانا شیطان سے ہے بیان یعنی جو شخص قسم کھائے اپنے باپ یا ماں یا اولاد یا اپنی
آنکھ یا دیگر اشیا کی جو غیر خدا ہے تو یہ قسم منعقد نہیں ہوتی اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ نہیں ہے قسم غضب میں اور نہ
قطع رحم میں اور نہ جبر میں اور نہ اکراہ میں راوی کہتا ہے کہ میں نے کہا کہ کیا فرق ہے جبر و اکراہ میں فرمایا کہ جبر حاکم کیطرف سے
ہوتا ہے اور اکراہ زوجہ اور ماں باپ کیطرف سے ہوتا ہے اور نہیں ہے یہ کوئی چیز اور علی بن مہزیار نے امام محمد تقی علیہ السلام سے
پوچھا اس قول خدا کو واللیل اذا یغشی والنہار اذا تجلی قسم ہے رات کی جب چھا جائے اور قسم دن کی جب روشن ہو
اور قول خدا والنجم اذا ہوی قسم ستارے کی جب گرے اور جو اسکی مثل ہے فرمایا کہ خدا قسم کھاتا ہے اپنی خلق سے
جسکی چاہتا ہے اور نہیں جائز ہے خلق کیلیے کہ قسم کھائیں مگر خدا کی اور امام محمد باقر علیہ السلام سے بھی مثل اسکی منقول ہے
مولف کہتا ہے کہ قسم کھانا لوگوں کا ساتھ حقوق ائمہ علیہم السلام سامنے آنحضرت کے اور تعرض نکرنا آنحضرت کا
احادیث کثیرہ میں مذکور ہے پس یہ قسم مستثنیٰ ہوگی اس حکم سے اور اگر عورت قسم کھائے شوہر سے کہ نکاح بعد اسکے
نکریگی اور اسیطرح قسم کھائی کہ شوہر کے پاس شہر سے باہر نہ نکلیگی تو قسم منعقد نہوگی اور احادیث اسکی وسائل
میں منقول ہیں حدیث سوم قطع رحم فرمایا خدا جلیل نے الذین ینقضون عہد اللہ من بعد میثاقہ

يقطعون ما امر الله به ان يوصل ويفسدون في الارض اولئك لهم اللعنة ولهم سوء الدار
وہ لوگ جو توڑتے ہیں عہد خدا کا بعد مضبوط کرنے اسکے اور قطع کرتے ہیں اس چیز کو کہ امر کیا ہے خدا نے کہ وصل کیا جائے اور
فساد کرتے ہیں زمین میں ان لوگوں پر لعنت ہے اور واسطے انکے برا گھر ہے اور فرمایا فهل عسيتم ان توليتم ان تفسدوا
في الارض وتقطعوا ارحامكم اولئك الذين لعنهم الله فاصمهم واعمى ابصارهم کیا ہو تم وقت
اسکے کہ اگر والی ہو تم تو فساد کرو زمین میں اور قطع کرو اپنے ارحام کو یہی لوگ وہ جن پر لعنت کی ہے خدا نے اور بہرا کیا ہے
انکو اور کور کیا ہے انکی آنکھوں کو اور آیت اولی میں معلوم ہوا کہ اشارہ ہے ادھر کہ معطوف ہے قطع و افساد سے اور آیت
دوم میں باوجود اسکے کہ ان میں مشتمل ہے وعید پر ساتھ عذاب کے لیکن یہ کہا جائے کہ عذاب سمجھا جاتا ہے لعن اور بہرا ہونے سے انکے
اور صافی تفسیر آیت اولی میں ہے فرمایا جناب [illegible] نازل ہوئی یہ آیت رحم آل محمد میں اور کبھی
تیری قرابت میں یہ حکم ہوتا ہے پس ہو تو ان لوگوں میں جو کہتے ہیں کسی امر میں کہ یہ ایک امر ہے اور فرمایا کہ رحم یعنی قرابت
معلق ہو گی ساتھ عرش کے کہیگی کہ خدایا صلہ کر اس سے جس نے مجھ سے صلہ کیا اور قطع کر اس سے جس نے مجھے قطع کیا اور وہ رحم
آل محمد ہے اور دلیل ہے قول خدا کی والذين يصلون ما امر الله به ان يوصل وہ لوگ جو صلہ کرتے
ہیں اس امر میں جسکے صلہ کا خدا نے حکم دیا ہے اور رحم ہر قرابت دار ہے اور کافی میں ہے جناب صادق علیہ السلام سے روایت کرتے
ہیں کہ فرمایا جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے کہ بالکل بغض مونڈنے والا ہے اور مراد میری آل کی مونڈنے والی سے یہ نہیں ہے
بالکہ دین مونڈنے والی ہے اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ بہتر کرو اس خیر سے جو مونڈنی ہے کہ وہ مار ڈالتی
ہے لوگوں کو میں نے کہا کہ مونڈنے والی کیا چیز ہے فرمایا کہ قطع رحم اور راوی کہتا ہے کہ میں نے جناب صادق علیہ السلام
سے عرض کیا کہ میرے بھائی اور اولاد عم نے مکان کو مجھپر تنگ کیا ہے اور ایک مکان میں مجھکو جگہ دی ہے پس اگر آپ مجھے
فرمائیں تو میں لے لیتا ہوں انکی قبضہ سے یہ بات فرمایا کہ صبر کر کہ خدا تیرے لیے کشایش فرمائیگا راوی کہتا ہے کہ میں
چلا آیا اور صبر کیا پس وبا پھیلی اور وہ سب مرگئے اور کوئی بھی انمیں باقی نہ رہا پس میں حضرت کی خدمت میں آیا تو حضرت
نے پوچھا کہ تیرے گھر والے کیا ہوئے میں نے کہا سب مرگئے اور کوئی بھی باقی نہ رہا فرمایا بسبب اسکے کہ انہوں نے جو تیرے ساتھ
سلوک کیا اور تجھے رنج دیا اور تجھسے قطع رحم کیا ہلاک ہوئے کیا دوست رکھتا ہے تو کہ وہ باقی رہتے اور تجھپر تنگی کرتے میں نے کہا
ہاں قسم خدا کی اور فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ کتاب علی علیہ السلام میں ہے کہ تین خصلتیں ایسی ہیں جنکا عامل

کبھی نہ دیتا اگر وہاں اُنکا کچھ لیتا ہی تو اور قطع رحم اور قسم دروغ جس سے خدا کا غضب جلد آتا ہی اور وہ طاعت جسکا
جلد تر ثواب ملتا ہی وہ صلۂ رحم ہی اور اگر کوئی گروہ کافر ہوں اور صلۂ رحم کرتے ہوں اُن کے مال زیادہ
ہوتے ہیں اور صاحب ثروت ہوتے ہیں اور رہتے ہیں ... قطع رحم کرنا لوگوں کو اور گھروں کو ویران کر دیتا
ہے اور نسل کو قطع کر دیتا ہی اور ایک شخص نے شکایت کی خدمت جناب صادق علیہ السلام میں اپنے اقربا کی حضرت
نے فرمایا کہ صبر کر پس اُسنے کہا کہ وہ یہ کرتے ہیں تو یہ کرتے ہیں فرمایا کہ تو چاہتا ہی کہ مثل اُنکی ہو جاوے اور رحم سے
کی طرف خدا نظر نفرمائی اور فرمایا امیر المؤمنین علیہ السلام نے اپنے خطبہ میں کہ میں پناہ مانگتا ہوں اُن گناہوں سے
جو جلد فنا کر دیتے ہیں پس ابن الکوا نے پوچھا کہ کیا کوئی گناہ ہی جو جلد فنا کر دیتے ہیں فرمایا ہاں وہ قطع رحم ہی وہ لوگ جو
مجتمع ہوتے ہیں اور غمخواری کرتے ہیں ... خدا اُنکو رزق زیادہ دیتا ہی اور وہ لوگ جو
جدائی کرتے ہیں اور قطع رحم کرتے ہیں بعض کو بعض سے خدا اُنکو رزق سے محروم کرتا ہی باوجود یہ کہ وہ متقی و پرہیزگار
ہوتے ہیں اور فرمایا کہ جب قطع کرینگے قرابت اپنوں کو تو اموال شریروں کے ہاتھوں میں ہو جائیگا اور کافی میں باب
مجالسۃ اہل المعاصی میں جناب صادق علیہ السلام نے اپنے پدر بزرگوار سے روایت کی ہی کہ فرمایا جناب سید الساجدین
علیہ السلام نے مجھ سے کہ اے فرزند نگاہ کر پانچ شخصوں کو پس صحبت کر اُنسے اور نہ کلام کر اُنسے اور نہ ہمسفر ہو اُنکا
راستے میں ... تمہارے لئے میں فدا ہو جاؤں وہ کون ہیں فرمایا کہ پرہیز کر صحبت کذاب سے کہ وہ مثل سراب ہی یعنی ... آپ کے نزدیک
کرتا ہی تیرے لیے بعید کو اور دور کرتا ہی تیرے لیے قریب کو اور پرہیز کر صحبت فاسق سے کہ وہ تجھے بیچ ڈالیگا ایک لقمہ یا اس سے کم
پر پس اور پرہیز کر صحبت بخیل سے کہ وہ تجھے مخذول کریگا اپنے مال میں جب تجھے اُسکی طرف سخت احتیاج ہوگی اور
پرہیز کر صحبت احمق سے کہ وہ چاہتا ہی کہ تجھے نفع پہونچاوے اور ضرر پہونچاتا ہی اور پرہیز کر صحبت قاطع رحم سے
کہ پایا ہی میں نے اُسکو کتاب خدا میں ملعون تین جگہ پر فرمایا خدا نے فہل عسیتم الآیۃ لیکن کیا ہو تم قریب اسکے کہ اگر والی
ہو تم تو فساد کرو زمین میں اور قطع کرو اپنی قرابتوں کو وہ لوگ ہیں جن پر لعنت کی ہی خدا نے اور بہرا کر دیا ہی
اُنکو اور کور کیا ہی اُنکی آنکھوں کو اور فرمایا الذین ینقضون الآیۃ یعنے وہ لوگ جو توڑتے ہیں عہد
خدا کا بعد اسکے کہ محکم کر چکے ہیں اُسکو اور قطع کرتے ہیں اُس چیز کو کہ حکم کیا ہی خدا نے کہ وصل کیا جاوے اور فساد کرتے ہیں زمین
میں ان لوگوں کیلئے لعنت ہی اور واسطے اُنکے بُری جگہ ہی اور فرمایا ہی بقرہ میں الذین ینقضون عہد اللہ من

بعد میثاقه ویقطعون ما امر الله به ان یوصل ویفسدون فی الارض اولئک هم الخاسرون
یعنے وہ لوگ جو توڑتے ہین عہد خدا کو بعد مضبوط کرنے اسکے اور قطع کرتے ہین اسکو کہ امر کیا ہے خدا نے اُسکے وصل
کیا جانیکا اور فساد کرتے ہین زمین مین وہ لوگ ہین نقصان پانیوالے اور خصال مین ہے کہ امام رضا علیہ السلام اپنے آبا ے
طاہرین سے روایت کی ہے کہ فرمایا جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے کہ جب مین آسمان پر گیا تو دیکھا ایک رحم یعنے
قرابتدار کو جو عرش سے لٹکا ہوا تھا قرابتدار کی فریاد کرتا ہے خدا سے پس کہا مین نے اُس سے کہ کسقدر درمیان
تیرے اور درمیان اسکے آبا مین پشت ہے کہا کہ ملتا ہے چالیس پشت مین بیست و چہارم محاربہ رہزنی فرمایا خدا نے
انما جزاء الذین یحاربون الله ورسوله ویسعون فی الارض فسادا ان یقتلوا او یصلبوا سورہ مائدہ
او تقطع ایدیهم وارجلهم من خلاف او ینفوا من الارض ذلک لهم خزی فی الدنیا پارہ ۶
ولهم فی الآخرة عذاب عظیم جزا یہی ہے کہ جو ان لوگون کی جو لڑتے ہین خدا اور رسول سے اور دوڑتے ہین زمین مین
فساد کرنے کو یہ کہ قتل کیے جائین یا دار پر کھینچے جائین یا کاٹے جائین ہاتھ اور پیر انکے جانب مخالف سے یا دور کیے جائین اس
زمین سے یہ واسطے انکے رسوائی ہے دنیا مین اور واسطے انکے آخرت مین عذاب عظیم ہے اور یہ رجوع کرتا ہے طرف کفر اور عمد
کی دونون امر سے وسائل الشیعہ ابواب المحارب مین ہے بشر خثعمی نے جناب صادق علیہ السلام سے رہزن کے باب مین
پوچھا اور کہا کہ لوگ کہتے ہین کہ امام کو اسمین اختیار ہے جو چاہے کرے فرمایا کہ نہین ہے ایسا کہ جو چاہے کرے بلکہ سزا دیگا انھین
بقدر گناہ انکے جو شخص قطع کرے راہ کو اور قتل کرے اور مال لے لے تو ہاتھ اور پیر اسکے کاٹے جائینگے اور سولی دیا جائیگا
اور جو شخص قطع کرے راہ اور قتل کرے اور مال نہ لے تو قتل کیا جائیگا اور جو شخص رہزنی کرے اور مال لیلے اور قتل نکرے تو ہاتھ
اور پیر اُسکے کاٹے جائینگے اور جو رہزنی کرے اور نہ لے مال اور نہ قتل کرے تو دور کیا جائیگا اُس زمین سے اور دوسری
حدیث مین ہے کہ راوی نے پوچھا حضرت سے محارب یعنی رہزن کو اور کہا کہ ہمارے اصحاب شیعہ کہتے ہین کہ امام کو اسمین اختیار ہے
جو چاہے ہاتھ پیر کاٹے جو چاہے قتل کرے فرمایا کہ نہین یہ چیزین مجمل وہ ہین کتاب خدا مین لیکن جب رہزن قتل کرے اور مال لیلے
تو قتل کیا جائیگا اور دار پر کھینچا جائیگا اور جب قتل کرے اور نہ لے مال تو قتل کیا جائیگا اور اگر مال لے اور قتل نکرے
تو ہاتھ پیر کاٹے جائینگے اور اگر بھاگ جاوے پھر پکڑا جاوے تو ہاتھ پیر قطع کیے جائینگے مگر یہ کہ توبہ کرے پس اگر توبہ کریگا تو ہاتھ
پیر قطع کیے جائینگے اور حدیث امام محمد تقی علیہ السلام مین ہے کہ اگر رہزن رہزنی کرین فقط اور کسی کو قتل نکرین اور

ان لا یلین تو قید کئے جاینگے اور یہی اوشہر سے نکالے گئے ہیں الحدیث بیست و پنجم غنا سبب قبل خدا کے و من
الناس من یشتری لہو الحدیث لیضل عن سبیل اللہ بغیر علم و یتخذہا ھزوا اولئک
لہم عذاب مہین بعض لوگ ہیں وہ ہیں جو مول لیتے ہیں کھیل کی باتوں کو تاکہ گمراہ کریں راہ خدا سے بغیر علم کے
اور ٹھہراویں راہ خدا کو ہنسی اُن لوگوں کے لیے ہے وہ عذاب ہے جو خوار کرنے والا ہے تفسیر صافی میں ہے کہ تفسیر علی بن
ابراہیم میں ہے کہ مراد غنا اور شراب خواری و جمیع آلات لہو ولعب سے ہے اور کافی میں ہے فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے
کہ غنا آشیانہ نفاق ہے اور فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ غنا اُن چیزوں سے ہے کہ جن پر خدا نے وعدہ جہنم کیا ہے
پھر اسی آیت کو تلاوت فرمایا اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ ایک شیطان ہے جسکو قفند کہتے ہیں جب کسی کے
گھر میں چالیس دن تک بربط بجایا جاتا ہے اگر [illegible] تو ان ہر عضو اپنا صاحب مکان کے ہر عضو پر رکھتا ہے
پھر ایک پھونک پھونکتا ہے پس وہ شخص بے غیرت ہو جاتا ہے [illegible] عورت اسکی زنا کرتی ہے اور وہ غیرت نہیں کرتا بیان
بربط باجا عجمی ہے جو سینہ بط کی مشابہ ہوتا ہے اور بجانے والا اسکو سینہ پر رکھتا ہے اور ہر چند اس حدیث میں مخصوص
بربط کو فرمایا مگر مقصود ہر قسم کی باجے سے ہی ہے جیسا آخر حدیث سے ظاہر ہے اور جامع الاخبار میں ہے فرمایا جناب
رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ محشور ہوگا صاحب طنبور روز قیامت حالیکہ منہ اُسکا سیاہ ہوگا اور ہاتھ میں
اُسکے ایک طنبور ہوگا آگ کا اور اسکے سر پر ستر ہزار ملک ہونگے ہر ایک ملک کے ہاتھ میں ایک گرز ہوگا جس سے مارینگے اسکے
سر و منہ پر اور محشور ہوگا صاحب غنا اپنی قبر سے اندھا اور بہرا اور گونگا اور محشور ہوگا زنا کار مثل اسکی اور صاحب
مزمار یعنی صاحب نے مثل اسکی اور صاحب دف مثل اسکی اور فرمایا کہ غنا افسون زنا ہے بیان یعنی جسطرح افسون سے مطلب
کو حاصل کرتے ہیں اسی طرح غنا سے مطلب زنا حاصل ہوتا ہے اور فرمایا جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے کہ نہیں بلند کرتا
کوئی آواز اپنی ساتھ غنا کے مگر خدا بھیجتا ہے دو شیطانوں کو اسکے شانوں پر جو مارتے ہیں اپنی ایڑیوں سے اسکے
سینہ پر تا اینکہ چپ ہووے مولف کہتا ہے کہ اور احادیث حرمت غنا اور ناچ و ہر قسم کے باجوں کی اصلاح الرسوم
میں بیان کر چکا ہوں اور علامہ مجلسی صراط النجات میں فرماتے ہیں کہ گناہوں سے ہے غنا و سرود و خوانندگی و راجح تر
عرف ایک باجا لکڑی کا بناتے ہیں جسکو عود کہتے ہیں مثل طنبور و چنگ و قانون و طنبچہ و چار تار و سہ تار و ستار اور امثال اسکے اور
بجانا نای و شتر و ہل و سنج و طبل کا کرنا و نفیر و بجانا تنبک و دائرہ اور بقصد غنا ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر مارنا اور

پھر سکھنا اور سننا اور باجا اور قرآن کو نغمہ وصوت بلند سے پڑھنا اور تجربہ اور اگون کا عمل میں لانا مگر یہ کہ بصوت حزین یا حسن پڑھیں اور اس حکم سے مستثنیٰ کیا ہے مرثیہ پڑھنے کو مصائب امام حسین علیہ السلام میں اور حد ترک اعراب یا تشدید شعر کی گھٹانے میں کہتے ہیں اور مستثنیٰ کیا ہے نوحہ کرنے کو جو پیچھے میت کے باہم حق کہیں اور نہ زد عروسی سے جو اور زنان عورتیں گھر میں ہی مقام پر ان جاتی ہیں لوگ آواز مردوں کی نہ سنیں اور مرد ان کو نہ دیکھیں اور صدا ان کی نہ سنیں جب جاتی ہیں لیکن جو کبھی اس کا فتنہ نہیں دیا اور اسی قبیل سے ہے باجا مردوں عورتوں کا مجلسوں میں اور مسخرگی کرنا اور ادام بنانا اپنی بہانہ بازی سے کھولنا اور بنانے والی ان باجوں کے اور خریدار ان کے اور بیچنے والے اور دلال یہ سب گناہ میں شریک ہیں اور اجرت ان کی حرام ہے اور اسی طرح سے حال ان لوگوں کا جو مردوں کو بسبب جوانی کی مائل لہو و لعب کرتے ہیں اور در   باتی تھی لیکن وہ غنا جو جائز ہے

پس اصلاح الرسوم میں بیان ہو چکا ہے کہ جو عورتیں عروسی میں بلا تحریک گاویں اور اقوال باطلہ نہ ہوں اور مرد آواز ان کی نہ سنیں اور اسی طرح زن نائحہ جو میت کے حال میں نوحہ کرتی ہے درصورتیکہ اقوال باطلہ سے نہ ہو تو جائز ہے اور دف بجانے کا قول عروسی میں اور قول جواز صدا اشتر ہنکانے میں ضعیف ہے لیکن مرثیہ امام حسین علیہ السلام درصورتیکہ راگ و راگنی سے خالی ہو بلکہ مقصود محض رونے اور رلانے سے ہو تو حسن صوت اور اس نوحہ میں شامل ہوگا جو جائز ہے جیسا اقوال بعض علما سے مستفاد ہوتا ہے لیکن جواز باجے کا ماتم امام حسین علیہ السلام میں پس نا پسندیدہ ہے کہ بہت سی کتب مورخین مثل منتخب التواریخ میں مذکور ہے کہ اویس قرنی کنار آب فرات وضو کر رہے تھے کہ آواز طبل کی ان کے کان میں آئی پس پوچھا کہ یہ آواز کیسی ہے لوگوں نے کہا کہ آواز طبل سپاہ شاہ ولایت ہے کہ بقصد جنگ معاویہ جاتی ہیں پس اویس حضرت سے ملحق ہوئے اور جہاد نامہ بحار میں بطریق مخالفین جنگ صفین میں مذکور ہے کہ جناب علی علیہ السلام طبل بجاتی تھی ہر چہار جانب لشکر معاویہ کے اور کہتی تھی کہ علی منصور ہیں اور یہ دونوں روایتیں خود غیر معتبر و طریقہ مخالفین سے ہیں اور تواریخ کا اعتبار مثل کتب احادیث نہیں خصوصاً جب احادیث سے معارض ہوں اور یہ روایتیں باوجود غیر معتبر ہونے کے مخالف ہیں احادیث و اجماع علماء فرقہ ناجیہ سے پس اس طرح حجت نہیں ہو سکتیں اور اگر یہ حجت تسلیم کر لی جائیں تو جو روایات جناب رسول خدا کا ناچ دکھلانے کی عائشہ کو صحاح اہلسنت میں ہیں انکا تسلیم کرنا بھی لازم ہوگا نعوذ باللہ

من هذه الخرافات لیست متّو تمسّکهم زنا فرمایا خدا تعالیٰ نے ولا یزنون ومن یفعل ذلک یلق اثاما
یضاعف له العذاب یوم القیامة ویخلد فیه مهانا اور وہ لوگ جو زنا نہیں کرتے ہین اور جو
شخص کریگا ایسا تو پاویگا عقوبت سے دو گنا کیا جائیگا اسکے لیے عذاب روز قیامت اور ہمیشہ رہیگا اسمین ذلیل
اور ہو کر تفسیر صافی مین تفسیر علی ابن ابراہیم سے کہ آثام نام ایک چشمہ ہے جہنم مین گندھک کا جسکے آگے
حرارت جہنم ہیچ ہوگا اسمین وہ شخص جو عبادت کرتا تھا غیر خدا کی اور وہ شخص جسنے قتل کیا اس نفس کو جسے
خدا نے حرام کیا اور ہونگے اسمین زناکار اور دو گنا کیا جائیگا انپر عذاب اسمین اور وسائل الشیعہ مین
ابو حمزہ سے منقول ہے کہ مین جناب سید الساجدین علیہ السلام کے پاس بیٹھا تھا ایک شخص آیا اور کہا کہ مین عورتون
سے عیال ہون پس ایکدن زنا کرتا ہون اور ایکدن روزہ رکھتا ہون کہ یہ کفارہ اسکا ہو فرمایا حضرت نے کہ
نہین ہے کوئی چیز محبوب تر نزدیک خدا کے اطاعت سے پس نہ زنا کر اور نہ روزہ رکھ پس کھینچا اسکو امام محمد باقر علیہ السلام
نے اور فرمایا کہ امید زناکار تو عمل اہل نار کرتا ہے اور امید کرتا ہے کہ داخل جنت ہوگا اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام
نے فرمایا جناب یعقوب نے اپنے فرزند سے کہ اے فرزند زنا نہ کرو کہ اگر طیر زنا کرے تو بال اسکے گر جائینگے اور فرمایا
کہ زناکار کے لیے چھ خصلتین ہین تین دنیا مین اور تین آخرت مین لیکن وہ جو دنیا مین ہین پس نور رو جاتا رہتا ہے
اور زنا باعث فقر ہوتا ہے اور جلد فنا کر دیتا ہے لیکن وہ جو آخرت مین ہین پس ناراضامندی خدا اور سوء
حساب اور ہمیشگی جہنم مین اور فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ جب زناکار زنا کرتا ہے تو نکل جاتی ہے اس سے
روح ایمان پس اگر استغفار کرے تو پھر عود کرتی ہے اور نہین زنا کرتا زناکار اور وہ مومن باقی رہتا ہے
اور نہین شراب پیتا درحالیکہ وہ مومن ہے اور نہین چوری کرتا درحالیکہ وہ مومن ہے اور فرمایا جناب رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ نے کہ زنا باعث فقر ہے اور مکانات کو ویران کر دیتا ہے اور فرمایا کہ نہین فریاد کی
زمین نے خدا کی طرف مثل فریاد کے تین امر مین ان چار سے جب آب گرایا جاتا ہے یا غسل زنا کا کیا جاتا ہے یا سو جاتا ہے
قبل طلوع آفتاب کے اور وہ جناب منبر پر تشریف لے گئے اور فرمایا کہ تین شخص ہین جنکے نکلنے سے خدا روز قیامت
کلام نہ کریگا اور نہ انکے گناہ سے پاک کریگا اور نہ دیکھیگا انکی طرف بوڑھا زناکار اور بادشاہ ظالم اور فقیر مغرور
اور فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے کہ اے علی زنا مین چھ خصلتین ہین تین انکی دنیا مین ہین اور تین

آخرت مین لیکن جو دنیا مین ہین پس آ جاتی ہتی ہی اور جلد تر فنا ہو جاتا ہی اور رزق قطع ہو جاتا ہی لیکن
جو آخرت مین ہین پس سو حساب اور ناراضامندی خدا اور ہمیشگی جہنم مین اور فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نی کہ جب مرد
زنا کرتا ہی تو داخل کرتا ہی شیطان عضو تناسل اپنا اور دونون جماع کرتی ہین پس نطفہ ایک ہو جاتا ہی اور فرزند پیدا ہوتا ہی
تو اسمین شرک شیطان ہوتا ہی اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نی کہ وحی کی خدا نی طرف جناب موسی کی کہ نہ زنا کرو کہ
تمھاری عورتین زنا کرینگی جو شخص زنا کریگا کسی مسلمان کی زوجہ سے تو اسکی زوجہ سے بھی زنا کیا جائیگا جسطرح تو کریگا
ویسا ہی تجھسی کیا جائیگا اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نی کہ شدید تر لوگونکا عذاب زمین مین روز قیامت وہ شخص ہی
جو نطفہ اپنا گرادی رحم حرام مین اور فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی کہ نہین عمل کیا فرزند آدم نی کوئی عمل
عظیم تر پیش خدا اس شخص سے جو قتل کری کسی نبی یا امام کو یا گرادی کعبہ کو جسی خدا نی لوگون کے لیے قبلہ قرار دیا ہی یا گرادی
منی اپنی حرام عورت مین اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نی کہ جناب عیسی نی حوارین سی کہا کہ جناب موسی نی تمھین
حکم دیا ہی کہ جھوٹی قسم خدا کی نہ کھاؤ اور مین حکم دیتا ہون کہ نہ سچ کھاؤ نہ جھوٹ حوارین نی عرض کیا کہ اور کچھ ارشاد
ہو فرمایا کہ جناب موسی نی فرمایا ہی کہ زنا نہ کرو اور مین حکم دیتا ہون کہ بات زنا کی نہ کرو پس جو شخص بات کرتی ہی زنا
کی وہ مثل اس شخص کے ہی جو آگ جلاوی کسی مکان آراستہ مین اور دھوان آراستگی کو خراب کر ڈالی ہر چند مکان نہ جلے
اور فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نی کہ جو شخص خبر کری کسی عورت کو زنا کی تو وہ قتل کیا جائیگا صاحب زوجہ ہو یا بلا
زوجہ اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نی کہ ارشاد کیا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی کہ جو شخص زنا کری کسی عورت
مسلمان سے یا یہودیہ یا نصرانیہ یا مجوسیہ سے آزاد ہو یا کنیز پھر توبہ نکری اور مصر اسپر مر جاوے تو کھولیگا خدا اسکی قبر مین تین سو
دروازون کو جن سی سانپ اور بچھو اور اژدھی جہنم کی نکلینگی اور وہ جلا کریگا قیامت تک پس جب محشور ہوگا تو اسکی بدبو
سی لوگ متاذی ہونگی پس پہچانا جائیگا اسی بو سی کہ یہ زناکار تھا دنیا مین تا اینکہ حکم دیا جائیگا اسکو جہنم کا اور جو
شخص زنا کری کسی عورت سے اسکی دبر مین یا لڑکی کی تو حشر کریگا خدا اسی روز قیامت اسطرح کہ زیادہ بدبو ہوگی
اسمین مردار سے متاذی ہونگے لوگ اس سے تا اینکہ داخل جہنم ہوگا اور نہ قبول کریگا خدا اسکی کسی نیکی اور نہ فدیہ کو اور حبط
کریگا عمل اسکا اور چھوڑیگا اسکو اکیلا تابوت مین جسمین کیلین ہونگی لوہی کی جڑی ہوئی اور لگائی جائینگی اسپر یہانتک کہ
مین تختی تا اینکہ وہ ٹوٹ جائینگی ان کیلون مین پس اگر رکھی جائی ایک رگ اس شخص کی رگونسی چار سو گروہ پر تو سب مر جائین اور

وہ شدید ترین اہل دوزخ سے ہوگا عذاب میں اور فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے کہ جب قیامت ہوگا تو خدا ایک ہوا بدبودار
چلاویگا جس سے تمام اہل محشر متاذی ہونگے تا اینکہ سانس انکی بند ہو جاینگی اور ایک منادی ندا کریگا کہ تم جانتے ہو کہ یہ ہوا
کیسی ہے جس نے تمکو اذیت دی ہے تو وہ کہینگے کہ ہم نہیں جانتے مگر بڑی اذیت اسنے ہمکو دی ہے پس وہ منادی کہیگا کہ
یہ بو ہے زانیوں کی فروج کی جنہوں نے زنا کر کے خدا سے ملاقات کی اور توبہ نہ کی پس لعنت کرو انپر خدا انپر لعنت
کریگا پس باقی نہ رہیگا اسجگہ کوئی مگر کہیگا کہ خدایا لعنت کر زناکاروں پر اور ارشاد القلوب دیلمی میں جناب
رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ سے منقول ہے فرمایا کہ اہل جہنم چلاوینگے بدبو سے فروج زانیوں کے پس پرہیز کرو زنا سے
بہتحقیق زناکار آوینگے بروز قیامت در حالیکہ انکی فروج سے آگ مشتعل ہوگی اور بہتی جاتی ہوگی پیپ انکے
فروج سے اور فرمایا کہ خدا البسانی والا ہے تم لوگوں کو دنیا میں پس نگاہ کرو کیونکر عمل کرتے ہو پس پرہیز کرو زنا
سے اور ڈرو خدا سے اور لکھا ایک حدیث معتبر لئی مجالس امام رضا علیہ السلام میں کہ اعظم کبائر قتل ہے اسلئے کہ خدا فرماتا ہے
کہ جو شخص قتل کرے قصداً کسی مومن کو تو جزا اسکی جہنم ہے پس فرمایا امام رضا علیہ السلام نے کہ عظیم تر قتل سے
نزدیک حق تعالیٰ کے زنا ہے اسلئے کہ قاتل نے نہیں بگاڑا مقتول کو مار کر اسکی غیر کو اور نہ اسکی مابعد کو اور
زناکار نے نسل بگاڑ دی قیامت تک اور حلال کیا حرام کو پس باقی نہ رہا مجلس میں کوئی فقیہ مگر اسنے ہاتھ پیر اس
جناب کے بوسہ دیا اور اقرار کیا حضرت کی ارشاد کا اور جامع الاخبار میں ہے فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم نے کہ ہر عضو کو فرزند آدم کے ایک حصہ ہے زنا سے پس آنکھ کا زنا نظر ہے اور زبان کا زنا کلام ہے اور
کان کا زنا گفتگو ہے اور ہاتھ کی زنا گرفت ہے اور پیر کی زنا چلنا ہے اور فرج ان سب کی تصدیق کرتی ہے یا رد کرتی ہے اور
اسی سے ہے زنا محرمات و بہائم سے خصال میں ہے فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے کفر کیا ہے خدا سے اس
امت سے دس شخص نے فرمایا ہے سخن چین کنندہ و ساحر و دیوث اور جو کسی عورت کی دبر میں بحرام جماع کرے اور وہ جو
بہائم سے جماع کرے اور وہ جو زنا کرے اپنی محرمات سے اور سعی کنندہ فتنہ میں اور بیچنے والا ہتھیار کا اہل حرب سے
اور مانع زکوٰۃ اور وہ شخص جو وسعت پاوے اور بغیر حج کیے مرجاوے اور وسائل الشیعہ میں جناب صادق علیہ السلام
سے منقول ہے فرمایا اس شخص کے باب میں جو دخول کرے کسی جانور سے یا وطی فرمایا کہ ہر حیوان جس میں منی گرادے
اسطرح یا مثل اسکے تو وہ زنا ہے اور فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے کہ ملعون ہے وہ جو دخول کرے کسی جانور سے

اور اُسی سے ہی استمنا یعنی منی نکالنا سو جماع کی جسطرح ہوا اور ابھی گذر چکا کہ جو شخص لے یا مثل اسکے
جسطرح منی گرا دے تو وہ زنا ہے اور فرمایا جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے کہ تین شخص ہیں جنسے بروز قیامت خدا
کلام نہ کریگا اور نہ دیکھیگا انکی طرف اور نہ پاکیزہ کریگا انھیں اور انکے لیے عذاب عظیم ہے نوچنے والا اپنے سفید بال کا اور
جو وا دینے نفس سے انزال کرنیوالا اور وہ شخص جس سے لواطہ کیا جاتا ہے اور اسی سے ہی لواطہ ۔ وسائل الشیعہ کتاب
النکاح میں جناب صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ارشاد کیا جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے کہ جو شخص جماع کرے کسی لڑکے سے
تو وہ آئیگا بروز قیامت جنب نہ پاک کریگا اسکو آب دنیا اور غضبناک ہوگا اُسپر خدا اور لعنت کریگا اور مقرر کریگا اُسکے
لیے جہنم کو اور بُری جگہ ہے پھر فرمایا کہ جب سوار ہوتا ہے مرد مرد پر تو تھرّاتا ہے عرش اس فعل پر اور فرمایا جناب صادق
علیہ السلام نے کہ حرمت دُبر کی اعظم ہے حرمت فرج سے اسلیے کہ خدا نے ہلاک کیا ایک گروہ کو بسبب حرمت دُبر کے
اور نہیں ہلاک کیا بسبب حرمت فرج کے کسیکو اور فرمایا جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے کہ جو مصر ہوگا اغلام پر
تو نہ مریگا جب تک لوگوں کو اپنے نفس کیطرف طلب کریگا اور فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جو شخص کہ مر
مصر لواطہ پر تو نہ مریگا تا انکہ خدا ماریگا اُسے سنگ سجیل یعنی سنگ سخت یا اُس سنگ سے جو پکایا گیا ہے جہنم
اور فرمایا کہ اگر سزاوار ہوتا کہ کوئی دو بار سنگسار کیا جاتے تو لوطی دو بار سنگسار کیا جاتا اور فرمایا کہ ارشاد
کیا جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے کہ کسی شخص سے اغلام کیا جاتا ہے تو خدا اُسے پل جہنم پر محبوس کرتا ہے
تا انیکہ خدا حساب خلائق سے فارغ ہو پھر حکم دیا جاتا ہے اسکو جہنم کا پس معذب ہوتا ہے اُسکے طبقات میں
طبقہ بطبقہ تا انیکہ اسفل جہنم میں پہنچتا ہے پھر نہیں نکلتا اُس سے اور فرمایا کہ جو شخص اغلام پر راضی ہو تو خدا
اُسپر شہوت عورتوں کی ڈالدیگا اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ نہیں مبتلا کرتا خدا بلائے اغلام میں
اسکو جسکی طرف اسکی حاجت ہو پھر فرمایا کہ خدا نے فرمایا کہ مجھے قسم ہے اپنی عزت و جلال کی کہ نہ بیٹھیگا استبرق
و حریر جنت پر وہ شخص جس سے اغلام کیا جاتا ہے اور فرمایا کہ نہیں ملیں ہمارے شیعوں میں سائل بکف ہوا اور نہیں ہوتا
اُنمیں کوئی بسبب چشم اور نہیں ہوتا انمیں وہ جس سے اغلام کیا جاتا اور فرمایا کہ کتاب علی علیہ السلام میں ہے کہ جب مرد
کسی لڑکے کے ساتھ ایک لحاف میں پکڑا جاتے تو مارا جائیگا وہ مرد اور لڑکا ادب دیا جائیگا اور اگر اُس سے فعل کر دیا ہو
درحالیکہ صاحب زوجہ ہے تو سنگسار کیا جائیگا اور فرمایا کہ ارشاد کیا جناب امیرالمومنین علیہ السلام نے کہ لواطہ علاوہ

دور گئے ہیں اور دو برس کفر ہی ساتھ خدا کی اور دوسری حدیث میں ہے کہ کفر ہی اس چیز سے جسکو خدا نے نازل کیا
اپنے نبی پر اور فرمایا کہ ارشاد کیا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے کہ جو شخص بوسہ دے کسی لڑکے کو شہوت سے تو خدا
اُسکو روز قیامت آگ کی لگام دیگا مؤلف کہتا ہے کہ احادیث اس باب میں بہت ہیں صرف اسی مقدار پر اکتفا
کی گئی اور ایک حدیث میں جو کہ باب اسود میں بیان ہو چکی ہے فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے کہ سنا میں نے
جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے کہ فرماتے تھے کہ جو عمل کریگا میری امت سے عمل قوم لوط کو پس اگر اسی حالت میں مریگا
تو قبر میں تین دن سے زیادہ نہ ٹھہریگا اور زمین اسے پھینک دیگی طرف قوم لوط کے جو ہلاک ہو گئے جو بلا آئی تھی اُن پر اُنکے
ساتھ محشور ہوگا اور علامہ مجلسی علیہ الرحمہ کتاب صراط النجات میں روایت کرتے ہیں حدیث میں ہے کہ
جو شخص نظر کرے کسی لڑکے کی طرف از روئے شہوت کے تو گویا اُسنے قتل کیا امیر المومنین علیہ السلام کو ستر بار اور اسی
سے ہیں مقدمات زنا مثل نظر وغیرہ اور ایک حدیث اس باب میں جامع الاخبار سے ذکر زنا میں بیان
ہو چکی ہے اور وسائل ابواب نکاح محرم میں امام محمد باقر و امام جعفر صادق علیہما السلام سے منقول ہے فرمایا
دونوں حضرات نے کہ نہیں ہے کوئی مگر حاصل کرتا ہے بہرہ زنا سے پس زنا آنکھوں کی نظر ہے اور زنا لب کی
بوسہ ہے اور زنا ہاتھوں کا چھونا ہے تصدیق کرتی ہے فرج اسکی یا تکذیب کرتی ہے اور فرمایا امام محمد باقر
علیہ السلام نے کہ جب وقت میں شہوت زنا کی بیٹھا ہو عورت کی اسجگہ جہاں بیٹھتا ہے مرد اپنی وجہ سے
جماع کرے وقت تو قائم ہو جائیگی اُسپر حد اور اسیطرح اگر ایک لحاف میں مرد و عورت پائے جائیں جیسا
دوسری حدیث میں ہے اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے ایک حدیث میں کہ فرمایا جناب عیسیٰ نے حواریوں
سے کہ جناب موسیٰ نے منع کیا ہے تمکو زنا سے اور میں حکم دیتا ہوں تمکو کہ دل میں اندیشہ زنا کی نہ باندھو
زیادہ برین کہ زنا کی حرکت سے پس تحقیق جو شخص زنا کی دل میں اندیشہ باندھے مثل اسکی ہے کہ آگ جلاوے مکان
زرین میں پس بگاڑ دے دھواں نقشوں کو ہر چند مکان نہ جلے اور کتابت کو اور ایسے مقدمات نکاح میں جناب
صادق علیہ السلام سے منقول ہے فرمایا کہ نظر کرنا تیر مسموم ہے تیروں شیطان سے ہے اور کتنی نظر باعث حسرت طولانی
ہوتی ہے اور فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ لعنت کی ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے اس شخص پر جو
دیکھے شرمگاہ اُس عورت کی جو اسپر حلال نہیں الحدیث اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ نظر بعد نظر کے اکاتی ہے

قلب مین شہوت ہو اور کافی ہی نظر کرنے والی کو فتنہ اور فرمایا کہ نہین مضائقہ ہے کہ نظر کرے بال اپنی ماں یا بہن یا دختر
کا اور فرمایا کہ اول نظر تیری لیے ہے اور دوسری تجھپر ہے اور تیسری لیے نہین ہے اور تیسری نظر مین ہلاکت ہے اور فرمایا
کہ جو شخص نظر کرے طرف کسی عورت کے اور نظر اپنی اٹھائی آسمان کیطرف یا بند کرلی تو نہ کھولیگا آنکھ اپنی تا اینکہ
خدا اُسکو تزویج کریگا اُسکو ساتھ حور العین کے اور دوسری حدیث مین ہے کہ نہ کھولیگا آنکھ اپنی تا اینکہ خدا بعوض اسکے ایسا ایمان اُسکو
عطا فرمائیگا جسکا مزہ چکھیگا اور فرمایا جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے کہ جو شخص نظر کرے اپنی ہمسایہ کے مکان مین پس
نظر کرے طرف اندام نہانی مرد یا طرف بال کسی عورت کی یا طرف کسی عضو بدن کے تو حق ہو خدا پر کہ داخل کرے اُسکو
جہنم مین ساتھ ان منافقین کے جو نظر کرتے تھی طرف عورات مسلمان کی دنیا مین اور نہ خارج ہوگا دنیا سے تا اینکہ رسوا کریگا
خدا اُسکو اور ظاہر کریگا لوگون پر عورت اُسکی آخرت مین اور جو شخص کہ پر کرے آنکھ اپنی کسی عورت کے دیکھنے مین بحرام تو
خدا اُسکی آنکھون مین روز قیامت میخین آتش کی ٹھونکیگا اور نہین آگ بھریگا تا اینکہ فیصلہ درمیان لوگون کے کرے پھر
حکم دیگا اُسکو جہنم مین لیجانیکا اور جناب صادق علیہ السلام نے اپنے آبای کرام سے روایت کی ہے فرمایا کہ جو شخص پُر کرے آنکھ
بحرام تو خدا پُر کریگا اُسکی آنکھ کو روز قیامت آگ سے مگر یہ کہ توبہ کرے اور فرمایا کہ جو شخص مصافحہ کرے کسی عورت سے
جو اسپر حرام ہو تو پھریگا ساتھ ناراضی خدا کے اور جو شخص لپٹاوے کسی عورت کو بحرام تو زنجیر آتشین مین جکڑا جائیگا ساتھ
شیطان کی پس دونون داخل جہنم کیے جائینگے اور فرمایا جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے کہ جو شخص مصافحہ کرے
کسی عورت سے بحرام تو آویگا قیامت مین در حالیکہ گردن مین اُسکی طوق ہوگا پھر حکم دیا جائیگا اُسکو جہنم مین لیجانیکا اور
جو شخص کہ مزاح کرے اُس عورت سے جو اسکے لیے حلال نہو تو قید کریگا خدا اُسکو بعوض ہر اُس کلمہ کی جس سے کلام کیا ہو دنیا
مین ہزار سال اور ابو الحمزہ نے پوچھا امام رضا علیہ السلام سے کہ حلال ہے مرد پر کہ دیکھے بال کو اپنی زوجہ کی بہن کی فرمایا نہین
مگر یہ کہ مستورہ قابل نکاح نہو مین نے کہا کہ بہن زوجہ کی اور زن غیر برابر ہین فرمایا ہان مین نے کہا پھر کیا چیز
اُسکی میرے لیے حلال ہے فرمایا کہ بال اور ذراع اُسکی بیان جناب شیخ حر عاملی فرماتے ہین کہ یہ مخصوص ہے ساتھ مستورہ کے
جیسا اول حدیث مین گذرا ہے لیکن عموم ہی اظہر ہے اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ آیا نہین خوف کرتے
وہ لوگ جو سرین عورتوں کی دیکھتے ہین کہ مبتلا ہون اسی امر مین اپنی عورتوں مین یعنی اگر ایسا کرینگے تو دوسرے انکی
عورتوں کی سرین دیکھینگے لیکن حالت جواز نظر و کلام زنان نامحرم سے جب تلذذ نہو پس لکھنا اسکا

ہ چہرہ و ہاتھ کا دیکھنا جائز ہے بلکہ مستحب ہے اسکی جبکہ نکاح مقصود ہو بلا تلذذ جائز ہے جیسا اصلاح الرسوم میں
ونیز زنان مسنہ کا جو قابل نکاح نہوں جیسا احادیث اسپر دلالت کرتی ہیں اور ابو بصیر
کہ میں بیٹھا تھا پاس جناب صادق علیہ السلام کے کہ آئیں ام خالد اور اجازت چاہی حضرت کی خدمت میں
پایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ مجھکو محبوب ہے کہ کلام انکا سنوں پس میں نے کہا کہ ہاں پس حضرت نے انہیں
دی اور مجھے اپنے ساتھ فرش پر بٹھایا پس جب وہ آئیں اور کلام کرنے لگیں تو ظاہر ہوا کہ وہ زن طبعیہ
حدیث بیان جناب شیخ حر عاملی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ احادیث اور روایات زنان منحصر اسکے کثیر ہیں
احتمال ہے کہ مخصوص ہوں بعجائز ہوں اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ ارشاد کیا جناب رسول خدا صلی اللہ
نے کہ نہیں ہے کوئی حرمت واسطے زنان اہل ذمہ کی کہ انکی بال اور ہاتھ نہ دیکھے جائیں اور فرمایا کہ
جناب امیر المومنین علیہ السلام نے کہ نہیں ہے مضائقہ نظر کرنے میں طرف بالہای اہل ذمہ کی اور
نہیں مضائقہ نہیں دیکھنے میں سر ہای اہل تہامہ اور اہل سواد اور علوج یعنی کفار کے اسلیئے کہ
نہیں کی فرمایا اور دیکھنے میں مجنونہ کی جو مغلوب العقل ہو نہیں مضائقہ ہے دیکھنے میں طرف اسکے بال اور
جبکہ تعمد اسکا نہ کرے بیان جناب شیخ حر عاملی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بظاہر مراد تعمد سے یہاں
ہونا ہے اور راوی کہتا ہے کہ میں نے عرض کیا خدمت جناب صادق علیہ السلام میں کہ مرد کو عورت
کا دیکھنی حلال ہے جبکہ نامحرم ہو فرمایا چہرہ اور کفہای دست اور دونوں قدم اور مسعدہ بن زیاد کہتے ہیں
نے جناب صادق علیہ السلام سے جب پوچھا ایک شخص نے کہ کیا ظاہر کرے عورت اپنی زینت سے فرمایا کہ چہرہ اور
دست فرمایا جناب شیخ حر عاملی علیہ الرحمہ نے کہ گذر چکا جو دلالت کرتا ہے اوپر دونوں قدم کے یعنی بغیر تلذذ
آتا ہے جو موید اسکا ہے اور ایسے احادیث مختلفہ جمع ہوتی ہیں با وجود اسکی عدم وجوب ستر سے
تا جواز نظر عمداً اور تفسیر بسیط میں کہ بعض علمای شیعہ سے ہے اور بہت جماعت سے لکھا ہے اور
کی تفسیر سے بعد اجملہ تفسیر اپنی فضل و کرم سے کرامت فرمائی تحت سورہ بنی اسرائیل کافی ہے
نقل کرتے ہیں کہ میں نے خدمت امام موسی کاظم علیہ السلام میں عرض کیا کہ میں مبتلا ہوں ساتھ نظر کے
جمیلہ کے پس مجھے شگفتہ کرتا ہے دیکھنا اسکا فرمایا کہ ای علی نہیں مضائقہ ہے جبکہ جانے خدا تیری نیت سے

صدق اور پرہیز کرنا ہے کہ وہ زائل کرتی ہے برکت کو اور نابود کرتی ہے دین کو بیان حدیث کتاب
النکاح باب الزانی میں کافی کی مذکور ہے اور یہ حدیث مع اپنے ما قبل کے دلالت کرتی ہے کہ ہندوستان میں
جو زنان اعزہ کا آپس میں رجال کے سامنے ہونا جاری ہے وہ ناجائز نہیں ہے درحالیکہ تلذذ نہو اور کافی میں ہے
امام محمد باقر علیہ السلام سے ابو حمزہ ثمالی نے پوچھا کہ عورت مسلمہ پر کوئی بلا وارد ہو اسکے جسم میں اسطرح کہ ٹوٹ
جاوے یا زخم ہو جاوے ایسی جگہ جسکو دیکھنا مرد کو روا نہیں ہے اور ہو مرد ماہر اسکے علاج میں بہ نسبت عورتوں کے
آیا مناسب ہے اسکو کہ دیکھے اس عورت کو فرمایا کہ جب مضطر ہو طرف اسکے علاج کے تو علاج کرے اگر چاہے
تحجیم قلطبانی و دیوثی میں فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ لعن کیا ہے جناب رسول خدا صلی اللہ
علیہ و آلہ نے شبلہ اور مستوصلہ یعنی زانیہ قوادہ یعنی اسپر جو عورت کو مرد کے پاس پہونچاوے اور فرمایا جناب
رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ جو شخص قوادی کرے درمیان عورت و مرد کے بحرام تو خدا جنت کو اسپر
حرام کریگا اور جگہ اسکی جہنم ہے اور برابر نارضامندی خدا میں رہیگا تا اینکہ مر جاوے اور فرمایا جناب صادق
علیہ السلام نے کہ تین شخص ہیں جن سے بروز قیامت خدا کلام نکریگا اور نہ دیکھیگا طرف انکی اور نہ پاکیزہ
کریگا اور انکے لیے عذاب سخت ہے مرد پیر زانی اور دیوث اور وہ عورت شوہر دار جو زنا کرے اور فرمایا کہ
خوشبو جنت کی پانچسو سال کی راہ سے پائی جاویگی اور نہ پاویگا اسکو عاق اور نہ دیوث کسی نے کہا کہ
دیوث کون ہے فرمایا وہ شخص جسکی عورت زنا کرے اور وہ جانتا ہو اور فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ تین
شخصوں کی خدا نماز کو قبول نفرمائیگا منجملہ انکے نماز دیوث کی جو دیکھتا ہے اپنی زوجہ کو زنا کرتے ہوئے
بسبب غیبت مومنین فرمایا خدائے جلیل نے ان الذین یحبون ان تشیع الفاحشة فی
الذین امنوا لهم عذاب الیم بدرستیکہ وہ لوگ جو دوست رکھتے ہیں اسے کہ شایع ہو بدی ان لوگوں میں جو
ایمان لائے ہیں انکے لیے عذاب سخت ہے تفسیر صافی میں جناب صادق علیہ السلام سے منقول ہے فرمایا کہ جو شخص کہے مومن کو
وہ امر جسے اپنی دیکھا ہے آنکھ سے اور سنا ہے کانوں سے تو وہ ان لوگوں سے ہے جنکی باب میں خدا نے فرمایا ہے کہ وہ لوگ جو دوست
رکھتے ہیں کہ بدی شایع ہو ان لوگوں میں جو ایمان لائے ہیں انکے لیے عذاب سخت ہے اور فرمایا امام موسی کاظم علیہ السلام سے کہا گیا
کہ ایک شخص ثقات سے جو میرے بھائیوں سے ہے خبر مجھے پہونچی ہے جسے میں برا سمجھتا ہوں پس میں نے پوچھا اس سے تو وہ

انکار کرتا ہے حالانکہ مجھے ایک گروہ ثقات نے خبر دی ہے فرمایا کہ خطا کی تیرے کان اور آنکھ نے اپنے برادر دینی کی
باتیں ہیں جیسے پچاس شخص قسم کھا کر شہادت دیں اور وہ جو کہے اسکی تصدیق کر اور ان لوگوں کی تکذیب کر
اور نہ شائع کر اُسکے امر کو جو اسکی شین عار و بےمروتی کا باعث ہو کہ ہوگا تو ان لوگوں سے جسکو
خدا فرماتا ہے کہ وہ لوگ جو دوست رکھتے ہیں کہ بدی شائع ہو ان لوگوں میں جو ایمان لائے ہیں انکے لیے عذاب سخت ہے
اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ ارشاد کیا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے کہ جو شخص شائع کرے بدی
کو تو ہوگا مثل اُسکے جو ابتدا کرے اسکو اور وسائل الشیعہ میں ہے فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے کہ
اے ابوذر پرہیز کر غیبت سے اسلیے کہ غیبت سخت تر ہے زنا سے میں نے کہا کہ کیوں یا رسول اللہ
فرمایا اسلیے کہ مرد زنا کرتا ہے پھر توبہ کرتا ہے تو خدا بخشدیتا ہے اور غیبت نہیں بخشی جاتی جب تک بخشدے
وہ شخص جسکی غیبت کی گئی ہے اے ابوذر گالی دینا مسلم کا فسق ہے اور قتال اُسکا کفر ہے اور گوشت کھانا اُسکا
گناہوں سے خدا کی ہے اور حرمت اُسکے مال کی مثل حرمت اُسکے خون کے ہے میں نے کہا کہ یا رسول اللہ غیبت کیا ہے
فرمایا ذکر کرنا تیرا اپنے بھائی کو اُس چیز سے جسے وہ مکروہ سمجھے میں نے کہا کہ یا رسول اللہ اگر ہو اُسمیں وہ
امر جسے ذکر کرتا ہے فرمایا کہ جب ذکر کرے تو اُس امر کو جو اُسمیں ہے تو تو نے غیبت کی اُسکی اور جب ذکر کرے تو اُس
امر کا جو اُسمیں نہیں ہے تو بہتان کیا تو نے اُسپر اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ منع کیا ہے جناب رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ نے غیبت کرنے اور غیبت سننے سے اور جو شخص کہ غیبت کرے مرد مسلمان کی تو روزہ اُسکا باطل
ہوا اور وضو شکستہ ہوا اور آویگا بروز قیامت درحالیکہ اٹھتی ہو اُسکے دہان سے بو نکلتی ہوگی جو مردار سے
بھی زیادہ ہوگی متاذی ہونگے اُس سے اہل قیامت اور اگر مرجاے قبل توبہ کے تو مرا حلال کرنے والا اُس امر کا
جسے خدا نے حرام کیا ہے اور جو شخص سنے غیبت اپنے بھائی مومن کی کسی مجلس میں اور رد کرے اُسکو تو خدا رد
کریگا اُس سے ہزار دروازے شر کے دنیا و آخرت میں اور اگر رد نہ کرے درحالیکہ قادر ہو اُسکی رد پر تو ہوگا اُسپر
ستر گونہ گناہ مثل اُس شخص کے جسنے اُسکی غیبت کی ہے اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ غیبت یہ ہے کہ کہے تو
اپنے برادر دینی کی بابت وہ امر جسکو خدا نے پوشیدہ کیا ہے اور بہتان یہ ہے کہ کہے تو اپنے بھائی کی بابت وہ امر جو اُسمیں نہیں
ہے — فرمایا علامات ولد الزنا کی تین ہیں مخصوص یعنی بدگوئی و بدزبانی اور میل طرف زنا کی اور بغض اہلبیت کا

اور نوف بکالی نے جناب امیر المومنین علیہ السلام سے کہا کہ مجھے موعظہ فرمائیے فرمایا کہ اے نوف احسان کر تیرے
ساتھ بھی احسان کیا جائیگا میں نے کہا کہ اور ارشاد ہو فرمایا کہ بہتر ہے غیبت سے کہ وہ خورش سگہائے جہنم کی ہے پھر
فرمایا کہ اے نوف جھوٹا ہے جو گمان کرے اپنی نسبت کہ وہ لڑکا حلال ہے درحالیکہ لوگوں کا گوشت غیبت سے کھاتا ہو اور
فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے ایک حدیث میں جسکو نہ دیکھے آنکھ تیری گناہ کرتے ہوئے اور نہ شہادت دین تیرے پس
تیرے دو شاہد تو وہ اہل عدالت و ستر سے ہے اور شہادت اسکی مقبول ہے اگرچہ اپنے نفس میں وہ گنہگار ہو اور جو شخص غیبت
کرے اسکی تو وہ خارج ہے ولایت خدائے عزوجل سے اور داخل ہے ولایت شیطان میں اور مجھے خبر دی ہے ہمرو الذبہ گوار نے
کہ فرمایا جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے کہ جو شخص غیبت کرے کسی مومن کی اس امر میں جو اسمیں ہو تو نہ جمع کریگا
خدا ان دونوں کو کبھی جنت میں اور جو شخص غیبت کرے کسی مومن کی اس امر میں جو نہ ہو اسمیں تو منقطع ہو گئی عصمت یعنے
رکا ان دونوں میں اور غیبت کنندہ ہمیشہ جہنم میں رہیگا اور بری جگہ ہے اور جامع الاخبار میں جناب رسولخدا
صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے فرمایا کہ جو شخص غیبت کرے کسی مسلم یا مسلمہ کی تو نہ قبول کریگا خدا نماز اسکی اور نہ
روزے اسکی چالیس دن اور رات تک مگر یہ کہ بخشدے وہ جسکی غیبت کی ہے اور جو شخص غیبت کرے کسی مسلمان کی ماہ رمضان میں
تو نہ ثواب پاویگا اپنے صیام پر اور فرمایا کہ جب روز قیامت ہوگا تو ایک شخص سامنے خدا کے آویگا اور کتاب اعمال اسکی
اسکو دیجائیگی پس دیکھیگا اپنے حسنات کو تو کہیگا کہ خدایا یہ کتاب اعمال میری نہیں ہے اسلیے کہ میں اپنی طاعت
نہیں دیکھتا پس اس سے کہا جائیگا کہ خدا گمراہ نہیں ہوتا اور نہیں بھولتا تیرے اعمال بسبب غیبت کرنے کے جاتی رہی ہے پھر دوسرا شخص آویگا
اور کتاب اعمال اسکی اسکو دیجائیگی پس بہت سی طاعتوں کو اسمیں دیکھیگا اور کہیگا کہ خدایا یہ میری کتاب اعمال نہیں ہے کہ میں نے
ان طاعات پر عمل نہیں کیا پس خدا فرمائیگا کہ فلان شخص نے تیری غیبت کی تھی پس اسکی حسنات تجھے دیے گئے اور فرمایا کہ جھوٹا
ہے وہ جو گمان کرتا ہے کہ وہ حلال زادہ ہے درحالیکہ لوگوں کا گوشت غیبت سے کھاتا ہے اجتناب کر غیبت سے کہ وہ خورش
سگہائے جہنم کی ہے اور فرمایا کہ عذاب قبر چغلی و غیبت و کذب سے ہے اور انوار النعمانیہ میں ہے فرمایا جناب رسولخدا صلی اللہ
علیہ وآلہ نے گذرا میں شب معراج پاس ان لوگوں کے جو اپنے منھ ناخنوں سے خراش کرتے تھے پس کہا میں نے اے جبرئیل یہ
کون لوگ ہیں کہا کہ یہ وہ ہیں جو غیبت کرتے تھے لوگوں کی اور آبرو ریزی کرتے تھے اور فرمایا ایک خطبہ میں کہ ایک
درہم سود کا عظیم تر ہے نزدیک خدا کے چھتیس زنا سے اور دوسری حدیث میں ہے کہ اس زنا سے جو اپنی محارم سے کعبہ میں کیا ہو پھر فرمایا

کہ ہر سود سے زیادہ آبرو ریزی کی مذمت ہر مسلم کی ہے اور مروی ہے کہ جو شخص گوشت کھائے اپنے بھائی کا
دنیا میں تو گوشت اسکا قیامت میں اسکے قریب کیا جائیگا اور کہا جائیگا کہ کھا مردہ اسکو جسطرح زندہ کھایا
تھا تو وہ پس کھائیگا اسکو اور غمگین ہوگا اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ غیبت حرام ہے ہر مسلمان اور
کھاتی ہے حسنات کو اسطرح جسطرح کھاتی ہے آگ لکڑی کو اور وحی کی خدا نے جناب موسی کیطرف کہ غیبت کنندہ اگر
توبہ کرے تو آخر میں سب کے داخل جنت ہوگا اور اگر توبہ نہ کرے تو سب کے پہلے داخل جہنم ہوگا اور اسی سے ہے منا
غیبت کا اور رد کرنا بھی گذر چکا کہ غیبت کرنے والے کو ستر گونہ اسکا گناہ ہوتا ہے جو غیبت کرے اور
فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے کہ جو شخص رد کرے اپنے بھائی کی غیبت کو تو حق ہوگا خدا پر کہ اسے جہنم سے
آزاد کرے اور ابو ذر سے کہ پاس جسکے اسکے بھائی کی غیبت ہو در حالیکہ وہ قادر ہو اسکی نصرت پر اور نصرت کرے تو خدا
اسکی مدد کریگا دنیا و آخرت میں اور اگر اسکو مخذول کرے در حالیکہ قادر ہو اسکی مدد پر تو خدا اسے مخذول
کریگا دنیا و آخرت میں اور دوسری حدیث میں ہے کہ اسکو خدا البتہ کریگا دنیا و آخرت میں اور فرمایا کہ جو شخص رد
کرے غیبت اپنے بھائی کی تو واجب ہو جائیگی جنت اسکے لیے اور دوسری حدیث میں ہے کہ رد کریگا خدا اُس سے
ہزار دروازے شر دنیا و آخرت کے اور اگر رد نہ کرے تو مثل اسکے گناہ ہوگا جو اسکی غیبت کرے مولف کہتا ہے
کہ کفارہ غیبت میں وارد ہے کہ جسکی غیبت کی ہے اس سے بخشوائے یا اسکے لیے استغفار کرے دوسری روایت میں ہے
کہ استغفار کرے اسکے لیے جب اسکا ذکر کرے اور مراد یہ ہے کہ جب فکر اسکا بطریق غیبت کرے یا جب اسکا خیال دل میں
آوے یا اسکا ذکر زبان پر آوے بعد اسکے غیبت کرنے کے لیکن غیبت سننے والے کا کفارہ مذکور نہیں ہے اور شاید اسکے لیے
بھی استغفار اس شخص کے لیے جسکی غیبت سنی ہے شامل ہو لیکن وہ لوگ جنکی غیبت جائز ہے فرمایا جناب صادق علیہ السلام
نے کہ غیبت یہ ہے کہ اپنے بھائی کی بابت کہے جس کو خدا نے پوشیدہ کیا ہے لیکن امر ظاہر مثل حدت و عجلت کے پس غیبت نہیں
اور بہتان یہ ہے کہ کہے وہ امر جو اسمیں نہیں ہے اور فرمایا امام موسی کاظم علیہ السلام نے کہ جو شخص پیچھے ذکر کرے کسی کا اس امر کو
جسکو لوگ جانتے ہوں تو وہ غیبت نہیں ہے اور جو ذکر کرے پیچھے اسکا وہ امر جسکو لوگ نہ جانتے ہوں تو وہ غیبت ہے اور جو
ذکر کرے وہ امر جو اسمیں نہیں تو وہ بہتان ہے اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ جب فاسق علانیہ فسق کرے تو
کوئی حرمت اسکے لیے نہیں ہے اور نہ غیبت ہے اور فرمایا کہ مہمان جب کسی کے پاس جاوے اور وہ ضیافت

اسکی نگہ بخوبی تو میہمان پر گناہ نہیں ہے اسمین اگر اسکی اس برائی کو بیان کرے جو میہمانی مین اُسنے کی ہے جناب شیخ
حر عاملی علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ جماعت مین گذرا کہ تارک جماعت کی جب غیبت کی جائے تو غیبت جائز ہے بلکہ واجب ہے مؤلف
کہتا ہے کہ مین نے بھی مذمت تارک جماعت مین مضمون کی حدیث سابقا نقل کی ہے اور جناب سید نعمۃ اللہ جزائری رحمۃ اللہ
انوار نعمانیہ مین فرماتے ہین کہ علما نے غیبت جائزہ کو دس عشر مین حصر کیا ہے اول دعوی قاضی حاکم کی اس شخص سے کرنا
جو اسکے ظلم کو دفع کر سکتا ہے بس جائز ہے کہ قاضی کو ظالم کہے کیونکہ بغیر اسکے حق اسکا نہین ملسکتا اسلیے کہ فرمایا جناب
رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے کہ واسطے صاحب حق کے کہنا جائز ہے اور فرمایا کہ پانیوالا کی لیت و لعل ناحلال کر دیتا ہے
برائی کرنے کو اور عقوبت کرنیکو دیرین ہونے اسکے دوم مدد چاہنا اسے امر کی تغیر پر اور پھرنا گنہگار کا
راہ راست کی طرف اور یہ رجوع کرتا ہے طرف نیت قصد کے سوم استفتا یعنے طلب حکم کرنا جیسا کہ مفتی سے
کہے کہ باپ یا بھائی نے مجھپر ظلم کیا اور مروی ہے کہ ہندہ نے جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ سے عرض کیا کہ ابو سفیان بخیل مرد
ہے نہین دیتا جو مجھکو و میری اولاد کو کافی ہو لے سکتی ہون بغیر علم اسکے فرمایا لیلے بقدر کفایت اپنی اور
اپنی اولاد کی بس ذکر کیا اُسنے بخل و ظلم کو اور حضرت نے اُسے منع نفرمایا اسلیے کہ قصد اسکا استفتا تھا چہارم
ڈرانا مسلمان کا جرائم و برائی مین پڑنے سے اور نصیحت اس شخص کی جو مشورہ چاہتا ہے جب دیکھے تو کسی فقیہ
عالم کو کہ وہ اپنے تئین اسمقام مین لاتا ہے کہ جسکی وہ قابل نہین ہے پس جائز ہے کہ تو آگاہ کرے لوگون کو اسکے نقص و قصور سے
اور اسیطرح جب دیکھے تو کسیکو کہ آتا جاتا ہے اس شخص کے پاس جسکا فسق مخفی ہے اور ڈرے تو اس شخص کے غیر مشروع
باتون مین پڑنے سے تو جائز ہے کہ آگاہ کر دے لوگون کو اسکے فسق پر جب ہو سکے اور اسیطرح جب کسی غلام مین کوئی عیب ہو
تو جائز ہے کہ تو اسکی عیب کو بیان کرے لیکن اُسی عیب کو بیان کرے جسکی حاجت ہے نہ اُس عیب کو جسکو کوئی تعلق ڈرانے سے نہو
فرمایا جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے کیا حسرت کرتے ہو تم فاجر کے ذکر نہ کرنے سے کہ لوگ اُسے پہچانین ذکر کرو اسکے
عیوب تاکہ بچین لوگ اس سے اور فرمایا حضرت نے فاطمہ بنت قیس سے جب اُسنے انکی درخواست کنندگان کے نکاح مین حضرت سے
مشورہ لیا کہ معاویہ مرد بخیل بے مال ہے اور ابو جہم نہین رکھتا عصا اپنے شانے سے پنجم مذمت تعریف گواہ اور راوی کی
اسی وجہ سے علما نے لکھا ہے رجال کی کتابین مین اور ذکر کیا ہے اسباب جرح کو لیکن مشروط ہے کہ اسمین قصد صحیح ہو ششم
وہ فاسق جسکا فسق ظاہر و مشہور ہو اور فرمایا جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے کہ جو اٹھا دے چادر حیا اپنے منہ سے

تو منع نہیں ہے غیبت اسکی لیکن آپ نے فرمایا کہ نہیں غیبت ہے فاسق کی لیکن بظاہر یہ ہے مقصود ہے کہ اسی امر کا ذکر کیا کہ
جو مشہور ہو چکا ہے نہ فسق اسکا جو غیر مشہور ہو پوشیدہ ہو کہ انسان ایسے امر سے معروف ہو جو مشتمل اسکی غیبت
مشتمل لشکر میں ہو واسطے اُس گناہ اُس شخص کی نہیں ہے کہ جو ان الفاظ سے اسکا ذکر کرے اسلئے کہ علما نے ایسا کیا ہے
حقیقت ہاں اگر اور اسلئے کہ وہ منع کیا ہے اسی طرح سے کہ اصل شخص کو برا نہیں معلوم ہو مثل جنبیدہ جانے اور اسکو ایسے ظاہر
کہ اگر وہ شخص اُس لفظ کو سنے تو برا جانے تو بوجہ اشتمل ہے بلکہ رجحان عدم جواز ہے اور مروی ہے عائشہ سے کہ
ایک عورت آئی جب وہ واپس چلی تو میں نے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ ناٹی ہے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ نے فرمایا کہ تو نے اسکی غیبت کی ہے اگر مطلع ہوں اشخاص جنکی تعداد سے جائز ہے کسی گناہ کی
تو جائز ہے ان اشخاص کو ذکر اُس گناہ کا احکام کریں بطور شہادت سامنے اُس گناہگار کی یا پیچھے
اُس گناہ کی دوسرے گناہ ہونکا بیان نہیں جائز ہوگا کہا گیا ہے کہ جب وہ شخص کسی گناہ کو
ایک شخص دوسرے ذکر اُس گناہ کا کرے عدم موجودگی میں اُس گنہگار کی تو جائز ہے اسلئے کہ سننے والے کو کوئی
فائدہ اسکی بیان سے نہ معلوم ہوگا ہر چند اولی ہے کہ نفس و زبان کو اس سے بچاوے جب تک کوئی غرض
مذکورہ بالا نہ ہو خصوصا جب احتمال بھول جانیکا سننے والے کی ہو یا یہ کہ گنہگار چھپا کر اُس گناہ کو
نہ کرتا ہو پس وہ مجاہر الفسق کی حد میں ہوگا جب کوئی شخص کسی کو غیبت کرتے کسی کی سنے اور
نہ جانتا ہو کہ وہ شخص مستحق غیبت ہے یا نہیں ہے تو بعض علما نے کہا ہے کہ واجب نہیں ہے منع کرنا غیبت کرنیوالے کو
اسلئے کہ ممکن ہے کہ وہ شخص قابل غیبت ہو پس حمل کیا جائیگا قول غیبت کرنیوالے کا صحت پر جب تک اصلی حال
معلوم نہو اسلئے کہ منع کرنا غیبت کرنیوالے کو عیب بیان کرنا ہوگا اور یہ بھی محرمات سے ہے اور اولی یہ ہے کہ متنبہ
غیبت کرنیوالے کو تا آنکہ متحقق ہو سبب اسکی غیبت کرنیکا بسبب عموم ادلہ کی بحفاظت جہالت میں
اسلئے کہ اگر بیان غیبت تمام ہوگا تو شامل ہوگا یہ امر اسپر جو جانتا ہے کہ سننے والے کو استحقاق غیبت
احتمال ایسا کہ غیبت کرنیوالا مطلع ہوگا اس امر پر جو موجب ہے اسکی اجرای کلام کا ہوا ہے اور یہ طریقہ کرا
حمایت غیبت کو درحالیکہ وہ مستثنی ہو طریقہ استماع غیبت میں اور بالجملہ غیبت بہت
تمام ہوا ملخص کلام محدث جلیل سید نعمت اللہ جزائری رحمہ اللہ کا بست و ہشتم قذف محصنات

یعنی تہمت زنا لگانا زنان شوہردار کو فرمایا خدائے عزوجل نے الذین یرمون المحصنات الغافلات
لعنوا فی الدنیا والآخرۃ ولہم عذاب عظیم وہ لوگ جو تہمت لگاتے ہیں زنان شوہردار بیخبر کو لعنت
کی گئی ہے اُنپر دنیا و آخرت میں اور اُنکے لیے عذاب عظیم ہے عقاب الاعمال میں ہے فرمایا جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ
و آلہ نے حدیث طویل میں کہ جو شخص تہمت لگاوے مرد صالح زوجہ پر یا زن شوہردار پر تو حبط کریگا خدا
عمل اُسکا اور تازیانے لگا دیگی اُسکو ... قیامت ... اُسکے سامنے اور اُسکے پیچھے پھر حکم دیا جائیگا جہنم
لیجانیکا اور جامع الاخبار میں ہے فرمایا حضرت نے جو شخص تہمت زنا کی اپنی عورت کو لگاوے تو خارج
ہوگا اُسکی حسنات جسطرح سانپ کینچلی چھوڑتا ہے اور لکھی جاویگی بعد ہر بال کے جو اُسکے بدن پر ہے ہزار گناہ اور
فرمایا جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے کہ تہمت لگانی اپنی عورت کو زنا کی کہ وہ مشابہ طلاق ہے اور
پرہیز کرو غیبت سے کہ وہ مشابہ کفر ہے اور اُنکا ... کہ تہمت لگانا اور غیبت کرنا اگر ایک ہی ہیں ... عمل کو ...
ستائیس برس کا ... فرمایا کہ جو شخص تہمت لگاوے اپنی عورت کو زنا کی تو نازل ہوگی اُسپر لعنت اور نہ قبول
ہوگی اُسکی کوئی نیکی ور نہ فدیہ اور فرمایا کہ نہ تہمت لگاوے اپنی زوجہ کو مگر ملعون یا فرمایا منافق ...
بدترین ... تہمت لگانا کفر ہے اور کفر جہنم میں ہے ... تہمت ... اپنی عورتونکو ... تہمت لگانے میں بڑی
مذمت اور سخت عقوبت ہے اور وسائل الشیعہ ... میں ہے ابو حمزہ کہتے ہیں کہ کہا میں نے جناب امام
محمد باقر علیہ السلام سے کہ ہمارے بعض اصحاب مخالفین کو دشنام دیتے ہیں اور تہمت زنا کی لگاتے ہیں فرمایا کہ
... اُن سے خوب ... فرمایا کہ اے ابو حمزہ واللہ تمام لوگ اولاد زنا ہیں سوا ہمارے شیعوں کے ...
صاحبان خمس میں اور حرام کیا ہے اُسنے تمام لوگوں پر سوا اپنے شیعوں کے ... کہتا ہے کہ ... اور ...
مذمت قذف کی اصلاح الرسوم میں بیان ہیں ذکر کی ہیں اور صاحب جواہر الکلام بعد ذکر آیات ...
... لیکن یہ گناہ ... کتاب السنۃ سے ... وعید نار ضمنا ... مستفاد ہوتا ہے وہ ... [illegible]
اور یہ مسئلہ سابق سے ... حکم بغیر اُسکے جو خدا نے نازل کیا فرمایا خدا نے ومن لم
یحکم بما انزل اللہ فاولئک ہم الکافرون اور جو شخص حکم نہ دے ساتھ اُس چیز کے جسے نازل کیا ہے
خدا نے تو وہ لوگ کافر ہیں وسائل الشیعہ کتاب القضا میں جناب صادق علیہ السلام سے منقول ہے فرمایا کہ جو شخص ...

دو درہم میں بغیر اُس امر کے جسے خدا نے نازل کیا ہے کسی کے حکم کی طرف جو صاحب تازیانہ یا عصا ہو یعنی ان
سب کا اختیار رکھتا ہو تو وہ کافر ہے ساتھ اُس امر کے جسے نازل کیا خدا نے محمد پر صلی اللہ علیہ وآلہ اور دوسری
حدیث میں ہے کہ وہ کافر ہے باللہ العظیم اور فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے کہ جو شخص حکم کرے ساتھ
جور کے بیچ جبر کرے اسپر تو ہوگا اہل اس آیہ سے کہ ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ھم الکافرون
راوی کہتا ہے میں نے کہا کیونکر جبر کرے فرمایا اُسکو تازیانہ و قید خانہ ہو پس حکم کرے اوپر پس اگر نہ آوے
اُسکے حکم پر الا تازیانہ مارے اور انکو قید خانہ میں قید کرے اور فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ جو شخص
حکم کرے دو درہم میں پس خطا کرے تو کافر ہوا اور فرمایا حکم دو ہیں حکم اللہ و حکم اہل جاہلیت پس جو شخص
حکم کرے حکم خدا میں تو حکم دیگا حکم اہل جاہلیت کا اور جو شخص کہ حکم دیوے دو درہموں میں بغیر اُسکے جسے خدا نے
نازل کیا ہو کافر خدا ہوا اور فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے کہ جو شخص حکم کرے اُسکا جسے خدا نے حکم
نہیں کیا ہے تو ہوگا مثل اُس شخص کے کہ جھوٹی شہادت دے اور گرا دیا جاویگا جہنم میں اور عذاب کیا جاویگا مثل
جھوٹی شہادت دینے والے کی اور فرمایا جناب امیر المومنین علیہ السلام نے کہ یہ کتاب اللہ صامت ہے اور میں کتاب اللہ ناطق
ہوں اور ابن عباس سے مروی ہے فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ جو شخص حکم کرے دو درہموں میں بغیر اُسکے جسے
نازل کیا ہے خدا نے تو کافر ہوا میں نے کہا کہ کافر ہوا اُسکا جسے خدا نے نازل کیا یا کافر ہوا اُسکا جسے نازل کیا جناب
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ پر فرمایا کہ وای ہو تجھپر جب کافر ہوا اُسکا جسے خدا نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ پر نازل کیا
تو کافر ہوا اُسکا جسے خدا نے نازل کیا ہے یاس رحمت خدا سے فرمایا خداے تعالے نے ولا تیأسوا من
روح اللہ انہ لا ییأس من روح اللہ الا القوم الکافرون نہ ناامید ہو رحمت خدا سے تحقیق کہ
نہیں مایوس ہوتے رحمت خدا سے مگر گروہ کافروں کے وسائل الشیعہ باب تعیین الکبائر میں جناب امام محمد تقی علیہ السلام
سے منقول ہے فرمایا کہ سنا میں نے اپنے والد بزرگوار سے کہ فرماتے تھے کہ سنا میں نے اپنے والد بزرگوار امام موسی کاظم علیہ السلام
سے کہ فرماتے تھے کہ آیا عمرو بن عبید خدمت جناب صادق علیہ السلام میں تا انکے کہا اُسنے کہ میں چاہتا ہوں کہ کبائر
معلوم کروں کتاب خدا سے فرمایا کہ اکبر الکبائر شرک باللہ ہے بعد اسکے یاس رحمت خدا سے اسلیے کہ خدا فرماتا ہے کہ نہیں
ناامید ہوتے رحمت خدا سے مگر گروہ کافرونکا اور فرمایا دوسری حدیث میں کہ کبائر سے ہے عقوق والدین اور یاس رحمت خدا

اور کتاب ظلم کو بر باب وجوب حسن الظن باللہ و تحریم سوء الظن میں امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے فرمایا کہ
حسن ظن کر خدا سے کہ خدا فرماتا ہے کہ میں موافق ظن اپنے بندہ مومن کے ہوں اگر وہ ظن خیر کریگا تو خیر ہوگا اور اگر برا
ظن کریگا تو برا ہوگا اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ آخر میں جس بندہ کو حکم جہنم میں لیجانے کا ہوگا تو وہ ادھر
پھر کر دیکھیگا تو خدا فرمائیگا کہ جلدی پھیر لاؤ اسکو جب وہ آویگا تو خدا فرمائیگا کہ ای بندہ میرے تو نے کیوں پھر کر
دیکھا تو وہ کہیگا کہ خدایا میرا گمان تجھسے ایسا نہ تھا پس فرمائیگا خدا کہ ای بندہ میرے پھر کیسا ظن تھا تجھکو مجھسے تب وہ کہیگا
کہ خدایا میرا ظن یہ تھا کہ تو مجھے بخشدیگا اور داخل جنت کریگا پس فرمائیگا خدا ای عز و جل کہ ای ملائکہ میری قسم ہے مجھے اپنے
عزت و جلال کی اور بلندی مکان کی کہ کبھی اسنے اپنی حیات میں مجھسے حسن ظن نہ کیا تھا اور اگر ایک ساعت بھی اپنی حیات
میں مجھسے حسن ظن کرتا تو میں جہنم سے اسکو نہ ڈراتا مگر اسکی کذب کو مان لو اور اسے داخل جنت کرو پھر فرمایا جناب صادق
علیہ السلام نے کہ کبھی بندہ نے خدا سے حسن ظن نہیں کیا مگر خدا موافق اسکی ظن کے ہوتا ہے اور کبھی سوء ظن نہیں کیا مگر خدا موافق
اسکی ظن کے ہوتا ہے اور یہ قول خدا ہے وذالکم ظنکم الذی ظننتم بربکم اردیکم فاصبحتم من
الخاسرین اور یہی خیال تمہارا ہے جو رکھتے تھے تم اپنے خدا سے ہلاک کیا تمہیں اسنے پس ہوگئے تم زیانکاروں سے تفسیر
صافی میں اس حدیث کو روایت جناب صادق علیہ السلام جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ سے نقل کیا ہے
وبکم ترک حج فرمایا خدا عز و جل نے و للہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا و من
کفر فان اللہ غنی عن العالمین اور واسطے خدا کے لوگوں پر حج خانہ کعبہ ہے جو کہ قادر ہو طرف اسکی از روے
راہ کی اور جو شخص کفر کرے تو بدرستیکہ خدا غنی ہے عالموں سے تفسیر صافی میں ہے فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے
کہ ای علی تارک حج در حالیکہ قادر ہو کافر ہے فرمایا خدا نے اور واسطے خدا کے لوگوں پر ہے آخر ای علی جو شخص تاخیر میں لائے حج
تا اینکہ مر جائے تو خدا اسے محشور فرمائیگا روز قیامت یہودی یا نصرانی اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ جو شخص حج
اسلام نہ کرے در حالیکہ اسکو کوئی حاجت مانع نہ ہو یا مرض جسمیں طاقت نہ ہو یا بادشاہ مانع ہو پس چاہیے کہ مرے یہودی ہو کر یا
نصرانی ہو کر اور امام موسی کاظم علیہ السلام سے اس جناب کے بھائی علی نے پوچھا کہ جو شخص ہمسے حج نہ کرے تو وہ کافر ہوا یا نہیں بلکہ جو
کوئی کہے نہیں ہے ایسا یعنی فرض نہیں ہے کافر ہو لیکن نعم لا ملا محسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں اسلیے کہ کفر رجوع کرتا ہے طرف اعتقاد کے نہ
عمل کے پس قول خدا ایسا ہے کہ جو شخص کفر کرے یعنی نہ اعتقاد کرے اسکی فرض ہونے کا یا نہ بجا لائے اسکی ترک میں پس عدم مبالات

یعنی یہ انکار یا نہ حج کرنا طرف عدم اعتقاد کی اور وسائل میں ہے فرمایا جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے
کہ ای علی تارک حج کافر ہوا اس امت سے دس شخص یا اینکہ فرمایا اور وہ شخص جو وسعت پا کر حج نہ کرے ای علی تارک حج درحالیکہ قادر ہو
کافر ہے خدا فرماتا ہے وللہ علی الناس الآیہ ای علی جو تاخیر میں ڈالے حج کو تا اینکہ مرجاوے تو محشور کریگا خدا اوسے
یہودی یا نصرانی اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے ایک حدیث میں کہ معنی میں کفر کی یہ ہیں کہ حج ترک
کرے اور فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے احتجاج خوارج میں کہ لیکن تمہارا یہ قول کہ میں وصی تھا لیکن میں نے وصیت کو
ضائع کیا پس تمنے کفر کیا اور آگے میرے پاس و رزائل کیا میرا امر کو تم بھی سمجھو اور نہیں ہے اوصیا پر طلب کریں
لوگوں کو طرف اپنی نفس کی بلکہ مبعوث کرتا ہے خدا انبیا کو تو وہ طلب کرتے ہیں لوگونکو اپنی طرف لیکن وصی
پس سزاوار دلالت کی گئی ہے اور وہ مستغنی ہے اس امر سے کہ لوگوں کو اپنی نفس کی طرف طلب کرے اور فرمایا خدا نے وللہ
علی الناس الآیہ یعنی خدا کیلیے لوگوں پر حج خانہ کعبہ ہے جو شخص راہ میں قادر ہو اور اگر لوگ حج کو ترک کریں تو خانہ
کعبہ فرو نہوگا ان لوگوں کو ترک کرنے سے اسکو بلکہ وہ لوگ کافر ہونگے اسکی ترک کرنے سے اسلیے کہ خدا نے اسکو ٹھہرایا ہے
نیک علامت نصب کی ہے اور اسی طرح میں نصب کرتا ہے کہ فرمایا جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے کہ ای علی تجھ کو ہمنے مثل
کعبہ کے ہے کہ لوگ اسکے پاس آتے ہیں اور وہ کہیں نہیں جاتا مولف کہتا ہے کہ میں نے چاہا تھا کہ ترک زیارت کی
بھی احادیث بعد بیان ترک حج کے لکھوں مگر دو امر مانع ہوئے اول طوالت دوسرے وجوب زیارت میں اتفاق
نہیں ہے ہر چند از روے احادیث اکثر فرائض سے معلوم ہوتی ہے اور اسی وجہ سے مجلسیین رحمہما اللہ عمر میں ایکبار
جو واجب کے قائل ہیں اور حق بھی یہی ہے سو دوم عقوق والدین فرمایا خدا تعالی نے و برا بوالدتی و لم
یجعلنی جبارا شقیا گردانا خدا نے مجھے نیک سیرت ماں سے اور نہیں کیا سرکش و شقی مع اسکے فرمایا خدا نے
وخاب کل جبار عنید من ورائه جھنم ویسقی من ماء صدید اور زیاں کار ہوا ہر سرکش
عناد کرنیوالا آگے اسکے جہنم ہے اور پلایا جاےگا پانی کہ وہ پیپ ہے اور قول خدا تعالی ہے واما الذین شقوا
ففی النار لھم فیھا زفیر وشھیق لیکن وہ لوگ جو شقی ہیں پس جہنم میں ہیں نکلی انکے آہیں نالہ چلانا ہے
تفسیر صافی میں جناب صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ انحضرت نے لیے شمار کیا اکبائر سے عقوق کو فرمایا
اسلیے کہ گردانا ہے خدا نے عاق کو سرکش و شقی انتہی قول میں جو حکایت کرتا ہے جناب عیسی کی جانب سے

وبالوالدین الآیہ یعنی گردانا مجھکو خدا نے نیک میری ماں سے اور نہیں کیا سرکش و شقی اور کافی باب التقیہ میں ہے فرمایا
جناب صادق علیہ السلام نے کہ پرہیز کرو اس سے کہ ایسا کوئی امر عمل میں لاؤ جس سے لوگ شرم دلاویں ہمکو بیشک فرزند بد شرم
دلاتا ہے اپنے باپ کو بسبب اسکی عمل بد کے حدیث اور تفسیر امام حسن عسکری علیہ السلام میں امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے
ان میں سے تین شخصوں کا قصہ ہے کہ وہ چلے جاتے تھے جبکہ پانی برسا اور وہ لوگ ایک غار میں چھپ گئے اور ایک سنگ بزرگ تھا جو لٹکا ہوا تھا
جنبش کی بارش سے تو ڈھیلا اس پتھر کا جو اسکے نیچے تھا بھیگ کر ٹوٹ گیا اور اس پتھر نے باہر نکلنے کو بند کر دیا ان تینوں نے باہم
کہا کہ یہی جگہ ہماری قبر کی ہے اور اس میں ہم محشور ہونگے پھر آپس میں کہا کہ ہر ایک اپنے حسنہ کو یاد کرے خدا سے اور واسطے دفع اس بلا کی
دعا کرے پس شاید ہمکو نجات ملے ایک شخص نے کہا کہ خدایا تو جانتا ہے کہ میرے پاس ایک گائے تھی جسکا دودھ میں دوہکر
اپنی ماں کے پاس لیجاتا تھا پھر اسکے چھوڑے کو اپنی اہل و عیال کے پاس لیجاتا تھا اور ایک شب کوئی امر مانع ہوا اور جب
میں آیا تو میری ماں سو گئی تھی پس میں اسکے سرہانے کھڑا رہا کہ جو جاگے اور میرے اہل و عیال بھوکے اور پیاسے
تڑپتے تھے مگر میں برابر کھڑا رہا اور کچھ پروا اہل و اولاد کی نہ کی تا آنکہ ماں میری بیدار ہوئی پس میں نے اسکو پلا دیا اور
اسکے بعد جو بچا تھا اسکا چھوڑا اپنی اہل و اولاد کیلئے لیگیا خدایا اگر تو جانتا ہے کہ یہ میرا ایسا فعل امید ثواب پر اور تیرے خوف
سے تھا تو اس بلا کو ہمسے دفع کر بواسطہ محمد و آل و اصحاب و امت کے اسکا کہنا تھا کہ ہٹ گیا ثلث پتھر
اور خصال میں بھی یہ قصہ بروایت ابن عمر جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مختصراً نقل کیا ہے اور اس میں ہے
کہ خدایا اگر تو جانتا ہے کہ میرے والدین بہت بوڑھے تھے پس میں ہر شب دودھ گوسفند کا لیکر آتا تھا ایک شب لانے میں
دیر ہوئی اور جب میں لایا تو دونوں سو گئے تھے اور میرے اہل و عیال بھوک سے روتے تھے اور میں انکو نہیں پلاتا تھا جب تک
کہ اپنے والدین کو پلا نہ لیتا تھا پس میں نے کراہت کی کہ انکو جگاؤں اور کراہت کی کہ چلا آؤں پس میں انکے
انتظار میں رہا تا آنکہ صبح ہو گئی پس اگر تو جانتا ہے کہ یہ فعل میں نے تیرے خوف سے کیا پس دفع کر اس بلا کو ہمسے
پس تہائی ہٹ گیا تا آنکہ ان لوگوں نے آسمان کیطرف دیکھا مولف کہتا ہے کہ میں نے ذکر کیا ہے مجالس میں
بحوالہ کتاب السمار والعالم بحار کہ اہل بعض دریا کی صفت میں کہتے ہیں کہ اسمیں ایک جانور ہے جو اپنے ماں باپ کا
اکرام کرتا ہے جب اسکے ماں باپ سن رسیدہ ہوتے ہیں اور قوت قیام انکی باقی نہیں رہتی تو وہ بچے انکے
دونوں کو اپنی پشت پر اٹھا کر مکان محفوظ میں لیجاتے ہیں اور انکے لیے آشیانہ بناتے ہیں اور آب

دانہ انکو لیے لاتی ہین تا اینکہ دونون جائین لگین وہ دونون بچہ یا مان باپ کے پہلے مر گئی تو دوسرے ذوبحہ آتی ہین اور اسیطرح اپنے مان باپ کی نگہداشت کرتی ہین اور یہی انکا معمول ہی اور جلد ۱۲ بحار الانوار مین ابراہیم بن جہم سے منقول ہی کہ ایک شب کو بین خدمت امام جعفر صادق علیہ السلام سے نکلا اور اپنے جائے قیام مدینہ مین آیا اور ان میری ماں ساتھ میرے تھی ہین درمیان میرے اور درمیان اسکی کچھ کلام واقع ہوا اور مین نے اُس سے درشتی کی اس جب دوسرا روز ہوا تو نماز صبح پڑھکر بین خدمت جناب صادق علیہ السلام مین حاضر ہوا تب حضرت نے ارشاد فرمایا کہ یہ کیا تھا جو تو نے گذشتہ شب اپنی مان سے درشتی کی کیا تو نہیں جانتا کہ شکم اسکا تیرے لیے ایسی جگہ تھی جسمین تو ساکن ہوا اور گود اسکی گہوارہ تھی جسمین تو بیٹھتا تھا اور پستان اسکی ظرف تھی جس سے تو پیتا تھا مین نے کہا کہ ایسا ہی ہے فرمایا کہ پھر درشتی اس سے کرا اور وسائل الشیعہ کتاب النکاح مین جناب صادق علیہ السلام سے منقول ہی فرمایا کہ خوشبو جنت کی پانسو سال کی راہ سے معلوم ہوگی مگر نہ پاویگا اسکو عاق اور نہ دیوث اور کتاب کو رکتاب عتق مین چند حدیثین اس مضمون کی ہین کہ اگر کوئی شخص اپنے باپ یا مان کو خرید کرے تو وہ خریدتے ہی آزاد ہو جاینگے اور کتاب نذر کے باب تعیین الکبائر مین ہی کہ بعض شیعہ نے امام موسی کاظم سے لکھکر پوچھا کبائر کو تو حضرت نے جواب لکھا منجملہ انکے عقوق والدین کو لکھا اور جناب صادق علیہ السلام فرماتی ہین کہ عقوق والدین کبائر سے ہی اسلیے کہ خدا نے عاق کو سرکش شقی قرار دیا ہی اور فرمایا کہ کبائر سات ہین پھر عقوق والدین کو انمین شمار فرمایا اور دوسری حدیث مین فرمایا کہ اکبر کبائر سات ہین منجملہ انکے عقوق الوالدین کو فرمایا اور امام محمد تقی علیہ السلام نے اپنے آبائی طاہرین سے روایت کی ہی کہ فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ عقوق والدین کبائر سے ہی کہ خدا نے عاق کو عاصی شقی قرار دیا ہی اور خصال ابواب ثمانیہ مین محمد بن مسلم سے منقول ہی کہ کہا مین نے خدمت جناب صادق علیہ السلام مین کہ کیا وجہ ہے کہ ہم شہادت دیتے ہین اپنے مخالفین پر کفر و جہنم کی اور نہ شہادت دین اپنے نفوس اور اصحاب کے لیے کہ وہ داخل جنت ہونگے فرمایا کہ بسبب ضعف اعمال تمھارے اگر ہو تم مین کوئی چیز کبائر کی تو شہادت دو کہ تم بہشت مین ہو مین نے کہا کہ کبائر کیا ہین فرمایا کہ اکبر الکبائر شرک ہی اور عقوق والدین اور تعرب بعد الہجرۃ یعنی بلاد کفر سے ہجرت کرکے پھر اسمین قیام کرنا اور قذف یعنی تہمت زنا محصنہ کی اور فرار جہاد سے اور مال یتیم کو بظلم کھانا اور سود اور قتل مومن الحدیث مولف کہتا ہی کہ احادیث عقوق والدین و تحریم عقوق مین زیادہ اس سے ہین کہ اس رسالہ مین نہ سما سکین

اور بہت سی احادیث اہل بیت علیہم السلام سے مین نے نقل کی ہین اور جو احادیث رحمن کو ہین یہان ذکر
کی گئیں اور علامہ مجلسی رحمہ اللہ نے صراط النجات مین لکھی ہین کہ گناہون کبیرہ سے ہے عقوق والدین اگرچہ کافر ہون
یا ناصبی ہون یعنی واجب ہے انکی رعایت ادب اور حرمت اور تعظیم انکی واجب ہے اور اطاعت انکی بعد طاعت
خدا کے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص ابتداء خلقت عالم سے تا روز قیامت ہمیشہ بطور خلع اور سول قائم اللیل و صائم النہار
رہا کہ جبرئیل رسول اللہ صلعم ہو اور نافرمانی خدا کی بھی کی ہو اور والدین اسکے اس سے راضی نہون تو البتہ دوزخ مین
جائیگا اور قتل عاق ہونا ان کہنا ہے ساتھ انکے جبکہ انکو مارین یا قتل کرین اور پھر انکو مدین اور انکو ضائع
و بیچارہ چھوڑ دین اور بوئے بہشت پانسو سال کی راہ سے معلوم ہوگی اور عاق والدین اور دیوث اسکو نہ سونگھینگے
شی سوم فتنہ بسبب قول خدا تعالی کے الفتنۃ اشد من القتل یعنی فتنہ سخت ہے قتل سے وسائل الشیعہ ‏ بقرہ ع ۲۴
کتاب القصاص مین ہے فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک حدیث مین کہ قسم ہے مجھکو اس شخص کی جسنے ‏ پارہ ۲
مجھے مبعوث بحق کیا کہ اگر اہل آسمان و زمین شریک ہون خون مرد مسلم مین اور راضی ہون اس سے تو منھ کے بل خدا انکو
جہنم مین گرادیگا اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ آویگا بروز قیامت ایک شخص پاس ایک شخص کے اور اسکو
خون آلودہ کریگا در حالیکہ لوگ حساب مین ہونگے پس وہ کہیگا کہ ای بندہ خدا تجھسے اور مجھسے کیا واسطہ ہے وہ کہیگا کہ
تو نے اعانت کی میرے قتل پر فلان فلان کلمہ سے پس مین قتل کیا گیا اور جلد عاشر بحار مین جناب صادق علیہ السلام
سے ایک حدیث مین منقول ہے فرمایا کہ جو شخص راضی ہو کسی امر مین تو مثل اس شخص کے ہے جو اسکو عمل مین لایا اور اگر
کوئی شخص مشرق مین قتل کیا جاوے اور اسکے قتل پر راضی ہو وہ شخص جو مغرب مین ہو تو ہوگا راضی نزدیک
خدا کے شریک قاتل کا الحدیث شی چہارم سحر فرمایا خدا تعالے نے واتبعوا ما تتلو الشیاطین علی ملک ‏ بقرہ ع ۱۲
سلیمان وما کفر سلیمان ولکن الشیاطین کفروا یعلمون الناس السحر وما انزل علی الملکین ببابل ‏ پارہ ۱
ہاروت وماروت وما یعلمان من احد حتی یقولا انما نحن فتنۃ فلا تکفر فیتعلمون
منہما ما یفرقون بہ بین المرء وزوجہ وما ہم بضارین بہ من احد الا باذن
اللہ ویتعلمون ما یضرہم ولا ینفعہم ولقد علموا لمن اشتراہ ما لہ فی الاخرۃ
من خلاق ولبئس ما شروا بہ انفسہم لو کانوا یعلمون اور پیروی کی انھون نے

اس چیز کی کہ پڑھتی تھی شیاطین ملک سلیمان میں اور نہیں کفر کیا سلیمان نے لیکن شیطانوں نے کفر کیا کہ سکھاتے
تھے لوگونکو سحر اور وہ چیز جو نازل کی گئی دو فرشتوں پر بابل میں یعنی ہاروت و ماروت پر اور نہیں سکھاتے
تھے وہ دونوں کسیکو جبتک کہ کہتے تھے کہ جز این نیست کہ ہم فتنہ ہیں پس تو کافر نہو پس سیکھتے ہیں ان دونوں سے
وہ چیز جس سے جدائی ڈالتے ہیں درمیان مرد اور اسکی زوجہ کی اور نہیں ہیں ضرر پہونچانیوالے ساتھ اسکے
کسیکو مگر باذن خدا اور سیکھتے ہیں وہ چیز جو ضرر پہونچاتی ہے انکو اور نفع نہیں پہونچاتی اور بتحقیق جان
چکا انھوں نے اسکو جو اسکا خریدار ہے نہیں ہے اسکے لیے آخرت میں حصہ اور ہر آئینہ بد چیز ہے جسکو بیچا
ہے بعوض اسکی اپنی جانوں کو اگر جانتے ہوتے خصال میں ہے جناب صادق علیہ السلام نے اپنے آبائے
طاہرین سے روایت کی ہے کہ فرمایا جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے کہ اے علی کافر ہوئے امت سے
دس شخص منجملہ انکے فرمایا کہ ساحر ہے تا آخر حدیث جو سابق میں گذر چکی اور وسائل الشیعہ کتاب التجارۃ
میں جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے منقول ہے فرمایا کہ ساحر مسلمین قتل کیا جائیگا اور ساحر کفار قتل
کیا جائیگا کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ کیوں ساحر کفار قتل کیا جائیگا کہ شرک عظیم تر ہے سحر سے اور سحر
اور شرک مقرون ہیں اور فرمایا کہ تین شخص داخل جنت نہونگے ہمیشہ شراب خوار اور ہمیشہ سحر کرنیوالا
اور قاطع رحم اور جناب صادق علیہ السلام روایت کرتے ہیں کہ فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے کہ جو شخص سیکھے
کوئی چیز سحر کی قلیل یا کثیر پس تحقیق کہ وہ کافر ہوا اور آخر حکم خدا اسکی بابت یہ ہے کہ قتل کیا جائے یا یہ کہ
توبہ کرے اور جناب صادق علیہ السلام نے اپنے آبائے طاہرین سے روایت کی ہے کہ جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے
منع کیا ہے عراف کے پاس جانے سے اور فرمایا ہے کہ جو شخص عراف کے پاس جاوے اور تصدیق اسکی کرے تو بری ہوا
اس سے جو نازل ہوا محمد صلی اللہ علیہ و آلہ پر بیان جناب شیخ حر عاملی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بعض اہل
لغت نے معنے عراف کے کاہن اور بعض نے منجم کے لکھے ہیں اور فرمایا جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
نے کہ جو شخص جاوے پاس ساحر یا کاہن یا کذاب کے اور تصدیق اسکے قول کی کرے تو بہ تحقیق کہ کافر ہوا اس سے کہ
جسے خدا نے کتاب میں نازل کیا ہے اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ جو شخص کہانت کرے یا اسکے لیے کہانت
کیجاوے تو وہ بری ہوا دین محمد صلی اللہ علیہ و آلہ سے مولف کہتا ہے کہ اقسام سحر سے ہے ٹوٹکا جو عورتیں

کرتی ہیں اور مذمت اسکی صلاح الرسوم میں بیان ہو چکی ہے اور اسی طرح نیرنجات و نقوش و تسخیرات جنہیں صوفیون
سنیون نے ایجاد کیے ہیں وہ سب انھیں اقسام میں ہیں اسلئے کہ جبتک ماثور و منسوب بہ ائمہ اطہار علیہم السلام کی طرف
نہیں ہیں اور نفع و ضرر انسے ہوتا ہے تو وہ منجملہ اقسام سحر کے ہیں لیکن قرآن و ادعیہ ماثورہ سے تعویذ ہو سکتا ہے
اور فوائد القرآن میں چند تعویذات ماثورہ ہم نے نقل کیے ہیں اور جو سابق میں گذرا کہ جو شخص عرافت
کے پاس جاوے اور تصدیق اسکی کرے تو بیزار ہو کتاب خدا سے اور معنی عرافت کے اہل لغت نے منجم کے لکھے ہیں تو
تحقیق اسکی کمال تصریح سے ہم نے رسالہ نجم العلوم فی معرفۃ علم النجوم میں لکھی ہے اور یہ رسالہ دو باب
بحار جلد چہاردہم کتاب السماء والعالم کا ترجمہ ہے اور صاحب جواہر الکلام بعد ذکر آیات مذکورہ تا سحر
لکھتے ہیں جملہ یہ کبائر ہیں جو مستنبط ہیں کتاب عزیز سے اس بنا پر جو معنی کبیرہ میں مختار ہے اور وہ چونتیس کبائر
ہیں پھر لکھتے ہیں کہ علامہ سید مہدی بحر العلوم رحمہ اللہ نے اثنای کلام میں فرمایا ہے کہ وعید آیات میں بہت سے
خصائل و اوصاف متعددہ پر مذکور ہیں جنسے معلوم نہیں ہوتا کہ مجموع کے لیے ہے یا احاد کے لیے اسواسطے ہمنے
ذکر انکا نہیں کیا پھر صاحب جواہر تعداد کبائر کو اسطرح چالیس عدد میں حصر کرتے ہیں ۱ الکفر باللہ ۲ انکار ما
انزل اللہ ۳ الیاس من روح اللہ ۴ الامن من مکر اللہ ۵ الکذب علی اللہ و علی رسولہ و علی الاوصیاء و مطلق
الکذب ۶ المحاربۃ لاولیاء اللہ ۷ قتل النفس التی حرم اللہ ۸ معونۃ الظالمین ۹ الکبر ۱۰ عقوق الوالدین
۱۱ قطیعۃ الرحم ۱۲ الفرار من الزحف ۱۳ التعرب بعد الہجرۃ ۱۴ السحر ۱۵ شہادۃ الزور ۱۶ کتمان
الشہادۃ ۱۷ الیمین الغموس یعنی جھوٹی قسم ۱۸ نقض العہد ۱۹ تبدیل الوصیۃ ۲۰ اکل مال الیتیم ۲۱
اکل الربا ۲۲ اکل المیتۃ والدم ولحم الخنزیر و ما اہل بہ لغیر اللہ یعنی جو غیر خدا کسی اور کے لیے ذبح کریں
۲۳ اکل السحت یعنی حرام کا کھانا ۲۴ الخیانۃ ۲۵ الغلول یعنی مال غنیمت سے لے لینا ۲۶ البخس فی المکیال
والمیزان یعنی وزن سے کم تولنا ۲۷ حبس الحقوق بغیر عسر ۲۸ الاسراف والتبذیر ۲۹ الاشتغال بالملاہی
۳۰ القمار ۳۱ شرب الخمر ۳۲ الغناء ۳۳ الزنا ۳۴ اللواط ۳۵ قذف المحصنات یعنی تہمت
زنا شوہردار کو ۳۶ ترک الصلوۃ ۳۷ منع الزکوۃ ۳۸ الاستخفاف بالحج ۳۹ ترک شیء مما
فرض اللہ یعنی ترک کرنا اس چیز کا جسے خدا نے فرض کیا ہے ۴۰ الاصرار علی الذنوب مؤلف کہتا ہے

که بعد خدمت مکرات اُن چھتیس گناہون سے جو کتاب اللہ سے مستنبط ہین اور اُن چالیس سے زیادہ بچاسیون تک
ہین اور تفصیل ہر ایک کی یہ رسالہ گنجایش نہین رکھتا صرف تفصیل باقی رہ ذنوب کی جنکی تفصیل کی نظارہ
ضرورت معلوم ہوتی ہے اور وہ مناسب اس رسالہ کی ہین اور لکھی جاتی ہین پس چھتیس ذنوب
جو کتاب اللہ سے مستنبط ہین اونبرہ یہ جملہ چھیالیس ذنوب کی تفصیل اس رسالہ مین مندرج ہوئی
ہے باوجود اسکے کہ ضمن مین اکثر ذنوب کے بہت سے ذنوب بیان ہوئی گئے ہین سبی و ہیجا امن مکر خدا سے
یعنی خدا سے مکاری کرنا یعنی ریا و ذنوب کرنا اور غافل رہنا اس سے کہ خدا جزا مکر کی دیگا اور خدا
استدراج کا یعنی رفتہ رفتہ ماخوذ کرتا ہے جیسا ذکر بدعت اصلاح الرسوم مین بیان ہوا اور وسائل
الشیعہ باب تعیین الکبائر مین امام محمد تقی علیہ السلام سے منقول ہے کہ فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے تعداد
کبائر مین بعد کبائر یاس رحمت خدا سے کہ بیشتر مین ہے بکر خدا سے اسلیے کہ خدا فرماتا ہے لا یامن مکر اللہ الا
القوم الخاسرون یعنی نہین امن ہوتا مکر خدا سے مگر قوم زیانکاران تفسیر صافی اس آیت کی
تفسیر مین ہے کہ مکر خدا کا عذاب ہے سکا ہے اور وسائل الشیعہ باب وجوب الجمع بین الخوف والرجا
مین جناب صادق علیہ السلام سے منقول ہے فرمایا کہ وصیت لقمان مین عجائب تھے اور عجب ترین یہ تھا کہ کہا
انھون نے اپنے فرزند سے کہ خوف کر خدا سے اسطرح کہ اگر تو تمام جن و انس کی نیکی لیکر پاس اسکے آوے تو وہ تجھے عذاب
کریگا اور امید کر خدا سے اسطرح کہ اگر تو تمام جن و انس کے گناہ لیکر پاس اسکے آوے تو وہ تجھپر رحم کریگا پھر فرمایا جناب
صادق علیہ السلام نے میرے والد بزرگوار فرماتے تھے کہ نہین ہے کوئی بندۂ مومن مگر اسکے قلب مین دو نور ہین
ایک نور خوف دوسرا نور امید اگر وزن کیا جاے یہ تو نہ زیادہ ہو اُس سے اور اگر وزن کیا جاے وہ تو نہ
زیادہ ہو اس سے اور راوی نے جناب صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ ایک گروہ معصیت کو عمل مین لاتی ہین اور
کہتی ہین کہ ہم خدا سے امید رکھتی ہین پس اسیطرح حال انکا رہتا ہے تا انکہ موت انکو آتی ہے فرمایا کہ یہ وہ گروہ ہین
جنکو جھوٹی تمنائین امید مین جھولتی ہین نہین ہین وہ امید کرنے والی بلکہ جو کسی کی امید کرتا ہے تو اسکو طلب کرتا ہے اور
جو کسی چیز سے خوف کرتا ہے تو بھاگتا ہے اُس سے اور فرمایا کہ نہین ہوتا مومن مومن تا انکہ ہو خائف اور امید رکھنے والا
اور نہین ہوتا خائف اور امید رکھنے والا تا انکہ ہو عامل اُس امر کا جس سے خائف ہے یا جو امید کرتا ہے [illegible] انکار اسکا جیسے

اعراف [illegible] ۱۲

خدا نے نازل کیا + کتاب مقنعہ میں جناب صادق علیہ السلام سے منقول ہے فرمایا کہ اکبر کبائر سات ہیں
جو نازل ہوئے اور ہمارے ہی باب میں حلال کیے گئے اول شرک باللہ دوم قتل اُس نفس کا جسکو خدا نے حرام کیا
سوم عقوق والدین چہارم قذف محصنات یعنی تہمت لگانا زنا کی پنجم کھانا مال یتیم کا ششم فرار کرنا
جہاد سے ہفتم انکار حق ہم اہلبیت کا لیکن شرک خدا کا پس فرمایا خدا نے ہمارے باب میں جو فرمایا اور نازل کیا جو نازل کیا
اور بیان کیا اسکا جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے پس تکذیب کی خدا ور رسول کی اور رد کیا انہیں لیکن قتل
اُس نفس کا جسے خدا نے حرام کیا پس قتل کیا انھوں نے امام حسین علیہ السلام کو انکے اہلبیت میں لیکن عقوق والدین
پس تجدید وکیا رسولخدا وامیر المومنین صلی اللہ علیہما وآلہما کو انکی ذریت میں لیکن قذف محصنات پس تہمت
لگائی جناب فاطمہ علیہا السلام پر منبروں پر چڑھکر لیکن کھانا مال یتیم کا پس وہ ذات خدا نے انفال ہی کے لیے اور بعد
آنحضرت کے امام کے لیے اور حلال کیا ذریت نبی کے لیے خمس پس چھین لیا انکے حقوق کو انہوں نے لیکن فرار جہاد سے
پس اللہ بیعت کی امیر المومنین سے بغیر جبر واکراہ کے پھر بھاگ گئے اُس جنگ سے لیکن انکار حق ہم اہلبیت کا پس
انمیں کوئی ایسا انکار نہیں کرتا اور خصال میں بھی باختلاف بعض الفاظ مثل اسکی نقل کیا ہے اور روایت کی ہے
صاحب وسائل نے اسکی اس کتاب سے و نیز فقیہ و مقنعہ سے مختصراً اور اسی سے ہے انکار احادیث ائمہ معصومین
علیہم السلام جلد اول بحار میں امام محمد باقر یا امام جعفر صادق علیہما السلام سے منقول ہے فرمایا کہ نہ تکذیب
کرو اُس حدیث کی جسے لاوے کوئی تمہارے پاس تم نہیں جانتے کہ شاید وہ حق ہو پس تکذیب کرو گے خدا کی بالائے عرش
یعنی عرش عظمت و جلال پر اور امام موسیٰ کاظم نے لکھا علی السائی کو کہ نہ کہہ اسے جو پہنچے تجھے ہو پہنچے یا ہماری
طرف منسوب ہو کہ یہ باطل ہے ہر چند تو اسکے خلاف جانتا ہو پس تو نہیں جانتا کہ کیوں ہمنے کہا اور کیا سبب تھا اسکا اور کیا وجہ
سفیان بن سمط نے جناب صادق علیہ السلام سے کہا کہ کوئی آتا ہے آپکی جانب سے اور خبر دیتا ہے ہمکو آپ کی طرف سے
بڑی باتوں کی پس سینہ ہمارا تنگی کرتا ہے یہانتک ہم اسکی تکذیب کرتے ہیں پس فرمایا حضرت نے کہ کیا نہیں خبر دیتا
تمہیں ہماری طرف سے میں نے کہا کہ دیتا ہے فرمایا کہ کیا رات کو دن اور دن کو رات کہتا ہے میں نے کہا کہ نہیں پس
فرمایا کہ اسکو ہماری طرف پھیر دو کہ اگر تو اسکی تکذیب کریگا تو ہماری تکذیب کریگا اور فرمایا کہ خدا نے اپنی نفس
کی قسم کھائی ہے کہ اپنی جنت میں تین شخصوں کو ساکن نہ کریگا جو رد کرے خدا پر یا رد کرے امام ہدایت پر یا کسی

حق حبس کی اور فرمایا امام محمد باقر یا امام جعفر صادق علیہما السلام نے کہ نہ جھٹلاؤ اُس حدیث کو جو لاوے تمہارے پاس حنفی اور نہ قدری اور نہ خارجی جسکو نسبت دیوے ہماری طرف کہ تم نہیں جانتے شاید اسمیں کچھ حق ہو پس تکذیب کرو گے خدا کی اوپر عرش عظمت کے مولف لکھتا ہے کہ تکذیب نکرنے سے یہ لازم نہیں آتا کہ ہر خبر متشابہ قابل عمل ہے بلکہ مقصود یہ ہے کہ باوجود عدم عمل اُسپر تکذیب اسکی نکرے اور یہ لازم آتا ہے کہ جو احادیث فضائل ثلثہ میں وضع کی گئیں ہیں اُنکی تکذیب بھی نہ چاہیے حالانکہ تاویل اُنکی غیر ممکن ہے اسلیے کہ احادیث رسول میں بخلاف احادیث ائمہ علیہم السلام احتمال تقیہ و توریہ وغیرہ کا نہیں ہے مع ذالک تکذیب اکثر اُن روایات موضوعہ کی خود ائمہ علیہم السلام سے منقول ہے ۔ **و ہفتم تعرب بعد الہجرۃ** یعنی بلاد کفر میں بعد ہجرت کے بسنا اُس سے وسائل الشیعہ کتاب الجہاد میں ہے کہ امام علی رضا علیہ السلام نے جواب مسائل محمد بن سنان میں لکھا تھا کہ خدا نے حرام کیا تعرب کو بعد ہجرت کے اسلیے کہ اسمیں پھر جاتا ہے دین سے اور ترک اعانت انبیا و حجج خدا کی اور جو اسمیں فساد اور باطل کرنا حق کا ہر حقدار کی ہے بسبب اُسکے ہے اُن لوگوں کے جو دین سے تعلق نہیں رکھتے اور اسی وجہ سے اگر عارف دین ہو کامل طور سے تو نہیں جائز ہے اسکو کہ اہل جہل اور اُن لوگوں میں جا بسے اسپر خوف ہو اسلیے کہ نہیں امن ہے اُس سے کہ واقع ہو اُس سے ترک علم اور داخل ہو جانا اہل جہل میں اور رہنا مدت تک اُنمیں اور کتاب مذکور باب تعیین الکبائر میں بہت سی احادیث میں تعرب بعد الہجرۃ کو گناہ کبیرہ سے شمار کیا ہے ۔ **و ہشتم کتمان شہادت** تفسیر صافی میں تفسیر آیہ و لا یاب الشہداء اذا ما دعوا میں یعنی نہ انکار کریں گواہ جب طلب کیے جائیں چند اخبار جناب صادق علیہ السلام سے منقول ہیں کہ نہیں سزاوار ہے کسی کو کہ جب طلب کیا جاوے شہادت کے لیے واسطے شہادت دینے کے تو کہے کہ میں تمہاری شہادت نہ دونگا اور وسائل میں بھی چند حدیثیں اسی مضمون کی منقول ہیں اور در وسائل الشیعہ میں جناب صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ حدیث مناہی میں ہے کہ منع کیا ہے جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے کتمان شہادت سے اور جو شخص کہ چھپاوے تو کھلاویگا خدا اُسکو گوشت اُسکا سب خلق کے سامنے اور دلیل میں یہ قول خدا کا ہے لا تکتموا الشہادۃ و من یکتمہا فانہ آثم قلبہ یعنی نہ چھپاؤ شہادت کو اور جو چھپاوے گا تو گنہگار ہے قلب اُسکا اور کافی میں امام محمد باقر علیہ السلام سے اس آیہ کی تفسیر میں ہے کہ گنہگار ہے قلب اسکا فرمایا کافر ہے قلب اُسکا اور وسائل میں ہے فرمایا کہ ارشاد کیا جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے جو شخص چھپاوے شہادت کو تا کہ

باطل کرے اُس سے خون مسلم کو یا چھینے اُس شہادت سے مال مسلم کو تو آویگا بروز قیامت درحالیکہ مُنھ اُسکے
اُسکی تاحد نظر سیاہ ہوگی اور اُسکا چہرہ چھیلا ہوا ہوگا اور پہچانینگے اُسکو خلائق نام و نسب سے اُسکے اور حدیث اور
فرمایا جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے جو شخص چھپاوے شہادت کو یا چھپاوے اُسکو تو کھلاویگا خدا اُسکو گوشت
اُسکا اور داخل ہوگا جہنم میں درحالیکہ اپنی زبان چباتا داخل جہنم ہوگا جو ترجیح تصحیح شہادت ہے اُس
طریقہ سے جسکو قاضی منظور کرے وہ جملہ حقوق ہے وسائل الشیعہ میں داؤد بن حصین سے
منقول ہے کہ سنا میں نے کہ ایک شخص نے جناب صادق علیہ السلام سے پوچھا اور میں موجود تھا اس شخص سے
کہ اُسکی پاس شہادت ہو اور یہ سبب قاضی میں قبول کرتے شہادت تو لکھ گر جب اُنکی نزد سے رو کے صحت کیجائے
اُس کی جو اُنکی موافق ہو اور جب میں شہادت دیتا ہوں تو مجھے احتیاج ہوتی ہے کہ اُس شہادت کو متغیر کروں
اختلاف اُس کی جسکا میں گواہ ہوں اور زیادہ کروں الفاظ میں جسکا حال یہ ہے میں حقیقتاً نہیں جانتا ہوں آیا
اُنکی فیصلہ میں صاحب حق کی لیے میری شہادت کافی نہو گی آیا یہ حلال ہے مجھکو ایسا فرمایا ہاں واللہ
اور تیرے لیے افضل اجر و ثواب ہے یہ صحیح کر اُس شہادت کو ہر اسطرح جسپر تو قادر ہووے اُن امور سے جو اُنکی فیصلہ
میں ہوئی قبول ہوا اور راوی نے کہا انھیں حضرت سے کہ کیسکے یا ہمیں ہمارے بھائیوں سے پاس ہمارے
شہادت ہوتی ہے جسکو کل کو فیصلہ کنندگان قبول نہیں کرتے فرمایا کہ جب تحقیق جانتا ہے کہ وہ ناحق ہے تو تصحیح کر اُسکی
طریقہ سے تاکہ اُسکا حق ثابت ہو مؤلف کہتا ہے کہ ان حدیثوں اور انکی امثال سے واضح ہے کہ جب
شہادت امر حق میں ہو تو ہر طرح اثبات حق کر سکتا ہے لیکن جو بیان کذب میں گذرا احیاء حق شہادت
زور سے ناجائز ہے تو ان دونوں میں فرق ہے اور وجہ یہ ہے کہ امر حق کو ثابت کرنے میں درحالیکہ اُسکو حق جانتا
ہو ہر طرح اُسکو ثابت کر سکتا ہے لیکن درحالیکہ اصل امر نا واقف ہے تو اُسکی تلقین شہادت زور سے
احیا یعنی زندہ کرنا اُسکا ناجائز ہے لیکن وہ حالت جسمیں اختیار ہے کہ شہادت دے یا ندے
کافی میں ہشام بن سالم سے منقول ہے کہ فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ جب سنے کوئی شخص شہادت کو اور حاضر نہ تھے
اُسکو تو اُسی اختیار ہے چاہے شہادت دے اور چاہے سکوت کرے اور فرمایا کہ جب بلائے تو اُسی تو جائز نہیں مگر یہ
کہ شہادت دے اور فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ جب سنے کوئی شخص شہادت کو اور نہ دیکھے خود تو اُسی اختیار ہے

جاہئے شہادت دی جاے یا سکوت کرے لیکن جب جانے ظلم ظالم کا تو شہادت دے اور نہیں حلال اُسکو مگر یہ کہ شہادت
دے اور وسائل میں امثال ان احادیث کے ایک جگہ جمع کیے ہیں لیکن وہ حالت جسمیں کتمان شہادت
جائز ہے کافی میں علی بن سوید سے منقول ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو لکھا درباب شہادت
مخالفین کے حضرت نے جواب لکھا کہ شہادت دے ہر چند اپنے نفس یا والدین یا اقربا پر ہو جو امر حق درمیان تیرے
اور درمیان انکے ہے اور اگر تو خوف رکھتا ہو اپنے برادر دینی پر ظلم کا تو نہ دے سعی تہمت تبدیل وصیت
تفسیر صافی میں امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے اس شخص کے باب میں جو وصیت کرے اپنے مال میں جو راہ
خدا میں دیا جائے فرمایا کہ دے اسکو جسکے باب میں اسنے وصیت کی ہے ہر چند وہ یہودی یا نصرانی ہو اسلیے کہ خدا
فرماتا ہے فمن بدّله بعد ما سمعه فانما اثمه على الذين يبدلونه پس جو شخص بدل ڈالے وصیت
کو بعد اسکے کہ سنا ہے اسکو تو جز این نیست کہ گناہ اسکا ان لوگوں پر ہے جو بدل ڈالتے ہیں صاحب صافی لکھتے ہیں کہ متعدد
اسکی اخبار کثیرہ وارد ہیں اور وسائل میں ان اخبار کو جمع کیا ہے اور جامع الاخبار میں ہے فرمایا جناب
رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے کہ جو شخص ضامن ہو وصیت میت کا اور اس میں پھر ضائع کرے اسکو بغیر عذر کے تو نہ قبول
کریگا خدا نماز اسکی اور نہ روزے اسکے اور نہ مستجاب کریگا دعا اسکی اور لکھیگا اسپر ہر شب میں ستر گناہ جسکا ہر ایک
مثل اس شخص کے ہے جو اپنی ماں یا دختر سے زنا کرے الحدیث اور فرمایا کہ جو شخص ضامن ہو وصیت میت کا پھر عاجز آوے اُس سے
بغیر کسی عذر کے تو خدا نہ قبول کریگا اس سے کسی نیکی و فدیہ کو اور لعنت کریگا اسپر ہر فرشتہ درمیان آسمان و زمین کے ہے اور
وہ صبح و شام کریگا [illegible] آمین و جب کہیگا کہ خدایا تو نازل ہوگی اسپر لعنت اور لکھیگا خدا تمام ثواب اسکی
حسنات کا اس ملت کی [illegible] پس اگر مرجاے اسی حال پر تو داخل جہنم ہوگا الحدیث اور فرمایا کہ جو شخص ضامن ہو وصیت میت کا
اور حج میں تو عاجز ہو [illegible] کہ عقوبت اسکی شدید اور ندامت اسکی طولانی نہیں عاجز آتا وصیت میت سے مگر شقی اور
نہیں تعمیل کرتا اسکی مگر سعید پس جو شخص جلد تعمیل اسکی کرے تو خدا حرام کریگا اسکے جسم کو جہنم پر اور داخل کریگا جنت میں
ساتھ صدیقین و شہدا کے اور اکرام کریگا اسکا ستر شہیدوں کی کرامت کا اور لکھیگا اسکے لیے جب تک زندہ
ہے ہر روز ثواب ستر زائر کا اور بلند کریگا اسکے لیے ہزار درجے اور جو شخص اسپر عاجزی کرے تو گویا اُسپر لکھے جاینگے اسپر مرتد [illegible]
اور بنایا جائیگا اسکے لیے ایک مکان جہنم میں اور دیکھیگا نہ خدا اسکی طرف نہ زندگی میں اور نہ موت میں پس

چاہئے شہادت دی جاے سکوت کرے لیکن جب جانے ظلم ظالم کا تو شہادت دیوے اور نہیں حلال ہے اسکو مگر یہ کہ شہادت
دے اور وسائل میں امثال ان احادیث کے ایک جگہ جمع کی ہیں لیکن وہ حالت جسمیں کہ کتمان شہادت
جائز ہے کافی میں علی بن سوید سے منقول ہے کہ میں نے امام موسی کاظم علیہ السلام کو لکھا در باب شہادت
مخالفین کے حضرت نے جواب لکھا کہ شہادت دے واسطے خدا کے اپنے نفس یا والدین یا اقربا کے درمیان تیرے
اور درمیان انکے ہے اور اگر تو خوف رکھتا ہو اپنے برادر دینی پر ظلم کا تو نہ دے سعی تنجیم تبدیل وصیت
تفسیر صافی میں امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے اس شخص کے بابمیں جو وصیت کرے اپنے مال میں جو راہ
خدا میں دیا جائے فرمایا کہ دیوے اسی جگہ جس بابمیں اسنے وصیت کی ہے ہر چند وہ یہودی یا نصرانی ہو اسلیے کہ خدا
فرماتا ہے فمن بدله بعد ما سمعه فانما اثمه على الذين يبدلونه پس جو شخص بدل ڈالے وصیت
کو بعد اسکے کہ سنا ہے اسکو تو جز این نیست کہ گناہ اسکا ان لوگوں پر ہے جو بدل ڈالتے ہیں صاحب صافی لکھتے ہیں کہ منتہی میں
اسکی اخبار کثیرہ وارد ہیں اور وسائل میں ان اخبار کو جمع کیا ہے اور جامع الاخبار میں ہے فرمایا جناب سید
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے کہ جو شخص ضامن ہو وصیت میت کا اور میں پھر ضائع کرے اسکو بغیر عذر کے تو نہ قبول
کریگا خدا نماز اسکی اور نہ روزے اسکے اور نہ مستجاب کریگا دعا اسکی اور لکھیگا اسپر ہر شب میں سو گناہ جیسا کہ جزو
ستر اس شخص کے ہے جو اپنی مادر سے حرم میں زنا کرے الحدیث اور فرمایا کہ جو شخص ضامن ہو وصیت میت کا پھر جرأت کرے اسمیں
بغیر عذر کے تو خدا نہ قبول کریگا اس سے کسی نیکی کو نہ فدیہ کو اور لعنت کریگا اسپر ہر فرشتہ درمیان آسمان و زمین کے ہے اور
وہ صبح و شام کریگا اور … جب کہیگا کہ خدایا تو نازل ہو گی اسپر لعنت اور لکھیگا خدا تمام ثواب اسکی
حسنات کا اس میت کیلیے پس اگر مر جاے اسی حال پر تو داخل جہنم ہوگا الحدیث اور فرمایا کہ جو شخص ضامن ہو وصیت میت کا
اور … تو جاری کرے جسمیں کہ عقوبت اسکی شدید اور ندامت اسکی طولانی نہیں … وصیت میت کے مگر شقی اور
نہیں تعجیل کرتا اسکی مگر سعید پس جو شخص جلد تعجیل اسکی کرے تو خدا حرام کریگا اسکے جسم کو جہنم پر اور داخل کریگا
ساتھ صدیقین و شہدا کے اور اکرام کریگا اسکا ستر شہیدوں کی کرامت کا اور لکھیگا اسکے لیے … زیادہ
… اور بلند کریگا اسکے لیے ہزار درجے اور … جو جاری کرے … لکھے جاتینگے اسپر … گناہ
اور بنایا جاویگا اسکے لیے … ایک مکان جہنم میں … دیکھیگا خدا اسکی طرف زندگی میں اور نہ موت میں پس اگر

ہر جا کہ اسی حالت پر تو لکھیگا اپنی قبر سے دیکھا لیکہ لکھا ہوگا اسکی پیشانی پر کہ یہ ناامید ہے رحمت خدا سے تیسرے جنکا نقض
عہد یعنی توڑ ڈالنا عہد کا خالق سے ہو یا مخلوق سے اور نقض عہد خالق یہ ہے کہ قسم و نذر خدا سے کیا فریں کر پھر
مخالفت اسکی کرے اور تحریم اسکی ذکر کی گذشت ذکر عہد و قسم کی تشکیل میں بیان ہو چکی ہے یہاں عہد سکنی جو مخلوق سے متعلق ہے
بیان کیا جاتا ہے خدا عزوجل سورہ صف میں فرماتا ہے یا ایہا الذین امنوا لم تقولون ما لا تفعلون کبر
مقتا عند اللہ ان تقولوا ما لا تفعلون اے وہ لوگ جو ایمان لائے ہو کیوں کہتے ہو تم وہ جو نہیں
کرتے بڑی ناخوشی ہے نزدیک خدا کے کہ کہو تم وہ جسے نہیں کرتے تفسیر صافی میں جناب صادق علیہ السلام سے منقول ہے
کہ وعدہ مومن کا اپنے بھائی سے ایسی نذر ہے جسکا کفارہ نہیں پس جو شخص کہ وعدہ خلافی کرے تو اسنے خلاف وعدگی خدا
کی شروع کی اور سخت دشمنی ناراضی خدا کا متعرض ہوا اور دلیل میں یہ قول خدا ہے اسی پر حضرت نے انھیں سے یون
آیت کو پڑھا اور بحوالہ نہج البلاغہ ہے کہ خلاف وعدگی موجب دشمنی ہے نزدیک خدا کے اور نزدیک لوگوں کے
فرمایا خدا نے کبر مقتا عند اللہ الآیہ یعنی بڑی ناخوشی و دشمنی ہے نزدیک خدا کے کہ کہو تم وہ جسے نہیں کرتے اور
خصال میں جناب صادق علیہ السلام سے منقول ہے فرمایا کہ تین امر ہیں جنمیں خدا نے کسی کے لیے رخصت نہیں
دی ہے نیکی والدین سے ہوں یا کافر اور وفا عہد مومن سے ہو یا کافر سے اور ادائے امانت مومن کی طرف سے ہو
یا کافر کی اور وسائل الشیعہ ابواب احکام عشرت میں جناب صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جز این نیست
کہ خدا نے اسماعیل کا نام صادق الوعد رکھا اسوجہ سے کہ انہوں نے وعدہ کیا ایک شخص سے ایک مقام پر پس ایک
سال تک اسکی انتظار میں رہے پس خدا نے نام انکا صادق الوعد رکھا پھر جب وہ شخص آیا تو جناب اسماعیل نے اس سے
فرمایا کہ میں برابر تیرا منتظر تھا مولف کہتا ہے کہ میں نے قصہ جناب اسماعیل کو مجالس الابرار میں بیان کیا ہے وہ
وہ غیر اسماعیل بن ابراہیم ہیں صلی اللہ علیہما اور فرمایا کہ ارشاد کیا جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے کہ جو شخص
ایمان رکھتا ہو خدا اور روز قیامت کا تو چاہیے کہ وفا کرے جب وعدہ کرے اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ جناب رسولخدا
صلی اللہ علیہ وآلہ نے وعدہ کیا ایک شخص سے ایک پتھر کے پاس کہ میں یہاں ہوں جب تک تو آوے پس دھوپ سخت ہوئی اور اصحاب نے عرض
کیا سایہ میں تشریف لے آتے فرمایا کہ میں نے وعدہ تو یہیں رہنے کا کیا ہے اور اگر وہ نہ آویگا تو یہیں سے محشور ہونگا اور کتاب
باب تحریم الظلم کتاب المومن میں جناب صادق علیہ السلام سے منقول ہے فرمایا کہ جو شخص معاملہ کرے لوگوں سے اور ظلم انپر نہ کرے اور بات کرے اور

جو شخص نہ کہے اور وعدہ کرے اور خلاف وعدگی نہ کرے تو وہ ان لوگوں سے ہے جنکی غیبت حرام ہے اور مروت کامل ہے
اور عدالت ظاہر ہوا اور واجب ہوئی اخوت اُس سے اور کیا ہے کلینی نے کتاب النکاح ابواب احکام الاولاد میں جناب امام
موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے فرمایا کہ جب تم وعدہ کرو بچوں سے تو وفا کرو اسلیے کہ وہ سمجھتے ہیں کہ تمہیں انکو رزق
پہونچاتے ہو اور یہی مضمون جناب صادق علیہ السلام سے بھی منقول ہے اور اُنہیں سے ہے پاس عہد بھی کرنا +
وسائل الشیعہ کتاب الجہاد میں امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے فرمایا کہ نہیں ہے کوئی شخص جو امان دے
کسی شخص کو کسی بات میں بعد اسکے قتل کرے مگر اسکے ذریعہ سے بدترین گنہگار روز قیامت در حالیکہ لوائے غدر اٹھائے ہوگا اور فرمایا امیر المؤمنین
علیہ السلام نے کہ جو شخص امان دے کسی شخص کو اپنے خون پر پھر بیوفائی کرے تو میں قاتل سے بیزار ہوں ہر چند مقتول کافر ہو
اور اُنہیں سے ہے فاش کرنا اُس کلام کا جسکو امین ہو + وسائل الشیعہ ابواب احکام عشرہ میں جناب
صادق علیہ السلام سے منقول ہے فرمایا کہ مجلسیں ساتھ امانت کے ہیں اور نہیں جائز ہے کسی کیلئے بیان کرنا
کوئی بات کسی کی جسکو کہنے والا اسکا چھپانا چاہے مگر اسکی اجازت سے مگر یہ کہ کوئی ثقہ ہو یا ذکر کرے بخیر اسکا اور فرمایا
جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے کہ مجلسیں ساتھ امانت کے ہیں مگر تین مجلسیں ایک وہ مجلس جسمیں خون ناحق بہایا گیا
ہو یا وہ مجلس جسمیں زنا ہو یا وہ مجلس جسمیں کسی کا حق بغیر حق کے غصب کیا جائے یعنی حیلہ اور خیانت
وسائل الشیعہ کتاب الودیعہ میں جناب صادق علیہ السلام سے منقول ہے فرمایا کہ نہ دیکھو کسی کے طول رکوع
و سجود کو بیشک یہ ایسی چیز ہے جسکی عادت اسکو ہوگئی ہے پس اگر ترک کرے اسکو تو متوحش ہو لیکن نظر کرو اسکی
صدق بیانی و ادای امانت کو اور فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہا ابوذر نے کہ سنا میں نے جناب
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے فرماتے تھے کہ کنارے صراط کے روز قیامت قرابت و امانت ہیں جس وقت گذریگا
وہ شخص جو صلہ رحم کرتا تھا اور ادا امانت کرتا تھا تو پہونچ جائیگا جنت تک اور جب گذریگا خائن
امانت کا اور قاطع رحم تو نہ نفع پہونچائیگا اسکو کوئی عمل اور گرا دیگا اسکو صراط جہنم میں اور فرمایا جناب
صادق علیہ السلام نے کہ میرے پدر بزرگوار فرماتے تھے کہ چار چیزیں جسمیں ہوں تو ایمان اسکا کامل ہوگا ہر چند سر سے پیر تک
اسکے گناہ ہوں جب بھی اسکا ایمان ناقص نہ ہوگا اور وہ صدق بیانی اور ادای امانت اور حیا اور حسن خلق ہے اور فرمایا کہ
تین چیزیں ہیں جنمیں کسیکا عذر مقبول نہیں ہے ادای امانت مومن و کافر کی اور وفائے عہد مومن کا فاسق و نیکی والدین کی

مومن ہوں یا کافر اور فرمایا کہ ارشاد کیا امیر المومنین علیہ السلام نے کہ ادا کرو امانت کو خواہ قاتل اولاد انبیا کیطرف ہو اور
فرمایا کہ خدا نے نہیں مبعوث کیا کسی نبی کو مگر ساتھ صدق زبانی اور ادای امانت بطرف مومن و کافر کے اور فرمایا جناب صادق
علیہ السلام نے کہ اگر تلوار لگانیوالا امیر المومنین کا اور قاتل اس جناب کا بھی کوئی امانت دیتا اور مجھسے نصیحت و مشورہ چاہتا
پھر میں قبول کرتا اسکو تو ادا کرتا اسکی امانت کو اور فرمایا کہ ادا کرو امانت چاہے طرف قاتل حسین علیہ السلام کے ہو اور
فرمایا امام زین العابدین علیہ السلام نے اپنے شیعہ سے کہ لازم لو ادای امانت تو پس قسم ہے اس شخص کی جسنے بھیجا رسول خدا
کو بحق مبعوث کیا کہ اگر قاتل میرے پدر بزرگوار کا مجھے امانت دیتا اس تلوار کو جس سے اس جناب کو قتل کیا تو میں ادا
کرتا اسے اور فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے کہ ادای امانت کھینچتی ہے رزق کو اور خیانت کھینچتی ہے فقر
کو اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ منع کیا ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے خیانت سے اور فرمایا ہے
کہ جو شخص خیانت کرے کسی امانت میں دنیا میں اور نہ پھیرے اسے اسکے مالک کو پھر موت آ جائے تو مریگا غیر ملت پر میری اور
ملاقات کریگا خدا سے درحالیکہ وہ اوپر اسکے غضبناک ہوگا اور جو شخص مول لے کسی خیانت کو تو وہ مثل خائن کے ہے اور فرمایا
امام خدا علیہ السلام نے کہ ارشاد کیا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے ایک حدیث میں کہ جو خیانت کرے وہ ہمسے
نہیں ہے اور فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے کہ چار چیزیں وہ ہیں کہ ایک چیز بھی انمیں سے داخل ہوتی کسی مکان میں مگر وہ مکان ویران
ہو جاتا ہے اور برکت سے آباد نہیں ہوتا خیانت و سرقہ و شراب خواری و زنا اور فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
نے کہ جو شخص خیانت کرے کسی امانت میں دنیا میں اور نہ پھیرے اسے اسکے مالک کو تو مریگا غیر دین اسلام پر اور ملاقات کریگا
خدا سے درحالیکہ وہ اوپر اسکے غضبناک ہوگا پھر حکم کیا جائیگا اسکو جہنم کا پس گرا دیا جائیگا جہنم میں ہمیشہ کے لیے اور جو
شخص مول لے کسی خیانت کو درحالیکہ جانتا ہو کہ وہ خیانت ہے تو وہ مثل خیانت کنندہ کے ہے عار و گناہ میں
اور جو شخص مول لے کسی سرقہ کو درحالیکہ جانتا ہو کہ وہ سرقہ ہے تو وہ مثل اسکے ہے کہ جسنے اسے چرایا اور گناہ اسکا
مثل اسکے ہے **چہل و دوم غلول** یعنی خیانت مال غنیمت میں. مسائل باب تعیین الکبائر میں جناب صادق علیہ السلام
سے منقول ہے فرمایا شمار کیا کبائر میں غلول کو اسلیے کہ خدا فرماتا ہے ومن یغلل یأت بما غل یوم القیامۃ جو کوئی خیانت کریگا
تو لاویگا اس چیز کو جسکی خیانت کی ہے روز قیامت اور تفسیر صافی میں امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے فرمایا کہ جو خیانت
کریگا مال غنیمت میں تو اسکی چیز دیکھیگا اسکو روز قیامت جہنم میں پھر تکلیف دیا جائیگا کہ جہنم میں داخل ہو کر نکالے اسکو اور

آل عمران ع ۱۰ پارہ ۴

اسی ہی سرقہ یعنی چوری۔ وسائل ابواب حد سرقہ میں جناب صادق علیہ السلام سے روایت
کرتے ہیں کہ فرمایا جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ چار چیزیں ہیں جن سے ایک بھی کسی مکان میں داخل نہیں ہوتی مگر وہ
مکان ویران ہو جاتا ہے اور برکت اس میں نہیں آتی منجملہ انکے فرمایا کہ چوری ہے اور حدیث سابق میں گذر چکی ہے
اور علی بن جعفر نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ فرمایا جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے کہ نہیں زنا کرتا زنا کنندہ درحالیکہ وہ مومن ہے اور نہیں چوری کرتا درحالیکہ وہ مومن ہو اور کتاب مذکور میں
اسی مضمون کی بہت سی احادیث نقل کی ہیں کہ جو چوری کرے تو اسکا داہنا ہاتھ کاٹا جائیگا اور اگر دوبارہ
چوری کرے تو بایاں پیر کاٹا جائیگا پس اگر سہ بارہ چوری کرے تو ہمیشہ قید کیا جائیگا تا اینکہ مر جاوے اور
بیت المال سے اسکو کھانا دیا جائیگا اور اگر قیدخانہ میں چوری کرے تو قتل کیا جائیگا۔ چہل و سوم
شرابخواری۔ کتاب وسائل ابواب الاشربہ میں جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے فرمایا کہ آوے گا
شرابخوار بروز قیامت درحالیکہ منہ اسکا سیاہ ہوگا زبان اسکی باہر نکلی ہوگی لعاب اسکا جاری ہوگا
سینہ پر اور حق ہے خدا پر کہ پلاوے اسکو طینت چاہ دمناک سے میں نے پوچھا کہ چاہ دمناک کیا ہے فرمایا ایک
کنواں ہے جسمیں جاری ہوتی ہے پیپ زنا کاروں کی اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ جو شخص پیے ایک گھونٹ
شراب کا تو لعنت کرینگے اسپر پیغمبر اور ملائکہ اور انبیاء و مومنین پس اگر پیے اسکو تا اینکہ نشہ میں آوے تو جدا ہو جاتی
ہے اس سے روح ایمان اور داخل ہوتی ہے اسمیں روح خبیث و ملعون اور فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ جو شخص شراب پیے
اور نشہ میں آوے تو نہ قبول ہوگی نماز اسکی چالیس روز تک پس اگر ترک کرے نماز ان ایام میں تو مضاعف ہوگا اسپر
عذاب بسبب ترک نماز کے اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ نہیں قبول ہوتی نماز شرابخوار کی جب تک اسکی رگوں میں
کچھ بھی ہے اور فرمایا جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ تین شخص داخل جنت نہ ہونگے ہمیشہ پینے والا شراب کا
اور ہمیشہ سحر کرنے والا اور قاطع رحم اور جو شخص کہ مر جائے درحالیکہ ہمیشہ شراب پیتا ہو تو پلاویگا خدا اسے
نہر غوطہ سے اور وہ ایک نہر ہے جو جاری ہوگی فرج زنا کاران سے ایذا دیگی اہل جہنم کو بو اسکی اور فرمایا جناب
صادق علیہ السلام نے کہ جب پیے کوئی شخص شراب یا کوئی مسکر تو نہ قبول ہوگی نماز اسکی چالیس دن تک
اور نہیں ہے توبہ اسکی چالیس دن تک پس اگر مر جاوے اس درمیان میں تو داخل جہنم ہوگا اور اگر توبہ صادقہ کی جنت

صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ مولود پیدا ہوا ہے تو ہم اسکو شراب پلا دیں فرمایا نہ پلاؤ جو شخص کہ پلاوے کسی کو یعنی
کوئی مسکر تو پلاویگا خدا اسکو آب گرم جہنم کو ہر چند بخشدے اسکو اور فرمایا جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے
قسم ہے جو پلاوے شراب کسی یہودی یا نصرانی یا کسی بیدین کو یا جو لوگ ان سے ہیں تو اسے گناہ مثل اسکے پینے
والے کی ہے اور فرمایا کہ شارب الخمر اگر مریض ہو تو نہ عیادت کرو اسکی اور اگر مر جاوے تو نہ حاضر ہو اسکی نماز جنازہ میں
اور اگر شہادت دے تو نہ روا رکھو اور اگر درخواست نکاح کرے تو نہ تزویج کرو اس سے اور اگر کوئی امانت چاہے
تو نہ امانت دو اسکو اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ جو شخص تزویج کرے اپنی دختر کو شرابخوار سے تو گویا
اسنے جہنم کی طرف کھینچا اور فرمایا کہ نہ بیٹھو پاس شرابخوار کے اور نہ لڑکی دو اسکو اور نہ لڑکی لو اس سے
اور اگر مریض ہو تو عیادت اسکی نہ کرو اور اگر مر جاوے تو مشایعت جنازہ اسکی نہ کرو بدرستیکہ شرابخوار
آویگا روز قیامت درحالیکہ چہرہ اسکا سیاہ ہوگا آنکھیں اسکی کنبود ہونگی ٹیڑھا ہوگا دہن اسکا جاری
ہوگا لعاب اسکا باہر نکلی ہوگی زبان اسکی گدی سے اور فرمایا کہ نہیں گناہ کیا گیا خدا کا کسی چیز سے جو سخت تر ہو
مسکر کے پینے سے کہ پینے والا اسکا ترک کرتا ہے نماز کو اور صحبت کرتا ہے ماں اور بیٹی اور بہن سے درحالیکہ عقل
نہیں رکھتا اور پوچھا ایک شخص نے انحضرت سے کہ شرابخواری بدتر ہے یا ترک نماز فرمایا شرابخواری
پھر فرمایا کہ جانتا ہے کہ کیوں ایسا ہے اسنے کہا کہ نہیں فرمایا اسلیے کہ ہو جاتا ہے وہ ایسی حال میں جسمیں خدا کو نہیں
پہچانتا اور فرمایا کہ خدا نے معصیت کیلیے ایک مکان قرار دیا ہے پھر قرار دیا مکان کیلیے دروازہ پھر قرار دی
دروازہ کیلیے بندش پھر قرار دی بندش کیلیے کلید پس کلید معصیت خمر یعنی شراب ہے اور فرمایا کہ شراب
مفتاح ہے ہر شر کی اور ہر شے پینے والا شراب کا مثل بت پرست کے ہے اور شراب سر ہر گناہ کا ہے اور پینے
والا اسکا تکذیب کنندہ ہے کتاب خدا کا اگر تصدیق کرتا کتاب خدا کی تو حرام کرتا اسکی حرام کو اور کسی نے کہا
جناب امیر المومنین علیہ السلام سے کہ آپ گمان کرتے ہیں کہ شرابخواری سخت تر ہے زنا و سرقہ سے فرمایا ہاں اسلیے
کہ زناکار شاید سوا زنا کے اور کچھ نہیں کرتا اور شرابخوار جب شراب پیتا ہے تو زنا کرتا ہے اور چوری بھی کرتا ہے
اور قتل کرتا ہے اس نفس کو جسکو خدا نے حرام کیا اور نماز کو ترک کرتا ہے اور ایک جوان نے امام محمد باقر علیہ السلام
سے پوچھا کہ اکبر الکبائر کیا ہے فرمایا شرابخواری پس پھر وہ آیا اور پھر پوچھا پھر فرمایا کہ شرابخواری پس پھر آیا اور پھر

پوچھا حضرت نے فرمایا کہ کیا میں نے نہیں کہا تجھسے کہ شرابخوار بدتر ہے شرابخواری اصل کرتی ہے برائیوں کو
زنا میں اور سرقہ میں اور قتل میں اُس نفس کے جسکو خدا نے حرام کیا ہے اور شرک باللہ میں اور افعال شراب بلند ہوتا ہے
ہر گناہ پر جسطرح بلند ہوتا ہے درخت اُسکا درخت پر اور ایک زندیق نے جناب صادق علیہ السلام سے پوچھا
کہ کیوں خدا نے حرام کیا ہے شراب کو حالانکہ کوئی لذت افضل اُس سے نہیں ہے فرمایا کہ حرام کیا ہے اُسے
اسلیے کہ وہ ام الخبائث ہے اور سر ہر شر کا اور آتی ہے پینے والے پر ایک ساعت کہ عقل اُسکی جاتی رہتی ہے
پس نہیں پہچانتا اپنے پروردگار کو اور نہیں ترک کرتا کسی معصیت کو مگر مرتکب اُسکا ہوتا ہے اور نہ کسی حرمت
کا مگر بے حرمتی کرتا ہے اُسمیں اور نہ کسی قرابت کا مگر قطع کرتا ہے اُسکو اور نہ کسی بدی کو مگر عمل میں لاتا ہے
اُسکو اور نشہ والے کی مہار دست شیاطین میں ہوتی ہے اگر وہ حکم کرے کہ سجدہ کرے بتوں کو تو سجدہ کریگا اور
جاتا ہے جدھر شیطان کھینچتا ہے اُسکو اور فرمایا کہ جو شخص پیے نبیذ کو حلال سمجھکر تو مخلد فی النار ہوگا اور جو
حرام سمجھکر پیے تو معذب فی النار ہوگا اور احادیث کثیرہ میں آیا ہے کہ ہمیشہ پینے والا شراب کا مثل بت پرست کے
ہے اور لکھا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے ایک اپنے دوست کو کہ پینے والا مسکر کا کافر ہے اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام
نے کہ ارشاد کیا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے کہ ہمیشہ پینے والا شراب کا ملاقات کریگا روز قیامت خدا
سے کافر ہو کر اور فرمایا کہ اے علی شارب الخمر مثل بت پرست کی ہے اے علی شرابخوار کی نماز قبول نہیں ہوتی
چالیس روز تک پس اگر مر جاوے اندر چالیس روز کے تو کافر مرا شیخ صدوق نے فرمایا ہے کہ جب اُسکو حلال سمجھے اور
فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے کہ ہمیشہ پینے والا شراب کا ملاقات کریگا خدا سے مثل بت پرست کے پوچھا کسی نے کہ
ہمیشہ پینے والا کون ہے فرمایا وہ کہ جب پاوے تو پی لے جو شخص پیے کسی مسکر کو تو نہ قبول کریگا خدا نماز
اُسکی چالیس روز و شب اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ ہمیشہ زنا کرنے والا اور فسق کرنے والا اور شراب
پینے والا مثل بت پرست کے ہے اور عمر کہتی نے جناب امام رضا علیہ السلام سے کہا کہ ابن ابو نے بیان کیا ہے کہ آپ نے
فرمایا ہے کہ شرابخوار کافر ہے فرمایا سچ کہا ہے میں نے اُس سے کہا تھا اور فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے جو شخص
نشہ میں آوے کسی شراب سے پھر مر جاوے بعد اُسکے چالیس روز میں تو ملاقات کریگا خدا سے مثل بت پرست کے
اور بعض کہتے ہیں کہ ملاقات کی یہ معنی ہیں اور شیخ نے مجتہد سید بن الحسن بن علی ابو الحسن الشافعی

تو کہا انھون نے نہ اور بیوی میں ہم نے خبر کی اسکی جناب صادق علیہ السلام سے حضرت نے فرمایا کہ وہ دونوں ہی ساتھ ہوویں جہنم کے
تم دونوں تو ہو بھی وہ جو شراب پیتے ہے بیان جناب شیخ حر عاملی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بعض احادیث محمول ہین اوپر حلال جاننے
والے پر کہا ہے اسی شیخ وغیرہ نے اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ جو بندہ کوئی مسکر پیتا ہے تو نہ قبول ہوگی
نماز اسکی چالیس صبح تک پس اگر مرجاوے چالیس دن میں تو موت جاہلیت و کفر پر مرا اور اگر توبہ کرے تو خدا اسکی
توبہ قبول فرمائیگا اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے ایک حدیث میں کہ نہ نماز پڑھو اس مکان میں جسمیں شراب اور کوئی
مسکر ہو اسلیے کہ ملائکہ نہیں داخل ہوتے اسمیں اور نہ نماز پڑھو اس کپڑے میں جسمیں شراب یا کوئی مسکر لگا ہو جب تک دھو
نہ لو اور کتاب تہذیب کو باب نجاسۃ الخمر والنبیذ والفقاع وکل مسکر میں جناب صادق علیہ السلام سے منقول ہے
فرمایا کہ جب تیرے کپڑے میں شراب یا نبیذ مسکر لگ جاوے تو دھو اسکو اگر وہ جگہ جانتا ہے اور اگر نہیں جانتا جگہ تو
تو کل کپڑا دھو اور اگر اس کپڑے سے نماز پڑھی ہے تو اعادہ کر نماز کا اور کتاب کافی کو کتاب الاطعمۃ والاشربہ میں
ہے کہ پوچھا کسی نے جناب صادق علیہ السلام سے در باب بیٹھنے دستر خوان کے جسپر شراب یا کوئی مسکر پیا جاوے فرمایا
کہ حرام ہوا وہ دستر خوان الحدیث یعنی کھانا اس دستر خوان سے اور فرمایا کہ نہ بیٹھو پاس شراب پینے والوں کے
اسلیے کہ لعنت جب نازل ہوگی تو پھیلیگی اسپر جو مجلس میں ہے اور فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ لعنت کی ہے
جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے شراب میں دس شخصوں پر درخت لگانے والے پر اسکی اور حفاظت و حراست
کرنے والے پر اسکی اور نچوڑنے والے پر اسکی اور پینے والے پر اسکی اور پلانے والے پر اسکی اور اٹھانے والے پر اسکی اور
اسپر جسکے پاس بھیجی جاوے اور بیچنے والے پر اسکی اور مول لینے والے پر اسکی اور قیمت کھانے والے پر اسکی بیان درخت
لگانے والے پر یعنی جب بقصد شراب درخت لگاوے یا اسکی حراست کرے اور چند حدیثیں اسی مضمون کی ہین
اور ایک میں ہے کہ لعنت کی ہے اسکے نچوڑنے والے پر اور نکالنے والے پر اور مول لینے والے پر تا آخر اور فرمایا
کہ جو شخص شراب پیتا ہے تو نہ قبول کریگا خدا نماز اسکی چالیس دن تک پس اگر مرجاوے اور اسکی شکم میں کچھ بھی
اس سے باقی ہے تو حق ہوگا خدا پر کہ پلاوے اسکو طینت خبال سے اور وہ پیپ ہے اہل جہنم کی اور وہ جو خارج
ہوتا ہے زناکار عورتوں سے اور جمع ہوتا ہے دیگوں میں جہنم کی پس پیتے ہیں اسکو اہل نار اور گھل جاتی ہیں آنتیں اور رگیں
انکی اور فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے کہ جو شخص شراب پیتا ہے دنیا میں تو خدا پلا دیگا اسکو زہر مار و زہر

عذاب سے ایسا گھونٹ کہ گر پڑیگا گوشت اُسکی چہرہ کا ظرف میں قبل اسکے کہ پیئے پس جب پیگا تو جھڑ جائیگا گوشت اور پوست اُسکا مثل مردار کے جس سے متاذی ہونگے اہل قیامت تا آنکہ حکم دیا جائیگا اُسکو جہنم کا اور بیچنے والا اُسکا اور نچوڑنے والا اُسکا اور نکالنے والا اُسکا جہنم میں ہے اور پینے والا اُسکا اور مول لینے والا اُسکا اور اُٹھانے والا اُسکا اور وہ جسکے پاس بھیجی جاتی ہے برابر ہیں شناعت و گناہ میں آگاہ ہو کہ جو شخص بیچے اُسکو یا مول لے اُسے اپنے غیر کے لیے تو نہ قبول کریگا خدا اُسکی نماز کو اور نہ روزے کو اور نہ حج وغیرہ کو تا اینکہ توبہ کرے اُس سے پس اگر مر جائے قبل توبہ کے تو حق ہوگا خدا پر کہ پلاوے اُسکو بعوض ہر گھونٹ کے جسکو دنیا میں پیا ہے گھونٹ ریم جہنم کا پھر فرمایا کہ آگاہ ہو کہ خدا نے حرام کیا ہے خمر کو بعینہا اور مسکر کو ہر شراب سے آگاہ ہو کہ ہر مسکر حرام ہے اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ خدا نے حرام کیا ہے خمر کو بعینہا اور اسیطرح حرام کیا ہے مردار و خون و گوشت خوک کو اور حرام کیا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے ہر شراب کو جو نشہ لاوے اور جو حرام کیا نبی نے تو اُسی حرام کیا خدا نے اور فرمایا کہ جو چیز نشہ میں لاوے کثیر اُسکا تو قلیل اُسکا حرام ہے اور فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ جو شخص داخل کرے اپنی کسی رگ میں کوئی سی تھوڑی سی چیز کی جسکا کثیر نشہ میں لاوے تو خدا عذاب کریگا اُس رگ کو تین سو ساٹھ قسم کی عذاب سے بیان یہ حدیث دلالت کرتی ہے کہ اقسام شراب کو بدن میں لگانا بھی منع ہے اور بہت سی حدیثیں اسی مضمون کی ہیں کہ جس چیز کا کثیر نشہ لاوے تو قلیل اُسکا حرام ہے اور فرمایا امام موسی کاظم علیہ السلام نے کہ خدا نے نہیں حرام کیا خمر کو بسبب اُسکے نام کی بلکہ حرام کیا بسبب اُسکی عاقبت کے پس جس چیز کی عاقبت مثل عاقبت خمر ہو تو وہ خمر ہے اور دوسری حدیث میں ہے کہ جو چیز کام خمر کا کرے تو وہ خمر ہے اور فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ ارشاد کیا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے کہ ہر مسکر حرام ہے اور ہر مسکر خمر ہے اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ جو شخص پیوے کسی مسکر کو تو حق ہوگا خدا پر کہ پلاوے اُسکو طینت خبال سے میں نے پوچھا کہ طینت خبال کیا ہے فرمایا کہ ریم فروج زناکاران کی اور فرمایا کہ نہیں قبول ہوتی نماز شارب الخمر کی چالیس دن تک اگر نہیں سمجھتی جب وہ باقی ہے اور فرمایا کہ خدا نے شر کے قفل قرار دیے ہیں اور قرار دی ہے کلید اُن اقفال کی شراب کو اور شراب بدتر ہر شر سے ہے اور فرمایا کہ نہ داخل ہوگا جنت

ہیں عاق والدین بہ مدمن خمر اور منت گزینیوالا خیر کا جبکہ جانی اُسکو اور فرمایا کہ جو شخص سرمہ لگاوے کسی مسکر کا تو خدا اسکو
آگ کی سلائی لگاویگا اور جامع الاخبار میں ہے فرمایا جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے قسم ہے اُس شخص کی جسنے مجھے مبعوث
بحق کیا کہ جو شخص ایک گھونٹ کسی مسکر کا پیوے تو نہ قبول ہوگی نماز اسکی چالیس دن رات تک اور اگر توبہ کرے تو خدا اسکی دعا
قبول فرمائیگا اور جو شخص کہ دو گھونٹ پیوے تو نہ قبول کریگا خدا نماز اسکی اسی دن اور رات تک اور جو شخص تین گھونٹ پیوے
تو نہ قبول کریگا خدا نماز اسکی ایکسو بیس دن اور رات تک اور حق ہوگا خدا پر کہ پلاوے اسکو ریم اہل نار کی اور فرمایا
کہ قسم ہے اسکی جسنے مجھے مبعوث بحق کیا کہ شرابخوار مریگا پیاسا اور قبر میں پیاسا رہیگا اور پیاسا محشور ہوگا اور چلائیگا کہ
ہائے پیاس ہزار سال تک پھر لایا جائیگا پانی مثل مس گداختہ کی جو بھون ڈالیگا منہوں کو اور پیئیگا شرابی پس
بھون جائیگا منہ اسکا اور گر پڑینگے دانت اور آنکھیں اسکی اسطرف میں اور بغیر پیئے چارہ نہوگا پس گھل جائینگی انتڑ
اسکی اور فرمایا کہ جہنم میں ایک وادی ہے جس سے اہل نار روز ستر ہزار مرتبہ فریاد کرتے ہیں اور اُس وادی میں ایک مکان آتش
ہے اور اس مکان میں ایک کنواں ہے اور اس کنویں میں ایک تابوت ہے آگ کا اور اس تابوت میں ایک سانپ ہے جسکے ہزار سر ہیں ہر سر میں
ہزار منہ اور ہر منہ میں ہزار دانت ہیں اور ہر دانت ہزار ذراع کا ہے انس نے کہا کہ یا رسول اللہ کسکے لیے یہ عذاب ہے فرمایا اُس
شارب الخمر کے لیے جو حامل قرآن ہو اور فرمایا کہ جو نشہ میں سوجاوے تو وہ عروس شیطان ہے اور فرمایا کہ جو نشہ میں سوجاوے تو دیکھیگا
ملک الموت کو نشہ میں اور داخل قبر ہوگا نشہ میں اور کھڑا ہوگا سامنے خدا کے سکران یعنی نشہ میں پس خدا فرمائیگا کہ کیا حال
ہے تیرا تو وہ کہیگا کہ میں سکران ہوں پس خدا فرمائیگا کہ کیا اسی کا میں نے تجھے حکم دیا تھا لیجاؤ اسکو طرف سکران کے
پس لیجائینگے فرشتے اسکو طرف ایک چاہ کے جو وسط جہنم میں ہے اس میں ایک چشمہ ہے کہ خون کا جاری ہے نہ ہوگا کھانا اور پانی اسکا مگر
اسی سے اور فرمایا کہ نہ بیٹھو پاس شرابخوار کے اور نہ عیادت کرو انکی مریضوں کی اور نہ مشایعت کرو انکی جنازوں کی اور نہ
نماز پڑھو انکی مردوں پر کہ وہ سگہائے اہل جہنم ہیں اور فرمایا کہ جو شخص کھلاوے ایک لقمہ کھانیکا یا پلاوے ایک گھونٹ پانیکا
شرابخوار کو تو خدا مسلط کریگا اسکی قبر میں سانپ و بچھوؤں کو جنکے دانتوں کا طول ایکسو بیس ذراع ہوگا اور پلاویگا خدا
اسکو ریم جہنم کی تا روز قیامت اور جو شخص حاجت برلاوے اسکی تو گویا اُسنے قتل کیا ہزار مومن کو اور گرایا کعبہ کو
ہزار بار اور جو شخص سلام کرے شرابخوار پر تو لعنت کرتے ہیں اُس پر ستر ہزار ملائکہ اور فرمایا کہ جو شخص ایک گھونٹ شراب بھی
پیوے تو بیزار ہے اس سے جبرئیل و میکائیل و اسرافیل و جمیع ملائکہ و جمیع انبیاء و ائمہ و بیزار ہوں میں اس سے خود خدائے جبار اور فرمایا

کہ جب نزدیک قیامت ہوگا تو نکلیگا جہنم سے ایک قسم کچھو جسکا سر ساتوین آسمان پر ہوگا اور دُم تحت زمین کے ہوگی اور دان اُسکا
مشرق سے مغرب تک ہوگا اور کہیگا کہ کہان ہین وہ لوگ جو خدا اور رسول سے لڑتے تھے پھر جبرئیل آوینگے اور پوچھینگے کہ ای کچھو کسکو ڈھونڈھتا ہے
وہ کہیگا پانچ شخصون کو ایک تارک الصلوٰۃ دوسرا مانع الزکوٰۃ تیسرا سود کھانیوالا چوتھا شرابخوار پانچوان وہ لوگ جو مسجد مین دنیا کی باتین
کرتے تھے اور فرمایا کہ ای علی خدا نے خلق کیا جنت کو ایک اینٹ سونے اور ایک اینٹ چاندی سے اور قرار دی دیوار اُسکی یاقوت
کی اور چھت اُسکی زبرجد کی اور سنگریزے اُسکے موتی کی اور مٹی اُسکی زعفران مشک کی پھر فرمایا کہ کلام کر پس کہا اُسنے کہ سعید ہوا
جو مجھ مین داخل ہو فرمایا خدا نے کہ مجھے قسم ہے اپنی عزت و جلال کی کہ نہ داخل ہوگا تجھ مین وہ جو ہمیشہ شراب پیتا ہے اور نہ نمام
اور نہ دیوث اور نہ شرطی یعنی یار ظالم بادشاہ ظالم کا اور نہ مخنث یعنی جس سے اغلام کیا جاتا ہے اور نہ نباش یعنی کفن چور اور
نہ عشار یعنی جو سوداگرون سے ظالم کی طرف سے لیتا ہے اور نہ قاطع رحم اور نہ قدری اور فرمایا کہ جو شخص پلا دیوے شراب
کسی یہودی یا نصرانی یا کسی عورت یا لڑکے یا جو کوئی ہو تو اُسپر گناہ مثل پینے والے کے ہے اور فرمایا کہ شرابخوار صبح و شام
گرفتار ہے ناراضامندی خدا مین اور نہین ہے کوئی شخص جو نشے مین ہو مگر عروس شیطان ہے پس صبح یا شام جب ہوش آوے تو واجب ہے
اُسپر غسل کرے جسطرح غسل جنابت کیا جاتا ہے پس اگر غسل نہ کرے تو نہ قبول ہوگی اُسکی کوئی نیکی و نہ فدیہ اور نہین
جانتا مین کوئی دشمن تر خدا کا شرابخوار سے اور فرمایا کہ جو شخص شراب پیوے شام کو تو صبح کریگا مشرک ہوکر اور جو صبح
تو شام کریگا مشرک ہوکر اور جس چیز کا کثیر نشہ لاوے تو قلیل اُسکا حرام ہے اور فرمایا کہ جو شخص سلام کرے شرابخوار پر یا معانقہ
کرے اُس سے یا مصافحہ کرے اُس سے تو خدا حبط کریگا عمل چالیس سال کا اُسکی اور بروایت عائشہ فرمایا کہ جو شخص کھلاوے
شرابخوار کو ایک لقمہ کھانیکا تو خدا مسلط کریگا اُسکے جسم پر سانپ اور بچھو کو اور جو شخص اُسکی حاجت بر لاوے تو اعانت کی اُسنے
اسلام کے گرانے مین اور جو شخص قرض دے اُسکو تو اُسنے اعانت کی قتل مومن پر اور جو شخص بیٹھے پاس اُسکے تو خدا اُسکو روز قیامت
اندھا محشور کریگا اور جو شخص شرابی ہے تو نہ تزویج کرو اُسکو اور اگر مریض ہو تو نہ عیادت کرو اُسکی قسم ہے مجھے اُسکی
جسنے بھیجا مجھے مبعوث کیا کہ نہین پیا شراب مگر اُسنے جو ملعون ہے توریت و انجیل و فرقان مین اور فرمایا کہ ای ابن مسعود قسم
ہے اُس شخص کی جسنے مجھے مبعوث بحق کیا کہ آویگا لوگون پر ایک زمانہ جسمین حلال سمجھینگے خمر کو اور نام رکھینگے اُسکے نبیذ
لعنت خدا اور ملائکہ اور تمام آدمیون کی اُنپر ہے اور وہ مجھسے بیزار ہین اور مین اُنسے اور فرمایا کہ زنا کرنیوالا ایمان سے
سبب بڑا نزدیک خدا کے اس سے کہ نطفہ ڈالے ایک ایسے رحم مین جو حلال نہ ہو اور فرمایا کہ غیرتمند ہے سعد اور مین غیرتمند تر ہون اُس سے

کھانے سے آئی ہے کہ یہ کلید ہے ہر شر کی الحدیث اور فرمایا کہ سلام کرو یہود و نصاریٰ پر اور نہ سلام کرو شرابخوار پر
اور اگر وہ تم پر سلام کریں تو جواب اُسکا نہ دو اور فرمایا کہ ہمسائگی یہود اور نصاریٰ کی بہتر ہے ہمسائگی سے شرابخوار کی
اور فرمایا کہ نہیں جمع ہوتی شراب اور ایمان قلب میں کبھی اور فرمایا کہ شرابخوار کو خدا قیامت میں ساتھ طرح طرح کے عذاب سے
معذب کریگا اور فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے کہ فتنے تین ہیں حب نسوان اور وہ تلوار شیطان ہے اور حب شراب اور وہ
نیزہ شیطان ہے اور حب دینار و درہم اور وہ تیر شیطان ہے پس جو محبت کرے عورتوں سے تو نہ منتفع ہوگا اپنی زندگانی سے
اور جو دوست رکھے شراب کو تو حرام ہوگی جنت اُسپر اور جو شخص دوست رکھے دینار و درہم کو تو وہ بندہ دنیا ہے
اور فقہ الرضا علیہ السلام میں ہے کہ آگاہ ہو کہ شرابخوار مثل بت پرست کے ہے اور مثل اُس شخص کے ہے جو اپنی
ماں سے کعبہ میں زنا کرے اور وہ محشور ہوگا روز قیامت ساتھ یہود و نصاریٰ و مجوس کے اور ان لوگوں کے جو مشرک ہیں
وہ لوگ گروہ شیطان میں ہیں آگاہ ہو کہ گروہ شیطان وہی زیانکار ہیں اور آگاہ ہو کہ جو شخص پیے شراب کا ایک گھونٹ
تو نہ قبول کریگا خدا نماز اُسکی چالیس دن تک اور نہیں ہے اُسکے لیے ایمان میں کوئی حصہ اور نہ اسلام میں کوئی حصہ
اور نہ قبول کریگا خدا اُس سے کسی نیکی کو اور نہ فدیہ کو اور وہ قریب ہے طرف شرک کی ایمان سے دشمنان خدا
اور اعدا رسول کو زینت شرابخواران اور زناکاران میں پس اگر مرجائے اندر چالیس دن کے تو نہ دیکھیگا طرف اُسکی
خدا روز قیامت اور نہیں قبول کرتا توبہ اُسکی اندر چالیس دن کے اور وہ بلا شک داخل جہنم ہوگا پھر ارشاد فرمایا مثل
ان مضامین کے جو سابق بیان ہو چکے اور یہی ہے فقاع و ہشام بن فضال نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے فقاع کو پوچھا
حضرت نے فرمایا کہ وہ خمر ہے اور اُسمیں حد شارب الخمر ہے اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ نہ پی فقاع کو کہ وہ
خمر مجہول ہے اور جب یہ کپڑے میں لگجاوے تو دھوؤ اُسکو اور فرمایا امام رضا علیہ السلام نے کہ پہلے جسکی لیے اسلام میں فقاع بنائی
گئی شہر مدینہ میں اور بعضوں نے کہا ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ پس جو ہمارا شیعہ ہو وہ پرہیز کرے فقاع سے کہ وہ شراب ہے اور جو نہیں کریگا
ہے پس جو نکریگا ایسا وہ ہم سے نہیں ہے اور بیان کیا ہے مجھسے میرے والد بزرگوار نے اپنے آبا طاہرین سے کہ فرمایا جناب
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے کہ نہ پہنو لباس میرے اعدا کا اور نہ کھاؤ کھانا میرے اعدا کا اور نہ چلو چال میرے اعدا کی
کہ ہو جاؤ گے تم بھی اعدا جس طرح وہ اعدا ہیں میرے مؤلف کہتا ہے کہ احادیث تحریم فقاع میں بہت ہیں اور شراب کی تحریم
سابق میں احادیث کثیرہ بیان ہو چکی ہیں چہل و چہارم فرمایا خدا نے سورہ بقرہ میں یسئلونک عن الخمر والمیسر

قل فیہما اثم کبیر و منافع للناس و اثمہما اکبر من نفعہما سوال کرتے ہیں تجھ سے شراب و قمار سے
کہدے ان دونوں میں بڑا گناہ ہے اور فائدے ہیں لوگوں کیلیے اور گناہ ان دونوں کا بڑا ہے انکے نفع سے اور فرمایا سورہ مائدہ
میں یا ایہا الذین امنوا انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان
فاجتنبوہ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو سوا اسکے نہیں ہے کہ شراب و قمار و بت اور تیر پلیدی ہے عمل شیطان سے
پس اجتناب کرو اس سے وسائل الشیعہ کتاب التجارہ میں ہے کہ امام موسی کاظم علیہ السلام نے ایک غلام کو بیضہ
کی خرید کو بھیجا پس آئی ایک یا دو بیضے خرید کیا اور اس سے جوا کھیلا اور لیکر آیا پس حضرت نے اسکو نوش فرمایا
پس ایک غلام نے کہا کہ اسمیں قمار ہے پس آنحضرت نے طشت منگوا کر حضرت نے قے کی اور جب یہ آیت نازل ہوئی انما
الخمر والمیسر تو کسی نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ سے پوچھا کہ میسر کیا ہے فرمایا ہر وہ چیز جسسے قمار بازی
ہوتا ہے یہانتک کہ گوٹی جوز اور اسحاق بن عمار کہتے ہیں کہا میں نے جناب صادق علیہ السلام سے کہ لڑکے کھیلتے ہیں جوز
اور بیضہ کیساتھ اور قمار بازی کرتے ہیں فرمایا کہ نہ کھاؤ اس سے کہ وہ حرام ہے اور فرمایا امام رضا علیہ السلام نے کہ شطرنج اور
نرد جو سیسر ہیں وہ مانند ہے اور اربعہ عشر یعنی چودہ گوٹ اور ہر وہ چیز جسسے قمار بازی ہو تو وہ میسر ہے اور فرمایا امام
کاظم علیہ السلام نے کہ نرد اور شطرنج اور چودہ گوٹیہ بمنزلہ واحد ہے اور ہر وہ چیز جسسے قمار بازی ہو وہ میسر ہے
اور فضیل نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا ان چیزوں کا جسسے لوگ کھیلتے ہیں اور نرد یعنی چوسر اور شطرنج کو تا
انیکہ پوچھا میں نے شدر کو اور یہ باتیں کھیل ہی کے لئے ہیں فرمایا کہ جب تمیز کریگا خدا حق کو باطل سے تو کسکے ساتھ
یہ ہونگے فضیل نے کہا کہ باطل کے ساتھ فرمایا کہ پھر کیا کام ہے تجھے باطل سے اور فقہ الرضا علیہ السلام
میں ہے کہ اللہ پاک نے منع کیا ہے قمار کو اور حکم کیا ہے بندوں کو انکے اجتناب کا اور نام رکھا ہے انکا رجس
نجس اور اجتناب کرو انکی مثل شطرنج و نرد یعنی چوسر وغیرہ کا اور نرد بدتر ہے شطرنج سے کہ اسکا رکھنا کفر ہے اور
کھیلنا اسکا شرک ہے اور سکھلانا اسکا گناہ کبیرہ ہے اور سلام اسکے کھیلنے والے پر کفر ہے اور الٹنی والا اسکا مثل
اس شخص کے ہے جو فرج اپنی ماں کی دیکھے اور کھیلنے والا نرد کا مثل اس شخص کے ہے جو سور کا گوشت کھاتا ہے اور جو
غیر قمار کے اسکو کھیلے مثل اس شخص کے ہے جو ہاتھ اپنا خون اور گوشت خوک میں ڈالے اور جو شخص کھیلے کوئی چیز
ان چیزوں کی مثل اس شخص کے ہے جو مصر ہو نا پر اور بیٹھ کر انگشتری بازی سے اور چودہ گوٹیہ در ہر قمار ہے تا اینکہ

لڑکون کے کھیل سے ساتھ جوز یعنی اخروٹ اور لوز یعنی بادام و ہر گوٹ کے اور ہر مہرہ کے جو گان اور نرد یعنی
گیند کھیلنے سے شیطان دور رہتا ہے ساتھ تیر کے اور بایا کہ نفرت کرتے ہین فرشتے جوئے سے اور جو شخص سبقت کرے سواے تیر اندازی کے پس اُس پر لعنت کرتے ہین فرشتے
تو وہ جہنم مین ہوگا مولف کہتا ہے کہ انہین اقسام مین اٹھارہ گروہ شعبہ و جو و تیر کھیلنے کے [illegible] مشہور
ہین اسلیے کہ یہی قمار ہے اور ہر قمار حرام ہے اور یہ چیزین مثل شطرنج کے ہین چنانچہ حدیث امام موسی کاظم علیہ السلام
مین ہے نرد و شطرنج کی گناہ کا آئینہ دار آیا ہے جھیل و تینچھ شطرنج فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ شب
ماہ رمضان مین لوگ جہنم سے آزاد ہوتے ہین مگر وہ شخص جو افطار کرے کسی مسکر پر یا مشاحن یعنی صاحب عداوت
و یا رکہ جماعت جیسا کہ اوس مین ہے یا صاحب شاہین جن نے کہا کہ صاحب شاہین کون ہے فرمایا صاحب
شطرنج اور [illegible] علیہ السلام سے پوچھا شطرنج اور کھیل کو تب کے جسکو لعبۃ الامیر کہتے ہین اور
کھیل کو [illegible] فرمایا کہ جب اللہ منیر کرے گا حق کو اور باطل کو تو کس مین یہ چیزین ہونگی زرارہ نے کہا کہ ساتھ
باطل کے فرمایا پس نہین ہے بھلائی انمین اور فرمایا کہ خدا بخشتا ہے ماہ رمضان مین مگر تین شخصون کو صاحب مسکر کو
یا صاحب شاہین یعنی صاحب شطرنج کو یا مشاحن یعنی صاحب عداوت کو اور پوچھا انحضرت سے شطرنج کو
فرمایا کہ چھوڑو مجوسیت کو اسکے اہل کی طرف خدا لعنت کرے اسپر اور دوسری حدیث مین فرمایا کہ نہ قریب
جاو اسکے اور دوسری حدیث مین فرمایا کہ مومن شطرنج کھیلنے سے شغل مین ہے اور فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے
ایک حدیث مین کہ مراد میسر سے نرد و شطرنج سے ہے اور ہر قمار میسر ہے تا اینکہ فرمایا کہ بیچنا انکا اور مول لینا انکا
اور نفع اٹھانا کسی چیز سے انکی حرام ہے خدا نے حرام کیا ہے اور وہ جس عمل شیطان سے ہے اور نزدیک کیا ہے خدا نے ذکر خمر
و میسر کا جو نکی ساتھ اور حماد بن عیسی سے منقول ہے کہ ایک شخص بصری خدمت امام موسی کاظم علیہ السلام مین آیا اور
عرض کیا کہ مین بیٹھتا ہون ساتھ اس گروہ کے جو شطرنج کھیلتے ہین اور مین خود نہین کھیلتا بلکہ دیکھتا ہون فرمایا کہ کیون بیٹھتا
ہے ایسی مجلس مین جسکے اہل کیطرف خدا نظر رحمت نہین فرماتا اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ الٹنے والا شطرنج
کا مثل الٹنے والے گوشت خوک کے ہے راوی نے کہا کہ کیا ہے اوپر الٹنے والے گوشت خوک کے فرمایا دھونا ہاتھ اپنا اور فرمایا
جناب صادق علیہ السلام نے بیچنا شطرنج کا حرام ہے اور قیمت اسکی کھانا حرام ہے اور لینا اسکا کفر ہے اور کھیلنا اسکا
شرک ہے اور سلام اسکے کھیلنے والے پر معصیت ہے اور وہ کبیرہ ہے جو ہلاک کرنیوالا ہے اور الٹنے والا اسکی مثل اسکی ہے

کو چھوئے گوشت خوک کو جس طرح دھوتا ہے گوشت ہاتھ نہ دھوئے اسکی نماز نہیں ہے یعنی گوشت خوک میں ہاتھ ڈالنے والا جیسا
اور نگاہ کرنیوالا اُسکی طرف مثل اسکی ہے جو نگاہ کرے اپنی ماں کی فرج کیطرف اور کھیلنے والا اُسکا اور دیکھنے والا اسکا
کھیل کی حالت میں اور سلام کھیلنے والے پر کھیل کی حالت میں گناہ ہیں برابر ہیں اور جو
شخص بیٹھے اسجگہ جہاں وہ کھیلا جاتا ہے اُسنے جگہ اپنی مہیا کی جہنم میں اور یہ زندگانی اسکی حسرت ہوگی روز قیامت
اُسپر اور پرہیز کرنے بیٹھنے سے پاس اُسکے جو اُسے کھیلتا ہے اور منعقر ہو سبب اسکے کہ کھیلنے کی مجلس وہ اُن مجالس سے ہے جنکے
کھیلنے والے جاتے ہیں غضب خدا میں اور توقع کرتے ہیں ہر وقت غضب خدا کا پس تجھے بھی شامل ہوجائیگا ساتھ اُنکے اور فرمایا
کہ خدا نے حرام کیا ہے ہر اُس صناعت کو جس سے فساد مترتب ہوتا ہے مثل بربط وغیرہ اور شطرنج اور ہر کھیل کی جنس
اور جو مثل اسکی ہے وہ صناعت حرام ہے اور جس چیز سے یا جس چیز میں فساد محض ہو اور نہیں اُس سے اور نہ
اُسمیں کوئی چیز صلاحیت کی تو حرام ہے تعلیم اُسکی اور سیکھنا اُسکا اور کام میں لانا اُسکا اور حضرت نے فرمایا اُسی الحدیث
الطویل اور خصال میں ہے فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے کہ منع کیا ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے سلام کرنے سے چار شخصوں پر نشہ والے پر حالت نشہ میں اور اُسپر جو تصویر بناتا ہے اور اُسپر جو نرد کھیلتا ہے
اور اُسپر جو چودہ گوٹیہ کھیلتا ہے اور میں زیادہ کرتا ہوں اور منع کرتا ہوں تمکو اس سے کہ سلام کرو صاحبان شطرنج
پر اور جناب صادق علیہ السلام نے اپنے آبائے طاہرین سے روایت کی ہے فرمایا کہ چھ شخصوں پر سلام نہیں کیا جاتا یہودی مجوسی
و نصرانی و اُس شخص پر جو پائخانہ پھرتا ہو اور جو دسترخوان شراب پر ہو اور اُس شاعر پر جو تہمت لگاتا ہے زنان شوہردار پر
اور اُن لوگوں پر جو سب مادر انکی مزاح کرتے ہیں اور فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے کہ چھ شخصوں پر سلام نہیں کیا جاتا
تا اینکہ فرمایا لیکن وہ لوگ جنپر سلام کرنا سزاوار نہیں ہے وہ یہود و نصاریٰ اور صاحبان نرد و شطرنج اور صاحبان
خمر و بربط و طنبور اور جو لوگ نسبت و شتم مادران ازاج کرتے ہیں اور شعرا میں اور رسائل ابواب انکا عشرت میں جناب
صادق علیہ السلام نے اپنے بزرگواروں سے روایت کی ہے فرمایا کہ نہ سلام کرو یہودی پر نہ نصرانی پر نہ مجوسی پر نہ بت پرست پر
نہ شراب خوار پر نہ صاحب شطرنج و نرد پر اور نہ مخنث پر اور نہ اُس شاعر پر جو زنان محصنہ پر تہمت لگاتا ہے اور نہ
نماز پڑھنے والے پر اسلیے کہ نماز پڑھنے والا قادر جواب دینے پر نہیں ہے اور سلام کرنا سنت ہے اور جواب دینا فرض ہے اور
نہ سود خوار پر اور نہ اُس شخص پر جو پائخانہ پھرتا ہو اور نہ اُسپر جو حمام میں ہو اور نہ اُس فاسق پر جو اپنے فسق میں مشہور ہو

بیان ابواب اثنا عشر خصال مین حدیث نقل کی ہی اور ایسے وسائل مین آئی ہر تعداد تیرہ ہوتی ہی اگر حسب اصحاب شطرنج
وغیرہ کو ایک شمار کرین الا چودہ اور جامع الاخبار مین جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہی وہ جناب گذرے
پاس سے ایک گروہ کی جو شطرنج کھیل رہے تھی پس فرمایا کہ یہ صورتین کیسی ہین جسمین تم لوگ مشغول ہو پھر فرمایا کہ جو شخص نرد
کھیلے تو اسنی معصیت کی پھر فرمایا کہ ملعون ہے وہ شخص جو شطرنج کھیلے اور دیکھنے والا اسکا مثل کھانی والے گوشت خوک کے ہی
اور دوسری حدیث مین ہے کہ دیکھنے والا اسکی طرف مثل اس شخص کے ہی جو فرج اپنی ماں کی دیکھی اور فرمایا امام رضا علیہ السلام
نے جب جناب سید الشہدا علیہ السلام شام مین لائے تو حکم دیا یزید نے پس دسترخوان بچھایا گیا اور وہ اور اسکے اصحاب کھانی
لگی اور فقاع پینی لگی پس جب فارغ ہوئے تو حکم دیا اسنی تو سر مقدس طشت مین زیر تخت رکھا گیا اور بچھایا گیا اسپر تختہ شطرنج
اور یزید ملعون شطرنج کھیلنے لگا اور ذکر جناب امام حسین اور ذکر حضرت کے پدر بزرگوار و جد امجد کا کرنی لگا پس جب غالب
آتا تھا اپنی ساتھ کھیلنے والی پر تو فقاع لیتا تھا اور تین بار پیتا تھا پھر فضل فقاع پاس طشت کے زمین پر گراتا تھا پس جو
شخص ہمارے شیعہ سے ہے وہ پرہیز کرے فقاع کے پینے اور شطرنج کے کھیلنے سے اور جو شخص کہ دیکھے فقاع کو یا شطرنج کو تو چاہیے
کہ یاد کرے امام حسین علیہ السلام کو اور لعنت کرے یزید و آل زیاد پر تو محو کریگا خدا اس سے گناہونکو اسکی ہر چند بعدد ستارون کے
ہون وسائل الشیعہ ابواب الاشربہ مین یہ حدیث کچھ اختصار سے عیون الاخبار وغیرہ سے نقل کی ہی جملہ وششم
اصرار کرنا گناہون پر وسائل الشیعہ مین امام موسی کاظم علیہ السلام سے منقول ہی فرمایا کہ جو شخص مومنین سے
اجتناب کرے کبائر سے تو نہ پوچھا جائیگا صغائر سے فرمایا خدا تعالی نے ان تجتنبوا کبائر ما تنہون عنہ
نکفر عنکم سیئاتکم وندخلکم مدخلا کریما اگر اجتناب کروگے تم ان کبائر سے جنسے تمکو ممانعت
ہوئی ہی تو محو کردینگے ہم تم سے تمہارے گناہونکو اور داخل کرینگے تمکو محل گرامی مین ابن ابی عمیر کہتے ہین کہ مین نے
کہا پھر شفاعت کسکے لیے واجب ہوگی فرمایا کہ مجھے خبر دی میرے پدر بزرگوار نے اپنے آبای طاہرین سے کہ فرمایا جناب
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے کہ جز این نیست کہ شفاعت میری واسطے اہل کبائر کی ہی میری امت سے لیکن وہ لوگ جو محسن
ہین پس نہین ہی انپر کوئی راہ کہا ابن ابی عمیر نے کہ مین نے کہا کہ یا ابن رسول اللہ پھر کیونکر شفاعت ہوگی اہل کبائر کے
لیے درحالیکہ خدا فرماتا ہی ولا یشفعون الا لمن ارتضی شفاعت نکرینگے مگر اسکے لیے جسکو خدا پسند
کرے اور جو مرتکب کبائر ہوتا ہی وہ پسندیدہ نہین ہوتا فرمایا کہ ای ابو احمد نہین ہے کوئی مومن جو گناہ کرتا ہی مگر اسے

پارہ ۵ سورہ نساء ع

پارہ ۱۷ سورہ انبیاء ع

وہ گناہ پر اسکو معلوم ہوتا ہے اور نادم ہوتا ہے اُسپر اور فرمایا ہے جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے کہ کافی ہے ساتھ ندامت کے توبہ اور فرمایا کہ جسکو مسرور کرے نیکی اُسکی اور بُرا معلوم ہو اُسکو گناہ اُسکا تو وہ مومن ہے اور جو نہ نادم ہو اُس گناہ پر جسکا ارتکاب کرتا ہے تو وہ مومن نہیں ہے اور شفاعت اُسکے لیے لازم نہو گی تا اینکہ فرمایا کہ ارشاد کیا جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے کہ نہیں کبیرہ ہے ساتھ استغفار کے اور نہیں صغیرہ ہے ساتھ اصرار کے الحدیث اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ واللہ نہیں قبول کرتا خدا کسی چیز کو اپنی طاعت سے درحالیکہ اصرار ہو کسی چیز پر معصیت کے اور فرمایا کہ ارشاد کیا جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے کہ علامات شقاوت سے ہے تحجیر یا آنکھ کا اور قساوت قلب کی اور شدت حرص کی طلب دنیا میں اور اصرار گناہ پر اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ نہیں ہے صغیرہ ساتھ اصرار کے اور نہیں ہے کبیرہ ساتھ استغفار کے اور فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے قول خدا میں ولم یصروا علی ما فعلوا وہم یعلمون اور نہیں اصرار کیا اُس امر پر جسکو کیا درحالیکہ جانتے ہیں یعنی نہیں اصرار کیا ہے فعل قبیح پر درحالیکہ جانتے ہیں اُسکو جیسا صافی میں ہے فرمایا کہ اصرار یہ ہے کہ گناہ کرے اور نہ استغفار کرے اور نہ دل میں توبہ کا خیال کرے تو یہی اصرار ہے اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ ارشاد کیا جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جو شخص کوئی گناہ کرے درحالیکہ ہنستا ہو تو داخل جہنم ہوگا درحالیکہ روتا ہوگا اور تفسیر صافی ذیل سورہ آل عمران میں جناب صادق علیہ السلام سے منقول ہے فرمایا کہ واللہ نہیں نکلا کوئی بندہ گناہ سے ساتھ اصرار کے اور نہیں نکلا کوئی بندہ مگر ساتھ اقرار کے اور مروی ہے جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ نہیں اصرار کیا اُس شخص نے جسنے استغفار کیا ہر چند دن میں ستر بار عود کرے اور کتاب کوثر تحت سورہ توبہ تفسیر لا ملجاء من اللہ الا الیہ میں جناب صادق علیہ السلام سے منقول ہے فرمایا کہ یہ درگذر ہے اُس شخص کے لیے جو توبہ کرے ہر چند دن میں سو مرتبہ عود کرے

فصل سیزدہم در ذکر بعض اخباریین و محدثین فرقہ ناجیہ و استدلال انکی بعض آیات سے جواز تقلید میں

اور بارہ محدثین کا ذکر یہاں بیان کیا جاتا ہے چند کتب رجال موجود ہے جو واضح ہو کہ میرے پاس حسب تفصیل ذیل کتابیں رجال کی موجود ہیں کتاب امل الآمل تصنیف محمد بن حسن علیہ الرحمہ جناب شیخ حر عاملی رحمہ اللہ و لؤلؤۃ البحرین تصنیف محدث بحرانی شیخ یوسف صاحب حدائق وغیرہ اور یہ دونوں بزرگوار اخباری مسلک ہیں منتہی المقال مولانا

بعلاوہ روضات الجنات فی احوال العلماء والسادات تصنیف علامہ سید محمد باقر موسوی خونساری اور بہت کتابیں
جامع حالات علماء میں چار جلدوں میں ہے و توضیح المقال حاجی علی کنی لیکن اسمیں متاخرین کا حال نہیں ہے وقصص العلماء میرزا محمد
تنکابنی و نجوم السماء فی تراجم العلماء جناب میرزا محمد علی مرحوم لکھنوی اور یہ دونوں کتابیں فارسی میں ہیں اور مصنف
ان پانچوں کتابوں کے اصولی المسلک ہیں اور میں نے ذکر محدثین میں اقوال اصولیین کی اور ذکر اصولیین میں اقوال محدثین
کی مقدم کرتا ہوں اور علاوہ ذکر اخباریین کا اس وجہ سے میں نے شروع کیا کہ زمانہ ائمہ معصومین علیہم السلام میں تا اول
زمان غیبت کبری تمام شیعہ اخباری تھے اور کوئی انمیں اصولی نہ تھا اور یہ امر محتاج کسی دلیل کا نہیں ہے اسلئے کہ شیعہ معصوم سے
حدیث سنتے تھے اور باخود عمل کرتے تھے اور جناب سید نعمۃ اللہ جزائری رحمۃ اللہ زہر الربیع ذکر اختلاف اصولیین و اخباریین
میں لکھتے ہیں کہ یہ ذکر کیا ہے علامہ رحمہ اللہ نے نہایہ میں کہ اکثر امامیہ اخباریین تھے انتہی پس جب غیبت کبری واقع ہوئی تو بعض از قدما
مخالفین و دیگر وجوہ سے ضرورت اجتہاد کی واقع ہوئی لیکن اخباریین اپنے طریقہ سابقہ پر قائم رہے اور یہی جو مسلک
محدثین افضل و احوط مسالک ہے اور اب میں ان بزرگ محدثین کا ذکر مع بعض فضائل انکے لکھتا ہوں جنکا شروع کلام میں
وعدہ کیا ہے اول مولانا محمد بن یعقوب الکلینی رحمۃ اللہ صاحب کافی منتہی المقال میں ہے کہ تھے وہ
جناب ثقۃ الاسلام اوثق الناس حدیث میں تصنیف کی کافی بیس برس میں اور اصحاب روضہ بعد تھا اقوال مخالفین کے بیچ میں اس
جناب شیخ لکھتے ہیں کہ وہ بزرگوار جلیل القدر عظیم المنزلت تھے اس سے کہ حال انکا مخفی رہے استخراج فریقین پر اور بیچ انکی وثاقت میں کلام
کسی کو نہیں اور اتفاق طائفہ ہے کہ وہ بزرگوار اوثق محمدین ثلثہ یعنی صاحبان کتب اربعہ تھے اور مولانا محمد باقر مجلسی شروع
شرح کافی میں لکھتے ہیں کہ میں نے شروع کیا شرح کافی کو اسلئے کہ وہ اضبط و اجمع و احسن مؤلفات فرقہ ناجیہ ہے اور مولانا
آخوند ملا صدرا نے شروع شرح عربی اصول کافی میں جو مسمی بہ منتقین ہے کہ جو ظاہر ہوتا ہے تتبع سے یہ ہے کہ اعتماد کلینی
پر اکثر تھا اور بعد اسکے صدوق پر اور بعد اسکے شیخ پر ہر چند فضل شیخ کا مخفی نہیں ہے اور کسی کو وہ فضیلت نہیں ہے
انکو بلحاظ کثرت تصانیف کے کبھی سہو واقع ہوتا ہے بخلاف کلینی کے کہ انھوں نے کافی کو بیس برس میں لکھا
اور فرمایا محمد باقر مجلسی نے شرح فارسی اصول کہ اس طرح اتحاد مسلک محمد بن یعقوب و محمد بن بابویہ قمی بلکہ جمیع
احادیث انکی کہ کافی وغیرہ میں لکھے ہیں سب کو صحیح کہہ سکتے ہیں اسلئے کہ شہادت ان دونوں بزرگوار کی کمتر شہادت
رجال معتبر سے نہیں ہے یقینا بلکہ بہتر ہے تا آخر کلام اور رجال علامہ طباطبائی میں ہے کہ کافی میں احادیث جو زیادہ مجموع صحاح

صحاح ستہ اہل سنت سے اور لؤلؤۃ البحرین سے نقل کرتے ہیں کہ جمیع احادیث کافی سولہ ہزار ایکسو ننانوے ۱۶۱۹۹ ہیں
اور کلینی رحمہ اللہ نے انہتر برس بعد امام حسن عسکری علیہ السلام کے انتقال کیا اور سنہ انتقال حضرت کا دو سو
ساٹھ تھا پس ظاہر ہے کہ تمام زمانہ غیبت صغرا انہوں نے درک کیا بلکہ بعض ایام عسکری علیہ السلام اور لؤلؤۃ
البحرین میں بعد بیان فضائل تاریخ وفات کلینی ۳۲۹ سنہ لکھا ہے اور لکھتے ہیں کہ گذر چکا کہ موت علی ابن الحسین بن بابویہ
والد صدوق اسی سنہ میں واقع ہوئی اور اسی سنہ میں علی ابن محمد آخر سفراء امام زمان نے انتقال کیا اور سفارت منقطع
ہوئی کرامت اس جناب کی روضات الجنات میں کتاب منیۃ المراد فی ذکر نفاۃ الاجتہاد
محدث نیسابوری یعنی میرزا محمد اخباری رحمہ اللہ سے نقل کی ہے کہ حکایت کی گئی ہے کہ کتاب کافی عرض کی گئی امام
زمان حضرت پر فرمایا کہ کاف لشیعتنا یعنی کافی ہے ہمارے شیعوں کے لیے اور منتہی المقال میں ہے کہ سنہ وفات
انکے میں منقطع ہوئی سفارت بسبب موت علی ابن محمد السمری کے اور واقع ہوئی غیبت کبری اور کہا جاتا ہے
کہ وہ کافی جسکا مثل اسلام میں تصنیف نہیں ہوا عرض کیا گیا قائم صلوات اللہ علیہ پر اور آنجناب نے پسند فرمایا اور
اسی کتاب نیز روضات الجنات ولؤلؤۃ البحرین میں ہے لکھتے ہیں کہ نقل کیا ہے علامہ سید ہاشم بحرانی نے اپنی کتاب
روضۃ العارفین میں بعد ذکر ترجمہ شیخ مذکور کے حکایت کی ہے بعض ثقات نے ہمارے معاصرین سے کہ بعض حکام بغداد نے
عمارت قبر محمد بن یعقوب کو دیکھکر پوچھا کہ یہ عمارت کیسی ہے کسی نے کہا کہ قبر ہے بعض شیعہ کی انسنے اسکی گرانے کا حکم دیا
جب قبر کھودی گئی تو دیکھا انکو کفن تک متغیر نہیں ہوا اور ایک بچہ ساتھ انکے انکے کفن میں مدفون ہے جو متغیر نہیں ہوا
پس حکم دیا انسنے انکے دفن کا اور ایک قبہ وہاں بنوا دیا پھر شیخ یوسف بحرانی لکھتے ہیں اور دیکھا میں نے نقل بعض مشایخ
سے یہ اور گمان کرتا ہوں میں کہ وہ سید نعمۃ اللہ جزائری رحمہ اللہ ہیں کہ سبب اسکا یہ ہوا کہ بعض حکام بغداد نے جب دیکھا
لوگوں کو زیارت ائمہ علیہم السلام کرتے ہوئے تو انکو تعصب نے برانگیختہ کیا اس امر پر کہ قبر امام موسی کاظم علیہ السلام کو کھودے
اور کہا کہ رافضی مدعی ہیں کہ انکے ائمہ کے جسم بعد موت بوسیدہ نہیں ہوتے تو میں چاہتا ہوں کہ انکی تکذیب کروں پس
اسکے وزیر نے کہا کہ وہ لوگ مدعی ہیں اپنے علمائیں بھی اس امر کے بلکہ مدعی ہیں اسکے ائمہ میں بھی یہاں ایک شخص کی
قبر ہے جسکا نام محمد بن یعقوب الکلینی ہے اور وہ انکے علما سے ہے پس بجای امتحان کے انکی قبر کا کھودنا کافی ہے پس
حکم دیا انکی قبر کے کھودنے کا پس حالت سی اسی طرح انکو دیکھا گویا کہ اسی وقت دفن کیے گئے ہیں پس حکم دیا انکو

حالانکہ ایک بہت بڑے مرتبہ کے شیخ تھے کہ انکی تعظیم کیا کرتے تھے اور آقائے دربندی رحمہ اللہ نے اکسیر العبادات میں بعض احوال ان
جناب قاسم میں اس حکایت کیطرف اشارہ کیا ہے اور نجم ثاقب آخر قصہ جزیرہ خضرا میں محقق جلیل مولانا امین
نوری نور اللہ مرقدہ نقل فرماتے ہیں رسالہ جزیرہ اولاد جناب صاحب الزمان علیہ السلام کا شیخ زین الدین علی بن فاضل
مازندرانی الخ میں کہ میں نے دیکھا کہ وہاں کسی کا نام علماء امامیہ سے لیتے ہوں مگر پانچ شخص کا سید مرتضیٰ موسوی و
شیخ ابو جعفر طوسی و محمد بن یعقوب کلینی و ابن بابویہ و شیخ ابو القاسم جعفر بن اسماعیل حلی یعنی محقق حلی
مولانا حسین علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ پوشیدہ نہ رہے کہ نام المحقق کا حسن ہے اور وہ شیخ یحییٰ بن سعید ہذلی حلی ہیں اور اس قصہ
میں تحریف ہوئی یا اسماعیل نام کسی شخص جلیل کا ہو جو اجداد سے انکی ہوں کہ نام انکی جد کیطرف نسبت دی ہو
مؤلف کہتا ہے کہ اس حکایت کو علامہ محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ نے جلد سیزدہم بحار میں نقل فرمائی ہے اور میں نے
نجم ثاقب سے اسوجہ سے نقل کیا کہ مؤلف کتاب کو نور اللہ مرقدہ نے اسمیں بہت سی کتابوں سے مع توثیق اس قصہ کی اقوال علما
سے نقل کیا ہے ۵۰هم **مولانا علی بن الحسین بن موسیٰ بن بابویہ** والد شیخ صدوق رحمہما اللہ قصص
العلماء میں ہے کہ اجلاء فقہاء اصحاب سے تھے اور رئیس تھے طائفہ آل محمد پر غیور تھے امر دین میں سخت کمند تھے اس
ملحدین کی عظیم تھے مشائخ شیعہ سے جلیل ارکان شریعہ سے صاحب کرامات و مقامات تھے اور کافی ہے انکی بہت جلالت و فضل
جو توقیع امام حسن عسکری علیہ السلام کی انکی پاس آئی اور ذکر کیا ہے شیخ ابو علی بن شیخ طوسی نے کہ اول جسطرح اسانید
کی اور جمع کیا انظار کو وہ علی بن بابویہ ہیں اس رسالہ میں جو اپنے فرزند کو لکھا تھا اور دیکھا میں نے جمیع ان لوگوں کو جو
متاخرین سے ہیں کہ اس فقیہ کو انکی پسند کرتے ہیں اور اعتماد کرتے ہیں اوپر ان مسائل میں جنپر نص نہیں ہے بسبب جلالت
و ثقاہت انکی اور شہید نے نقل کیا ہے کہ اصحاب شیعہ فتویٰ اخذ کرتے تھے رسالہ علی بن بابویہ سے جب نص کے ملنے
میں دشواری ہوتی تھی بسبب اعتماد کی انپر اور یہ شیخ معاصر تھے حسین بن منصور حلاج کے اور حکایت ہے رسالہ اقتصاد شیخ طوسی سے
کہ حلاج قم میں آیا انکی زمانہ میں اور دعویٰ کیا وکالت صاحب الزمان علیہ السلام کا پس ذلیل و خوار کیا اسی علی بن بابویہ نے
ایسا کہ تھی وہ قم سے نکل گیا اور توقف نہ کیا اور انکا ایک رسالہ ہے مناظرہ میں ساتھ محمد بن مقاتل رازی کے
اثبات امامت امیر المومنین علیہ السلام میں یہانتک کہ محمد بن مقاتل شیعہ ہوا اور اس رسالہ کو کرو و کتنی ہی اور انتقال کیا
علی بن بابویہ نے ۳۲۹ھ میں اور یہ ہی سنہ ہے جس میں ستارے ٹوٹے اور بعض اصحاب شیعہ سے منقول ہے کہ ہم گئے پاس علی بن

سمری نے تحریر کیا انھوں نے کہا خدا رحم کرے علی بن بابویہ قمی پر پھر کہا کہ وہ دن نوٹ کرو فرمایا کہ وہ آج مر گئے
وہ دن لکھ لیا گیا پھر خبر آئی کہ اسی دن انتقال کیا اور اسی سنہ میں شیخ کلینی نے انتقال کیا نیز علی بن محمد
السمری آخر سفیر آئمہ و دیگر علمائے اہل سنت نے بیان بعض عبارت اس مقام کی روضات الجنات و بعض
منتہی المقال سے منقول ہے اور اسی طرح پر نقل ہوئی کہ بار بار کتاب کے نام لکھنے میں طوالت ہے اور مثل احادیث
کی انھیں اہتمام درکار ہیں کرامت اس جناب کی کلمہ طیبہ میں مولانا حسین نوری سلمہ اللہ و
نیز روضات الجنات و لؤلؤۃ میں احتجاج طبرسی سے نقل کیا ہے کہ امام حسن عسکری علیہ السلام نے نامہ لکھا علی
بن بابویہ کو اور بعد حمد و صلوٰۃ کے یہ تحریر فرمایا اوصیک یا شیخی و معتمدی و فقیہی ابا الحسن علی
بن الحسین القمی وفقک اللہ لمرضاتہ و جعل من صلبک اولاداً صالحین بتقوی اللہ
پھر آخر میں تحریر فرمایا ہے فاصبر یا شیخی و امر جمیع شیعتی بالصبر اور انکے تحریر فرمایا والسلام
علیک و علی جمیع شیعتنا و رحمۃ اللہ و برکاتہ اور منتہی المقال میں ہے کہ ملاقات
کی علی بن بابویہ نے حسین بن روح سے پھر خط لکھا انھیں بدست علی بن جعفر الاسود اور لکھا انھیں کہ یہ عریضہ
پہنچا دو جناب صاحب علیہ السلام تک اور اسمیں لکھا تھا کہ آپ میرے لیے دعا کریں فرزند فرمائیں پس امام علیہ السلام نے
جواب لکھا کہ ہم نے دعا کی اسکی تیرے لیے خدا سے اور تجھے دو بیٹے نجیب پیدا ہونگے پس پیدا ہوئے ابو جعفر (یعنی صدوق)
اور ابو عبد اللہ ایک بانی سے اور ابو عبد اللہ الحسین بن عبید اللہ کہتے ہیں کہ سنا میں نے ابو جعفر یعنی صدوق سے کہ کہتے تھے
کہ میں دعائے صاحب الامر علیہ السلام سے پیدا ہوا ہوں اور فخر کرتے تھے اسکا بیان لؤلؤہ میں بھی اس حکایت کو نقل
کیا ہے اور اس سے جو جلالت و عظمت علی بن بابویہ اور انکے دو فرزند محمد یعنی شیخ صدوق اور انکے بھائی کی ثابت
ہے وہ آفتاب سے بھی زیادہ ظاہر ہے اور مثل اسکے دوسرے طریقہ پر ایک حکایت شیخ صدوق کے حال میں آتی ہے
فانتظروہم مولانا محمد بن بابویہ یعنی شیخ صدوق رحمہ اللہ صاحب روضات لکھتے ہیں
کہ افراد انکا علم و عمل اور فہم و نبالت و فقہ و جلالت و ثقہ و حسن حالت و کثرۃ تصنیف و جودۃ تالیف
میں ضرور ہے کہ محتاج بیان ہو اور اسی حق ہمارے شیخ علامہ مجلسی نے لکھا ہے کہ توثیق کی ہے انکی ابن طاؤس نے
پھر سب کتاب نجوم میں بلکہ توثیق کی ہے جمیع اصحاب نے جبکہ حکم کیا انھوں نے صحت کا جمیع اخبار انکی کتاب

یعنی صحت کا جمیع اُسکی جو اُنسے صحیح ہو ان عبیدین کے بلکہ وہ رکن ہیں ارکان دین سے اور انکو خبر اُنکی دینیر یسا ہے
اور تھے بھائی اُنکے حسین بن علی بن بابویہ بھی ثقہ اور منتہی المقال میں ہے کہ فرمایا علامہ مجلسی نے کہ توثیق
ہی انکی ابن طاؤس نے کتاب نجوم میں صحیح ہے بلکہ توثیق کی ہے جمیع اصحاب نے جسکے حکم تصحیح اخبار کا انکی کتاب سے اور
ظاہر کلام امام علیہ السلام توقیع میں بھی اُن دونوں کی یعنی دونوں بھائیوں کی توثیق ہے کہ اگر کاذب ہوتے تو
امام معصوم انکی توصیف ایسے ساتھ خیر کے اور اہل الآمل میں ہے کہ وہ بزرگوار اکثر ابا جعفر سے نقل روایت
احادیث کرتے تھے بصیر رجال و نقاد اخبار تھے مثل انکا نہیں دیکھا گیا حفظ و کثرت علم میں قریب تین سو کے
انکی تصنیفات ہیں کہا ہے یہی شیخ نے اور مثل انکے علامہ نجاشی نے اور لوامع شرح من لا یحضر شروع کتاب فقیہ
میں ملا محمد تقی مجلسی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ وہ اخبار جو ان چار کتابوں میں ہمارے ہیں ان پر شیخ عظیم الشان نے
کتب معتبرہ سے نقل کیا ہے کہ بعض ان کتابوں کو ائمہ علیہم السلام پر عرض کیا اور آنحضرت نے تحسین فرمائی اور بعض پر
حقیت کا حکم آنحضرت نے فرمایا اور تفصیل اسکی دیباچہ میں آویگی انشاء اللہ تعالی و بغیر جد و منقسم ہوتی ہے
اقسام الیسار پر نزدیک علماء اور بعض متاخرین کے لیکن اکثر ہمارے متقدمین نے حکم صحت سب کا کیا ہے چنانچہ دیباچہ
کافی و اس کتاب سے ظاہر ہوتا ہے بلکہ کتب صدوق سے ظاہر ہوتا ہے کہ حدیث غیر صحیح کو اپنی کتابوں میں نقل نہیں کیا
اور ظاہر صحت نزدیک قدما کی یہ تھی کہ معلوم ہو کہ حضرات ائمہ معصومین صلوات اللہ علیہم نے فرمایا ہے اور یہ علم انکو حاصل
تھا بواسطہ کثرت اسباب کہ اصحاب ائمہ سے انکو پہنچی تھیں لہذا اسند کو مقید نہیں کیا ہے اور تجربہ کیا ہے میں نے کہ بہت سے
اخبار کو کہ کلینی رحمہ اللہ نے مرسل روایت کی ہے صدوق رحمہ اللہ اور سوا انکے نے انکو مسند بطرق صحیحہ روایت
کی ہے اور کتاب تہذیب و استبصار شیخ طوسی رحمہ اللہ سے بھی ظاہر ہے کہ انھوں نے بھی اخبار کو کتب معتمدہ سے روایت کی ہے
اور یہ معنی ظاہر ہیں کہ اعتبار قدما کا کتابوں پر تھا باعتبار فرمایا اور ان لوگوں نے چند ہزار کتب سے چار سو کتابوں کا اعتبار
کیا اور اجماع عمل پر ان کتابوں کی واقع ہوا اور فضلا ثلثہ رضی اللہ عنہم نے اکثر بلکہ جملہ وہ جسے نقل کیا ہے ان کتب اربعہ میں انہیں
چار سو اصل سے نقل کیا ہے من لا یحضر کے شروع میں اس فقرہ کی جہاں شیخ صدوق تحریر فرماتے ہیں ولم اقصد فیہ قصد
المصنفین فی ایراد جمیع ما رووه بل قصدت الی ایراد ما افتی بہ و احکم بصحتہ و اعتقد فیہ
انہ حجۃ بینی و بین ربی تحریر فرماتے ہیں جو یہ فرمایا کہ حکم صحت جمیع ان احادیث کا کرتا ہوں اس اصطلاح میں متقدمین

تا انیکہ فرمایا اور ایک گروہ متاخرین میں بھی اسیطرح تصریح ہے ... سے تصحیح اُسکی نہیں پایا اور حکم بصحت اخبار کی
ضعیفہ سے اُنکا کیا باوجود اسکے کہ محمد بن یعقوب رضی اللہ عنہ نے دیباچہ کافی میں ذکر کیا ہی کہ اخبار کافی تمام
صحیحہ ہیں اہلبیت علیہم السلام سے اور ابن بابویہ نے بھی حکم صحت ان اخبار کا کیا ہی اور ہم خبر رکھتے ہیں کہ وجہ صحت
جو یہ لوگ کہتے ہیں یہ ہے کہ یقیناً معصوم نے فرمایا ہی اور صحت نزدیک متاخرین کے یہ معنی رکھتی ہی کہ راوی ثقہ
و معتمد ہو اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہی کہ ظن بھی ہم نہیں ہوتا ان اخبار سے انکی اصطلاح کی رو سے پس معنی کلام
ان دونوں بزرگوار کی یہ ہیں کہ یقیناً یہ اخبار معصوم سے ہیں گویا انھوں نے معصوم سے سنا ہی اور کوئی
دغدغہ نہیں ہی کہ حکم بصحت انکا بہتر ہی حکم بصحت متاخرین سے اور یہ جو رعایت اصطلاح متاخرین کی کی ہی
اسوجہ سے ہی کہ چونکہ اکثر فضلا انکے طریقہ سے مانوس ہو گئے ہیں موجب تنفر انکا ہو باوجود اسکے وقت معارضہ احادیث
بواسطہ ترجیح یا صحت فائدہ رکھتی ہی تا انیکہ فرمایا اور شیخ الطائفہ نے نقل کیا ہی کہ صدوق نے نقد رجال حدیث اسمیں
کیا ہی کہ بالا اسکے متصور نہیں اور اسیطرح محمد بن یعقوب کلینی نے تا انیکہ کافی کو بیس سال میں تصنیف کیا کہ چاہتے
تھے کہ جو خبر اسمیں نقل کریں علم رکھتے ہوں کہ وہ معصوم سے ہی اور بہت ہوا ہے کہ کلینی نے جس خبر کو مرسل روایت کیا
اُسی خبر کو ابن بابویہ یا شیخ طوسی نے باسانید صحیحہ متکثرہ اپنی کتاب میں روایت کیا ہی تا انیکہ فرمایا اور صدوق نے
آخر میں اس کتاب کے فہرست کتب کو ذکر کیا ہی اور تین کم چار سو شخصوں سے روایت کی ہی اور شاید وہ تین شخص کا نام ذکر
کیا ہوگا فہرست میں جنکا نام اس کتاب میں تو کر نہیں کیا ہی ممکن ہی کہ انھیں کتابوں سے مرسلا حدیث نقل کی ہو اور ایک
گروہ سے حدیث نقل کی ہی اصل کتاب میں جنکا ذکر فہرست میں نہیں کیا بنا بر ذی سند انکی کتابہا صدوق و کلینی نے ذکر کی ہی
اسیطرح بہت سے اخبار کو مرسل روایت کیا ہی اور سند انکی ذکر نہیں کی ہی یا بعنوان ... ذکر کیا ہی سند ان سب کی
میں پائی ہی اکثر کتابہا صدوق سے اور کچھ کلینی سے پائی ہی مگر بہت ادعیہ میں نے نہ پایا ہو اور بیس سے متجاوز ہیں
اور چونکہ جماعت صدوق کی جمع تھی ذکر سند نہیں کیا انکا انھیں سمجھے کہ ایسا زمانہ آویگا کہ اعتماد نہ کرینگے اگرچہ اکثر
بتمامہ سلف نے اقوال صدوق کو نص حضرات جانتے ہیں چونکہ وہ ارباب نص سے ہیں اور اجتہاد و غیر نص کو جائز نہیں جانتے
تھے انھوں نے اجتہاد کیا ہی اور سہو کیا ہی اجتہاد میں اسکو علما نے ذکر کیا ہی اور ذکر کرینگے ان شاء اللہ تعالی اور علامہ
مجلسی یا محمد تقی مجلسی رحمہ اللہ جلد چہارم بحار آخر باب فیما بین الصدوق من مذہب الامامیہ الخ میں ارقام

فرماتے ہیں کہ عنقریب آئیگا جو مخالف مشہور ہے اُن بزرگوار کی عقاید سے اور بسط قول ہر ایک کا اُنکے ابواب
میں انشاء اللہ تعالیٰ - جز این نسبت کرلائی ہم آنکی اقوال کو یہ لکھی کہ وہ بزرگوار اُن بزرگان عدد یا بعض
آثار ائمہ سے نجاسی ہیں جو پیروی نہیں کرتے رایوں اور خواہشہائے نفسانی کی اور اسواسطے سمجھتے ہیں اکثر
اصحاب ہمارے اُنکی کلام اور اُنکے والد رضی اللہ عنہما کے کلام کو بمنزلہ نص منقول اور خبر ماثور کے اسواسطے کہ
اُس جناب کی کتاب کمال الدین باب ذکر التوقیعات الواردہ عن القائم میں جو جناب
شیخ صدوق تحریر فرماتے ہیں کہ مجھ سے بیان کیا ابو جعفر محمد بن علی الاسود نے کہ کہا مجھ سے علی بن الحسین بن
موسیٰ بن بابویہ نے بعد موت محمد بن عثمان عمری رضی اللہ عنہ کے کہ میں کہوں ابو القاسم حسین بن روح سے
کہ وہ کہیں جناب صاحب الزمان علیہ السلام سے کہ وہ جناب دعا فرمائیں کہ خدا مجھے فرزند نرینہ کرامت فرمائے
پس کہا میں نے اُنسے اور انہوں نے حضرت سے کہا بعد تین دن کے مجھسے کہا کہ حضرت نے علی بن الحسین کے لئے دعا کی
اور عنقریب انکے فرزند مبارک پیدا ہوگا جس سے خدا انکو نفع پہونچائیگا اور بعد اسکے چند اولاد اور پیدا ہوگی
کہا ابو جعفر محمد بن علی الاسود نے کہ میں نے بھی اپنے لئے انسے کہا تھا کہ حضرت سے کہیں میرے لئے دعا کریں کہ فرزند عطا کریں مگر
اُنہوں نے مجھے جواب نہ دیا اور کہا کہ اسکا چارہ نہیں ہے کہا ابو جعفر نے پس پیدا ہوئے علی بن الحسین سے محمد بن علی
یعنی صدوق اور بعد انکے چند اولاد اور مجھ کو کوئی فرزند نہیں ہوا مصنف کتاب کہتا ہے کہ اکثر ابو جعفر محمد بن
علی الاسود رضی اللہ عنہ جب مجھکو آتے جاتے میرے استاد محمد بن الحسن بن احمد بن الولید کی مجلس میں دیکھتے تھے
کہ میں رغبت علم میں اور حفظ میں اُنکی رغبت کرتا ہوں تو کہتے تھے کہ رغبت تمہاری علم میں تعجب کا امر نہیں ہے
اسلئے کہ تم دعا سے امام علیہ السلام کے پیدا ہوئے ہو اور انوار نعمانیہ میں حال جناب صاحب الامر علیہ السلام میں ہے کہ
توقیع کی حضرت نے طرف علی بن الحسین بن موسیٰ بن بابویہ قمی یعنی والد صدوق کی جبکہ لکھا تھا انہوں نے حضرت کو
واسطے فرزند ہونے کے آئی توقیع قد قبل اللہ دعاءک وسیولد لک ولدان فسمّ احدھما محمداً
والآخر حسیناً یعنی قبول کیا خدا نے دعا کو اور عنقریب تجھے دو فرزند پیدا ہونگے پس نام رکھ ایک کا محمد اور دوسرے کا
حسین پس عطا کیے خدا نے انکو دو فرزند جیسا فرمایا تھا حضرت نے اور صدوق جناب شراہ ذکر کرتے تھے کہ
وہ توقیع انکے پاس تھی بخط امام علیہ السلام و فخر کرتے تھے بسبب اسکے اور کہتے تھے کہ میں پیدا ہوا ہوں دعا سے

مولانا صاحب الزمان علیہ السلام سے اور واسطے انکی فخر تھا ساتھ اسکی اور شروع کیا کمال الدین میں
شیخ صدوق فرماتے ہیں درمقدمہ اسکتاب یہ کہ باعث تصنیف اس کتاب کا یہ ہوا کہ جب میں زیارت امام رضا
علیہ السلام سے فارغ ہوا تو نیشاپور میں آیا اور چند روز وہاں قیام کیا اور لوگوں کو اکثر غیبت جناب
صاحب الزمان علیہ السلام میں کمال متحیر پایا اور میں انکی ہدایت و ارشاد میں اخبار ائمہ اطہار سے کوشش کرتا
تھا کہ ایک شیخ بزرگوار جنکی ملاقات کا میں کمال مشتاق تھا بخارا سے تشریف لائے اور نام انکا شیخ نجم الدین
ابو سعید محمد بن الحسن بن احمد بن علی بن صلت قمی تھا اور اللہ توثیقہ و رضی اللہ عنہ اور میں نے انکی ملاقات
سے شکر خدا کیا ایسی الگیدن باتیں کرتے تھے کہ اثنائے کلام میں ایک شخص کا کلام اکثر قائم علیہ السلام اور طول غیبت
میں انجناب کے بیان کیا جس سے بخارا میں انہوں نے ملاقات کی تھی اور وہ کبار فلاسفہ و منطقیین سے تھا جس وجہ
سے خود وہ متحیر و شک میں تھے پس میں نے حضرت کی غیبت میں چند اخبار انسے بیان کیے جنکو سنکر انہیں
اطمینان قلب ہوا پھر مجھ سے انہوں نے فرمایش کی کہ اس باب میں ایک کتاب لکھوں پس میں نے انسے وعدہ
کیا کہ میں جب اپنے مکان پر رے میں پہونچونگا تو ایسی کتاب تالیف کرونگا پس میں ایک شب کو اپنے اہل اور اولاد
دل میں یاد کر رہا تھا کہ خواب نے مجھپر غلبہ کیا اور دیکھتا ہوں کہ گویا میں مکہ میں گرد بیت اللہ کے طواف
کر رہا ہوں اور ساتویں طواف میں حجر اسود کو بوسہ دے رہا ہوں اور کہہ رہا ہوں کہ میں نے اپنی امانت ادا کی اور اسکا گواہ دیکھا میں نے مولانا
قائم صاحب الزمان صلوات اللہ علیہ وآلہ کو کہ کھڑے ہیں دروازہ کعبہ پر پس میں حضرت کے قریب گیا حالت [illegible]
فکر میں پس حضرت نے سمجھا میرے چہرہ کو دیکھکر تفرس اپنے پس میں نے سلام کیا انجناب پر اور حضرت نے جواب سلام
دیا پھر مجھ سے فرمایا کیوں تو تصنیف نہیں کرتا کوئی کتاب غیبت میں جو تیرے ارادہ کی کفایت کرے میں نے کہا
یا ابن رسول اللہ میں نے غیبت میں بہت سی چیزیں لکھی ہیں فرمایا کہ اس طریقہ پر تصنیف کا حکم تجھے نہیں دیتا ہوں اب
تصنیف کر ایک کتاب غیبت میں اور ذکر کر اسمیں غیبات انبیا علیہم السلام کو یہ کہکر وہ جناب چلے گئے اور میں خوفناک
رہا یہانتک بیدار ہوا اور اسی حال میں تا وقت طلوع فجر رہا جب صبح ہوئی تو شروع کیا میں نے تالیف کو اس کتاب کے بامتثال
امر ولی خدا اور حجت انکی اور متوکلا علی اللہ اور صاحب لولوہ وغیرہ نے نقل کیا ہے کہ شیخ بہائی علیہ الرحمہ سے کسی نے
ابن بابویہ کا حال پوچھا تو انہوں نے تعریف و توثیق انکی بیان کی اور قبل اسکے کسی نے انسے پوچھا تھا کہ صدوق محمد بن

ابن بابویہ فضیلت میں زکریا بن آدم کے شیخ بہائی نے فرمایا تھا کہ زکریا بن آدم اہل قم فضل میں اسلئے کہ انکی طرح میں اخبار فرمایا ہے
وارد قم میں جب شیخ بہائی فرماتے ہیں کہ میں نے بعض وقت اسکا جنازہ شیخ صدوق کو خواب میں دیکھا کہ مجھ پر عتاب کر کے کہتے ہیں
کہ ایسا کسی کو فضیلت زکریا بن آدم کی مجھ پر ہوئی جیسے اپنا منہ پھیر لیا ہو لقب کہتا ہے کہ زکریا بن
آدم اصحاب کبار امام رضا علیہ السلام سے ہیں اور ثقہ ہیں اقوال میں انکی فضائل منقول ہیں منجملہ انکے یہ ہے کہ انہوں نے
امام رضا علیہ السلام سے کہا کہ میں اپنے لوگوں سے جدا ہونا چاہتا ہوں کہ انمیں سفہا بہت ہوگئے ہیں فرمایا حضرت نے
کہ ایسا نہ کر کیونکہ اہل قم سے بلا تیرے سبب سے دفع کیجاتی ہے جسطرح اہل بغداد سے بسبب موسیٰ بن جعفر کے بلا
دفع ہوتی ہے اور فرمایا کہ وہ امین ہیں دین و دنیا پر اور علی بن مسیب ہمدانی نے پوچھا حضرت سے کہ میں
بہت دور رہتا ہوں اور ہر وقت پہنچ نہیں سکتا تو اپنے معالم دین کو کس سے اخذ کروں فرمایا کہ زکریا بن آدم
سے جو امین ہیں دین و دنیا پر اور علی بن مسیب کہتے ہیں کہ ایک سال امام رضا علیہ السلام نے حج کیا اور انکے محمل پر
ہمسفر تھے اور دوسرے زکریا بن آدم قمی تھے اور حال کلینی رحمۃ اللہ علیہ میں گذر چکا کہ منجملہ ان پانچ [illegible] ذکر
جنکا [illegible] تھا جو شہر [illegible] جناب صاحب علیہ السلام ابن بابویہ یعنی شیخ صدوق علیہ الرحمۃ کا بھی ذکر
لوگ کرتے تھے اور سوا انکے کسی عالم کا ذکر نہ کرتی تھی اور [illegible] لکھتی ہیں کہ منجملہ کرامات صدوق کے
جو [illegible] ہے اور بہت لوگوں نے اسے دیکھا کہ انکی قبر شریف میں جو ویرانی شہر رے میں ہے ایک
رخنہ بسبب بارش کے ظاہر ہو گیا تھا لوگوں نے اسکی اصلاح کا قصد کیا اور پہنچے اس سرداب میں
تو [illegible] نکلا ہوا ہے اور [illegible] بدن شریف کو اس [illegible] اور [illegible] مگر عورتیں تو [illegible] تھیں اور
جسم خوشبودار تھا اور ناخنوں پر اثر خضاب تھا اور گرد بدن کی مثل فتیلہ کے کفن بوسیدہ ہو کر پڑے تھے
اور [illegible] سلطان [illegible] فتح علی شاہ قاچار کے جو جد ہمارے بادشاہ زمانہ ناصر الدین شاہ کے تھے
اور یہ قصہ تقریباً ۱۲۳۸ ہجری کا ہے جس سال بادشاہ [illegible] آئی ایک گروہ اہل شہر و علما کو وہاں
بھیجا اور [illegible] کہ خود بادشاہ جائیں یا انکے بادشاہ کو وہاں [illegible] کی
[illegible] معلوم ہوئی پس حکم دیا بادشاہ نے اس سوراخ کو بند کر دیں اور وہاں عمارت بنائی
[illegible] دیکھا ہے بعض ان لوگوں کو جو اس [illegible] موجود تھے اور [illegible]

[illegible]

کرتا تھا ہمارے بزرگان آقا ہوئے ہیں یعنی بالتفاصیل۔ وفی ثقات الجنات ہمارا جم مولانا آبادی قدس سرہ
کتاب رجال رحمہ اللہ منتہی المقال وغیرہ میں نقد الرجال سید مصطفی تفرشی سے نقل کیا ہے کہ جناب
میرزا محمد مذکور کی تھی کہ وہ عالم و فقیہ و متکلم ثقہ ورع ثقات تا و عباد الافقہ اما ہیں اور تحقیق اسکی کتاب رجال
و تفسیر حدیث ایسی کی کہ جس سے زیادہ متصور نہیں اور مولانا شیخ حر عاملی امل الآمل میں لکھتے ہیں کہ فاضل
عالم محقق و مدقق عابد متورع و ثقہ تھے عارف تھے حدیث و رجال کا اور ذکر کیا ہے انکی تصنیفات کو
اور تعریف کی ہے انکی موافقت کتابہا ہے کہ رشد تلامذہ انکی مولانا محمد امین استرآبادی رحمہ اللہ ہیں اور ذکر ہوا
اور انسے وہ جناب اجازہ بھی رکھتے ہیں اور اخیں کے اشارہ سے مولانا محمد امین رحمہ اللہ نے فوائد مدنیہ
میں تاکید فرمائی جیسا کہ ترجمہ مولانا الجلیل امین استرآبادی عطر اللہ مرقدہ میں صاحب روضات الجنات
طعن کر کے لکھتے ہیں میرا گمان یہ ہے کہ جو کچھ انھیں پہونچا وہ انکے استاد و نحریر فاضل میرزا محمد استرآبادی
سے جو صاحب رجال کبیر و متوسط و صغیر تھے پہونچا اسلیے کہ وہ انسے کمال حسن ظن رکھتے تھے اور انکی کمال بزرگی تھی
اور اسی کو ظاہر کیا ہے خود ملا محمد امین نے اپنی رسالہ دانشنامہ شاہی میں جو فارسی میں ہے مع اثبات حجیت طریقہ
میں جو میان شیعہ امامیہ کے اور ایسا ہی ان میں یہ قواعد تھے قبل زمانہ کلینی کے بلکہ عمل طریقہ اخباریین تھا اور آخر غیبت صغری
تک اور یہی عبارت انکی کتابہا ہے یہی انتہی اور ترجمہ اسکا اردو میں یہ ہے تا آنکہ نوبت اعلم علمائے متاخرین علم حدیث و رجال میں اور ورع
انکے استاد الکل فی الکل میرزا محمد استرآبادی نور اللہ مرقدہ الشریف تک پہونچی پس فنون بعد سکی کہ جمیع احادیث فقہیہ میں تعلیم
کی اشارہ کیا کہ احیا طریقہ اخباریین و ورد شبہات و معارضہ اس طریقہ میں کھتا ہی دفع انکا کر کیونکہ یہ مضمون دل میں گذر رہا تھا
لیکن رب العزۃ نے مقدر کیا تھا کہ یہ معنی میرے قلم سے جاری ہو پس فقیر نے بعد اسکے کہ جمیع علوم متعارفہ عظم علمائے ان فنون کے اخذ
چند سال مدینہ منورہ میں سر بگریبان فکر تھا اور تضرع درگاہ خدا میں کرتا تھا اور رسول ساتھ ارواح مقدسہ کے
اور مجید انظر احادیث و کتب علمائے قدیمہ کیطرف کرتا تھا از روی کمال تعمق و تامل کے تا آنکہ بتوفیق رب العزۃ و برکات
سید المرسلین و ائمہ طاہرین صلوات اللہ علیہ و علیہم اجمعین بشارۃ لازم الاطاعۃ امتثال کیا اور تالیف فوائد مدنیہ ہوئی
اور مطالعہ شریف اُنکے اُستاد مرحوم کی تصحیح اس تالیف کی کی اور ثنا مؤلف کی کی رحمۃ اللہ انتہی و قول انکا فرمایا
اعلی اللہ مقامہ انسے جو عبارات اس کتاب سے میں نے نقل کی تھی فرمایا رحمۃ اللہ سے پہلے کہ مولانا محمد استرآبادی

کہ ان سے شرف کیا ہے اور پھر وہ جو شغف تحصیل میں رکھتا تھا اختیار طریقۂ قدما اور ترک طریقۂ متاخرین پسند کیا انھوں نے اور
میری بہت سی مدح و ثنا کی اور امانت اُس جناب کی بحار جلد سیزدہم باب در ذکر من رأى القائم علیہ السلام فی
زمان الغیبۃ الکبریٰ و ما نُمی من ہذا الباب میں ملا محمد باقر مجلسی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ خبر دی مجھ کو ایک جماعت نے سید سند فاضل
کامل میرزا محمد استرآبادی نور اللہ مرقدہ سے کہ کہا انھوں نے کہ میں ایک شب کو طواف بیت اللہ میں مشغول تھا
ناگاہ ایک جوان خوبصورت آیا اور طواف میں مشغول ہوا جب میرے قریب آیا تو ایک طاقہ گلاب سرخ کا مجھ کو دیا اور وہ موسم
فصل گلاب کا نہ تھا اس میں نے لیا اور سونگھا اور کہا میں نے یہ کہاں سے آیا ای سید میرے فرمایا کہ خرابات سے میں
لیے لایا ہوں پھر میرے سامنے سے وہ جوان غائب ہو گیا اور میں نے اُسے نہ دیکھا مولف کہتا ہے کہ اس قصہ کو جس نے
لکھا ہے اُنھوں نے بحار ہی سے نقل کیا ہے اور میں نے اصل کتاب سے نقل کیا اور صاحب روضات بعد نقل اس حکایت کے لکھتے ہیں کہ
محمد شفیع سیاپوری یعنی میرزا محمد اخباری رحمہ اللہ نے اپنی رجال میں بحار سے نقل کیا ہے کہ قائم علیہ السلام نے انکو طاقہ
گلاب بغیر فصل میں دیا اور آگاہ کیا انکو کہ خرابات سے آیا ہے پھر لکھتے ہیں کہ خرابات جزائر مغرب میں بحر محیط سے
ہیں اسی خبر خضرا جسکو ذکر کیا ہے سمعانی نے انساب میں اور نسبت دی ہے اسی کیطرف ایک گروہ علما و محدثین کو
اور ذکر کیا ہے فیروزآبادی نے قاموس میں اور مجلسی نے بحار میں انتہی یا فی الروضات اور جو نسخہ بحار قلمی میری پاس ہے
اسمیں بجائے خرابات کے جنتہ لکھا ہے شیخ مولانا محمد امین استرآبادی رحمہ اللہ صاحب روضات
لکھتے ہیں کہ شیخ مرحوم فاضل تھے دائرہ اجتہاد میں اور اپنے اساتذہ کے مسلک پر تھے اس فضیلت سے کہ صاحب مدارک و
معالم نے انکو اجازہ دیا تھا اور میں نے دیکھا ہے ان اجازوں کو اور القاب سے جو لکھا ہے فضیلت انکی خط سے ان دونوں
عالموں کے معلوم ہوتی ہے پھر میں نہیں جانتا کہ کیا دل میں انکے آیا جو طریقہ اپنے اساتذہ کا ترک کیا اور عقوق انکا اختیار
کیا پھر بیان کیا ہے میلان ملا محمد محسن و مولانا محمد تقی مجلسی کا طرف اس طریقہ کی پھر لکھتے ہیں قریب اس عصبیت کی طریقہ شیخ
عبد علی بن جمعہ العروسی صاحب نور الثقلین ہے مع ایک دوسرے گروہ اخباریہ جزائر و بحرین کے اور یہ لوگ مخالف
ہیں دوسرے جماعت اخباریہ کی جو صالح و منصف ہیں اس طائفہ سے سلیم النفوس اور حیا الطلب میں اظہار نہیں کرتے
مغایرت و مخالفت کو مثل مولانا عبد اللہ تونی و سید نعمت اللہ جزائری و شیخ محمد حر عاملی و سید صدر الدین ہمدانی
و شیخ یوسف بحرانی و دیگر اعاظم کی ضد معاملہ کرتے انکے ساتھ سے الکھیں تصنیفات میں اور اقوال الاول میں شیخ

[illegible] علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ مولانا محمد امین استرآبادی فاضل محقق و ماہر متکلم و فقیہ محدث ثقہ و جلیل تھے
[illegible] بعد ذکر انکی تصنیفات کے فرمایا اور ذکر کیا ہے انکا صاحب سلافۃ العصر فی محاسن اعیان العصر (یعنی
سید علی خان مدنی رحمہ اللہ) نے اور تعریف کی ہے انکی اور لؤلؤہ میں شیخ یوسف بحرانی لکھتے ہیں کہ ملا محمد امین
[illegible] محقق و مدقق و ماہر تھے اصول و فروع اصول فقہ و حدیث میں اور اخباری صلب تھے اور وہ اول انکی ہیں جنہوں نے
دروازہ طعن مجتہدین کا کھولا اور فرقہ ناجیہ امامیہ کو دو قسم پر منقسم کیا ایک اخباری دوسرے مجتہد اور اپنی کتاب فوائد مدنیہ
میں تشنیع مجتہدین کی ہے بلکہ کبھی انکو طرف تخریب دین کی نسبت دی ہے لیکن یہ امر انہوں نے اچھا نہیں کیا
[illegible] صواب کی نہیں کی اس لیے کہ اس میں فساد عظیم مترتب ہوتا ہے جسکا بیان کتاب درر نجفیہ و مقدمات حدائق
میں کیا ہے لیکن کتاب اقبل میں پوری بحث اسکی ہے جسکو دوسری کتاب مشتمل نہیں ہے اور دیکھا میں نے ان رحمہ اللہ
[illegible] حاشیہ انکا شرح مدارک پر جو مسودہ تھا اور متعلق بعض کتاب طہارت سے تھا اور وہ انکی فضیلت
[illegible] نظر و حسن تقریر پر گواہی دیتا ہے مؤلف کہتا ہے کہ محدث جلیل شیخ یوسف بحرانی نے جو لکھا وہ حق ہے
تحریر فیما اخباریین کا مجتہدین سے سخت مذموم و باعث مضحکہ مخالفین ہے لیکن چونکہ علما معصوم نہیں ہیں البشر
[illegible] کی فعال الشی صادر ہو گئے ہیں اور اس باب میں مولانا محمد امین منفرد نہیں ہیں بلکہ بہت سے علما ایک دوسرے کو
[illegible] سخت و درشت سے بمقام مجادلہ میں لکھ جاتے ہیں چنانچہ سید مرتضی علیہ الرحمہ بمقام رد شیخ صدوق مسئلہ سہو النسیان
معصوم میں لکھتے ہیں جیسا کہ انوار نعمانیہ میں ہے کہ تکلف کیا ہے ایسے شخص نے جو اسکی شان سے نہ تھا ظاہر کر دیا اس سے کمی علم
[illegible] عجز اپنا اور اگر ہوتا ان لوگوں سے جو توفیق ہدایت کی پاتے ہیں تو نہ متعرض ہوتا اس امر میں جسکو خود جانتا
نہیں لیکن ہوائے نفسانی نے گمراہ کیا اسی سے پناہ مانگتے ہیں ہم خدا سے سلب توفیق ہونے اور سوال کرتے ہیں کہ حفاظت کرے
ہماری اور طلب ہدایت کرتے ہیں اس سے طریق حق و راہ راست کی انتہی بلفظہ اور سید نعمت اللہ رحمہ اللہ بمقام
تحفہ [illegible] رد مرتضی میں لکھتے ہیں کہ علم الہدی طاب ثراہ نے حد سے زیادہ مبالغہ کیا ہے تشنیع میں لیکن وہ ان لوگوں میں
[illegible] حالات صدوق سے ناواقف ہوں یا اعتقاد کریں یا جانیں کہ جو شان صدوق میں کہا ہے وہ حق ہے [illegible] ہمارے
علما [illegible] بعض نے بعض کی تجہیل مسائل اجتہادیہ میں کی ہے اور جیسا [illegible] نہیں سے کوئی شخص [illegible] اختلاف
[illegible] انکے [illegible] تحریرات [illegible] ہیں تاکہ [illegible]

ذکر کی بلکہ اسکو جب جانتے تھے اور استثنا کیا ہے اسکو مسائل غیبت سے اور غیبت جائزہ میں اُسے داخل کیا ہے باوجود اسکے
کہ یہ مسئلہ مسئلہ اصولیہ ہے یقین نکرتے طعن کرتے ہیں اپنے مخالف پر والامر نقضی اور جسنے مشارکت کی ہے انکی تشنیع
میں مثل شیخ مفید اعلی اللہ مقامہ کی اعتماد کیا ہے صدوق پر اخبار و احکام میں اور نقل کیا ہے انسے اور اعتماد کیا ہے نقل
صدوق پر یقین نکرتے قبول کیا در حالیکہ نسبت دیتے ہیں انکو طرف دین سے خارج ہو جانے کی لیکن نہیں ہے اسمیں کوئی وجہ اسمیں
لیکن جیسے ہمنے بیان کیا اور ہمنے دیکھا مثل اسکی انسے اور تو مشایخ سے اور جو اورع و متقی تھے آئمین اور بعید تھے
اغراض و منافیات سے اور لولوہ میں شیخ یوسف بحرانی لکھتے ہیں محمد بن ادریس کے حال میں کہ وہ فقیہ اصولی بحت
اور مجتہد محض تھے اور وہ اول انکی ہیں جسنے دروازہ طعن شیخ ابو جعفر طوسی پر کھولا والا جو عصر شیخ میں یا بعد انکے تھا
انھیں کے طریقہ پر چلتا تھا تمالیا یا اپنے نوبت ابن ادریس تک پہنچی پھر بعد اسکے محقق و علامہ نے اقوال ابن ادریس پر
تہمائی تشنیع کی ہے پھر تصریح شیخ ابراہیم قطیفی کے حال میں لکھتے ہیں کہ تعجب ہے کہ باوجود اسکے کہ یہ علی بن عبد العالی
الکرکی سے اجازہ رکھتے ہیں پھر انسے معارضات رکھتے ہیں بلکہ میں نے کلام انکا بعض کتب میں انکو دیکھا جو دلالت کرتا ہے قدح پر
فضل شیخ مذکور میں اور نسبت جہل کی انکی طرف دی ہے جیسا کہ شان معاصرین ہے اور بعض تلامذہ مجلسی سے کہا ہے کہ میں نے
اپنے دادا سے سنا کہ ابراہیم قطیفی کو بہت فضل تھا اور انکا معارضہ علی الکرکی کا تھا اور میں نے لکھے خوانسی یعنی استاد سے
شافہتہ سنا جو دلالت کرتا تھا قدح پر فضل شیخ قطیفی کے بلکہ انکو دین پر اشتباہ ہے کہ نقل فرماتے تھے کہ انھوں نے یعنی استاد نے
دیکھا ایک مجموعہ بخط شیخ ابراہیم مذکور جسمیں بہت سے اعتراضات شیخ علی پر تھے اور فرماتے تھے کہ بجا انکی بزرگی بجانب گی شیخ علی
انکا علم و تبحر پھر شیخ یوسف بحرانی لکھتے ہیں کہ جملہ علما کا طریقہ ایسا ہی جاری ہوا ہے کہ ایک کا تخطیہ مسائل میں دوسرا
کرتا ہے اور کبھی نوبت جاہل بنانے کی اور نوبت طعن جہالت میں جاتی ہے جیسا کہ میں واقف ہوا ایک رسالہ پر جو شیخ علی بن شیخ محمد
بن حسن صاحب حاشیہ لمعہ کی تصنیف ہے رد میں ملا محمد باقر خراسانی صاحب کفایہ کی اور انپر طعن میں جسکا نقل کرنا قبیح معلوم ہوتا ہے
اور اسیطرح جو واقع ہوا ہے شیخ مفید و سید مرتضی کی طرف سے رد میں شیخ صدوق پر مسئلہ جواز سہو علی المعصوم میں کہ نسبت جہل
انکی طرف دی ہے اور جو واقع ہوا محقق و علامہ سے لیکر رد میں ابن ادریس پر اور نسبت جہل کی انکی طرف اور مثل اسکے
بخشش سے ہیں اور انھیں نے عفو و غفران سے اور قصص العلماء میں لکھتے ہیں کہ شیخ علی محقق سبزواری
سے کمال عداوت کرتے تھے اور ایک رسالہ انکی مذمت میں لکھا اور فسق کی نسبت انکی طرف دی اور لکھا کہ انھوں نے بازار

زنجان میں وفات پائی اور صاحب روضات نے احوال میں سید علی خان مدنی شارح صحیفہ کے لکھتے ہیں کہ انھوں نے
بعد فراغ شرح خاتمہ ریاض السالکین میں آقا حسین ابن ابراہیم الحسینی الجیلانی پر تشنیع کی ہے کہ مثل اسکا مولفات متقدمین
و متاخرین میں نہ پایا جائیگا اور وجہ اسکی یہ تھی کہ جیلانی نے کتاب سید سے سرقہ کر کے اپنی کتاب میں لکھا تھا
مولف کہتا ہے کہ اسیطرح بہت سے کتب رجال میں دیکھنے سے معلوم ہوسکتا ہے پس اسیطرح طعن مولانا محمد امین
استرابادی بھی ہے مجتہدین پر جو انکی جلالت کا مانع نہیں ہوسکتا باوجود اسکے اولی یہی تھا کہ اس طعن سے
نہ لکھتے لیکن یہ توہم نہو کہ رد و قدح علمائے امامیہ کا اپنے مخالفین غیر امامیہ پر بھی اسی قبیل سے ہے اسلیے کہ
انکا اتفاق ہے از روے نصوص کثیرہ کہ غیر امامیہ مخلد فی النار ہیں اور مولانا محمد تقی مجلسی نے روضۃ
المتقین میں بحث اغسال میں لکھتے ہیں جیسا کہ قلع الاساس روضات الجنات میں ہے اور حاصل یہ ہے کہ
وہ دلائل عقلیہ جنکو متکلمین نے بعض صحابہ سے لیا اور بنا کیا ہے انپر احکام کو اکثر انمیں ناتمام اور مضطرب ہیں اور حق یہ کہ اکثر
مسائل میں جو فاضل استرابادی رضی اللہ عنہ کی ہے لیکن آپ رحمہ اللہ نے حد سے تجاوز کیا ہے تشنیع میں ہر ایک پر باوجود اسکے کہ اکثر
نے نہیں عمل کیا ان دلائل پر جیسا کہ ظاہر ہوتا ہے تتبع سے اور اگر ذکر کیا ہے ان دلائل کو تو بغرض تردید عامہ کے ذکر کیا
ہے جیسا کہ ظاہر ہوتا ہے مبسوط و معتبر و منتہی سے اور لوامع فائدہ ششم میں لکھتے ہیں کہ دیگر امور جنکا ذکر
انمیں نہیں ہے اختلافات درمیان شیعوں کے باہم سے تھا اور ہر ایک بموجب اپنی یافت کی قرآن و حدیث سے عمل کرتا تھا
اور علماء انکی متابعت کرتے تھے یہانتک کہ تیس سال تقریباً قبل اسکے فاضل متبحر مولانا محمد امین استرابادی رحمۃ اللہ
علیہ مشغول مقابلہ و مطالعہ اخبار ائمہ معصومین صلوات اللہ علیہم کے ہوئے اور مذمت آراء و مقاییس کی اور طریقہ کی
طریقہ اصحاب حضرات ائمہ معصومین کو معلوم کیا اور فوائد مدنیہ لکھی اور ان بلاد میں بھیجی اکثر اہل نجف و عتبات
عالیات نے طریقہ انکا مستحسن سمجھا اور رجوع اسکی اخبار کیطرف کیا اور حق یہ ہے کہ اکثر جو مولانا محمد امین نے کہا ہے
حق ہے و مجملاً طریق اوسط کا وہ ہے جو ما بین افراط و تفریط ہے اس طریق کو ہمنے روضۃ المتقین میں
اور تتبع ان شاء اللہ اس شرح میں بھی مجملاً ذکر کرونگا مجمل اسکا یہ ہے کہ اس زمانہ میں جو عبادت ہو وہ طریقہ
حسنہ ان میں سے ... بسبب ... وفور اخبار اور جمع بین الاخبار کر سکتا ہو وہ عامل ہو ...
دنیا ... سکتے ... کر سکتے ہیں ... نہیں کر سکتے ... اسکی قبول ...

نہیں کیا ہے بلکہ عمل بقول خدا و رسول و قول ائمہ معصومین عبادات ائمہ علیہم کیا ہے اور تجربہ السما میں لکھتے ہیں
کہ آخوند مجلسی علیہ الرحمہ نے بحار الانوار میں لکھا ہے کہ کتاب فوائد مکیہ و فوائد مدنیہ دونوں تصنیف رئیس المحدثین
مولانا محمد امین استرآبادی کی ہیں اور حالات و بزرگواری ان دونوں کتابوں کے مصنف کی معلوم و مشہور ہیں لیکن
لکھا ہے کتاب ہذا جو نسخہ صاحب نجوم السما کا پاس تھا اسمیں السباب تھا لیکن میرے پاس جو نسخہ جلد اول بحار کا چھاپہ کا
ہے وہ بہت صحیح چھپا ہے اسمیں اسطرح ہے کتاب الفوائد المکیہ و کتاب الفوائد المدنیہ لرئیس المحدثین
مولانا محمد امین الاسترآبادی انتہی اور ظاہر ہے کہ صاحب نجوم السما نے دو جگہ کی عبارت ذکر کر دی ہے
جیسا کہ اصل کتاب بحار کو دیکھنے سے معلوم ہوا اور کمترین صاحب کی کتاب دار السلام فیما یتعلق بالرؤیا
والمنام میں مولانا الجلیل قدوۃ المحدثین العلامہ شیخ حسین نوری سلمہ اللہ متعنا ببرکاتہ لکھتے ہیں اور یہ کتاب قلمی مجھے
عاریۃ دستیاب ہوئی ہے اور نہایت بدخط و غلط ہے کہ بعض الفاظ پڑھے نہیں جاتے فرماتے ہیں کہ بعض خواب بعض نصوص کے
قریب ہیں بعض کی انمیں تصریح ہے لیستر آثار اہل بیت علیہم السلام پر پھر لکھتے ہیں کہ آخر فوائد مدنیہ میں ہے جو تصنیف محمد امین
مولی محمد امین استرآبادی ہے کہ ذکر کیا ایک شخص فاضل و صالح و ثقہ نے دار العلم شیراز میں خدا محفوظ رکھے اسکو عصر سے بیس برس
قبل اسکے کہ میں مشغول ہوں اس تالیف شریف میں کہ دیکھا انھوں نے خواب میں کہ امام ثامن ضامن علی بن موسیٰ الرضا علیہ صلوات
اللہ وسلامہ علیہ و علی آبائہ و ابنائہ الطاہرین نے عطا فرمایا انھیں ایک ورق لکھا ہوا اپنے خط سے اور انکو حکم دیا کہ اسے میرے
پاس پہنچا دیں اور کہیں مجھ سے کہ اسکی حفاظت کر کہ اسکی حفاظت میں بہت سے منافع ہیں اور یہ کہ کہیں مجھسے کہ تجھکو اور باقی رہا
جسکو کہیں گے ہم تجھسے مکہ معظمہ میں انشاء اللہ تعالیٰ پھر بعد اسکے کہ میں مکہ میں آیا اور مجاورت کی اسمیں تو ذکر کیا ایک
مرد ثقہ و عالم و صدوق نے اثنائے مجاورت میں میرے کہ اسنے دیکھا خواب میں کہ امام علیہ السلام نے مجھے حکم دیا کہ لکھوں میں مکہ
معظمہ میں اپنے خط سے احادیث کتاب کافی کو پھر دیکھا میں نے خواب میں حرم خدا و مدینہ میں متضمن دو امر تھا ایک یہ کہ
خدا نے مجھے عطا کیا ہے ایک مکان فسیح جنت میں پس میں ساکن ہوا اسمیں دوسرے دیکھا میں نے باغ جسمیں درخت تھے کلاں
اور درمیان میں انکے ایک درخت بلند تر تھا باقی درختوں سے جسکی جڑ استوار ہے ناگاہ سنا میں نے کہ ایک ہاتف کہتا ہے کہ
یہ درخت تو ہے اور باقی فضلاء و مجتہدین ہیں اور وہ حاضر تھے اس باغ میں اور سب میرے مہمان تھے اور دیکھا میں نے اپنی
صغرسنی میں خواب میں کہ امیر المومنین علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام نے حکم دیا ہے سورۂ فاتحہ کی پڑھنے کا سامنے نفیس حا

میں نے اسی طرح دیکھا میں نے امام صلوات اللہ علیہ کو کہ لکھی میں نے سب اچھا سے تین سطرین مجھکو یاد الاستبق میں شیخ مولانا
محمد تقی مجلسی رحمہ اللہ - اساس الاصول میں مولانا سید دلدار علی صاحب غفرانمآب مرحوم عطر اللہ مرقدہ نے کہا
بعد ذکر مولانا محمد امین استرآبادی رحمہ اللہ کے کہ مائل تھے طرف مسلک اس فاضل کی ایک جماعت فقہا کی مثل آخوند ملا محسن
کاشانی و مولانا محمد تقی طاب ثراہ میں بعض مصنفات میں اور ظاہر گمان ہے کہ ملا محمد تقی مجلسی کا میلان اسطرف ابتدا میں تھا پھر رجوع کیا
اس طریقہ سے اور متوجہ ہوئے اپنی خطا پر چنانچہ ظاہر ہوتا ہے بعض کلام سے انکی جو حاشیہ پر لکھا ہے کہ وہ مقدمہ متقین میں
لکھتے ہیں کہ مشتبہ ہوا حال بہت سے اہل زمان پر بعبارت قول فاضل استرآبادی کے اور مائل ہو گئے اسکی طرف اکثر لوگ
بسبب عدم غور کے انکے کلام میں جو مشتمل ہے بہت سی مناقضات پر اور عنقریب آویگا نظر انکی کلام سے جو موید ہے اسکا انتہی
اور محدث نیشاپوری اسکے جواب میں لکھتے ہیں کہ انکو لازم تھا کہ مسئلہ کو اول عبارت سے لکھتے تاکہ
ظاہر ہوتا کہ طعن انکا محدث استرآبادی پر حسن بیجا ہے اور آگاہ ہو کہ ہم ذکر کرتے ہیں انکی کلام سے جو انکو طریقہ سے
شک کو دفع کرے لیکن عدم قبول مطاعن الفاضل استرآبادی کا ہمیں مناسب نہیں ہے منافی طریقہ محدثین اور اخبار
قدما کی گیا تو نہیں لکھا کہ محدثین قدما اسطرح متاخرین تشنیعت کرتے ہیں بعض کلام بعض کی اور خبر میں ہے
کہ معصوم وہ ہے جسکو خدا محفوظ رکھے اور ہم نہیں کہتے عصمت کے جال کو یا قائل ہیں عصمت طریقہ محدثین
علویہ علیہ اور ہمدونیہ بیضا کی اسلئے کہ لوگ حق سے پہچانے جاتے ہیں نہ حق لوگوں سے اور خبر ایسا ہے کہ
علم قرآن ہی اور ضرور ہے کہ اسکا کوئی مترجم ہو فرمایا ہمارے شیخ تقی مجلسی طاب ثراہ نے لوامع میں تذکرہ
علم فقہ ہی اور وہ متعلق ہے ساتھ افعال مکلفین کے واجبات و مندوبات و محرمات و مکروہات و مباحات سے
اور مستند اسکا نزدیک اس فقیر کے منحصر ہے قرآن و حدیث میں اور ظاہر ہوا کہ معرفت قرآن بھی حدیث سے حاصل
ہوتی ہے پس بنا اسکی علم منحصر ہے احادیث میں جو منقول ہیں سید المرسلین و ائمہ معصومین صلوات اللہ علیہم سے اور
فرمایا ہے فائدہ رابعہ میں لوامع کی کہ از انجملہ علم کتاب اللہ ہے کہ مخصوص آنحضرت سے ہے چنانچہ اخبار متواترہ میں خاصہ و
عامہ کی وارد ہوا ہے پھر اسیطرح ورود اقوال انکا جنکی نقل کیے ہیں پھر وہ عبارت نقل کی ہے جو اصل لوامع
حال مولانا محمد امین استرآبادی رحمہ اللہ میں میں نے نقل کی تھی لکھتے ہیں کہ حوالوں اور تاریخ المناہج روضہ
و لوامع سے معلوم ہوتا ہے کہ لوامع اخیر میں لکھی ہے اور اسکو ملخص کیا ہے کتاب روضہ سے بادشاہ کی خاطر فارسی میں

پس اگر ترک کرے طریقہ مجتہدین کا جیسا گمان کیا ہے مصنف نے تو یہ جہت آخر ہے اختصار کی اور شرح
تسمیہ میں فاضل استرابادی کی ہے کہ ذکر کیا ہے مؤلف نے جو کچھ تحقیق ہوا ہے تصریحات فاضل مجلسی سے
کتابوں میں ہے کہ وہ محدث تھے لیکن یہ ہیں کہ جب نہیں سمجھتے تھے ورنہ معتقد اجتہاد کے تھے اگر وہ تھے
جنید اور ابن ابی عقیل کے اور یہی حق ہے جس میں شک نہیں ہے اور تصریح کی ہے جنید کا اشتباہ فاضل استرابادی
باعتبار طعن انکی امثال مفیدہ و تقیہ شیخ طائفہ اہل اور منافی اخباریت نہیں اور نہیں ہیں معنی اخباریت کے
فاضل استرابادی کی جیسا کہ ہو گئی ہیں معنی اجتہاد کے ہمارے زمانہ میں تقلید بعض فضلا کی اور فرمایا ہے مولانا محمد تقی
کہ مجملا طریق اس ضعیف کا وسطی ہے مابین افراط و تفریط اور طریق گروہ متقین میں ہے جو مذکور ہے
کیا ہے اور انشاء اللہ شرح میں بھی مجملا بیان کرینگے اور محمل اسکا یہ ہے کہ وہ عالم جو عارف ہو طریقہ معرفت
سلام اللہ علیہم سے بسبب کثرت مزاولت اخبار و جمع بین الاخبار کر سکتا ہے اور عامل ہو اور ترک دنیا ہو تو عمل اس
پر کر سکتے ہیں اور فرمایا کہ اس جو تم میں عمل اسکا قول پر نہیں کیا ہے بلکہ عمل قول رسول و ائمہ معصومین صلوات اللہ
علیہم پر کیا ہے مؤلف کتاب کہتا ہے یعنی صاحب قلع الاساس جس کا کلام کیطرف اشارہ کیا کہ کسا رہا ہے
بیان کیا ہے تو یہ قول انکا کتاب کہ جو یہ ہیں کہ تفقہ سے اجتہاد ہے طلب علم میں ائمہ معصومین علیہم السلام اور
اخبار سے جیسا کہ اس زمانہ میں ہے محکمات قرآن سے بتائید اخبار مگر جو یہ کہ دلالت اسکی ایسی صریح ہو جیسی
خبر کی ہو اور ایسا نادر ہے لیکن وہ اجماع جس میں قول معصوم معلوم ہو پس عادۃ محال ہے اس زمانہ میں لیکن دلالت عقل
پس جو قطعیہ ہو تو وہ حجت ہے لیکن وہ بھی مثل اجماع کے ہے بندرت حصول میں آتا ہے بلکہ نہیں مطلع ہوا ہم اس پر
لیکن استصحاب اور امثال انکی اور ان کی پس نہیں دلالت کرتی کوئی دلیل ہمارے نزدیک
انکی حجیت پر لیکن اخبار وارد ہوئے ہیں مثل انکی کے جب نہیں تھا
پس ظاہر ہوا کہ تفقہ آج کل منحصر ہے معرفت اخبار و جمع بین الاخبار میں جہانتک ممکن ہے اس طرح کہ علم
مراد ائمہ علیہم السلام کا حاصل ہو یا ظن جیسا کہ علم ہو کہ وہ بھی مثل علم کے ہے اور وقت عدم ان دونوں کے پس
احتیاط جہانتک ممکن ہو اور یہ بھی انعام ہے جیسا گذر چکا اور فرمایا لوامع میں کہ جو شخص شبہات پر عمل کرے
اس طرح کہ ... اجتہاد سے ہے یا نہیں ظاہر ہوا اور مثال ان اجتہادات کی جواز رد نص کے ہیں عرب

محرمات کا ہونا اسلیے کہ ظاہر ہو کہ تمام شبہات نادر ہی کہ در واقع حلال ہیں پس اجل ہوا اہتمت سے محرمات میں اور سبادی
ہلاک ہوا اور فرمایا فائدہ دہم مذمت اجتہاد و آرا کی باطلہ میں کہ کوئی شک نہیں ہیں کہ سید الانبیا صلی اللہ علیہ و
آلہ عقل کل تھے اور حق سبحانہ وتعالی نے ملک و ملکوت آنحضرت پر منکشف کیا تھا اور اگر آنحضرت سے لوگ سوال
کرتے تھے اصول و فروع دین سے تو حضرت منتظر وحی الٰہی رہتے تھے یا آنکہ یہود و نصاریٰ نے آنحضرت سے
انبیا سے سوال کیا خدا کی بابت کہ اصول دین سے ہے حضرت نے تین روز تک جواب نہ دیا جب تک جبرئیل سورہ
قل ہو اللہ احد نہ لائے اور تمام عقلا پر ظاہر ہے کہ متبحران فضلا انکی فکر بہت سی عاجز ہیں اور بہت
غلطیاں کرتے ہیں پس عقول ضعیفہ کیا جانیں مراد الٰہی کو کہ چاہتے ہیں کہ ان عقلوں سے اجتہاد و قیاس
و استحسان کو عمل میں لاویں تا آنکہ فرمایا پس اجماع نزدیک شیعہ کے کوئی صورت نہیں رکھتا ہو لف
کہتا ہے کہ یہ مختصر ہے مولانا محمد تقی مجلسی کے کلام کا اور اصل الوامع میں بعد ذکر اجماع سنیوں کے اسطرح لکھتے
ہیں جب سنیوں نے اس نوع کو بہم پہنچایا شیعوں نے بواسطہ رد کی آخر کہا کہ اجماع حق ہے جبکہ معصوم اس نوع میں
داخل ہوا اور انھوں نے بھی مقابلہ سنیان میں اپنی مطالب پر نقل اجماعات کیا اور کہا کہ معصوم ہمارے اجماع میں داخل
ہیں وجہ دلالت کے کہ در واقع قول معصوم حجت ہے اور اتفاق دوسروں کا بے فائدہ ہے اور کوئی اختلاف نہیں ہے
نزدیک شیعہ کے کہ اگر تمام مجتہدین شیعہ اتفاق کریں کسی امر پر تو اتفاق انکا حجت نہیں ہے اور اگر معصوم
فرماویں تو قول انجناب کا حجت ہے پس اجماع نزدیک شیعہ کے کوئی صورت نہیں رکھتا اور اسیطرح دلائل عقلی
ظنی پس مستند ہمارا کتاب حق سبحانہ وتعالی و سنت حضرت سید المرسلین و ائمہ معصومین صلوات اللہ علیہم
اجمعین ہے جیسے صاحب قلع الاساس لکھتے ہیں کہ فرمایا ہے مولانا محمد تقی رحمہ اللہ نے فائدہ حادی عشر میں کہ ایہا الاخ
فی اللہ تجھکو لازم ہے کہ ملاحظہ حق کرے جو کوئی کہے اور نہ ہمار نظر نہ کر کثرت پر کہ کثرت کفار زیادہ ہے
مسلمانوں سے اور کثرت مخالفین زیادہ ہے شیعوں سے اور فساق زیادہ ہیں صلحا سے اور جہال زیادہ ہیں
علما سے اور علمائے باطل زیادہ ہیں علمائے حق سے اور قرآن مجید میں جا بجا بہت جگہ پر قلت کی مدح فرمائی ہے
بہت سے آیات میں مذمت کثرت کی اور چونکہ بہت سے علما نے اشتباہات کیے ہیں اور دفعہا انکی
ہمنے اسلیے حق کو بیان کیا ہے اسطرح کہ دفع شبہات ہو گئے اور کسی نے ہمسے پہلے نہیں کیا

اور فرمایا روضہ میں کہ اجماع اسی شیٔ سے عبارت ہے کہ ہونا معصوم کا اسمیں معلوم ہو یا مظنون اور یہ مستبعد غایۃ
الاستبعاد ہے خصوصاً غیبت کبریٰ میں چنانچہ اسیطرف اشارہ کیا ہے محقق و شہید رضی اللہ عنہما نے تا اینکہ فرمایا
محدث نیسابوری نے کہ فرمایا روضہ میں اور حاصل یہ ہے کہ وہ دلائل عقلی جنکو ذکر کیا ہے بعض اصحاب نے اور
بنا کیا ہے اسپر احکام کو اکثر مسائل میں تا آخر عبارت جو حال مولانا محمد امین رحمہ اللہ مقدمہ میں مذکور ہوئی تحت کر
اور صاحب نجوم السماء لکھتے ہیں کہ خاتم التصنیف اکثر کتب اخوند علیہ الرحمہ و آخر عمر میں انکی واقع ہوئی ہے چنانچہ
کہ دیباچہ کتاب روضۃ المتقین سے ظاہر ہوتا ہے کہ سن شصت سالگی میں تصنیف اسکی کی ہے اور آخر جلد ثمانی کو
ختم فرمایا ہے اسمیں اور فرمایا ہے کہ میں نے زیادہ پچاس سال سے اپنی عمر کو تحقیق احادیث سید المرسلین و ائمہ معصومین صلوات اللہ علیہم میں صرف
کیا ہے اور صاحب روضات لکھتے ہیں کہ تھے وہ جناب افضل اہل عصر خود فقہ و حدیث میں اور حریص احیا میں اسکے اور اقدم
اسکی خدمت میں اور اعلم اسکی رجال میں اکمل ہو جب اسکی اور اعمل اہل عصر دین میں اور تھے نفس میں اور
جلیل تھے قدر میں اور کامل تھے تقوی میں اور اورع تھے اپنے فتوی میں اور معروف تھے ہمراہ عالیہ میں اور
زیادہ توقف کرنیوالے تھے اپنے اہل عصر سے وقت شبہات کے اور زیادہ تعب اٹھانیوالے تھے انسے طاعات
و قربات میں منتہی ہوتا ہے نسب انکا باپ کیطرف سے حافظ ابو نعیم کیطرف اور ماں کیطرف سے مولی درویش محمد
بن الحسن البصری کیطرف اور کہا گیا ہے کہ وہ جناب اول تھے جنہوں نے نشر حدیث شیعہ کیا بعد ظہور دولت صفویہ
کی اور تھیں انکی بہت سی کرامتیں اور مقامات عالیہ مستفاد ہوتی تھیں بہت سی کرامتیں انکی شرح میں لائق تحریر سے اور بہت سے
منامات صادقہ و الہامات ربانیہ جو خارج ہیں احصا سے اس کتاب و دیگر کتابوں سے اور وہ رحمہ اللہ کثیر
الحجو تھے اخبار میں منکر تھے حجیت ظواہر قرآن کی اور شدید الانکار تھے تا اینکہ لکھتے ہیں اپنے بعض کلمات میں کہ لا اقل
یہ احتیاط چاہیے کہ ترک کرے عمل اسکا جب تک تحقیق ہو تفسیر اسکی اخبار سے اور یہ جیسا اسے تو دیکھتا ہے
اور کہا ہے صاحب لؤلؤۃ البحرین نے کہ وہ جناب فاضل محدث پرہیزگار ثقہ تھے اور ذکر کیا ہے صاحب امل الآمل نے
اسطرح ہے مولانا الاجل محمد تقی بن المجلسی ہیں فاضل عالم محقق متبحر زاہد عابد ثقہ متکلم فقیہ اور وہ معاصرین سے ہیں
بحر صاحب روضات لکھتے ہیں کہ انکی بہت سے حواشی ہیں کتب حدیث و رجال پر اور تھے رحمہ اللہ جالی محقق تا قدر
ثقہ بصیر کتاب جبکہ تقیہ المتقین کو لکھا تھا واسطے عمل مقلدین کے آخر باب حیض تا صیام اور تھے وہ ہمارے علما میں سے

جو تجویز کرتے تھے عمل کو اسپر ہر زمانہ میں بالکل صحیح و درست تھی یہ ماہر ان کمالون پر جسکو علماء فن اس فن میں بالمصنف
کیا اس سبب سے کہ اسمین انتہائی احتیاط فتاوی میں ملحوظ رکھی ہے اور انکی ایک کتاب ہے وہ ایسی تفصیل میں
انکی منامات عجیبہ و خوابہاے صادقہ کی اور شاید کہ وہ منجملہ شرح انکی بعض مشائخ میں انحصر اسلیے کہ وہ متضمن ہے اس پر دیگر
غرائب امور اور لطائف حکایات و اخبار پر ہے اور معن دلالت ہے انکی نہایت جلالت بزرگواری پر نزدیک خدا انکی ولایت
ہر کثرت کرامات و بزرگواری پر انکی خبر نقل کیا ہے ایک خواب جو ذکر کرامات میں مع دیگر کرامات کی مذکور ہوگا
ان شاء اللہ پھر بعض تلامذہ مولانا محمد باقر مجلسی رحمہ اللہ سے نقل کرتے ہیں کہ ہمارے استاد انکی بہت کرامات و امور
عجیبہ و منامات غریبہ و خوابہاے صادقہ نقل کرتے تھے پھر صاحب ریاض العلما لکھتے ہیں کہ بالجملہ احوال انکی عجیب و غریب
تھے اور وہ بزرگوار مؤیدین من اللہ تھے اور اکثر علماء انکی تلامذہ سے تھے اور انسے اجازہ رکھتے تھے اور اگر نہوتی کوئی کرامت
انکی بجز انکی فرزند بزرگ کی تو انکی فضیلت کو کافی تھا تمام ان فضلاء زمان سے جو انکی برکت سے علماء دین ہوے
اور تھے وہ بزرگوار اول وہ شخص جسنے امامت جمعہ بعد آمد و داماد شیخ بہائی کی بامر سلطان بنفس نفیس ہوئی کرامت
حسن مآب کی + لوامع فائدہ دوازدہم میں تحریر فرماتے ہیں کہ بحکم اشتمال قرآن جمیع علوم اولین و آخرین
ہر چند بیشتر یا زیادہ ہزار تفسیر اسکی لکھی ہے اور ہر ایک نے بقدر قابلیت اپنی حقائق اس سے پائی ہیں اور سو ہزار
ابتک بھی نہیں پایا اور جو اس حقیر پر واقع ہوا یہ تھا کہ اوائل طلب علوم میں میں مشغول کتب تفسیر میں تھا اور
مجمع البیان و کشاف و تفسیر بیضاوی مع بہت سی تفسیروں کی پر نظر تھی اور مطالعہ کرتا تھا میں بہ آیات متشابہ سمجھ
میں نہ آتا تھا کہ حقائق قرآنی بھی سمجھو بہرہ پایا ہے کہ اثنا میں ایک شب کے بالینک کا اتفاق ہوا حضرت سید المرسلین
صلی اللہ علیہ و آلہ کو دیکھا میں نے تنہا بیٹھے ہیں اور بندہ خدمت میں بیٹھا جناب کے پاس آیا اور ایسا کہ خوب تفکر کر کمال
حضرت میں ہر چند بہت ملاحظہ کیا میں نے انوار آنحضرت کی ترقی پر تھے اس تشبیہ میں کہ عالم کو گھیر لیا تھا اور
مین نے اس واقعہ کی بعد اسپر پھر فہمیں آیا کہ اخبار میں وارد ہوا ہے کہ کان خلقه القرآن جا ہے کہ تفکر معانی
قرآنی میں کیا اور کلمات شرح باب حج اور الضلال عن الطریق میں لکھتے ہیں کہ میں نے مشائخ سے سنا ہے
کہ حجاج کو بحث حضرت صاحب الامر صلوات اللہ علیہ کی ہے اور ایک شخص نے مشائخ سے کہا کہ میں مکہ معظمہ میں
جاتا تھا اور طریق میں مدینہ مشرفہ میں آیا تھا ایک راہ کو گم کیا بہت اشتر کو دوڑایا مگر کچھ نشان راہ کا نہ پایا اور

تشنگی نے مجھپر غلبہ کیا کہ مین اپنی حیات سے مایوس ہوا اور قبلہ کیطرف پیر دراز کیے پھر میرے دل مین آیا کہ آنحضرت
اسی کہنے سے بیکار ہون پس اُٹھ بیٹھا دس قدم نہ گیا تھا چلا گیا ناگاہ ایک بزرگوار ظاہر ہوئے اور چشم زدن مین میرے
پاس آ پہنچے اور فرمایا کہ تو پیاسا ہے مین نے کہا ہان پس شتر کو بٹھایا اور ایک لگن میرے پاس تھی پانی اسکے پاس اور
مین یقین نہین رکھتا تھا اسکے سبب سے فرمایا مجھکو پس اس مشک سے آب کیا اور مین نے پانی پیا پس اس شخص نے لگن
مین لیکر میرے اشتر کو بلایا اور فرمایا کہ سوار ہو پس سوار ہوا مین اور وہ آگے چلا اور مین پیچھے اُسکے چلا تا آنکہ مجھے
راہ پر پہونچا دیا اور غائب ہو گیا بعد ازان خیال کیا مین نے کہ وہ حضرت صاحب الامر علیہ السلام تھے اور بہت فریاد
گریہ زاری کی ساتھ کی مگر کچھ مفید نہوئی اور جو اس ضعیف پر واقع ہوا تھا کہ سینتالیس سال تقریباً قبل اسکے وقت
مراجعت مشہد مقدس سے ایک شب تا بدین راہ کو مین گم کیا اور قرار پایا کہ تربین بندہ نے بھی بقصد ... خاک کے فریاد کی
کیا ناگاہ ایک شخص ظاہر ہوا اور مجھکو سڑک پر کر دیا اور غائب ہو گیا اور مین نے بھی گریہ زاری بہت کی مگر کچھ فائدہ
نہ پایا **مولف** کہتا ہے کہ ظاہراً یہ حکایت نظر مبارک علامہ مولانا حسین نوری ادام ظلہ العالی سے
فروگذاشت ہوئی کہ نجم الثاقب مین ذکر اسکا نہین فرمایا اور کتاب دار السلام مین اصل عبارت عربی اور ترجمہ
ثاقب مین ترجمہ اُسکا مولانا حسین نوری سلمہ اللہ نقل کرتے ہین فرمایا تلمیذ جلیل مولی محمد تقی مجلسی رحمہ اللہ پدر
ذی ترجمہ متوکل بن عمیر راوی صحیفہ کاملہ مین جملہ کلام بعد اعتبار صحیفہ کاملہ مین اور اس سے جو ظاہر ہوا مین عبد ضعیف
یہی ہے کہ مین اوائل بلوغ مین طالب تھا رضامندی خدا کا اور ساعی تھا طلب رضامندی اسکی اور مجھکو بغیر ذکر خدا کے قرار نہ تھا تا آنکہ
دیکھا مین نے درمیان بیداری خواب کے کہ صاحب الزمان صلوات اللہ علیہ ظاہر ہین مسجد جامع قدیم واقع اصفہان مین
قریب دروازہ طنابی کی کہ جو اسوقت میرا مدرسہ ہے پس سلام کیا مین نے حضرت پر اور قصد کیا مین نے کہ حضرت کے پائے اقدس پر بوسہ
دون پس منع فرمایا حضرت نے اور پکڑ لیا پس بوسہ دیا مین نے دست مبارک کو اور پوچھا مین نے حضرت سے ان مسائل کو
جو مجھپر مشکل تھے کہ منجملہ اُنکے یہ تھا کہ مین وسوسہ رکھتا تھا اپنی نماز مین اور کہتا تھا کہ جیسی نماز مجھسے مطلوب ہے ویسی
نہین ہے اور مین مشغول تھا قضا مین اور نماز شب مجھے میسر ہوتی تھی اور پوچھا مین نے حکم اسکا اپنے شیخ بہائی
علیہ الرحمہ سے پس فرمایا انہون نے کہ ایک نماز ظہر و عصر و مغرب کی بقصد نماز شب کے ادا کر اور مین ایسا ہی کرتا تھا
پس سوال کیا مین نے حجت علیہ السلام سے کہ مین نماز شب پڑھون فرمایا کہ پڑھ نماز شب اور بجا نہ لا اسطرح کی نماز مصنوعی

جو تجویز کر دی تھی عمل کرتا ہے ہر زمانہ میں باکمال ترجیح دیتے تھے تمام ان کتابوں پر جسکو علما نے اس فن میں بالتصنیف
کیا اس سبب سے کہ اسمیں انتہائی احتیاط فتاوی میں ملحوظ رکھی ہے اور انکی ایک کتاب اور ہے تفصیل میں
انکے مناقب عجیبہ و خوابہائے صادقہ کے اور نیز یہ کہ وہ منجملہ شرح انکی ہے مشایخ من لا یحضر پر اسلیے کہ وہ متضمن ہے اسکی و دیگر
غرائب امور اور لطائف حکایات و اخبار پر اور یہ عین دلالت ہے انکی مہا جلالت و بزرگواری پر نیز برکت انکی و دلالت
ہر کثرت کرامات و بزرگواری پر انکی پھر نقل کیا ہے ایک خواب جو ذکر کرامات میں مع دیگر کرامات کی مذکور ہوگا
ان شاء اللہ پھر بعض تلامذہ مولانا محمد باقر مجلسی رحمہ اللہ سے نقل کرتے ہیں کہ ہمارے استاد انکی بہت کرامات و امور
عجیبہ و منامات غریبہ و خوابہائے صادقہ نقل کرتے تھے پھر جناب روضات لکھتے ہیں کہ بالجملہ احوال انکی عجیب و غریب
تھے اور وہ بزرگوار موید من اللہ تھے اور اکثر علما انکے تلامذہ سے تھے اور انسے اجازہ رکھتے تھے اور اگر نہوتی کوئی منت
انکی بجز انکی فرزند معتبر کی تو انکی فضیلت کو کافی تھا تمام ان فضلا کی زبان سے جو انکی برکت سے علما دین ہوئے
اور تھے وہ بزرگوار اول شخص جسے امامت جمعہ بعد صفویہ داماد و شیخ بہائی کی بامر سلطان تفویض ہوئی کرامت
اس حساب کی ... آمع فائدہ دوازدہم میں تحریر فرماتے ہیں کہ ختم اشتمال قرآن ہے ہر علوم و لطائف اسرار پر
چہ جائیکہ زیادہ ہر ایک تفسیر اسکی لکھی ہے اور ہر ایک نے بقدر قابلیت اپنی حقائق اس سے پائی ہیں اور سوائے
اسکے بھی نہیں پایا اور جو اس حقیر پر واقع ہوا یہ تھا کہ اوائل طلب علوم میں میں مشغول کتب تفسیر میں تھا اور
مجمع البیان و کشاف و تفسیر بیضاوی مع بہت سی تفسیروں کی زیر نظر تھیں اور مطالعہ کرتا تھا میں باہتمامہا اور سمجھتا
تھا کہ حقائق قرآنی سے کچھ بہرہ پایا ہو لیکن اسی اثنا میں ایک شب کے نماز کا اتفاق ہوا حضرت سید المرسلین
صلی اللہ علیہ و آلہ کو دیکھا میں نے تنہا بیٹھے ہیں اور بند خدمت میں بس جناب کے ہو گیا میں آیا کہ خوب تفکر کمال
حضرت میں ہر چند بہت ملاحظہ کیا میں نے انوار آنحضرت کی ترقی پر تھے اس مرتبہ میں کہ عالم کو گھیر لیا تھا اور میں
نے اس واقعہ کی بعد اسمیں غور کیا تو سمجھ میں آیا کہ اخبار میں وارد ہوا ہے کہ کان خلقه القرآن چاہئے کہ تفکر معانی
قرآن میں ... و کلمات ... شرح باب ... الضلال عن الطریق میں لکھتے ہیں کہ میں نے مشایخ سے سنا ہے
... حضرت صاحب الامر صلوات اللہ علیہ کی ہے اور ایک شخص نے مشایخ سے کہا کہ میں مکہ معظمہ میں
تھا اور تنہا ... آیا تھا ایک راہ کو گم کیا اور بہت شتر کو دوڑایا مگر کچھ نشان راہ کا نہ پایا

تشنگی نے مجھپر غلبہ کیا کہ میں اپنی حیات سے مایوس ہوا اور قبلہ کیطرف پیر دراز کیے پھر میرے دل میں آیا کہ آنحضرت کو
اپنی کنیت سے پکاروں پس تخمیناً دس مرتبہ یا ابا صالح کہتا چلا گیا ناگاہ ایک بزرگوار ظاہر ہوئے اور چشم زدن میں میرے
پاس پہونچے اور فرمایا کہ تو پیاسا ہے میں نے کہا کہ ہاں پس شتر کو بٹھایا اور ایک لگن میرے پاس تھی یا اسکی پاس اور
یقین نہیں رکھتا کہ اُسمیں کچھ ہے فرمایا پھر بھی کو اُسکو مشک سے آب کیا اور میں نے پانی پیا پس اُس شخص نے پانی لگن
میں لیکر میرے شتر کو پلایا اور فرمایا کہ سوار ہو پس سوار ہوا میں وہ آگے چلا اور میں پیچھے اُسکے چلا تا آنکہ مجھے
راہ پر پہونچا دیا اور غائب ہو گیا بعد ازان خیال کیا میں نے کہ وہ حضرت صاحب الامر علیہ السلام تھے اور بہت فریاد
گریہ و زاری کی ساتھ کی مگر کچھ مفید نہوئی اور جو اُس ضعیف پر واقع ہوا یہ تھا کہ تخمیناً بیس سال تقریباً قبل اسکی وقت
مزارات مشہد مقدس سے ایک شب تاریک میں راہ کو میں نے گم کیا اور قرار پایا کہ تیرہ بندہ نے بھی بقصد حاضر خدمت کے فریاد کی
کہ ناگاہ ایک عرب پیدا ہوا اور مجھکو سر راہ پر کر دیا اور غائب ہو گیا اور میں نے بھی گریہ و زاری بہت کی مگر کچھ فائدہ
نہ دیا مؤلف کہتا ہے کہ ظاہرا یہ حکایت نظر مبارک علامہ مولانا حسین تقی دام ظلہ العالی سے
فروگذاشت ہوئی کہ نجم ثاقب میں ذکر اسکا نہیں فرمایا اور کتاب دار السلام میں اصل عبارت عربی اور ترجمہ
نجم ثاقب میں ترجمہ اُسکا مولانا حسین تقی سلمہ اللہ نقل کرتے ہیں فرمایا عالم جلیل مولی محمد تقی مجلسی رحمہ اللہ نے
ترجمہ متوکل بن عمیر راوی صحیفہ کاملہ میں جملہ کلام علماء بار صحیفہ کاملہ میں اور اُسمیں سے جو ظاہر ہوا اس عبد ضعیف
یہ ہے کہ میں اوائل بلوغ میں طالب تھا مرضات خدا کا اور ساعی تھا طلب رضا میں اُسکی اور مجھکو بغیر ذکر خدا کے قرار نتھا تا انکہ
دیکھا میں نے درمیان بیداری و خواب کے کہ صاحب الزمان صلوات اللہ علیہ کھڑے ہیں مسجد جامع قدیم واقع اصفہان میں
نزدیک دروازہ طنابی کی کہ جو اس وقت میرا مدرسہ ہے پس سلام کیا میں نے حضرت پر اور قصد کیا میں نے کہ حضرت کی پای اقدس کو بوسہ
دوں پس نہ چھوڑا مجھکو حضرت نے اور پکڑ لیا پس بوسہ دیا میں نے دست مبارک کو اور پوچھا میں نے حضرت سے اُن مسائل کو
جو مجھپر مشکل تھے کہ منجملہ اُنکی یہ تھا کہ میں وسوسہ رکھتا تھا اپنی نماز میں اور کہتا تھا کہ جیسی نماز مجھسے مطلوب ہے ویسی
نہیں ہے اور میں مشغول تھا قضا میں اور نماز شب مجھے میسر ہوتی تھی اور پوچھا میں نے حکم اُسکا اپنے شیخ بہائی
علیہ الرحمہ سے انہوں نے کہا تھا کہ بجالاؤ ایک نماز ظہر و عصر و مغرب کی بقصد نماز شب کے اور میں ایسا ہی کرتا تھا
پس سوال کیا میں نے حجت علیہ السلام سے کہ میں نماز شب پڑھوں فرمایا کہ پڑھ نماز شب اور بجا نہ لا اسطرح کی نماز مصنوعی

جسکو نہ سمجھ پاتا تھا اور سوا اسکی بہت سے مسائل جو مجھپر پوشیدہ ہین پھر کہا مین نے کہ اے مولا ممکن نہین ہوتا کہ مین
آپکی خدمت مین ہر وقت پہونچ سکون پس دیجیے مجھے ایک کتاب کہ ہمیشہ عمل کیا کرون پس فرمایا کہ مین نے تیرے لیے دی
ایک کتاب دی ہے مولی محمد تاج کو اور مین خواب مین انکو پہچانتا تھا پس فرمایا کہ جا اور اس سے لے کتاب کو پس نکلا
مین اس دروازہ مسجد سے جو مقابل چہرۂ مقدس آپ کے تھا بسمت دار البطیخ کہ ایک محلہ ہے اصفہان کا پس جب پہونچا
مین پاس اس شخص کے اور دیکھا اسنے مجھکو تو کہا مجھسے کہ کیا صاحب الامر علیہ السلام نے تجھکو میری پاس بھیجا ہے کہا مین نے
کہ ہان اور نکالی اپنی جیب سے انھون نے ایک پرانی کتاب پس جب کھولا مین نے اسکو تو ظاہر ہوا کہ وہ کتاب دعا ہے
پس بوسہ دیا مین نے اسکو اور آنکھ پر رکھا اور پھرا وہان سے متوجہ جناب صاحب الزمان علیہ السلام کیطرف پس خواب سے
بیدار ہوا اور میرے پاس وہ کتاب نتھی پس مین نے تضرع وبکا شروع کیا بسبب فوت اس کتاب کے تا اینکہ صبح طالع
ہوئی پس جب فارغ ہوا مین نماز و تعقیب سے اور دل مین میرے یہ تھا کہ مولانا محمد شیخ بہائی ہین اور حضرت نے جو
انکو تاج فرمایا وہ بسبب انکی اشتہار کی ہے درمیان علما کے پس جب انکی مدرسہ مین گیا مین جو مسجد جامع مین تھا دیکھا مین نے
انکو مشغول مقابلہ صحیفہ کاملہ مین اور پڑھنے والے سید صالح امیر ذو الفقار گلپایگانی ہین پس تھوڑی دیر مین بیٹھا
تا اینکہ مقابلہ سے فارغ ہوئے اور ظاہرا معلوم ہوتا تھا کہ وہ سند صحیفہ مین کلام کرتے تھے لیکن بسبب اس غم کے
جو مجھپر طاری تھا مین کلام انکا نہ سمجھا اور مین روتا تھا پس خواب اپنا مین نے شیخ سے بیان کیا اور روتا جاتا
تھا فوت کتاب پر پس شیخ نے فرمایا کہ بشارت ہو تجھے علوم الٰہیہ و معارف یقینیہ کی اور جو کچھ ہمیشہ چاہتا تھا تو اور اکثر صحبت
میری ساتھ شیخ کے تصوف مین تھی اور وہ مائل تھے تصوف مین پس میرے قلب کو تسکین نہ ہوئی اور روتا ہوا وہان سے نکلا تا اینکہ
میرے دل مین آیا کہ چلون اسطرف جہان خواب مین گیا تھا پس جب پہونچا محلہ دار البطیخ مین تو دیکھا مین نے ایک مرد صالح کو کہ نام
اسکا آقا حسن تھا اور ملقب بتاج تھا پس جب پہنچا مین پاس اسکے اور سلام کیا اسنے کہا کہ اے فلان کتب وقفیہ
میرے پاس ہین کہ جو لیتا ہے طلبہ سے وہ بشروط وقف پر عمل نہین کرتا اور تو عمل کرتا ہے پس آ اور دیکھ انکو
اور جس کتاب کی تجھے احتیاج ہو انمین سے لیلے پس گیا مین انکے کتبخانہ مین پس اول جو کتاب انھون نے مجھے دی وہ تھی
جسکو مین نے خواب مین دیکھا تھا پس مین نے رونا شروع کیا اور کہا مین نے کہ میرے لیے کافی ہے اور میرے خیال مین نہین
کہ مین نے خواب کو انسے کہا یا نہین پھر آیا مین پاس شیخ کے اور شروع کیا مین نے مقابلہ اسکا اس نسخہ سے کہ جد نے انکی

لکھا تھا نسخہ شہید سے اور شہید نے اپنی نسخہ کو لکھا تھا نسخہ عمید الروسا و ابن سکون سے اور مقابلہ کیا تھا نسخہ ابن ادریس سے بعد ان ابواسطہ یا ایک واسطہ سے اور جو نسخہ کہ صاحب علیہ السلام نے مجھے عطا فرمایا تھا وہ بھی خط شہید سے لکھا تھا اور نہایت موافق وقت لکھا تھا اُس نسخہ سے یا اُسکے موافق تھا اُن حواشی سے بھی جو اُسپر لکھے تھے اور بعد سکے کہ فارغ ہوا میں مقابلہ سے اُس نسخہ کی لوگون نے مقابلہ شروع کیا اُس نسخہ سے جو میرے پاس تھا اور برکت عطا حضرت علیہ السلام جمیع بلاد میں مثل آفتاب تابان کی پھیل گیا ہر گھر میں خصوصاً اصفہان میں بیس اکثر لوگون کے پاس متعدد صحیفے ہو گئے اور اکثر انکے صلحا و اہل دعا ہو گئے اور اکثر انمین مستجاب الدعوۃ ہو گئے اور یہ آثار ایک معجزہ صاحب الزمان علیہ السلام کے معجزہ سے ہے اور جو کچھ خدا نے مجھے عطا کیا بسبب اس صحیفہ کے شمار اُسکا مین نہین کرسکتا اور یہ فضل خدا ہی ہم پر اور لوگون پر پھر مولانا حسین نجفی رحمۃ اللہ علیہ ناقب فرماتی ہین کہ علامہ مجلسی نے بحار میں صورت اجازہ صحیفہ کاملہ کی مختصر ابھی والد سے ذکر کی ہے اور اُسمین کہا ہے کہ میں وصیت کرتا ہون صحیفہ کاملہ کی کہ ملقب بزبور آل محمد و انجیل اہل البیت علیہم السلام ہے وساطت اسانید بسیار و طریقہائے مختلفہ سے کہ ایک اُن میں یہ ہے کہ میں وصیت کرتا ہون اُسکی بطریق مناولہ اپنے مولانا صاحب الزمان خلیفۃ الرحمان صلوات اللہ علیہ سے ایک خواب طولانی مین شرح زیارۃ شیخ احمد احسائی و غیرہ والسلام مین روضۃ المتقین ملا محمد تقی مجلسی علیہ الرحمہ سے نقل کرتے ہین حال زیارۃ جامعہ میں فرمایا کہ زیارۃ جامعہ تمام ائمہ کی پاس ایک کے مشہد کے اور زیارت کرے جمیع زیارت سے بقصد امام حاضر و قریب و بعید لحاظ رکھے جمیع حضرات کا اور اگر قصد کرے ہر مرتبہ کسی ایک امام کا بترتیب و باقی کا تبعیت تو خوب ہے جیسا کہ میں کیا کرتا ہون اور دیکھا مین نے رویائے صادقہ میں تقریر امام ابی الحسن علی بن موسی الرضا علیہ السلام کی اور تحسین اُس خطاب کی اور جبکہ توفیق دی خدا نے مجھے زیارت امیر المومنین علیہ السلام کی اور شروع کیا میں گرد روضۂ مقدسہ کی مجاہدات کو اور کھولا خدا نے مجھ پر برکت مولانا صلوات اللہ علیہ کے ان ابواب مکاشفات کو جنکو عقول ضعیفہ تحمل نہین کرسکتین اُس وقت دیکھا میں نے اُس عالم میں اور اگر چاہون تو کہون میں کہ درمیان خواب و بیداری کے تھا مین رواق عمران میں بیٹھا تھا کہ ناگاہ دیکھا میں نے کہ سر من رای میں ہون اور دیکھا میں نے کہ مشہد وہان کا نہایت ارتفاع و زینت سے ہے اور دیکھا میں نے کہ قبر امام علی نقی و امام حسن عسکری علیہما السلام پر پوشش سبز لٹکتا ہے حضرت سے

ہے ایسا کہ میں نے مثل اسکا دنیا میں دیکھا تھا اور دیکھا میں نے اپنے مولی و آقا صاحب العصر والزمان علیہ السلام کو
قبر اقدس سے تکیہ کیے بیٹھے ہیں در حجرہ اقدس اُن جناب کا دروازہ کی طرف ہے پس جبکہ دیکھا میں نے حضرت کو تو شروع کیا
زیارت کے پڑھنے کو با آواز بلند مثل مداحوں کے پس جب تمام کیا میں نے زیارت کو تو فرمایا حضرت نے خوب زیارت ہے تو میں نے
کہا اے مولا میری جان فدا ہو یہ زیارت آپکے جد بزرگوار کی ہے اور اشارہ کیا میں نے طرف قبر اُن جناب کے فرمایا حضرت نے
کہ سچ ہے اور جب میں چلا اور قریب دروازہ کے پہنچا ہوا تو حضرت نے فرمایا کہ آگے آؤ میں نے کہا کہ اے مولا میں ڈرتا ہوں
کہ بسبب ترک ادب کافر ہو جاؤں حضرت نے فرمایا کہ کوئی مضائقہ نہیں جب ہماری اجازت ہو پس میں آگے بڑھا
خائف و لرزان پھر حضرت نے فرمایا کہ آگے آؤ آگے آؤ یہاں تک کہ قریب حضرت کے پہنچا پس فرمایا حضرت نے بیٹھ میں نے
کہا اے مولا میں خوف کرتا ہوں فرمایا خوف نہ کر اور بیٹھ پس جبکہ بیٹھا میں مثل غلاموں کے تو فرمایا کہ بہ فراغت کر اور
چار زانو بیٹھ کہ تو نے تعب اٹھایا ہے اور پیادہ و پا برہنہ آیا ہے اور حاصل یہ ہے کہ حضرت کے الطاف عظیمہ و مکالمات
لطیفہ میرے ساتھ واقع ہوئے کہ جنکا شمار ممکن نہیں اور اکثر اُنمیں سے بھول گیا پھر بیدار ہوا خواب سے اور اُسی دن
اسباب زیارت مجھے حاصل ہوئے بعد اسکے کہ ایک مدت سے راہ مسدود تھی اور مجھے پا پیادہ و برہنہ پا زیارت میسر ہوئی جیسا
صاحب علیہ السلام نے فرمایا تھا اور میں ایک شب روضہ مقدسہ میں تھا اور بکرار اس زیارت کو میں نے پڑھا اور ظاہر ہوئیں اس
روضہ میں کرامات عجیبہ بلکہ معجزات غریبہ جنکا ذکر طویل ہے اور حاصل یہ ہے کہ نہیں ہے کوئی شک مجھے کہ یہ زیارت ابوالحسن علی
سلام اللہ علیہ کی ہے بتقریر صاحب علیہ السلام کے اور یہ اکمل و احسن زیارت ہے بلکہ بعد اسکے اکثر اوقات زیارت کرتا ہوں
میں ائمہ صلوات اللہ علیہم کی اسی زیارت سے اور عتبات عالیات میں نہیں زیارت کی میں نے مگر اسی زیارت سے اور روضات
الجنات میں بھی ایک بعض تلامذہ مولانا محمد باقر مجلسی رحمہ اللہ سے مذکور ہے کہ بعض مولفات مولانا محمد تقی علیہ الرحمہ سے
منقول ہے فرمایا کہ ایک بار میں مشرف بزیارت عتبات عالیات ہوا جب نجف اشرف میں پہنچا تو شدت گرمی تھی تا آخر
فصل وہیں قیام کا قصد کیا اور جو سواری کرایہ کی کر چکا تھا اسی واپس کیا پس ایک شب کو امیر المؤمنین علیہ السلام کو
خواب میں دیکھا کہ وہ جناب مجھ سے بہت لطف و بشارت فرماتے ہیں و ارشاد فرماتے ہیں مجھ سے کہ بعد اسکے یہاں قیام
مت کر اپنے شہر اصفہان میں جا کہ تیرا وجود وہاں بہت نافع ہے اور چونکہ مجھے اشتیاق تشرف خدمت میں اُن جناب کے بہت
تھا میں نے مبالغہ و بے توقف کی اجازت چاہی اُن حضرت نے مجھے قبول نہ فرمایا اور ارشاد کیا کہ شاہ عباس امسال مر جائیگا

مرجائینگے اور انکی جگہ شاہ صفی بیٹھینگے اور تمہارے شہرون مین فتنہ ہای عظیم برپا ہونگے اور حضرت باری تعالے
چاہتا ہے کہ تو اس فتنہ مین اصفہان مین نہو اور بہت خلق مین کوشش کرتا ہو تو چاہتا ہے کہ اوسکے دروازہ خدا نے بند کیا اور
خدا نے مقدر کیا ہے کہ آئین بسبب میری اُمت ہدایت کی پاس آسکی ستر ہزار شخص پس اس جا کہ تجھکو اپنی جانا ضرر نہو
پس بعد اس واقعہ کے مین اصفہان مین واپس آیا اور اپنے خواب کو اپنے بعض دوستون سے بیان کیا اور اُنہون نے خدمت شاہ صفی
مذکور مین عرض کیا اور وہ اس زمانہ مین مدرسہ صفویہ مین تھے پس تھوڑے ہی دن گذرے تھے کہ خبر آئی کہ نواب
خاقان سلیمان آلذکر نے انتقال کیا سفر مازندران مین اور انکی جگہ شاہ صفی بیٹھے اور ہمارے استاد مولانا محمد باقر
مجلسی قدس سرہ انکی بہت سی کرامات و امور جلیلہ و منامات غریبہ خوابہای صادقہ نقل فرماتے تھے اور کتاب
مذکور مین احوال شیخ بہائی رحمہ اللہ مین روضۃ المتقین شرح من لا یحضرہ سے جو تصنیف مولانا محمد تقی مجلسی ہے نقل
کرتے ہین کہ شیخ بہائی ہمارے شیخ و استاد بلکہ والد عظیم تھے اور شیخ الطائفہ تھے اپنے زمانہ مین اور جلیل القدر و عظیم
الشان و کثیر الحفظ تھے اور ہمنے نہین دیکھا ہے کسی کو جو مثل انکے عالی مرتبت و کثیر العلم ہو اور انکی چند کتابین بہت نفیس
ہین منجملہ انکے کتاب حبل المتین و کتاب مشرق الشمسین ہے بلکہ شرح بھی انہین کے فوائد سے ہوا ہے کہ مین نے دیکھا انکو
خواب مین اور کہا اُنہون نے مجھسے کہ تم شرح احادیث اہلبیت علیہم السلام مین کیون نہین مشغول ہوتے ہو مین نے
اُنسے کہا کہ شایان آپ کی ہے اور آپ اسکی قابل ہین پس فرمایا کہ ہمارا زمانہ گذر چکا پس تم ترک کرو ایک سال تدریس کو
تا انکہ شرح احادیث تمام ہو اور بعد انتقال انکے میرے دل مین تھا کہ مین اسمین مشغول ہون مگر چونکہ یہ امر عظیم تھا
اسوجہ سے جرأت نہوتی تھی تا انکہ مین ایک مرض سخت مین مبتلا ہوا اور وصیت کی اور مشغول ہوا دعا
و تضرع مین طرف خدا کے کہ مجھے بخشدے اور میری روح قبض کرے پس اسوقت مجھے اونگھ آئی اور دیکھا مین نے
دونون سرور اہل جنت کو کہ آگئے میری چوکی مین اور سید الساجدین علیہ السلام بالا سر بیٹھے ہین اور
خطاب کیا کہ ہم لوگ تیری شفا کیلئے آئے ہین اور فرمایا سید الساجدین صلوات اللہ علیہ نے کہ موت طلب کرکے تیرا
جینا وصیت نافع ہے پس مین بیدار ہوا اور بیماری کلیتہً جاتی رہی اور پسینہ آیا پھر دوبارہ اونگھ آئی تو
دیکھا مین نے حضرت سید الانبیاء والمرسلین اشرف الخلائق اجمعین کو کہ میرے گھر مین کھڑے ہین مین چاہتا ہون کہ پاے شریف کو بوسہ
دون مگر حضرت نے بوسہ نہ دیا پس حضرت کی مدح مین نے شروع کی اسطرح کہ آپ ہی کیواسطے خدا نے

وہ جہان کو پیدا کیا اور گردانا آپکو عادی بیچ اخلاق کا اور افضل خلائق کیا اور آپ عالم علوم خدا اور قادر
بقدرت خدا اور عادی باخلاق خدا ہیں اور وہ جناب مسکرا دیتے تھے اور فرماتی تھی کہ ایسا ہی ہوا ہے پس ان اور
مدائح بہت تھے میں نے اختصار کیا پھر کہا میں نے کہ یا رسول اللہ میری آرزو ہے کہ مجھے اس طریقہ کی طرف جو قریب ہے
جانب خدا ہو فرمایا کہ وہ وہی ہے جسمیں تو جاتا ہے پس میں نے کہا کہ یا رسول اللہ کس چیز پر عمل کروں اور
میری مراد یہ تھی کہ مشغول ہوں ریاضات میں واسطے تقرب خدا کی یا سوا اسکے جسکا حضرت حکم دیں پس
فرمایا کہ عمل کر اسیپر جسپر عمل کرتا تھا اور یہ میں نے بعض مقالات میں لکھا تھا کہ فرمایا حضرت نے کہ علی اور فاطمہ میری
عیادت کو آئے ہیں پس مجھپر گریہ کا طاری ہوا اور کہا میں نے کہ میرے قلب میں انکا آنا میری عیادت کو بڑی چیز ہے
آپ اور وہ دونوں حضرات میری عیادت کو تشریف لاویں پھر شق ہو گئی دیوار مکان کی اور نکلے اُس سے
وہ دونوں حضرات اور بیچ بہشت کے میں بیدار ہوا تا ہنگام پھر مجھے نیند آئی تو سنا میں نے کہ سید المرسلین
نے بھیجے یا میں جنت کا پھل اور کباب بھیجا ہے پس دیا مجھے پہلی سینہا کے کباب کو اور وہ سوئی تھیں اور گرد میرے
ایک گروہ کثیر تھا جب میں کباب کا ایک لقمہ کھاتا تھا تو اسکی جگہ دوسرا [illegible] اور دیا میں نے ہر ایک کو
جو گرد میرے تھے اُس کباب سے اور کہا کہ میں تمسے کہتا تھا کہ سینہا کے کباب جنت سے آئی ہیں اور تمنے دیکھ بھی لیا
اور کہا میں نے تمسے کہ طعام جنت سے لقمہ میں بہت قسم کا ذائقہ ہے جو دنیا کی فروں سے مشابہ نہیں ہوتا
اور یہ ایسا ہی ہے اور کہا میں نے تمسے کہ ثمر ہائے جنت جب توڑے جاتے ہیں تو اُنکی جگہ پر دوسرا پایا جاتا ہے
اور جب میں اُن لوگوں کو کباب دیتا تھا تو وہ ختم نہیں ہوتا تھا پھر میں نے اُس پھل کو کھانا شروع کیا
اور وہ بقدر خربزہ کلاں کے تھا اور میں اُس سے ایک ایک قاش لیتا تھا اور رکھتا تھا اور ہر قاش میں
بیچ انتہا نہ تھی اور میں اُنسے کہتا تھا کہ میں تمسے کہا کرتا تھا کہ ثمر جنت ایسا ہی ہوتا ہے اور جب میں اُن کو
دیتا تھا تو اُسکی جگہ دوسرا آجاتا تھا پس بیدار ہوا میں خوش ہو کر اور پایا میں نے اُسکی ساتھ [illegible] کے
پھر مجھے الہام ہوا کہ مشغول ہوں شرح احادیث میں پس میں مشغول ہوا اسمیں اور چند کتابیں طلبہ درس میں
مشغول رہتے تھے مجھ سے تحریر و غیرہ کتابت درس کا ہو لیکن حاصل ہو لئے تعطیلات میں توفیق خدا اور
حساب کیا میں نے اُنکا تو وہ ایکسال ہو گئیں جیسا کہ شیخ بہائی رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا

کہتا ہے مؤلف کہ یہ خواب چھ برس ہوا قبل اسکے میں نے دیکھا تھا جبکہ لشت سے میں علیل تھا ایسا تھا کہ آنجا در حقیقت
در دہلی اگرچہ وہ غیرہ میں اور طبیب انگریزی ہی واسطے معالجہ کی آلہ آباد بلوایا گیا تھا اور خود کہ میں تاریخ خمس اکبر
میں علیل ہوا تھا اسوجہ سے مجھے خود اپنی صحت سے مایوسی تھی اور ہر چند عم بزرگوار مولوی سید علی حسین صاحب مرحوم نور اللہ
مرقدہ نے بہت تسلی دی مجھے سمجھایا تھا مگر تسکین نہیں ہوتی تھی تا اینکہ ایک شب کو میں نے خواب میں دیکھا کہ جناب امام رضا صلوات اللہ علیہ میرے
گھر میں آکر ایک پتھر پر جو زمین پر تھا بیٹھ گئے ہیں اور میں نے تیسرے حضرت کے پاس آیا تو مجھے بدن حضرت کا دبلا و نورانی معلوم
ہوا اور چہرہ بھی زرد اور میں بھی حضرت کے پاس بیٹھ گیا تو دیکھا کہ حضرت کچھ لکھ رہے ہیں بعد فراغت کے تین نسخے مجھے
عنایت فرمائے اور فرمایا کہ ایک اس بیماری کے لیے ہے اور ایک کو میں نے سہو کیا اور چونکہ ان ایام میں قوت باہ زائل ہو گئی
تھی اور مجھکو اسکا خیال بھی تھا تو تیسرے نسخہ کی نسبت خوب یاد ہے کہ فرمایا کہ یہ قوت جماع کا ہے پس خواب دیکھکے میں
بیدار ہوا تو اپنے بستر خواب پر نسخوں کو تلاش کرنے لگا جب نہ پایا تو اپنی صحت کی تعبیر دی اور اسی روز سے میں اچھا
ہونے لگا اور عجائب اتفاق سے یہ امر واقع ہوا کہ تین چار روز بعد اس خواب کے جناب میر مظہر علی صاحب مرحوم سے ملاقات
ہوئی اور انھوں نے فرمایا کہ میں کئی بار تمھارے پاس آیا مگر تم تک نہ پہونچ سکا میں نے عذر کیا کہ مجھے اطلاع نہ ہوئی پھر
فرمایا کہ میں نے امام رضا علیہ السلام کو خواب میں دیکھا کہ فرماتے ہیں کہ تم جاکر فلان کی دعا کرو اور اسکو بھی میں بھول گیا
سید محمد مرتضی پر تھا اور میں بھی انکے پاس آیا انکو دیکھنے کو جاتا ہوں یہ سنکر مجھے تعجب ہوا پھر میں نے اپنا خواب انسے
بیان کیا اور بعد اس خواب کے جب میں کسی دوا کا استعمال کرتا ہوں تو امام رضا صلوات اللہ علیہ و آبائہ و ابنائہ
کی اسم شریف سے ابتدا کرتا ہوں اور قبل میری ولادت کے شاید میری والدہ مرحومہ نے امام حسین علیہ السلام کو دیکھا
تھا کہ فرماتے ہیں کہ اب کی جو لڑکا تمکو پیدا ہوگا وہ جیئے گا اور چونکہ میں ساتویں مہینے میں نہایت ضعیف الخلقت
پیدا ہوا والدہ مرحومہ بہت روتی تھیں اور کہتی تھیں کہ یا امام حسین آپ نے تو فرمایا تھا کہ اب کی جو لڑکا پیدا ہوگا
وہ جیئے گا یہ کیا ہوا پس پھر ان مرحومہ نے خواب میں دیکھا کہ کوئی بزرگوار فرماتے ہیں کہ یہ لڑکا جیئے گا تو
والدہ نے اس سے کہا کہ ہمکو کیونکر اعتبار ہو کیا تم امام حسین علیہ السلام ہو انھوں نے کہا کہ امام حسین علیہ السلام
نے فرمایا ہے یا کچھ اور پھر کہا کہ والدہ اس لڑکے کی طویل العمر ہونے پر یہ ہے کہ انگلی اسکی ہاتھ کی بہت بڑی ہوگی
پس یہ خواب دیکھکر بیدار ہوئیں اور میرے ہاتھ کی انگلی کو اسی وقت دیکھا تو بڑی پایا اور منجملہ دس گیارہ

انگلیوں

حاشیہ: ۱م دیکھا اور عرصہ پانچ ماہ میں نے خواب میں دیکھا ... صاحب الزمان علیہ السلام ... [illegible]

بزرگون کی سوا میر کوئی باقی نرہا اور اسیطرح حضرت اپنی غلامونکی خبر لیتے ہین جیسا احادیث سے ظاہر
ہی منجملہ انکے مولانا محمد محسن کاشانی رحمہ اللہ ۔ صاحب وافی وصافی لکھتے ہین کہ امر انکا فضل
و فہم و جلالت احاطہ فروع و اصول و کثرت تالیف و تصنیف مین مشہور ہی زیادہ اس سے کہ مخفی رہے کسی پر انتہا
ہدایت تک پھر لکھتے ہین کہ بالجملہ بیت جلیل انکا مرتبہ مین افلاک تک پہونچا اور بہت بڑے بزرگ بیوت علم و عمل و فضل و ادب سے
ہی اور الفنسی و علامہ محمد باقر سبزواری سے بڑی مصادقت و محبت تھی ظاہر و باطن مین کہ مثل اسکی دو شخصون مین
ہوتی ہی اور منجملہ ان علمای زمان کی جو انپر انکار رکھتے تھے وہ فاضل محدث مقدس مولی محمد طاہر قمی ہین ہر چند
کہا گیا ہی کہ آخر عمر مین انھون نے اپنی اعتقاد بد سے انکی حق مین رجوع کیا اور نکلے قم سے طرف شہر کاشان کی واسطے
اعتراف مخالفت کی اپنی نزدیک ملا محسن کے اور واسطے معذرت کے اپنی بروش انصاف پا پیادہ تمام راہ
تا اینکہ پہونچے انکی دروازہ تک اور پکارے یا محسن قد اتاک المسیٔ ای محسن گنہگار آیا ہی پس نکلے مولانا محسن
اور مصافحہ و معانقہ کیا اور بخشوائی لگا ایک دوسرے سے پھر فورا اپنے شہر مین واپس آئے اور کہا کہ میرا مقصود
اسی جانی سے یہی تھا مگر ہضم نفس اور اقرار ذنب اور طلب رضوان خدا اور نیز کہا جاتا ہی کہ بعض وہ لوگ جو انکی باطن
اعتقاد باطل رکھتے تھے اس سے رجوع کیا بعد انتقال مولانا محسن کے جبکہ دیکھا انکو خواب مین خوش حالتی سے درحالیکہ وہ
ہیں تحقیق اس شخص سے کہ وہ رجوع کرے انکی بعض کتب کیطرف جنکو اواخر عمر مین انھون نے تصنیف کیا تھا اور وہ
فلان فلان جگہ ہی پس جب بیدار ہوا اور ڈھونڈھا اس کتاب مین تو پایا ویسا ہی جیسا انھون نے خواب مین کہا
تھا اور اسمین ہدایت تھی انکی نفس کی جمیع ان چیزون سے جو انکی طرف اقوال ضلال سے منسوب تھے لیکن ہمارا ہم نام
علامہ محمد باقر مجلسی پس وہ بھی مولانا محسن سے انکار مین رکھتے تھے بسبب انتہای موافقت انکی مشرب مین طریقہ سے اپنی والد
مولی محمد تقی کی اور ثنا کیا ہی انکو اواخر بحار مین منجملہ اپنی مشایخ اجازہ کی ہر چند ممکن ہے کہ یہ بالمناسبت
جہات عدیدہ مین ہو قول انکا عینیت ہے جو جمعہ کا اور شدت اہتمام انکا اس باب مین پھر بعد ذکر تصنیفات
انکی جو مشتمل ہین کہ ذکر کیا ہی صاحب امل الآمل نے انکو منجملہ اپنی معاصرین کے انتہائی تعظیم و تبجیل سے پس کہا ہی کہ
مولانا محمد بن مرتضی المدعو بمحسن الکاشی تھے فاضل عالم ماہر حکیم متکلم محدث فقیہ شاعر ادیب حسن التصنیف از ثقہ
معاصرین سے ہین انکی تصنیفات سے ہے کتاب وافی جامع کتب اربعہ و شرح احادیث مشکلہ مین اور بہت خوب ہے

لیکن اُنمین میل ہے بعض طریقہ صوفیہ کیطرف اور ذکر کیا ہی اُنکا سید علی خان حسنی شیرازی نے سلافہ مین اور
بہت بڑی تعریف کی ہی اُنکی اور کہا ہی صاحب لولوۃ البحرین نے بعد اسکے شمار کیا ہی اُنکو منجملہ مشائخ علامہ مجلسی
کے کہ یہ شیخ تقی فاضل محدث اخباری سخت کثیر الطعن مجتہدین پر خصوصًا رسالہ سفینۃ النجاۃ مین تا اینکہ سمجھا جاتا
ہی اُس سے نسبت ایک گروہ علماکی طرف کفر کی بالاتر فسق سے اور وہ تفریط و غلو ہی تحت سے باوجود اسکے کہ اُنکی بعض
مقالات مین ہی بیت فیہ فلاسفہ و صوفیہ جو قریب بکفر ہی من العیاذ باللہ مثل اسکے جو دلالت کرتا ہی کلام انکا وحدت
وجود پر اور مین واقف ہوا اُنکی ایک رسالہ قبیحہ پر جو صریح ہی اس قول مین جو مثل عقائد ابن ابی زندیق کی ہی انکی آخرہ
پھر لکھتے ہین صاحب و نفحات کہ میرا ظن یہ ہے کہ نسبت تصوف باطل کی انکی رحمہ اللہ کیطرف محض افترا ہی جسمین
شک نہین اور باعث اسکا یہ ہوا کہ انہون نے اقتدا کی اس گروہ کی موالات مین ساتھ غلاۃ و ملحدین کے اور اظہار
کی برات سے مارا اجلاء مجتہدین سے اور کچھ اعتنا انکی مخالفت اجماع مسلمین سے اور انکار کیا بعض ضروریات دین
کا والا در میان اسکے جو کہتے ہین فی روہ لوگ کہتے ہین ساتھ قطع نظر اس مقدار مشترک کے بون بعید ہی اور انکار انکا اطلاق پر انکے بہت
شدید انکار ہی اور مبالغہ کیا ہی اسمین پھر نقل کیا ہی عبارات انکی کتاب کلمات طریقہ وغیرہ سے جو انتہا ہی مذمت صوفیہ
مین ہے پھر لکھتے ہین کہ انکی رسالہ سے جسکا نام انصاف ہی منقول ہی اور اسکو انہون نے آخر عمر مین لکھا ہی اور عذر
کیا ہی اسمین اس امر سے جسپر جاری ہوا انکا قلم صنوف تصنیف مین پھر عبارت اُس رسالہ کی نقل کی ہی جو صریح
برات مین انکی طریقہ صوفیہ سے اور رسالہ انصاف طبع بھی ہوگیا ہی اور میرے پاس موجود ہی پھر صاحب روضات
لکھتے ہین کہ جملہ وہ جس سے برات انکی اس اعتقاد بد سے معلوم ہوتی ہی وہ ہی جسے ذکر کیا ہی سید محدث جزائری نے
اپنی کتاب مقامات مین جو شرح اسماء حسنی مین ہے بمناسبت شرح لفظ شہید کی اسطرح پھر اس عبارت کو
نقل کیا اور ملخص اسکا یہ ہی کہ اہل مشہد رضوی نے مولانا محسن کاشانی کو حال اسکا لکھا اس وقت صوفیہ مین ایک خط لکھا
اور لکھا کہ محمد علی صوفی نے ہمارے اس مجالس مین بیان کیا کہ ذکر جلی اور اتنا ہی تکلم کیا انکا شعار اللہ ورانہ
پڑھنا اور وجد و حال لانا اور ناچنا اور گوشت چھوڑ دینا نہ کھانا اور چلہ کھینچنا اور علاوہ اسکے جو متصوفہ
بر سم عبادت بجا لاتے ہین بجا لانا چاہئے ان سب کی آپ نے اسکو اجازت دی ہی جملہ مستمی [illegible] رفیع الشان مین بھی
امثال اسکی عمل مین لایا ہین جو امر واقعی ہو اس سے اطلاع بخشی جائے کہ اگر حق ہو تو اسپر عمل کیا جاوے والا اجتناب

سے جاتے بس مولانا محسن کاشانی نے جواب لکھا اور ملخص اسکا یہ ہے سبحانک هذا بهتان عظیم حاشا کہ بندہ تجویز کرے
اُس عبادت کا کہ قرآن و حدیث سے شرعیت اُسکی نہ معلوم ہو کیا نص قرآن خلاف اُسکے واقع ہوا فرمایا ادعوا
ربکم تضرعا و خفية انه لا يحب المعتدين یعنی دعا کرو اپنے پروردگار سے آرزو زاری و پنہانی کے
بیشک خدا دوست نہیں رکھتا حد اعتدال سے تجاوز کرنے والوں کو اور حدیث میں بھی وارد ہوا ہے کہ جناب رسول خدا
صلی اللہ علیہ و آلہ نے منع فرمایا بشدت صحابہ کو آواز بلند تکبیر و تہلیل کہنے سے اور اسی طرح جملہ امور مذکورہ بھی اور
خصوص ممانعت انسے وارد ہے اور کہیں اجازت وارد نہیں ہے یعظکم الله ان تعودوا لمثله ان كنتم مؤمنين
نصیحت کرتا ہے خدا تمہیں کہ عود کرو طرف مثل اسکے اگر ہو تم لوگ مومن اور لکھا محمد بن مرتضی المدعو بمحسن نے پھر فرمایا سید
[illegible] ذکر انتہی پھر فرمایا کہ طعن کیا ہے مولانا محسن نے صوفیوں پر بہت سے مقاموں پر اور مثل اس شخص کا کیونکر
نسبت ہو سکتا ہے طرف تصوف کے پھر صاحب روضات لکھتے ہیں اقوال اور دلیل ہے انکی بیزاری پر مذہب تصوف سے
[illegible] انکا استاد جنپر بہت اعتماد رکھتے تھے یعنی مولی صدرای شیرازی منکر تھے اس گروہ ملاحدہ کی طریقہ کے
[illegible] ہے اس حیثیت سے کہ لکھی ہے انھوں نے انکی رد میں ایک کتاب جسکا نام کسر الاصنام الجاهلية في كفر جماعة
الصوفیہ ہے جسکو نہیں ذکر کیا ہم نے ذیل ترجمہ میں انکے اور نہایت ہی تعجب ہے جناب کو گروہ سے کہ انھوں نے ان دونوں
شخصوں کو جماعت صوفیہ سے شمار کیا ہے اور کیا خوب کہا ہے بعض کتب رجال میں حال مولانا محسن میں تھی کیا محدثین
نسبت لگائی گئی انکو تصوف کی اور حاشا کہ ایسا ہو بلکہ وہ عرفانی اور اس سے تھی بالکلیہ انھوں نے تصنیف کی علوم دین
تتبع و تفتیش میں اسطرح کہ جاری کیا ہو کلام انکا موافق مسالک ارباب فنون کے پس تہمت کیا جسنے تہمت کیا اور بعض
[illegible] لکنت [illegible] اصول لغت کہتا ہے کہ ظاہر یہ عبارت محدث نیشاپوری کی [illegible] تھا [illegible] نے
[illegible] اسکو اکثر اس سے نقل کیے ہیں اور واضح ہو کہ مولانا محسن رحمہ اللہ [illegible] ایک استاد انکا
[illegible] اور جواب [illegible] مولانا محمد [illegible] رحمہ اللہ میں گذر چکا کہ علمائی [illegible]
[illegible] پھر الاسم [illegible] اور تو معلوم کر چکا [illegible] کہ اصول [illegible]
[illegible] ان بزرگوار کی نسبت صوفیت سے [illegible] انکی [illegible]
[illegible] ہے جنانچہ کتاب [illegible] الجنات حال شیخ بہائی رحمہ اللہ میں لکھتے ہیں کہ ذکر کیا ہے سید

سہو ہے صاحب روضات
کا یہ لکھنا کہ ترجمہ میں اُنکے اس
کتاب کو ذکر کیا ہے کہ فقرۂ ثانیہ
یعنی فی کفر جماعۃ الصوفیہ کو
البتہ ذکر نہیں کیا ہے اور شاید
مراد انکی اسکے ذکر نہ کرنے
سے یہی ہے

جزائری نے کتاب مقامات میں نیز ذکر کیا ہے کہ علمانے کہ سید مرتضی علم الہدی رضی اللہ عنہ جب گذرتے تھے پاس سے قبر
ابو اسحاق صابی کی تو پا پیادہ ہو جاتے تھے تھوڑی دور آگے تک اور یہ تحقیق مشہور ہے کہ وہ بعض اہل کتاب سے تھے دین مراد نے
اور یہ غفلت نیز تھی شیخ اجل بہاء الدین محمد عاملی سے کہ آثار میں تو دیکھا ہے کہ بہت سے صوفیہ و ملاحدہ اشقیا کو بہت
مصنفات میں بتعظیم ذکر کرتے ہیں مثل قول انکے حسین بن منصور الحلاج میں ؎ روا باشد انا الحق از درختے چرا نبود
روا از نیک بختی ۔ اور اسی وجہ سے ہر گروہ مسلمین کا اپنی طرف انکو نسبت دیتا ہے اور سنا میں نے فاضل شیخ عمر سے
جو علمای بصرہ سے تھا کہتا تھا کہ بہاء الدین محمد اہل سنت و جماعت سے تھے مگر رافضیوں بادشاہ سے ڈرتے تھے
اور اسی طرح ملاحدہ و صوفیہ و عشاق ایک بوڑھے کو سنا میں نے کہتے ہوئے کہ وہ ہمارے مذہب میں تھے اور اسی وجہ سے تجار
شیخ معاصر مولانا محمد باقر مجلسی تو ہین انکی کرتے تھے ساتھ اسکی اور اسکی امثال کے اور شیخ احمد تفرشی نے
نہیں توثیق کی انکی کتاب رجال میں ہر چند تعریف انکی علم و حفظ کی ہے اور حق یہ ہے کہ وہ ثقہ و معتمد علیہ تھے
نقل و فتوی میں انتہی اور ذکر کیا ہے صاحب لؤلؤہ نے کہ رئیس تھے دار السلطنت اصفہان میں اور شیخ
الاسلام تھے اور بعضے مطعون ہوئے بسبب انکے قول کے تصوف میں جیسا کہ ظاہر ہے انکی بعض کلمات سے اور حق جواب
میں یہ ہے جیسا افادہ کیا ہے سید نعمۃ اللہ جزائری نے کہ شیخ مذکور معاشرت کرتے تھے ہر فرقہ و ملت سے
بمقتضی انکی طریقہ و دین کے تا اینکہ بعض علمائے عامہ نے ادعا کیا کہ وہ انمیں سے تھے پھر کہا سید مذکور نے کہ
بلیس کی میں نے سامنے اسکی مفتاح الفلاح کو جو میرے پاس تھی پس تعجب کیا انکے سنے سے اسی دیکھکر پھر استدلال کیا اس پر ایک
قصیدہ سے شیخ کی جسمیں وہ کہتے ہیں کہ بعض مرد ہوں جسکی انتہا کو کوئی پہونچ نہیں سکتا اپنی زبان سے بمقتضا
انکی عقول کی ملتا ہوں اور ظاہر کرتا ہوں کہ میں مثل انکی ہوں اور طعن کیا ہے انپر بعض مشائخ معاصرین نے
بھی یعنی شیخ محدث صالح عبد اللہ بن صالح بحرانی نے انتہی النقل صاحب الرحمات مولف کہتا ہے کہ اور
با وجود اسکی رئیس الاخباریہ شیخ حر عاملی رحمہ اللہ جناب شیخ بہائی کی بابت امل الآمل میں لکھتے ہیں کہ حال
انکا فقہ و علم و فضل و تحقیق و تدقیق و جلالت و عظمت شان و حسن تصنیف و جمیع محاسن میں ظاہر تر ہے اس سے
کہ ذکر کیا جائے اور فضائل انکی زیادہ اس سے ہیں کہ حصر کیے جاویں تھے ماہر و متبحر جامع کامل شاعر ادیب منشی عدیم النظیر
اپنی زمانہ میں فقہ و حدیث و معانی و بیان و ریاضی وغیرہ میں اور ذکر کیا صاحب روضات الجنات نے ان علمای کبار سے تھے انتہی ملخص

ترجمۂ شیخ بہائی

بعض حال شیخ بہائی

کرامت ملا محمد تقی مجلسی

ترجمۂ ملا محمد تقی مجلسی

وجلالت انکی لکھی ہے پس انصاف مقتضی اسکا ہے کہ جسطرح برائت جناب شیخ بہائی کی صوفیت سے کیجاتی ہے ویسے ہی برائت
مولانا محسن کی بھی کیجاتی ہے اور جو جواب انکی طرف سے دیا جاتا ہے وہی جواب انکی طرف سے بھی دیا جاتا ہے باوجود امکان
اسکے کہ جنکی خود انہوں نے مدح و ثنا کی ہے اپنے زعم میں انکو امامیہ جانتے رہے ہوں جیسا قاضی نور اللہ شوستری رحمۃ اللہ
نے ان اشخاص کو جو مثل شیطان عقائد فاسدہ میں مشہور ہیں امامیہ تصور کیا ہے اور کتنے اور شیعہ کے علما ہیں اور مولانا محسن
کی جلالت قدر کو یہ کافی ہے کہ انسے علامہ جلیل محدث نبیل مولانا محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ نے اجازہ طلب کیا جیسا کہ
اشارہ اسکا گذرا اور اس اجازہ کو جلالت و فخر سمجھ کر ذکر فرمایا ہے جیسا میں نے خود لکھنو میں دیکھا تھا اور ان
الفاظ سے مولانا محمد محسن نے مجلسی علیہ الرحمہ کو اجازہ دیا ہے جیسا مجھے خیال ہے لقد استجاز منی الاخ
الاعز تا آخر یعنی مجھسے طلب اجازہ کیا برادر عزیز فلان نے **کرامت اس جناب کی** روضات
الجنات میں بعد مدح بلیغ کتاب مفاتیح الشرائع کی جو تصنیفات مولانا محمد محسن رحمہ اللہ مذکور سے ہے لکھی ہیں منقول
ہے بعض اجازات صحیحہ اشارات سے شیخ محمد فتونی سے انہوں نے اپنے استاد امیر محمد صالح حسینی اصفہانی سے نقل
کیا ہے جو داماد مجلسی ثانی کے ہیں کہا انہوں نے کہ دیکھا میں نے خواب میں قائم حجت عجل اللہ فرجہ کو اور پوچھا
آنجناب سے کہ مفاتیح و کفایہ یعنی کفایہ سبزواری میں کس کتاب پر ہم عمل کریں اور کس سے اخذ کریں فرمایا حضرت
نے علیکم بالمفاتیح ہذا یعنی لازم ہے تمہیں مفاتیح کو **مولانا سید ہاشم بحرانی**
رحمہ اللہ صاحب روضات لکھتے ہیں کہ عالم ماہر مدقق فقیہ عارف تھے تفسیر و عربیت و رجال سے انکی
تصنیف سے کتاب تفسیر قرآن ہے دیکھا ہے میں نے اسکے نسخے اور روایت کی ہے اس سے کہا ہے صاحب امل الآمل نے
اور کہا صاحب لؤلؤہ نے کہ سید مذکور محدث فاضل جامع متتبع تھے اخبار کی اسطرح کہ نہیں سبقت کی انپر کسی نے سوا ہمارے
شیخ مجلسی کے اور بہت سی کتابیں تصنیف کیں جو دلالت کرتی ہیں انکی شدت تتبع و اطلاع پر لیکن کتابیں انکی مجرد
جمع ہیں تالیف سے نہیں کلام کیا کسی امر میں [illegible] یہ بھی سنا ہے [illegible] قصور درجہ انکی تھا مرتبہ نظر و استدلال میں [illegible]
پرہیزگاری کی تھا جیسا منقول ہے سید رضی الدین بن طاؤس کے باب میں انپر منتہی ہوئی ریاست بلد کی بعد
شیخ محمد بن [illegible] حضرت سید مذکور کے پس بہت سعی کی اور احکام شرعیہ کو جاری کیا اور نشر کیا امر بالمعروف و نہی
عن المنکر کو اور بہت مبالغہ کیا اور دین میں کسی کی ملامت کا خوف نہ کیا اور ظالموں و متغلبین سے سخت

ملوک و سلاطین پر اتمام کیا بعد اسکے انکی مصنفات کو اور تصحیح ہے سید علامہ اخباری ہیں مؤلف لکھتا ہے کہ صاحب
روضات نے محض عبارت امل الآمل و لؤلؤہ کی نقل کر دی اور خود تحقیق نہ لکھا پر واضح ہو کہ مصنفات سید مذکور سے
چند کتابیں مطبوع ہو چکی ہیں مثل معالم الزلفی آخر میں اسکی نزہۃ الابرار ہے اور غایۃ المرام اور آخر میں اسکی دو رسالے ہیں
کتاب المحجۃ فیما نزل فی الحجۃ و تبصرۃ الولی فیمن رای المہدی اور مدینۃ المعاجز معجزات دوازدہ معصومین میں
بہت بڑی کتاب ہے اور بفضل خدا یہ کتابیں میرے پاس موجود ہیں اور نہایت ترتیب لطیف سے ہر باب میں احادیث کثیرہ
نقل فرمائی ہیں رحمہ اللہ و نیز کتاب البرہان فی تفسیر القرآن دو جلد ضخیم مطبوع ہو چکی ہے اور اکثر اخبار اسکی متعلق
خواص آیات کے ہیں نے فوائد القرآن عربی میں نقل کیے ہیں نیز ان اخبار کا ترجمہ کیا عجائب القرآن مذکور کا ترجمہ کیا ہم
مولانا الشیخ محمد حر العاملی رحمہ اللہ - روضات الجنات میں ہے کہ وہ اخباری صاحب وسائل الشیعہ
اور ایک ہیں منجملہ محمدین متاخرین کے جو جامع ہیں احادیث شریعہ کے اور مؤلف دیگر کتب و رسائل کثیرہ کے جو مراتب
جلیلہ عظیمہ ہیں ان میں اور صاحب نجوم السماء لکھتے ہیں کہ وہ اعاظم محدثین سے تھے اور صاحب سلافۃ العصر نے بہت مدح
انکی تحقیق میں لکھی ہے اور صاحب لؤلؤہ لکھتے ہیں کہ عالم و فاضل و محدث و اخباری تھے بعد ذکر انکی تصنیفات کی لکھتے ہیں کہ
مخفی نہیں ہے کہ ہر چند انکی تصنیفات کثیر ہیں لیکن خالی ہیں تحقیق سے اور محتاج تہذیب و تنقیح ہیں اور اسیطرح دیگر علماء
ہیں جنکی تصانیف کثیر ہیں مثل علامہ مجلسی وغیرہ کی اور صاحب روضات بعد نقل اس عبارت کے لکھتے ہیں جسکا مفہوم
یہ ہے کہ تصرف و تحقیق و دقت نظر متاع ہم فہم نصوص و جمع بین الاحادیث المختلفہ میں اکثر اخباریین کی کمی ہے اور یہ
شخص بھی انھیں میں سے ہیں جسطرح طعن کنندہ بھی انھیں میں ہیں لیکن منجملہ مسلمات متاخرین کی ہے کہ دونوں
شخص کو رتبہ مسلمات نفس و جلالت قدر و متانت رائے و استقامت طبع و براءت تصلب میں تھے اس طریقہ میں اور غیر
متعصب تھے و فتوی میں طریقہ مشہور سے نکلتا اور مقام معاملہ میں ہر ایک گروہ اخباریین گروہ اصولیین سے اعتنا نہ رکھتے
تھے اور جماعت مجتہدین کی نہایت تعظیم اسکے کرتے تھے مگر حقیقت نام اخباری تھے اور اسی وجہ سے فرمایا ہے مولانا صاحب جواہر نے
جو روضات میں لیکن تحقیق جہتہ مجتہدین سے تھے متقارب ان مجتہدین اپنے ظن کا اعتبار کرتا ہے فروع دین میں اور مدار
مجتہد پر بیان مقابل مقلد اور عامی کی یہ ہے کہ مجتہد کی جو اصطلاح ہے مقابل اخباری کی ہے اسلیے کہ عالم اخباری بھی
مجتہد ہے اس معنی میں بالاتفاق فرمایا بعد کلام طویل کے اور ظاہر ہے اس سے جیسا ذکر کیا کہ بیان مجتہد مجمع علیہ کی

مجتہد مطلق کی سخت ہے ایسا کہ ہر ایک اخباری مجتہدین سے تغلیط کرتا ہے دوسرے کی طریقہ میں اور یہ قول کہ اخباری
زمرۂ علما سے خارج ہیں یہ بھی حق سے دور اور اندازہ سے متجاوز ہے پس تعجب آتا ہے انکے نفس سے خست کہ کہو تو کہ مثل شیخ جلیل
متبحر شیخ محمد بن الحسن الحر العاملی نہیں ہیں لائق اسکے کہ انکی تقلید کیجاوے اور نہیں جائز ہے اقتدا انسے اور نہیں ہے جواز عمل
انکی رای پر اسلیے کہ وہ اخباری ہیں یا کہا جاے کہ علامہ علی الاطلاق حسن بن یوسف بن المطہر الحلی نہیں ہیں لائق اسکے
پس ظاہر ہوا کہ مجمع علیہ یہی قدر مشترک ہے جو ہر دو خصم میں ہے اور ایک افراد مبہم کی ہمارے نزدیک اور تعیین اسکی نہیں ہے
ہمارے اجتہاد و ظن سے پس کہا ہے ان مجمع علیہ کا کہ تکیہ کریں ہم اسپر پس یہی ہے مجتہد باصطلاح متاخرین اور اخباری متحری
در حال نیز دلیل جواز عمل ساتھ ظن کے انتہی مؤلف کہتا ہے کہ متقدمین کے کلام سے صاحب قوانین کا اور بنا اس رسالہ کی اسی
پر ہے پھر صاحب روضات الجنات لکھتے ہیں کہ جناب شیخ حر عاملی رحمہ اللہ جب مشہد مقدس جاتے تھے تو اصفہان میں بہت سے علما
ملاقات کی اور مولانا محمد باقر مجلسی کو اجازہ دیا اور انسے اجازہ لیا کہ خود اس بزرگوار نے وسائل میں لکھا ہے کہ روایت کرتے
ہیں ہم کتب کی مولی اجل اکمل اورع مولانا محمد باقر بن افضل اکمل مولانا محمد تقی مجلسی سے خدا تائید کرے انکی ورود آخر میں جسنے
مجھے اجازہ دیا اور میں نے انکو اجازہ دیا اور ذکر کیا ہے ہمارے ہمنام علامہ مجلسی نے بھی مثل اسکے مجلد اجازات بحار میں پھر
جب مشہد میں پہونچے تو منصب قضا پر مامور ہوے اور شیخ الاسلام قرار پائے ان دیار کے اور ہو گئے مرجع اعظم و ارکان علما سے
موجودین سے پھر صاحب روضات لکھتے ہیں کہ بیت والد جو ہمارے علمای عاملین سے بہت شرافت تھا انکی جماعت سے ایک جماعت
اعاظم فقہا و محدثین سے منجملہ انکی شیخ حسن تھے والد صاحب ترجمہ کی قدس اللہ تعالی روحہ اور یہ ہیں جنکا ذکر امل
الآمل میں فرمایا ہے اور صاحب روضات نے ذکر شیخ محدث صالح سماہیجی اخباری میں ایک قصیدہ نقل کرتے ہیں
جسمیں احیای مراسم اخباریت تین شخصوں کیطرف بایں ترتیب نسبت کیا ہے جسکو لکھتے ہیں کہ ظاہر ہوا کہ عمدہ احیای
مراسم اس سلسلہ میں یہی تین شخص ہیں چند مذکورین یعنی ہو گیے ملا محمد امین استر آبادی صاحب فوائد مدنیہ وغیرہ اور
شیخ ہمارے حر عاملی صاحب وسائل وغیرہ اور مولانا محسن فیض کاشی و خیر الامور اوسطہا بلکہ وہ بزرگوار صاحب
طریقہ وسطی تھے جو پسندیدہ ہے نزدیک خدا اور رسول کے انشاء اللہ تعالی پس نہیں ہے قیاس انکا کسی سے اگر چہ وہ کیے
ہوں صاحب ان لوگوں کے متعصب ہیں جو پرہیز نہیں کرتے ہیں از سرزنش و تشنیع کنندہ میں ہمارے اعاظم علما و محققین و ارکان دین پر
انتہی مؤلف کہتا ہے لیکن بعض کتابوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ اخباریت شیخ حر عاملی پر کہ وہ تشنیعات علما و مجتہدین میں

مثل ملا محمد امین استرآبادی کی ہیں صاف یہ ہی اور بعض شیخ انہا صاف منسبہ نفحات اسکی ہی تو مثل اسکو منہ
ہو سکتا ہے کہ اس قسم کی صفا باطعن ایک ایسے وصف سے پر جو ہیں اور علما وہ اسکی جیسی صاحب روضات وغیرہ
فرمایا ہے اہل الاهل بخوبی ظاہر ہے کہ محدث مذکور نے الفاظ مدح و ثنا میں میان علمائے اخبار و اصول کے کوئی
فرق نہیں کیا ہے عقیدہ بجید اکثر امت اس جناب کی + دار السلام میں اثبات الہداۃ بالنصوص و
المعجزات شیخ حر عاملی رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے فرمایا کہ میں بانجکسنی میں جب دس سال کا تھا مرض سخت میں
مبتلا ہو گیا تھا ایسا کہ میرے اہل و اقارب جمع ہوئے اور روئے اور مہیا ہوئے عزاداری پر اور یقین کیا کہ
اس شب کو میں مر جاؤنگا پس دیکھا میں نے جناب رسول خدا و دوازدہ امام صلوات اللہ علیہم کو در حالیکہ میں درمیان
خواب و بیداری کے تھا پس سلام کیا میں نے آنحضرت پر اور مصافحہ کیا ایک ایک سے اور میرے اور درمیان صادق
علیہ السلام کے کچھ بات ہوئی جو میرے ذہن میں نہ رہی سوا اسکے کہ جناب نے میرے لیے دعا کی پس جب میں نے سلام
کیا صاحب علیہ السلام پر اور مصافحہ کیا حضرت سے تو رو دیا اور کہا کہ اے مولا میں خائف ہوں کہ اس مرض میں مر جاؤنگا
اور مقصد اپنا علم و عمل سے حاصل نہیں کر سکا پس حضرت نے فرمایا کہ خوف نہ کر کہ تو نہ مریگا اس مرض میں بلکہ خدا تجھے
شفا دیگا اور تیری عمر طولانی ہوگی پھر ایک پیالہ کہ حضرت نے مجھے دیا جو دست اقدس میں تھا پس پیا میں نے اس سے
اور اسی وقت مجھے صحت ہوئی اور بالکلیہ مرض جاتا رہا اور اٹھکر میں بیٹھا اور میرے اہل و اقارب نے تعجب کیا
اور اپنے خواب کو میں نے انسے بیان نہ کیا مگر بعد چند روز کے پھر اسی کتاب سے نقل فرماتے ہیں کہ دیکھا
میں نے خواب میں در حالیکہ میں مشہد رضا علیہ السلام میں تھا کہ مہدی علیہ السلام داخل مشہد ہوئے ہیں پس میں نے پوچھا
لوگوں سے کہ کہاں ہیں جناب ٹھہرے ہیں اور جناب غربی مشہد کے ایک باغ میں ہیں جس میں عمارت تھی
وہ جناب ٹھہری تھی پس میں اس جناب کی خدمت میں حاضر ہوا اور وہ جناب بیٹھی تھی ایک مکان میں جسکی وسط میں ایک
حوض تھا اور وہاں قریب پچاس مرد کے بیٹھے تھے پس تھوڑی دیر میں اس نے باتیں کیں کہ کھانا آیا مگر بہت تھوڑا
تھا لیکن نہایت لذیذ تھا پس ہم سب نے کھایا اور سیر ہو گئے اور وہ کھانا اپنے حال پر رہا اور کمی اسمیں نہ ہوئی
پس جب ہم لوگ فارغ ہوئے تو میں نے غور کیا تو دیکھا کہ اصحاب مہدی علیہ السلام چالیس سے زیادہ
نہیں ہیں پس میں نے اپنے دل میں کہا کہ آج کھانے میں خرچ کیا اور ساتھ اُس جناب کے لشکر بہت کم ہے پس کاش

کہا وکن رہینی طبع اس جناب کے ہوئی یا حضرت السنی جبدال کرینگی تو کیونکر غالب آوینگی بغیر لشکر کے پس
حضرت میری طرف متوجہ ہوئے اور مسکرائی قبل اسکے کہ مین کچھ کلام کرون اور فرمایا کہ خوف نہ کر بسبب
میری کمی انصار کے اسلیے کہ میرے لشکر سے وہ لوگ ہین کہ اگر حکم کرون مین تو حاضر کرین میرے جمیع دشمنونکو لوگ
وغیرہم سے اور انکی گردنین بار ریسمان مین اور نہین جانتا الشاکہ انکو کر دیگی پس بہت خوش ہوا مین سنکر اور کچھ دیر تک باتین کین
پھر حضرت کھڑے ہوئے اور دوسرے مکان مین سونے کیلیے تشریف لیگئے اور لوگ باغ سے چلے گئے اور مین نکلا اور دیر تک جاتا مین
پیچھے پھر کر دیکھتا تھا اور دل مین کہتا تھا کہ کاش کہ مجھسے حضرت اپنی ہی خدمت کو فرماتے اور حکم دیتے میرے
لیے کسی خلعت و نفقہ کا کہ مین اس سے برکت حاصل کرتا اور جب مین قریب دروازہ باغ کے پہونچا تو میری دل نے
گوارا نہ کیا کہ چلا جاؤن پس بیٹھ گیا مین ناگاہ ایک غلام ایک خلعت سفید جو روئی و حریر کی تھی اور کچھ
نفقہ لیکر آیا اور مجھسے کہا کہ تمھارے آقا فرماتے ہین کہ یہ وہ ہے جسکا تمنا تو نے کیا تھا اور عنقریب ہم تجھسے
کسی خدمت کا بھی حکم دینگے پھر مین بیدار ہوا انتہی اُسی کتاب سے نقل کرتے ہین کہ دیکھا مینے آنحضرت کو
خواب مین گویا وہ جناب بیٹھے ہین اُسجگہ جہان مین بیٹھا کرتا مشہد مقدس قبہ کبیرہ مین درس دیتا تھا اور مین پاس
اُن جناب کے گیا اور سلام کیا آنحضرت پر اور دست مبارک حضرت کو بوسہ دیا اور عرض کیا کہ اے مولا آپ سے چند
مسائل مین آپ اجازت دیتے ہین کہ پوچھون مین انکو آپ سے فرمایا کہ لکھ انکو تا کہ مین جواب اسکا لکھدون تب مینے
سے دو تین کاغذ اپنے پاس وقت کا قرب کردیا چاہا مسئلے لکھنے تاکہ جواب کے لیے حضرت کو دون اتنے مین آنحضرت
کو لکھتے دیکھا پس مین قریب گیا کہ خط اُس جناب کا دیکھون پس دیکھا مینے کہ خط اُس جناب کا [illegible]
[illegible] ہے پس مین گمان کرتا تھا کہ خط میرا اچھا ہے اس سے اچھا ہوگا پس یہ
خیال آیا تو حضرت میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا قبل اسکے کہ مین کچھ کہون کہ خط آنا [illegible]
[illegible] ہین اسکا کہ آپ نے سچ فرمایا آقا میری جان آپ پر فدا ہو پھر اُسی کتاب سے نقل کرتے
ہین ایک بار دیکھا مینے آنحضرت کو خواب مین جلدی سے پاس اُن جناب کے گیا اور سلام کیا اور چاہا
کہ پوچھون حضرت سے کہ کسکا نشان [illegible] ظہور حضرت کا پس فرمایا کہ ابتدا کر قبل اسکے کہ [illegible]
[illegible] پھر یہ آیت تلاوت فرمایا قل لا یعلم من فی السموات والارض

الغیب الا اللہ یعنی کچھ کہ نہیں جانتا وہ جو آسمان و زمین میں ہے غیب کو مگر خدا اور پھر میں معتقد ہوا ان خیال
میں تھا اور حضرت نے مجھے انسے آگاہ کیا قبل اسکے کہ میں پوچھوں ان جناب سے پھر اسی کتاب سے نقل فرماتے
ہیں کہ میں ایکبار دیکھا میں نے انھیں حضرت کو خواب میں اور اسوقت میں کاظمین میں تھا اور وہ جناب آئے ہیں ایک شخص
کے مکان میں جنکو ابراہیم کہتے ہیں پس میں حضرت کے پاس گیا اور چاہا کہ سوال کروں کہ مجھکو کوئی معجزہ دکھلا دیں
یعنی اسکے اثر مجھسے فرمایا قبل اسکے کہ میں کچھ کہوں کہ یہ وقت معجزہ طلب کرنیکا نہیں ہے اسلیے کہ میں نے خروج
نہیں کیا ہے پس جب میں خروج کروں تو سوال کرو مجھسے جو چاہو پھر کچھ دیر تک مجھسے باتیں کیں پھر حکم دیا گھوڑا
لانیکو کہ سوار ہوں پس لائے لوگ اور حضرت کے ساتھ کچھ لوگ کم دس سے تھے پس فرمایا قبل اسکے کہ سوار ہوں
کہ اس زین کی ہمکو حاجت نہیں ہے ہمنے اسی دیدیا شیخ کو کہ اس سے تبرک حاصل کرے اور اشارہ کیا میری طرف
پس میں نے اپنے دل میں کہا کہ کیونکر تبرک حاصل کروں میں زین سے در حالیکہ اسکا مالک سنی ہے میں نے کوئی اعجاز
نہیں دیکھا پس متوجہ ہوئے وہ جناب میری طرف اور مسکرائے اور فرمایا کہ کوئی حاجت یہاں معجزہ کی نہیں ہے
اور عنقریب ظاہر ہوگا تیرے لیے اس زین سے اعجاز و برکت پس بیدار ہوا میں پھر بڑے بڑے خطروں اور مہلکوں میں گیا
مگر خدا نے مجھے نجات دی برکت اس جناب کے پھر مولانا الجلیل مولانا محمد حسین نوری سلمہ اللہ لکھتے ہیں
کہ بعض ان چیزوں کو جنھیں ذکر کیا ہے شمار معجزہ میں تامل ہے اور خود ملتفت ہوئے ہیں پس فرمایا ہے رحمہ اللہ نے
کہ اگر اختلاف کیا جائے معجزہ ہونے میں ان خبروں کے جو اس فصل میں ہیں تو لا اقل یہ تو ہے کہ وہ موید ہیں سایر معجزات کا
اور کتاب **تذکرة المتبحرین فی العلماء المتاخرین** کہ دوسرا حصہ ہے امل الآمل کا جو تصنیف
محدث جلیل مولانا شیخ حر عاملی رحمہ اللہ کی ہے پس آخر میں اس کتاب کے لکھتے ہیں کہ میں جس سال مشہد رضوی علیہ السلام
میں گیا تھا اور وہ سنہ تھا اور وہاں مجاورت کا قصد کیا پس دیکھا میں نے ایک شب خواب میں کہ گویا ایک شخص جسپر
آثار صلاح ہے مجھسے کہتا ہے کہ تم کیوں نہیں تالیف کرتے ایک کتاب جسکا نام رکھتے امل الآمل فی علماء جبل عامل اس میں ذکر
اسکے کہا کہ میں ان سبکو اور انکی جمیع مولفات و احوال کو نہیں جانتا تو کہا اسنے کہ تم قادر ہوگے جب انکی تلاش میں
کوشش کروگے پھر میں بیدار ہوا اور تعجب ہوا اس خواب سے اور غور کیا کہ یہ خواب دور ہے وساوس شیطان و تخیلات نفس سے اور
اور سیر دل میں قبل اسکے ایسا خیال نہ آیا تھا پس متوجہ ہوا میں اس خواب کی طرف کہ شرعا وہ حجت نہیں ہے اور نہ مرجح ہی

کسی چیز کے کرنے یا نہ کرنے کی لیے اس مین چوبیس سال تک یہ کتاب تالیف نہ کی بسبب عدم اہتمام تھا اس
خواب کے وسیلہ سے بیگر اشتغال کی منزل مین آیا کہ تصنیف کرون چند وجوہ سے جنکی بعض کی طرف مین نے مقدمات
مین اشارہ کر گیا ہون ازانجملہ ہمہ مولانا محمد باقر مجلسی رحمہ اللہ صاحب روضہ صاحب الحدائق المتبحرین سے جو
تصنیف مولانا امیر محمد صالح بن میر عبد الواسع الحسینی کی ہے اور یہ داماد مولانا مجلسی کے تھے لکھتے ہین آپ ان
بزرگوار کی کہ تھے وہ بزرگوار اعظم اعاظم فقہاء محدثین افخم افاخم علماء اہل دین سے اور تھے فنون فقہ و تفسیر
حدیث و رجال و اصول الکلام و اصول الفقہ مین فائق سائر فضلاء دہر مقدم جملہ علماء عصر اپنے نہین پہنچا کوئی متقدمین
علم و عرفان و رنہ متاخرین سے انکی منزلت و جلالت و عظمت شان مین اور حقوق اُس جناب کے
اس دین پر بہت سی چھوٹی ہین پھر ان وجوہ کو بیان کیا ہے کثرت تصنیف شرح کتب اربعہ و اقامہ جمعہ و جماعات
وغیرہ سے اور امل الامل مین ہے کہ مولانا الجلیل محمد باقر بن مولانا محمد تقی المجلسی ہین عالم فاضل محقق
مدقق علامہ فہامہ فقیہ متکلم محدث ثقہ جامع محاسن فضائل جلیل القدر عظیم الشان ہین اطول کرے زندگانی انکی
اور صاحب لؤلؤہ لکھتے ہین کہ یہ بزرگوار امام تھے اپنے وقت مین علم حدیث و سائر علوم مین شیخ الاسلام تھے
دار السلطنۃ اصفہان مین رئیس تھے ریاست دینی و دنیوی کی امام جمعہ جماعات تھے اور یہی ہین جنہون نے رواج دیا
حدیث کو اور پھیلایا اسکو خصوصاً دیار عجمیہ مین اور ترجمہ کیا احادیث عربیہ کا فارسی مین تا آخر کلام اور
مین مولانا حسین اعلی اللہ مقامہ ضمن مین ایک خواب کے تحریر فرماتے ہین کہ نہین توفیق پائی اسلام نے کسی مثل اسکے جسکی تحقیق
علامہ محمد باقر مجلسی نے پائی ترویج مذہب مین بطرق کثیرہ و اجل و اتقان سبب تصانیف کثیرہ مین جو تمام عالم
شائع ہین اور مستفید ہوا انسے عالم و جاہل و خواص و عوام و مشتغل و مبتدی و مجتہد و مقلد و اصناف فرق مختلفہ انکی
افضل لیکے سے عالم فاضل آقا محمد علی بن آقا محمد باقر بہبہانی نے کتاب مرآۃ الاحوال مین کہا ہے کہ نہین کوئی شہر بلاد اسلام
و نہ بلاد کفر خالی ان بزرگوار کی تصانیف و افادات سے اور واقع ہوا طوفان بعض سفینہ مین اور
بعد تصنیف عظیم کی ایک جزیرہ مین جزائر کفار کے ہو پہنچا اور تھا اُسمین کچھ بھی اثر اسلام سے نہین لیکن وہ تھا
ہوئے ایک شخص کے اور معلوم ہوا اثنائے کلام مین کہ وہ شخص مسلمان ہے پس کہا سبب کیا ہے اسکا پس کہا کہ
اور تھے اسجگہ سے شہر مسلمین مین بھی نہین گیا پس ان امر باعث تمہارے اسلام کا کیا ہے پس اُس شخص نے کچھ

حق الیقین کا ذکر آیا اور کہا کہ میں دوستدار اہلبیت اسی کتاب کی برکت سے مسلمان ہوا ہوں اور زہر الربیع میں سید
نعمۃ اللہ جزائری رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ بعض سلاطین ماضی کے وقت میں زلزلۂ عظیم آیا اطراف شیراز میں تا اینکہ
ایک عالم ہلاک ہوا اور بعض جماعت ثقات نے مجھے خبر دی کہ بعض قبریں اپنی جگہ سے ہٹ گئے پس جب اسکی خبر بادشاہ کو
پہونچی تو ہمارے استاد علامہ محقق قاشانی صاحب کتاب وافی وغیرہ حاضر تھے اُس مجلس میں پس بادشاہ نے
سبب اسکا پوچھا اُنسے پس اُنھوں نے فرمایا کہ یہ بسبب ترک احکام کے ہوا ہے اسلیے کہ وہ لوگ موافق اپنی رائے کے حکم دیتے ہیں
اور رشوت لیتے ہیں اور بسبب ترک کر دینے اُن احکام کو جو جناب رسولخدا و امیر المومنین و ائمہ طاہرین صلوات اللہ علیہم اجمعین کیطرف سے ہیں اور
کہا کہ سزاوار یہ ہے کہ ہر شہر میں ایک مجتہد مقرر کیجیے جب پھریں اس سفر سے اصفہان میں اور اُسوقت اطراف خراسان میں
تھے پس قصد کیا کہ جب پھریں تو مولانا محمد باقر کو قاضی کریں اصفہان میں اسلیے کہ وہ فقیہ و عادل ہیں پھر کہا بادشاہ نے
ذی فضل کاشانی سے کہ اگر مولی محمد باقر قبول نکریں تو ہم کیا کرینگے فرمایا کہ اُنپر واجب ہے کہ قبول کریں اور آپپر
واجب ہے کہ اُنپر جبر کیجیے تاکہ قبول کریں پھر قصد کیا بادشاہ نے مگر اسی سفر میں انتقال کیا اور اتفاق اس ارادہ کا
نہوا ہاں اُنکے فرزند شاہ سلیمان کو اتفاق ہوا اُسوقت میں ہمارے شیخ محقق محدث صاحب بحار الانوار کو جو مشتمل ہے چھبیس
جلدوں پر شیخ الاسلام مقرر کیا اور احکام شرعیہ انکی طرف رجوع کیا پس جناب امر بالمعروف و نہی عن المنکر میں مصروف
ہوئے انتہی اور ہمارے علامہ مجلسی طاب اللہ مضجعہ اپنے والد ماجد مولانا محمد تقی مجلسی علیہ الرحمہ کے طریقے سے بہت مطابقت
رکھتے تھے اور تصدیق اسکی حال مولانا محمد محسن کاشانی میں کلام صاحب روضات سے بیان ہو چکی ہے اور آنسے مجلسی رحمہ اللہ نے
اجازہ بھی طلب کیا اور مولانا محمد امین استرآبادی کے حال میں گذرا کہ انکو بحار میں بلفظ رئیس المحدثین ذکر فرمایا
ہے اور منجملہ ان کلمات کے جو خود انکی قلم اقدس سے نکلے ہیں اور اس مدعا پر دلیل ہیں یہ ہے جسکو بعض کتب میں دو مقام پر
اول ملاذ الاخیار فی شرح تہذیب الاخبار سے جو تصنیف مولانا محمد باقر مجلسی ہے نقل کیا ہے فرمایا بعد ذکر چار قسم
اخبار کی کہ جز این نیست کہ ہمنے اشارہ کیا ان اصطلاحات کیطرف اسلیے کہ تعرض کرتے ہیں ہم ساتھ انکے رجال کی سند
میں جو موافق طریقۂ اصحاب کی ہے ہر چند مسلک ہمارا اسمیں مخالف ہے مسلک قوم سے درحالیکہ اشارہ کرتے ہیں ہم
ساتھ اپنے قول کے موافق مشہور کے اور تحقیق کیا ہے ہمنے اُسے جسمیں ہمارے نزدیک قوت ہے تا جمع مسالک
و طرق و وجوہ رعایت اسانید و عدم رعایت اسانید میں اور وجہ جو کچھ کہ ہمنے اختیار کیا ہے تمامت مسائل اصولیہ میں

بچیسیوین جلد مین اپنی کتاب کبیر کی اور تحریر فرماتے ہین بعد نقل اعتماد بہائی رحمہ اللہ کی اقوال جو اوپر آئے وہ کہا انھون نے
اعتماد اسی ساتھ تو تھا بہت سے قرائن کے ہر حدیث حق ہے لیکن نہین فوت ہوتے کل وہ امور اور بعد اس کے اعتماد کیا صدوقین رضی اللہ
عنہما نے اخبار کو انھین اصول معتبرہ سے اور شہادت دی دونون نے اپنی کتابون کی صحت کی اور شہادت ان
دونون بزرگوارون کی نہین کمتر ہے شہادت اصحاب رجال سے ساتھ عدالت و ثقاہت راویون کے اور نیز ذکر کیا ہے
صدوق و شیخ نور اللہ ضریحہما نے اپنی فہرستون مین اصول معتبرہ کو اور اپنی اسانید کو طرف انکی اور حوالہ کیا ہے اپنی
دونون کتابون پر طرف دونون فہرستون کی اور ظاہر ہوتا ہے متتبع پر قرائن حالیہ سے کہ جمیع یہ احادیث ماخوذ ہین
انھین اصول سے اور تھین ان لوگون کے لیے طرف انکی اسانید صحیحہ لیکن انھون نے اکتفا کی ہے ہر خبر مین ساتھ بعض
انھین اسانید کی اختصار کے لیے بلکہ تھین اکثر وہ کتابین نزدیک ان کے متواتر مثل تواتر کتب اربعہ کی ہمارے لوگون کے
نزدیک اور اسی وجہ سے دیکھا ہے تو نے شیخ کو کہ وقت اضطرار اپنی طرف رد خبر کی نہین قدح کرتے کسی رجال
جارحہ کتاب سے بلکہ جرح انکی یا تو صاحب کتاب مین ہوتی ہے یا اسمین جو بعد اسکے ہے باوجود انکی تضعیف کی ہے
انھون نے اپنی کتب مین افقہ کی سندین اور نہین اعتبار کرتے نیز اس ضعف کا مگر وقت تعارض پس دیکھی ہین تم نے
اکثر کہ وہ استدلال کرتے ہین احکام پر ساتھ علی بن حدید اور مثال اسکی کی بغیر وقت تعارض طرح کرتی ہین ان لوگون مین
پس ظاہر ہو کہ جمیع یہ اخبار معتبر تھی ان بزرگوارون کے نزدیک اور جو ذکر کیا ہے انھون نے کتب رجال مین توثیق

[illegible]

[illegible]

وتشنیعت سے پس جز ائیت کہ عمل کرے تیسری اسپر وقت تعارض کی اسلیے کہ عمل ساتھ اقوی کے اولیٰ ہے اور
جس امر کو ہمارے نزدیک قوت ہے اور دلائل اسکی ہمنے کتاب کبیر میں بیان کیے ہیں وہ یہ ہے کہ جمیع وہ اخبار جو وارد
ہیں ان کتب اربعہ و دیگر کتب میں بالفعل صدوق و برقی و صفار و حمیری و شیخ و مفید اور جو کچھ کہ بیچ ان اصول
معتبرہ کے ہے جو ہمکو پہونچی ہیں کتب رجال میں اور داخل کیا ہے ہمنے اخبار انکی کتاب بحار الانوار میں سب مورد عمل اور اقوی
ہیں ان اصول عقلیہ و استحسانات و قیاسات سے جو متداول ہیں درمیان متاخرین اصحاب کے لیکن ضرور رعایت
احوال رجال کی وقت جمع بین الاخبار و تعارض کے اور تفصیل اقوال اس مثال میں آگے کو ہوتی ہے کتاب کبیر اور کتاب
العلین میں فرمایا تحقیق ہیں علمائے نقل عنہ کہ تحقیق کتب ابن عمیر مشہور محدثین کے نزدیک زیادہ اس سے جیسے کتب اربعہ

ہمارے مشہور ہوئے ہیں اور محققین اصول اس بات کے قائل ہیں نزدیک اظہر شمس درخشان سے ہے اس طرح ہم احتیاج نہیں
سند کی ان کتب اربعہ کی اور جب سند لاتے ہیں تو وجہ بغرض تیمن و تبرک کے ہے اور اقتدا بسنت سلف کی
اسی طرح وہ اکابر متقدمین اکتفا کرتے تھے بیان میں ایک سند کی طرف کتب مشہورہ کے ہر چند اسمین کوئی
ضعیف یا مجہول ہوتا تھا اور یہ باب واسع ہے شافی و نافع ہے اگر آدمی تو اسمین تفحص کرے تو ظاہر ہو کہ بہت اخبار
کثیرہ کی جنکو قوم نے ضعیف کیا ہے ساتھ ضعف کے اور ہمارے لیے اسپر بہت شواہد ہیں کہ نہیں ظاہر ہوتے
ہمارے غیر سے مگر تتبع اخبار و تصحیح سیرہ قدما اخیار سے اور ہم ذکر کرتے ہیں یہاں بعض شواہد کو کہ منتفع ہو اس
سے شخص جو مسلک اعتساف و عناد میں نہیں چلتا پھر سات دلیلیں بیان فرمائی ہیں قطعیت اخبار کتب اربعہ و دیگر کتب
معتمدہ کی پھر فرماتی ہیں جب تو آگاہ ہوا اُس سے جو ہم نے بیان کیا جو اعتماد اسپر اخبار ہر چند جو ہم نے
ترک کیا اکثر ہیں اُس سے جو ہم نے ذکر کیا ہے اور بیج الیقین میں تو ذی شان اخبار اور جاحد متعصبین کو تاویلات متکلفین کو
ترک کیا تو تو نہیں گمان کرتا کہ شک کریگا تو حقیقت میں اس باب کے گا تو بعد اسکے حاجت تکلفات
بیجا کے تصحیح اخبار میں اور خدا موفق خیر و صواب ہے اور ہمارے لیے تصحیح اخبار میں اور طریقے بھی ہیں جنکی بنا کی
بحث یہ کتاب نہیں کرتی اور عنقریب گوشزد ہوگا تیرے تضعیف بعض میں انکی اور بحار الانوار باب علل
اختلاف الاخبار شرح فقرہ حدیث المجمع علیہ میں فرماتی ہیں کہ قول حضرت کا المجمع علیہ استدلال کیا گیا ہے اس سے
حجیت اجماع پر اور ظاہر سیاق ہے کہ مراد اتفاق سے نقل میں ہے نہ فتوی میں اور دلالت ہے اسپر کہ شہرت خبر کی درمیان
اصحاب کی اور نقل اسکا اصول میں مرجحات سے ہے اور یہی طریقہ عمل قدما اصحاب رضوان اللہ علیہم کا تھا اور ملا اخبار
شرح تہذیب الاخبار سے منقول ہے فرمایا کہ اجماع ہمارے نزدیک اطباق ایک گروہ علما کا ہے جو جانتے ہیں قول
معصوم کا انمین اور نہیں جانتے تعیین امام کو اور یہ تقدیر تحقق اسکے نہیں شک ہے اسکی حجیت میں لیکن کلام اسکی
تحقق میں اور حق یہ ہے کہ یہ فرض نادر و مستحیل عادۃً ہے خصوصاً ان مسائل کثیرہ میں جنمیں دعوی اجماع کیا ہے اور
شاید کہ غرض انکی اجماع سے نہیں ہے مگر شہرت درمیان اصحاب کے جیسا کہ ذکر کیا ہے بعض محققین نے اسکا اور یہ کلام
نہیں ہے بلکہ ممکن ہے تائید خبر کی انسے یا ترجیح سبب کے وقت تعارض کے کتاب بحار باب علل اختلاف
اخبار میں ایک حدیث تحف العقول سے نقل فرمائی ہے جسمیں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے حسب سند عالی شید تحریر فرمایا

ہمارے نزدیک مشہور ہیں اور رجال ان کے مجہول ہیں بجاے انکی نزدیک اظہر من شمس درخشان سے بیشتر جسطرح ہم احتیاج نہیں رکھتے
سند کی ان کتب اربعہ کی اور جب سند لاتے ہیں تو وہ بغرض تیمن و تبرک کے ہے اور اقتدا ہے سنت سلف کی
اسیطرح وہ اکابر مولفین اکتفا کرتے تھے بیان میں ایک سند کی طرف کتب مشہورہ کی حالانکہ اسمیں
ضعیف یا مجہول ہوتا تھا اور یہ باب واسع شافی و نافع ہے اگر آدمی تو اسمیں تدبر کرے تو ظاہر ہوگی صحت اخبار
کثیرہ کی جنکو قوم نے ضعیف کیا ہے ساتھ ضعف کے اور ہمارے لیے اسپر بہت سے شواہد ہیں کہ نہیں ظاہر ہوتے
ہمارے غیر پر مگر تتبع آثار اور تتبع سیرہ قدماے اخیار سے اور ہم ذکر کرتے ہیں یہاں بعض شواہد کو تا منتفع ہو اس سے
وہ شخص جو مسلک اعتساف و عناد پر نہیں چلتا پھر سات دلیلیں بیان فرمائی ہیں قطعیت اخبار کتب اربعہ و دیگر کتب
معتمدہ کی پھر فرماتے ہیں جب تو آگاہ ہوا اُس سے جو ہم نے بیان کیا تو واضح ہوا اسرار اخبار سے جنکو حسین بن ... نے
ترک کیا اکثر میں اس سے جیسے ہم نے ذکر کیا ہے اور یہ میں یقین جب تو نے سنا اُنکو اور تعسفات متعصبین کو و تاویلات متکلفین کو
ترک کیا تو تو میں گمان نہیں کرتا کہ شک کریگا تو حقیقت میں اس باب کے گا تو بعد اسکے طرف تکلفات
اخباریین کے تصحیح اخبار میں اور خدا موفق خیر و صواب ہے اور ہمارے لیے تصحیح اخبار میں اور طریقے بھی ہیں جنکی بنا کی
وسعت یہ کتاب نہیں رکھتی اور عنقریب تو ہوشیار ہوگا بعض کی طرف اُنکے اور بحار الانوار باب علل
اختلاف الاخبار شرح فقرہ حدیث المجمع علیہ میں فرماتے ہیں کہ قول حضرت کا المجمع علیہ استدلال کیا گیا ہے اُس سے
حجیت اجماع پر اور ظاہر سیاق یہ ہے کہ مراد اتفاق سے نقل میں ہے نہ فتوی میں اور دلالت ہے اسپر کہ شہرت خبر کی درمیان
اصحاب کے اور تکرار اُسکا اصول میں حجت سے ہے اور اسی پر عمل قدماے اصحاب رضوان اللہ علیہم کا تھا اور ملاذ الاخیار
فی شرح تہذیب الاخبار سے منقول ہے فرمایا کہ اجماع ہمارے نزدیک اطباق ایک گروہ علما کا ہے کہ جانتے ہیں ہم دخول
معصوم کا اُنمیں اور نہیں جانتے تعیین امام کو اور یہ بتقدیر تحقق ہو سکے نہیں شک ہے اسکی حجیت میں لیکن کلام اسکے
تحقق میں ہے اور حق یہ ہے کہ یہ فرض نا مستحیل ہے عادۃً خصوصاً اُن مسائل کثیرہ میں جنمیں دعوی اجماع کیا ہے اُنکو
شاید کہ غرض اُنکی اجماع سے نہیں ہے مگر شہرت درمیان اصحاب کے جیسا کہ ذکر کیا ہے اسکو بعض محققین نے اُنکے اور یہ اسلئے
حجت نہیں ہیں بلکہ ممکن ہے تائید خبر کی اُنسے یا ترجیح وقت تعارض کے کتاب بحار باب علل اختلاف
اخبار میں ایک حدیث تحف العقول سے نقل فرماتے ہیں جسمیں امام موسی کاظم علیہ السلام نے حسب استدعا رشید تحریر فرمایا

کہ جمیع امور دینیہ ان چار چیزون پر منحصر ہین یا اینکہ فرمایا وہ قیاس جسکی حقیقت کو عقول معلوم کرین اور خاص و عام اسکے انکار مین
قادر نہوون تشریح مین اس فقرہ کو فرماتے ہین کہ یعنی قیاس جو عقلی برہانی ہو جسکی حقیقت کو عقول معلوم کرسکین اور کسیکو
اسکے انکار کی گنجایش نہو نہ وہ قیاس فقہی جسکو عقول سلیمہ پسند نہین کرتین اور خبر اس پر شاہد ہے کہ یہ جاری ہوتا ہے اصول
دین مین نہ فروع شرائع و احکام مین جو نہین معلوم ہوتے مگر نص شارع سے **مولف کہتا ہے** کہ آخر اصلاح الرسوم مین بہت سے
اقوال مجلسی علیہ الرحمہ کے مینے نقل کیے ہین جو سب موافق احتیاط اخباریین ہین اور بہت جگہہ بحار وغیرہ مین امثال ان
کلمات کے ملتے ہین اور رسالہ بست و پنجم بحار میرے پاس نہین ہے جس سے مین نقل کرتا اسلیے کہ اکثر ان امور کی تفصیل اسمین
بیان کی ہے جیسا خود اسکی طرف حوالہ کیا ہے لیکن باوجود ان اقوال کے وہ بھی اقوال ایسے رکھتے ہین جو موافق
اصولیین کے ہے اور بعض بیان لکھے جاتے ہین پس **بحار جلد اول باب** علل اختلاف الاخبار مین ایک حدیث امام موسی کاظم
علیہ السلام سے نقل کی ہے اور راوی نے لکھا تھا کہ وہ علم جو آپکے آبا سے ہم کو پہونچا ہے مختلف ہے پس کیونکر عمل کرین
حضرت نے جواب لکھا ما علمتم انہ قولنا فالزموہ وما لم تعلموہ فردوہ الینا پھر شرح مین اس حدیث
کی لکھتے ہین کہ ظاہر اسکا عدم جواز عمل ہے ان اخبار پر جو مظنونۃ الصدور ہون معصوم سے لیکن ظاہر اسکا یہ ہے کہ یہ تخصیص کیا گیا
ساتھ اخبار مختلفہ کے پس جمع کیا جاسکتا درمیان اسکے اور درمیان خبر تخییر کے جیسا کہ گذرا باوجود اسکے اطلاق علم
کا اسپر جو شامل ہو ظن پر شایع ہے اور عمل اصحاب ائمہ علیہم السلام کا ان اخبار پر جو فائدہ علم نہین دیتے انکے
زمانہ مین متواتر بالمعنی ہے جسکا انکار ممکن نہین اور بحار باب ما یمکن ان یستنبط من الآیات والاخبار من متفرقات
مسائل اصول الفقہ مین بعض اخبار جنسے اصولیین استدلال کرتے ہین بلا تعرض لکھے ہین اور آخر مین باقی ہین
کہ بہت سے اخبار اس باب مین کتاب العلم مین متفرق ہین ابواب مختلفہ مین اور نقل کرینگے جمیع انکا ہم
مع ان اقوال کے جو اس باب مین مناسب ہین جلد بست و پنجم مین ان شاء اللہ تعالی اور اسیطرح باب التوقف
عند الشبہات والاحتیاط فی الدین مین بعض اخبار نقل کیے جنسے اخباریین استدلال کرتے ہین اور کچھ تعرض
نہین کیا اور ظاہر اس سے سکوت کیا کہ تفصیل کتاب آخر مین جو انکے نزدیک ثابت ہوا ہے لکھی ہے لیکن مجموع
کیفیات منقولہ سے یہی ظاہر ہوا کہ وہ بزرگوار نہ جملہ اقوال اہل اصول کے موافق ہین نہ جملہ اقوال اہل اخبار
مین بلکہ ان دونون سے جو امر انکے نزدیک احادیث سے ثابت ہوا ہے اسی کو اختیار کیا ہے ہر چند اظہار انکے

اقوال سے رجحان اخباریت کیجانب زیادہ ہے جیسا مخفی نہیں ہے ناظر کتب پر انکی اور یہی باعث ہے کہ وہ بزرگوار دونون
قسم کے متعصبین میں مسلم ہین از جناب شیخ یوسف بحرانی مقدمۂ ثانیہ مین کتاب حدائق کے انکی لکھتے ہین کہ
بہت طول کھینچا اختلاف مین درمیان مجتہدین کے ہمارے اصحاب سے اور اخباریین کے قبل عہد مین ان مسائل اصول کے
جنپر فروع فقہیہ مبتنی ہین اور دراز کی ہر ایک نے علمای طرفین سے زبان تشنیع دوسرے پر اور وہ حق جو لائق اتباع
ہے جسکو اختیار کیا ہے ایک گروہ متاخرین نے مثل ہمارے شیخ مجلسی طاب ثراہ کے اور اُس گروہ نے جسنے
اخذ کیا اُن جناب سے بہت لوگ چلے ہین راہ اختلاف مین درمیان ان دونون فرقون کے طریق وسطی درمیان دونون
قولون کے اور راہ روشن جو واضح تر ہے ان دونون امون سے اور خیر الامور اوسطہا انکی ہین انتہی اور صاحب
منتہی المقال حال محدث جلیل شیخ یوسف بحرانی مذکور مین لکھتے ہین کہ وہ بزرگوار پہلے اخباری صرف
تھے پھر رجوع کیا طرف طریقۂ وسطی کے اور کہا کرتے تھے کہ یہ طریقہ علامہ مجلسی صاحب بحار الانوار کا ہے مؤلف کہتا ہے
کہ منجملہ مجلس جلد کے بفضل خدا چودہ جلدین بحار کی میرے پاس موجود ہین اور مثل اس کتاب کے کسی کتاب سے مین نے
نفع نہین اُٹھایا خدا بقیہ مجلدات کو بھی اپنے فضل و کرم سے عنایت فرمائے اور کلام گذشتہ سید نعمۃ اللہ جزائری
رحمہ اللہ میں جو تعداد اسکی جلدون کی پچیس مذکور ہین وہ اس اعتبار سے ہین کہ بعض جلدین دو جلد مین ہین مثل جلد
ششم و ہفتم و ہشتم و نہم و بستم کے کرامت اُس جناب کی قصص العلما مین سابعۂ اغلاط مشہورہ
آقا سید محمد بن آقا سید علی طباطبائی سے بعد ذکر ایک خواب کے جسکی تکذیب کی ہے نقل کیا ہے کہ ایک شخص بزرگوار جو
عالم و اہل خراسان سے تھے زیارت عتبات عالیات سے مشرف ہوئے اور ملا محمد تقی مجلسی علیہ الرحمہ سے دوستی رکھتے تھے
جب عتبات عالیات سے مراجعت کی تو اثنای راہ مین خواب دیکھا کہ ایک مکان مین داخل ہوے ہین کہ وہان پیغمبر و ائمہ اثنا
عشر علیہم السلام بیٹھے ہین ترتیب کے ساتھ اور آخر مجلس مین بعد کل حضرات کے جناب صاحب الامر علیہ السلام بیٹھے ہین اخوند
خراسانی داخل ہوئے تو بعد مصافحے کے بیٹھنے کی اجازت پائی ناگاہ دیکھا کہ اخوند ملا محمد تقی ایک شیشہ گلاب کا لائے اور
پیغمبر و ائمہ علیہم السلام نے اُس گلاب سے استعمال کیا اور اخوند خراسانی کو بھی دیا انھون نے بھی گلاب کو استعمال کیا پس
اخوند ملا محمد تقی چلے گئے اور ایک بچہ ہاتھ مین لیے خدمت جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ مین آئے اور عرض کیا کہ اس
طفل کے لیے دعا فرمایئے کہ خداوند عالم اس کو مروج دین گردانے حضرت نے اسکا

ننھا بچہ کو لیکر دعا فرمائی پھر اُس ننھا بچہ کو امیر المومنین علیہ السلام کو دیا اور فرمایا کہ آپ بھی دعا کریں اُس جناب نے بھی
اُس ننھا بچہ کو ہاتھ میں لیکر دعا کی بعد ازاں امام حسن علیہ السلام کو دیا اور اسیطرح دست بدست کل حضرات نے ترتیب
اُس ننھا بچہ کو لیا اور دعا کی اور آخر میں جناب صاحب الامر علیہ السلام نے دعا کر کے اُس ننھا بچہ کو اخوند خراسانی کو دیا اور
فرمایا کہ تو بھی دعا کر پس اُنھوں نے بھی اُسی لیکر دعا کی پھر بیدار ہوئے اور اصفہان میں آئے اور ملا محمد تقی کے
مکان میں فروکش ہوئے اخوند ملا محمد تقی بعد تعارفات کے ایک شیشہ گلاب کا لائے اور اخوند خراسانی نے استعمال
کیا پھر بلا فاصلہ اندر گئے اور ایک ننھا بچہ لائے اور اخوند خراسانی سے کہا کہ یہ لڑکا آج پیدا ہوا ہے تم اسکے لیے دعا
کرو کہ خدا اسے مروجین میں سے کردے پس خراسانی نے اُس ننھا بچہ کو لیکر دعا کی اور اُس خواب کو جسطرح اُنھوں نے رات میں
دیکھا تھا ملا محمد تقی مجلسی علیہ الرحمہ سے بیان کیا اُسی کتاب میں ہے کہ معروف ہے کہ ننھا بچہ اُس جناب کا مجلس صاحب
الامر علیہ السلام میں لیگئے مولف کہتا ہے شاید کہ خواب میں لیگئے جیسا ذکر ہوا اور بعض عوام گمان کرتے
ہیں کہ مجلسی اسی جہت سے اُس جناب کو کہتے تھے اور یہ غلط ہے بلکہ اُنکے جد مقصود علی شاعر تھے تخلص مجلسی تھے پس اسی جہت
دونوں بزرگوار یعنی مولانا محمد تقی مجلسی مولانا محمد باقر مجلسی اپنے جد و پدر کے تخلص سے مشہور ہوئے اور اُسی کتاب
میں ہے کہ مسموع ہوا ہے کہ بعض علماء جو مجلس درس میں اُس جناب کے حاضر ہوتے تھے لکھتے ہیں کہ میرے والد نے لکھا ہے
کہ خط ملا محمد باقر سے نقل ہوا ہے باین عبارت کہ کہتا ہے بندہ جانی محمد باقر بن محمد تقی کہ ایک شب شبہائے جمعہ اپنی
دعاؤں کو میں دیکھ رہا تھا کہ نظر میری دعائے قلیل اللفظ و کثیر المعنی پر پڑی دل میں آیا کہ آج شب کو پڑھوں لیکن بھی
بعد ایک ہفتہ کے دوسری شب جمعہ کو چاہا میں نے کہ اُسی دعا کو پھر پڑھوں ناگاہ ایک صدا ہاتف کی سنی میں نے کہ
ایہا الملا افضل الکاتبین ہنوز کرام الکاتبین اُس جمعہ میں اُس دعا کے پڑھنے کا ثواب لکھنے سے فارغ نہوئے تھے کہ تو دوبارہ چاہتا ہے
کہ اُسکو پڑھے اور جاننا چاہیے کہ پڑھنا اس دعا کا شبہائے جمعہ وغیرہ میں ثواب عظیم رکھتا ہے اور اس فقیر نے شرح اسکی لکھی ہے
جو خالی لطافت سے نہیں ہے اور وہ دعا یہ ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ من اول الدنیا الی فنائها
ومن الاخرة الی بقائها الحمد للہ علی کل نعمة واستغفر اللہ من کل ذنب
واتوب الیه یا ارحم الراحمین مولف کہتا ہے کہ یہ حکایت عقل سے دور و قابل وثوق
نہیں ہے بلکہ بطلان اسکا ظاہر ہے لیکن جسطرح میں نے پایا لکھدیا اُسی کتاب میں ہے کہ آقا سید محمد سابق الذکر نے

اُسی سال مین لکھا ہی کہ زمان مجلسی مین دو شخص تھے جو اُس بزرگوار سی عداوت رکھتے تھے اور ہمیشہ اُس جناب کی
غیبت کرتے تھے پس اُسی شب مین جسمین ملا محمد باقر نے انتقال کیا وہ دونون شخص ایک جگہ سوئے پس جب کچھ
رات گذری تو ایک اُنمین خواب سے بیدار ہوا اور اپنے رفیق کو بھی بیدار کیا اور کہا کہ مین نے ایک خواب دیکھا
ہی اور وہ یہ ہی کہ دیکھا مین نے کہ گویا مین مکان اخوند ملا محمد باقر مین ہون اور اخوند سوتے ہین ناگاہ جناب رسولخدا مع
امیر المومنین کے پاس مجلسی کے آئے اور جناب رسولخدا نے بازو پکڑا اور جناب امیر المومنین نے بازو دوسرا اخوند
کا پکڑا اور فرمایا کہ اٹھو اور ہمارے ساتھ چل پس انکو اپنے ہمراہ لیگئے اور اُس زمانہ مین جناب اخوند ملا محمد باقر
مریض تھے دوسرے رفیق نے کہا کہ مین نے بھی یہی خواب دیکھا ہی پس دونون نے گمان کیا کہ شاید اخوند نے انتقال
کیا پس دونون اُٹھکر مکان اخوند کیطرف چلے جب پاس مکان کے پہونچے تو آواز گریہ و بکا کی مکان سے سنی
اور بعد دریافت معلوم کیا کہ اخوند نے تازہ وفات پائی ہی یہ سنکر دونون نے بہت تعجب کیا پھر اُسی
کتاب مین لکھا ہی کہ ایک شخص اہل اخلاص کیشان اخوند ملا محمد باقر سے تھا وہ بغرض ملازمت اخوند مجلسی کے چلا جب نزدیک
شہر کے پہونچا تو سنا کہ اُس جناب نے انتقال کیا وہ شخص بہت محزون و ملول ہوا اور سویا تو خواب مین دیکھا کہ ایک مقام ہے
جہان ایک منبر بہت بلند نصب کیا گیا ہی اور جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ زینہ منبر پر بیٹھے ہین اور حضرت
امیر المومنین علیہ السلام نیچے پایہ پر حضرت سے بیٹھے ہین یا کھڑے ہین اور ایک صف انبیا کی سامنے منبر کی کھڑی ہے
اور بعد اُسکے بہت سی صفین کھڑی ہین اور اخوند ملا محمد باقر بھی اُن صفوف مین کھڑے ہین ناگاہ پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ و آلہ نے فرمایا کہ ای اخوند ملا محمد باقر آگے آؤ وہ مجلسی کہتا ہی کہ دیکھا مین نے کہ ایک شخص اُن صفوف سے
چلا ہوا آیا یہانتک کہ صف انبیا مین پہونچا اور جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے فرمایا کہ آگے آؤ پس حضرت کے حکم سے
اُنھون نے صف انبیا سے تجاوز کیا اور آگے بڑھے حضرت نے فرمایا کہ بیٹھ جاؤ ای اخوند ملا محمد باقر نہ بیٹھے
دوبارہ حضرت نے فرمایا کہ بیٹھ جاؤ اخوند ملا محمد باقر نے عرض کیا کہ التماس اس حقیر کی آپ سے یہ ہی کہ مجھے سامنے
پیغمبرون کے خجل و شرمسار نہ فرمائیے اسلیے کہ وہ سب کھڑے ہین پیغمبر نے فرمایا کہ ای انبیا بیٹھ جاؤ اور فرمایا کہ ملا محمد باقر بیٹھے
پس انبیا بیٹھے اور اخوند ملا محمد باقر پاس جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ کے بیٹھے اور قصص الجنات مین بحوالہ اربعین
اجازات سید نعمت اللہ جزائری رحمہ اللہ ایک قصہ طویل نقل کیا ہی کہ حسب مقصود ماحصل اُسکا یہ ہی کہ مین نے

انتہای عظمت وزیب و زینت علامہ محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ کو دیکھا ایک روز اُس جناب کو تنہا پاکر اُن میں بہت گفتگو کی بعد مباحثہ بسیار معاہدہ ہوا کہ ہم دونوں سے جو پہلے مرے وہ بعد موت حال اپنا دوسرے سے بشرط امکان بیان کرے پس تھوڑے ہی دنوں کے بعد وہ جناب بیمار ہوئے اور انتقال کیا اور ایک مصیبت عظیم اہل اسلام پر واقع ہوئی اور مسجدیں کائیں بند ہو گئیں اور سات دن تک لوگ صرف تعزیت میں مشغول رہے اور میں بھی منجملہ انکے تھا تا اینکہ سات دن گذر گئے پس میں بقصد زیارت قبر شریف اُس جناب کے آیا اور بعد گریہ و بکا کچھ قرآن پڑھنے کے مجھ پر خواب نے غلبہ کیا اور میں قبر کے پاس سو گیا پس دیکھا میں نے کہ گویا وہ جناب قبر سے بکمال زیب و زینت باہر آئے ہیں پس میں نے یاد کیا کہ وہ جناب مر گئے ہیں پس ڈرا میں اور بعد سلام ہاتھ پکڑ لیا اور کہا کہ وقت عہد وفائی کا آ گیا ہیں تاکہ مجھ کہ وقت موت اور بعد موت آپ نے کیا دیکھا اور کیا سنا پس فرمایا کہ اے فرزند جب میں بیمار ہوا تو بیماری آناً فاناً بڑھتی جاتی تھی تا اینکہ ایسی حالت ہو پہنچی کہ تحمل بشر سے زیادہ ہوئی پس میں نے درگاہ خدا میں اپنے حال کی شکایت کی اور تضرع و زاری کی اور کہا کہ خدایا تو نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے کہ تو کسی کو تکلیف نہیں دیتا مگر بقدر وسعت اسکی اور تو میرے حال سے بخوبی واقف ہے کہ میں متحمل نہیں ہوں پس مجھ سے اس تکلیف کو دفع فرما اور اس بیماری شدت سے نجات دے پس ابھی میں اسی حال میں تھا کہ ایک شخص جلیل القدر آیا اور میرے سر کے پاس بیٹھ گیا اور میرا حال پوچھا پس میں نے وہی حال بیان کیا جسکی خدا سے شکایت کی تھی اس جب وہ میرا کلام سن چکا تو اُسنے اپنا کف دست انگشتہا پائے میرے پر رکھکر کہا کہ درد ساکن ہوا میں نے کہا کہ ہاں خفت و راحت پاتا ہوں پھر اپنے کف دست رکھنے سے پس وہ رفتہ رفتہ ہاتھ اپنا اوپر لاتا جاتا تھا اور مجھ سے مثل اسکی پوچھتا جاتا تھا اور میں مثل جواب سابق جواب دیتا جاتا تھا تا اینکہ قلب کے پاس پہنچا پس دیکھا میں نے کہ کرب و الم بالکل بدن سے زائل ہو گیا اور بدن میرا ایک طرف میرے مکان کے پڑا تھا اور میں برابر اُس شخص کے مثل متعجب و حیران اُسکو دیکھتا تھا اور اہل و عیال و دوست و احباب گرد نعش کے روتے پیٹتے تھے اور میں برابر اُنسے کہتا تھا کہ جب میں مصیبت عظیم میں تھا اُس وقت تو تم لوگ مجھسے

غافل تھی اور اب جبکہ کروٹ بھینچی جاتی ہی تو تم لوگ روتے ہو اور اب کوئی کروٹ تکلیف بیماری مجھ نہین ہے
مگر وہ میرا کلام نہین سنتی اور نہ میرے کہنے کو مانتی اور نہ گریہ و بکا کو مجھ کم کرتی تا اینکہ لوگ مہیا ہوئے اور ایک تختہ
پر نعش کو رکھا اور غسل کے لیے لیگئے پس اُسوقت مجھ بہت خوف و خشیت عارض ہوئی تا اینکہ لوگون نے نماز جنازہ
پڑھی پھر اٹھا کر اس قبر تک لائے جسمین تم دفن ہوئے اور مین میان ان حالات کے آگے جنازہ کے چلا جاتا تھا کہ دیکھون
کیا کرتے ہین پس جب جسم کو اوتارا اور رکھا ایک طرف اس جگہ کے اور گڑھے کو قبر کی درست کرنے لگے تو مین دل مین
کہا کہ اگر جسم کو اس گڑھے مین داخل کرینگے تو مین اُس سے مفارقت کرونگا اور طاقت اسکے ساتھ رہنے کی زیر خاک نہ رکھ
سکونگا پھر جب اٹھایا اُسی اور قبر مین داخل کیا تو مین مفارقت نکر سکا اُس سے بسبب کمال انس کے جو اُس سے اور اسی
ساتھ مین بھی بلا اختیار گڑھے مین داخل ہو گیا ناگاہ سنا مین نے کہ ایک منادی ندا کرتا ہی کہ ای بندہ کیا تجھکو یاد تھا اس
روز کے تو نے کیا چیز قرار دی ہی پس مین شمار کرنے لگا ان اعمال صالحہ کو جو مین نے بجا لائے تھے مگر وہ قبول نکرتا تھا
اور اعادہ ندا کا کرتا تھا اور مین کمال مضطرب و حیران تھا اور کوئی جائے پناہ نپاتا تھا کہ اس طرف توجہ کرتا پس مین
اسی شدت عظیم مین تھا کہ یاد کیا مین نے کہ ایکدن مین سوار بازار کلان اصفہان سے جاتا تھا تو دیکھا لوگون کو کہ گرد
ایک مرد مومن کے جمع ہو رہے تھے اور وہ مومن و یک اہل شہر فاسد المذہب مشہور تھا لیکن مین جانتا تھا کہ وہ مرد صالح ہے
لیکن کسی سے اس کو کہہ نسکتا تھا بخوف اسکے کہ لوگ بدگمانی مجھسے کرینگے پس جب دیکھا مین نے لوگون کو کہ اُس مومن کو
مارتے ہین اور گالیان دیتے ہین اور اپنا مال اس سے طلب کرتے ہین اور وہ کہتا تھا ان کے دینے پر قادر نہین ہون اور مہلت مانگتا ہے
مگر وہ لوگ مہلت نہین دیتے اور اسکو گالیان دیتے ہین اور ایک شخص اُن مین سے اُس مومن کے سر پر پوستین رکھ رہا ہے اور کہتا ہے
کہ مین جانتا ہون کہ تو اپنے قرض ادا کرنے پر قادر نہین ہے لیکن مین تیرے سر سے اسلیے پوستین اتار رہا ہون کہ سوزش اپنے قلب
کی اس فعل سے بجھاؤن پس دیکھکر مین صبر نکر سکا اور دل مین کہا کہ کہان تک اس خلق تنگ سے مین خائف
رہون اور نہ خائف ہون خدای جلیل سے کہ اعانت اس بندہ ضعیف مظلوم کی کرون پس مین اُس مومن کے
پاس کھڑا ہو گیا اور چلایا ان لوگون پر جو اُس سے متعرض تھے اور کہا مین نے کہ واپس ہو تم اور میرے ساتھ کہ مین اُس
شخص کے قرض ادا کرون اور اُس شخص کو بھی مین مکان تک لایا اور نہایت اعزاز و اکرام اُسکا کیا اور اسکے
قرض کو ادا کیا اور اسکو بہت دلاسا و تسکین دی کہ زیادہ اُس سے متصور نہین پس مین نے تفصیل اس امر کی ا

پروردگار بر عرش کی پس قبول کیا اسنے اور بخشدیا مجھے اور زہرا ساکن ہوئی اور حکم دیا کہ دروازہ رحمت
سامنے میرے چہرہ کی کھولدیا جاتا ہے جس سے ہوا خنک و خوشگوار و خوشبو جنت میرے پاس ہر وقت آتی ہے اور میری
قبر جسمیں تم دیکھتی ہو وسیع کردی جسقدر چاہا اور میں اوسی وقت سے انواع نعمات سے متنعم ہوں اور انس لیتا ہوں اُس
شخص سے جو آتا ہے مومنین سے میری زیارت کو اور شفیع ہوتا ہوں اور دعا کرتا ہوں اونکے حق میں اور دیکھتا ہوں انکو اس طرح
کہ وہ مجھے نہیں دیکھتے پھر چلا گیا میں اس جا سے تو سمجھا میں پس اے سید بزرگوار اگر مجھکو وہ عزت و عظمت نہوتی جسمیں تمنے
دنیا میں دیکھا تھا تو کیونکر مجھسے مانوس اسمیں ٹھہرتی اور چھوڑا اسکا انس وہ کثیر سے ممکن تھا فرمایا اسنے پس
یعنی بیدار ہوا خواب سے اور سمجھا کہ جو کچھ وہ بزرگوار اپنی حیات میں کرتی تھی وہ عملیات تحت منفعت اسلام و مسلمین تھی
اور دار السلام میں سلسلہ خواب طویل میرزا یحیی الحاج محمد ابراہیم اہری میں جسمیں انہوں نے عجائب امور دیکھے تھے
اور مرض سخت سے نجات پائی تھی مذکور ہے کہ دیکھا انہوں نے خواب میں کہ کوئی کہتا ہے کہ مولی محمد باقر مجلسی رحمہ اللہ
درس دیتے ہیں داخل صحن مقدس جناب سید الشہدا علیہ السلام میں پس میں نے کہا کہ کہاں درس دیتے ہیں کہا کہ طاق
صفا میں جو واقع جانب پائین ہے پس میں نے دل میں کہا کہ جاؤں پاس مجلسی کے اور دیکھوں کیفیت درس
اُس جناب کی پس جلدی سے میں اٹھا اور صحن میں داخل ہوا اور چاہا کہ طاق میں داخل ہوں کسی نے کہا کہ راہ اوسکی
جانب کی اس حجرہ سے ہے جو داہنی جانب ہے پس گیا میں وہاں تو دیکھا میں نے ایک وسیع دائرہ جو اسی جانب کھلتا ہے اور گویا کہ
وہ ایک مسجد ہے جسمیں قریب پانچسو علما و فضلا کی بیٹھے ہیں اور اسمیں ایک منبر ہے جسکی دو درجے ہیں اور مولانا مجلسی رحمہ اللہ
اوسپر بیٹھے درس دیتے ہیں اور سنا میں نے کہ فرماتے ہیں کہ جب تجھکو غم کسی چیز کا ہو فرمایا رضا علیہ السلام نے تو یہ عمل کر اوس
حبیب کا کہ واضح نکرو حال اس جناب کے راویوں کا پھر وعظ کہنے لگے پھر ذکر مصائب شروع کیا میں نے چاہا کہ شروع
کریں انکا کہ ایک شخص اندرون حجرہ سے آیا اور کہا کہ صدیقہ طاہرہ علیہا السلام فرماتی ہیں کہ ذکر ان مصائب کو جو
مشتمل ہیں اوپر وداع میرے فرزند شہید کے پس وہی مصائب پڑھنے لگے اور اوسوقت بہت سے واعظ و تجار مسجد میں آئے اور شدت سے
روئے کہ مثل اسکا اپنی عمر میں میں نے نہ دیکھا تھا پھر اُترے منبر سے تو دیکھا میں نے اسی شخص کو کہ دوبارہ آیا اور کہا کہ جناب
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ تمکو بلاتی ہیں داخل حرم میں پس اٹھے مجلسی رحمہ اللہ اور حرم میں داخل ہوئے الی آخر الرویا الصادقہ
اور کتاب عجائب کو میں سے انا حسینیین رہی متعنا اللہ ببرکت فیوضہ لکھتے ہیں کہ مجھے بیان کیا فاضل صالح شیخ حسین مازندرانی

نشہد نجف مین کہ بیان کیا مجھسے محمد بن صاحب جواہر الکلام رحمہ اللہ نے کہ مین نے شب گذشتہ خواب مین دیکھا
گویا مین ایک مجلس عظیم مین ہون جسمین ایک گروہ علما کا ہی اور دروازہ پر اسکے دربان ہین پس مین نے اجازت چاہی
تو داخل کیا مجھکو اور دیکھا مین نے کہ تمام علما متقدمین و متاخرین کہ وہان مجتمع ہین اور صدر مجلس مین [illegible]
علامہ مجلسی رحمہ اللہ کو مین نہین دیکھتا ہون مین نے تعجب کیا اور دربان سے وجہ اسکی پوچھی تو کہا اسنے کہ وہ بزرگوار معروف
ہین ترتیب کتاب تحفۃ الزائر مین زیارات ائمہ علیہم السلام کی بابت الائمہ سے اور اس جہت سے وہ مشغول پایا گیا آنحضون نے جاری کیا تشدید
چاوش زائرون کے لیے مجلس شاہ جلیل امام ابا حسین علیہ السلام فرماتی ہین اسلیے کہ چاوش داخل کرتے ہین لوگون کو
طرف زیارت مشاہد کے اور حفاظت کرتے ہین انکی جنگلون مین اور انکو رستہ بتاتے ہین اور رہبر ایک کے لیے نہین سے
شیخ محمد رفیق کی ہی اور شاید کہ مراد اس سے تصانیف اس بزرگوار کی ہی اسلیے کہ بہت مخفی تھین عقلا سے سمجھ
کیا شاید کہ مین شیخ محمد برادر علامہ شیخ عبد الحسین طہرانی سے نقل کیا ہی کہ بعض سادات مرثیہ خوان نے
خواب مین دیکھا کہ گویا قیامت قائم ہوئی ہی اور لوگ دشت حیرت مین ہین اور فرشتے کھینچکر لوگون کو لیجاتے
ہین انمین کہا کہ ہمکو بھی کھینچکر لائی تو دیکھا ہم نے کہ ایک منبر بلند جسکی زینے بہت ہین اور اوس پر زینون کے
رسول نجد اور زینہ اول پر امیر المومنین صلی اللہ علیہما و آلہما ہین اور وہ جناب مشغول ہین حساب لینے مین اور لوگ
صف باندھے سامنے کھڑے ہین انکے نوبت میری آئی اور مجھسے ان جناب نے سختی کلام فرمایا اور فرمایا کہ کیون تو نے ذکر
کیا اہل بیت نے فرزند عزیز حسین کا اور نسبت دی انکو طرف ذلت کے پس مین ان سے متحیر ہوا اور کوئی حیلہ نہ پایا سو اتفاقا کے
ناگاہ دیکھا مین نے ایک شخص کو اپنے پہلو مین ایک کتاب مجھے دی جب مین نے کھولا اسکو تو پائی اسمین تفصیل ان مجالس کی جنکو
مین نے پڑھا تھا اور اسی مین جو بھی تعلق حضرت نے مجھسے پوچھا تھا اس کے ایک اور حیلہ مجھکو سوجھا نہ کہا مین نے کہ اس مضمون کو
مجلسی نے جلد عاشر بحار مین ذکر کیا ہی پس حضرت نے منجملہ خدام حاضرین کے ایک کیطرف اشارہ فرمایا کہ جا مجلسی سے
اور انسے کتاب مانگ لا پس مین متوجہ ہوا تو دیکھا کہ داہنی طرف بہت سی طویل صفین مین جنکی انتہا کو خدا جانتا ہے
اور علما اپنی کتابون و تالیفات کو سامنے اپنے جمع کیے ہوے وہ شخص اول صف اول مین علامہ مجلسی رحمہ اللہ مین پہنچا وہ
شخص پاس تو مجلسی نے اس جلد کو اٹھا کر دے دیا اور بھیجا تو حضرت نے اس شخص کو اشارہ کیا کہ مجھے دے پس متحیر ہوکر مین نے لیا اسکو
اسکے مین جسنا اس مین مضمون نہ تھا اور مجھکو کوئی حیلہ ہاتھ کا خیال مین نہ آیا سو اسکے کہ مین نے ورق گردانی کی

صبح ہوئی ہم گریہ کرنے لگا پھر حضرت نے شعر جو اسمیں تھا ظاہر کیا اور کہا کہ اس شعر کو میں نے متصل کیا مصرع نجانی تحقیق تھا
اور لکھا ہوا ہے کہ کتاب مبلغ العلما پس حضرت نے ایک شخص سے کہ جا پاس انکی اور کہہ انسے کہ کتاب لیکر میرے پاس آئیں اور
اور یہ فرمایا جیسا حق مجلسی میں فرمایا تھا پس دیکھا میں نے کہ ملا مذکور و میان صفوف کے صف ششم یا ہفتم مرتبہ ششم
یا ہفتم میں ہیں جب شخص گیا تو ملا کتاب لیکر حضرت کے پاس آئے پس حضرت نے حکم دیا مجھے کہ اس مطلب کو انکی کتاب سے
نکالوں پس مجھے خوف و اضطراب طاری ہوا اور کوئی حیلہ خیال میں نہ آیا اور حیران بد حواس ہوکر اسکی ورق
گردانی کرنے لگا ناگاہ ایک فرشتہ جانب جناب امیر سے بشارت لیکر آیا اور کہا کہ علی علیہ السلام اگر اسیطرح لوگوں سے حساب لینگے تو
کوئی نجات نہ پاویگا پس حضرت کی حالت بدل گئی اور وہ جناب بلطف و مدارات پیش آئے پس خوف میرا جاتا رہا اور
خواب سے میں بیدار ہوا اور اپنی مجلس مرثیہ خوانی سے کہا کہ اب میں نے مرثیہ خوانی کو ترک کیا اسلیے کہ میں اسکی شرائط کو بجا نہیں
لا سکتا پس جو شخص میری تصدیق کرے میری راہ پر رہے کہ وہ بھی ترک کرے پھر مرثیہ خوانی قطعاً انھوں نے ترک کی ترجمہ
مولانا سید نعمت اللہ جزائری رحمہ اللہ ۔ صاحب روضات لکھتے ہیں کہ تھے وہ بزرگوار ہمارے اعاظم
علمائے متاخرین و افاخم فضلائے متبحرین سے فرد تھے اپنے عصر میں علم عربیت و فقہ و حدیث میں باوجود مشرب اخباریت کے
بہت احتیاط رکھتے تھے ارباب اجتہاد سے اور معین و مددگار تھے انکی وقت مقابلہ انکی اصحاب عناد سے صاحب قلب سلیم و طبع
مستقیم تھے اور تھے وہ بزرگوار خدمت علامہ مجتہد باقر مجلسی میں معین تالیف بحار پر اور منجملہ انکی جو متعرض ہوئے ہیں حال انکے
اس جناب اجل و اکمل کی ہمارے شیخ حر عاملی اپنی کتاب امل الآمل میں باوجود اسکے کہ وہ انکی طبقہ تلامذہ میں تھے اور یہ انکی عین
عبارت ہے سید نعمت اللہ جزائری فاضل عالم محقق علامہ جلیل القدر مدرس ہیں اور ہم معاصرین سے اور منجملہ انکی جسنے ذکر کیا ہے
اس جناب کا وہ محدث نیشاپوری ہیں اپنی کتاب منیۃ المرتاد میں جسکو لکھا ہے تذکرہ ثقاۃ اجتہاد میں پس کہا ہے کہ منجملہ انکے
سید سند علامہ محدث فہامہ نعمۃ اللہ موسوی جزائری ہیں شاگرد تھے علامہ محدث مجلسی اور عارف محدث کاشی قدس سرہم
کی بابت انسیکہ کہا کہ لؤلؤۃ میں ہے کہ وہ سید فاضل محقق محدث واسع الاطلاع تھے مذہب امامیہ و تتبع آثار معصومیہ پر انکی
کہا کہ مؤلف کہتا ہے کہ انکی تحقیقات انیقہ میں سے ہے احتیاط بین اجتہادیین میں شروع شرح تہذیب انوار نعمانیہ میں
اور کہا گیا ہے کہ شرح تہذیب عرض کیا انھوں نے اپنے استاد مجلسی صاحب بحار الانوار پر تو فرمایا ان جناب نے ہذہ
بضاعتنا ردت الینا یعنی یہ بضاعت ہماری ہے جو پھیری ہماری طرف اور ہم ذکر کرتے ہیں بعض وہ عبارت

انکی جو موجود ہے تا آخر اس عبارت کے جسکو نقل کیا جو شاید انکی مراد کی تھی کہ وہ جو طریقہ اجتہاد ہے موافق لکھا ہے
کہ منجملہ عبارات شرح تہذیب کے وہ ہے کہ کلام لطیف اس جناب کا جناب شیخ یوسف بحرانی مقدمہ ثانیہ میں حدائق کی لکھتے
ہیں اسکو بھی نقل کیا ہے سید محدث سید نعمۃ اللہ جزائری طیب اللہ مرقدہ نے مقدمات شرح تہذیب میں کہ حق یہ ہے کہ اصول
اربعہ حاوی نہیں ہیں کل احکام پر بلکہ باقی رہتے ہیں احکام سوا انکی اور کتابوں میں مثل عیون اخبار الرضا و امالی و کتاب
احتجاج و امثال انکی بہت ہیں اور بہت جو جماعت کثیر اور خاص احکام السنن اور نہ تقلید کریں علما کی انکے فتاوی میں
کا اخذ فتوی اسکی دلیل وہی اجتہاد حقیقی ہے اور کتنے علما کو دیکھا ہیں جو بد ذکر کئے ہیں فاضلین پر بعض فتاوی میں انکے
بسبب عدم وقوف کے ہیں لکھتی ہیں دلائل ان فتاوی کی غیر اصول اربعہ میں خصوصاً کتاب فقہ رضوی میں جو انکی یاد
نہیں ہے اس زمانہ میں اصفہان میں اور وہ آئی ہے خزانہ میں ہمارے شیخ مجلسی کے ہی شرح مشتمل ہے مدارک کثیرہ پر احکام کے
جنسے اصول اربعہ خالی ہیں پھر شیخ یوسف رحمہ اللہ لکھتی ہیں کہ تمام ہوا کلام انکا اور بہت خوب لکھا ہے انتہی
مخفی نہ رہے کہ لکھا ہے کہ علاوہ کتب اربعہ بہت سی کتب احادیث سے کثیر احکام کو جو کتب اربعہ میں نہیں ہیں جناب
شیخ حر عاملی رحمہ اللہ نے وسائل میں تتبع و تہذیب جمع فرمایا ہے کہ دوسری کتاب میں مثل اسکے نہیں ہیں مگر چند کتاب
فقہ رضوی کو نسبت جسکی اصل میں قرار دیا اسے نقل نہیں کیا ہے اور اکثر علما اس عصر کا فروعات میں اسی کتاب پر
اور علاوہ وسائل کے اور احکام بحار جلیل و جزیل مع لا یحصی سے کرتے رہے مستغنیٰ برکات مستدرک
الوسائل میں جمع فرمایا ہے جیسا خود بھی اپنی صحیفہ عالیہ میں مطلع فرمایا ہے الفاظ در بار واثق کہ حسب
الوعدہ و نوع مطلوبہ ... تالیف ... مستدرک وسائل کہ اجمال چند ...
بید خدا ... اتمام ... کریم ... ائمہ معصومین ... صحبت اس ...
نہ وہ ... کہ علامہ سید نعمۃ اللہ جزائری کو اکے ساتھ خصوصیت خاص تھی علامہ محمد باقر مجلسی جو دو سو
شاگرد کو تھی جیسا خود انوار نعمانیہ نور احوال علما متکلم کی فائدہ سابعہ میں لکھتے ہیں کہ بہر حال انہوں استاد وہ تنہا
کتاب بحار الانوار کی ساتھ ... تھا جب ... پڑھتا تھا اصفہان میں کہ اس خانہ سے اپنے مانند وہ میں تھی خصوص
کیا تھا معانقہ ... دو روزی ... کہ زیادہ ہزار سے تھے ... جب جناب کتاب مذکور کی تصنیف
میں مشغول تھی تو میں قریب انکی سوتا تھا بعض ... تصنیف کی اور بہت تفسیر ...

تاکہ میں ملول نہوں مطالعہ سے تو باآخر کلام اور بعض تراکیب مشکلہ و عبارات دقیقہ بیچ شرح حدیث لو علم الناس ما
فی زیارۃ نصف شعبان من الثواب لقامت ذکور رجال علی الخشب تصحیح میں مجھ کو
ایک شب سہو ہوا تھا اور ارشاد ہمارے شیخ ثقہ صاحب کتاب بحار الانوار تھے تالیف کر رہے تھے کہ مجھ سے بڑا تعجب ہوا اور فرمایا
کہ تفکر کر معنی میں اچھی طرح کیجیے اور وہ جناب غور و فکر کرتے تھے اپنے تلامذہ حاضرین سے پھر معنی حدیث کے بیان کیے
ہیں کرامت اُس جناب کی زہر الربیع میں خود وہ جناب تحریر فرماتے ہیں نیز انوار نعمانیہ میں تحریر
ہیں کہ ایک شب ماہ رمضان میں دیکھا میں نے اصفہان میں حالت خواب میں جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ کو
کہ ایک میدان وسیع میں ہیں اور اسمیں ایک حجرہ ہے اور لوگ وہاں چلے جاتے ہیں پس میں نے کہا کہ کون اُس حجرہ میں
ہے لوگوں نے کہا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ ہیں پس میں حجرہ کیطرف دوڑا تاکہ دیکھا میں نے کہ وہ جناب
دروازہ پر بیٹھے لوگوں کے سوال کا جواب دیتے ہیں پس سامنے اُس جناب کے میں کھڑا ہوا بعد اسکے قدم بوسی کرکے پھر عرض کیا کہ یا رسول اللہ
آپ سے دعا اول نماز میں پڑھتا ہوں اللھم انی اقدم الیک محمدا بین یدی حاجتی اور نہیں ہے اسمیں ذکر امیر المومنین اور
میں خائف ہوں کہ اگر حضرت کا اسم مبارک ملحق کروں تو تشریع بدعت نہو جاے پس اشارہ فرمایا دو اُنگلیوں سے اور ملایا دونوں کو
اور فرمایا کہ ذکر علی کا میرے نام کے ساتھ مثل ان دونوں کے ہے پس جب تو ذکر کرے نام میرا تو ذکر کر نام اُنکا پس نہایت شاد ہو کر
میں بیدار ہوا اور ذکر کیا اس خواب کو اپنے شیخ محدث ابقاہ اللہ تعالی سے پس فرمایا کہ حدیث صحیح میں وارد ہوا ہے کہ فرمایا جناب
رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے علی علیہ السلام سے کہ اے علی میں نے سوال کیا خدا سے کہ تو ذکر کیا جاے جب میں ذکر کیا جاؤں
پس قبول کیا اسے خدا نے اور انوار نعمانیہ میں لکھتے ہیں کہ جب میں بیدار ہوا تو دیکھا اُس دعا کو بعض کتب میں اور اسمیں اسم
مبارک علی علیہ السلام کا تھا مولف کہتا ہے کہ اس خواب میں کوئی کرامت صاحب ترجمہ کی پائی نہیں جاتی
سوا خواب میں جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ کو دیکھنے کے لیکن جلالت اُس بزرگوار کی در وجوہ سے بیان ہو چکی ہے
اور خواب مؤید اسکا ہے فقط بعد و از انہم مولانا شیخ یوسف بحرانی رحمہ اللہ صاحب منتہی
المقال لکھتے ہیں کہ وہ جناب عالم فاضل متبحر ماہر متتبع محدث متورع عابد صدوق دیندار جلیل ترین ہمارے
مشایخ معاصرین و علماے متبحرین سے ہیں اور تھے والد انکے شیخ احمد بزرگ ترین تلامذہ شیخ سلیمان ماحوزی
سے اور تھے عالم فاضل محقق مدقق اور مجتہد صرف کثیر التشنیع تھے اخباریین پر جیسا کہ تصریح کی ہے انکے فرزند نے

اپنی اجازہ کبیرہ یعنی لؤلؤہ میں تحریر فرمایا ہے کہ بزرگوار یعنی شیخ یوسف پہلے اخباری صرف تھے پھر رجوع کیا طرف طریقہ وسطیٰ کی اور کہا اگر یہ تحریر کہ یہ طریقہ علامہ مجلسی یعنی صاحب بحار الانوار کا ہے پھر لکھتے ہیں کہ انکی تصنیفات سے ہے الحدائق الناضرہ فی احکام العترۃ الطاہرہ اور یہ کتاب نہایت جلیل ہے جسکا مثل تصنیف نہیں ہوا انہیں جمیع اقوال اخباریہ میں جو وارد ہیں انکا اظہار کیا ہے لیکن وہ طاعنہ بہ نسبت مسائل انکی طرف اخباریت کی تھی قلیل التعلق ساتھ استدلال کے ادلہ اصولیہ ہی جو اجماعات الاحکام فقہیہ سے ہیں اور صاحب روضات بعد انکی مدح بلیغ کی لکھتے ہیں کہ تعجب ہے ہمارے ہمنام علامہ مروّج بہبہانی یعنی آقا محمد باقر بہبہانی سے کیونکر انکار کیا سیر و اس مرد جلیل کے زمانہ حیات میں انکے اور سخت ملامت کی اس شخص سے جو حاضر ہوا انکی مجلس افادات میں اور صاحب نجوم السماء لکھتے ہیں کہ شیخ مذکور نے چند مصدرات متعلق باختلاف مجتہدین و اخباریین اپنی کتاب حدائق میں لکھتے ہیں اور ضمن میں انکی کہا ہے کہ میں اوائل میں جملہ مذکورات ان ہی مذہب اخباریہ سے تھا اور بہت بحث اپنی معاصرین مجتہدین سے کرتا تھا اور رسالہ مبسوطہ اپنی کتاب مسائل شیرازیہ میں جو مشتمل تھا شافی و الخیار کافی پر ہی لکھا ہے لیکن بعد تامل کما ینبغی و امعان نظر کلام علماء اعلام میں مجھپر ظاہر ہوا کہ اغماض نظر انکی ہے بہتر نہ تھا اور اس اختلاف کو بند کرنا چاہیے انتہی مؤلف کہتا ہے کہ بعض کلام شیخ مذکور کا آئندہ مذکور ہوگا ان شاء اللہ تعالیٰ پھر صاحب نجوم السماء لکھتے ہیں کہ سید العلماء سید حسین نصیرآبادی طاب مرقدہ نے بعض مصنفات میں اپنی ہے مقرب شد کہ اعتقاد اپنی دربارہ اخباریین فرمایا ہے کہ وہ لوگ جو کچھ حفظ انصاف رکھتے ہیں اور مسلط ہو ہیں مثل شیخ یوسف بحرانی اور شیخ حسین عصفوری کی مخالفت انکی اکثر مقامات پر مثل مخالفت علماء اصول … ہیں انکیم کی مورد طعن نہیں ہے اور ہم ان لوگوں کو زمرہ علماء مقبولین سے جانتے ہیں مؤلف کہتا ہے کہ طریقہ جناب شیخ یوسف بحرانی مثل طریقہ علامہ محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ کے تھا جیسا گذرا اور یہ مسلک بہت ہی خوب ہے اور مخالفت انکی پہلے مثل مخالفت کے جو علماء مخالفین سے ہوتی ہے طریقہ انصاف کی بالکل خلاف اور بعید ہی سے دور ہے حدا از … خبر عطا فرمائے بندگان متعصبین … امامیہ کو اور انکی نفوس سے تا ظہور جناب صاحب علیہ السلام و جل شیطان کو دور کرتی تا آنکہ وہ جناب حق حال الخ فرماویں

فصل چہاردہم ذکر بعض اصولیین و مجتہدین فرقہ ناجیہ و استدلال انکے بعض حالات سے جواز اقتدا پیچھے انکے

اور یہاں بھی بارہ مجتہدین کبار ذکر کیے جاتے ہیں اور ابتداء انکے حالات کی کلام علماء اخباریین سے کیجاتی ہے

اوّل مولانا محمد بن محمد بن نعمان ملقب بشیخ مفید محمد قدس سرہ آمل الآمل میں شیخ حر عاملی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ تھے وہ بزرگوار اجل مشایخ شیعہ رئیس استاد انکے اور فضل انکا مشہور تر ہے اس سے کہ ذکر کیا جا سکے اوثق اہل زمان اپنے اور اعلم انکے تھے تصنیفات انکی قریب دو سو تصنیف کے ہیں اور شیخ ابو یعلی قریب اسکے تقریباً ایسا ہی نقل کرتے ہیں اور صاحب ریاض فرماتے ہیں کہ شیخ نقل کرتے ہیں آپکے ہاتھ پر منتہی ہوئی ریاست انکی طرف آئی اور روز وفات انکا ایسا تھا کہ عظیم تر اس سے نہ دیکھا گیا بسبب کثرت لوگوں کے نماز جنازہ کے لیے اور کثرت گریہ سے مخالف و موالف کے پھر صاحب روضات لکھتے ہیں کہ منجملہ انکی تصنیفات کے شرح انکی ہے اعتقادات صدوق پر اور اس شرح میں رد کیا ہے مصنف پر جہاں تک ممکن ہو سکا ہے چند ہو کہ شیخ انکا اور وجہ اسکی یہ ہے کہ وہ دونوں کے مشرب میں کمال مخالفت تھی ہر چند حق ساتھ اُن دونوں کے ہی جیسا کہ پوشیدہ نہیں انتہی نیز منجملہ انکی تالیف کے وہ کتاب ہے جسمیں رد کیا ہے ابن جنید پر اجتہاد رای میں اور کتاب ارشاد و مقنعہ جسکی شرح تہذیب الاحکام ہے اور ہر ایک طہران میں طبع ہو چکی ہے بفضل خدا دونوں میرے پاس موجود ہیں کرامت اُس جناب کی احتجاج طبرسی میں ہے کہ جناب صاحب الزمان علیہ السلام نے نامہ لکھا جناب شیخ مفید کو سنہ ۴۱۰ میں اور عنوان اسکا یہ سطر ہے للاخ السدید والولی الرشید الشیخ المفید محمد بن محمد بن نعمان ادام اللہ اعزازہ من مستودع العہد المأخوذ علی العباد بسم اللہ الرحمن الرحیم اما بعد سلام اللہ علیک ایہا الولی المخلص فی الدین المخصوص فینا بالیقین فانا نحمد الیک اللہ الذی لا الہ الا ہو ونسئلہ الصلوۃ علی سیدنا ومولانا نبینا محمد والہ الطاہرین ونعلمک ادام اللہ توفیقک لنصرۃ الحق واجزل مثوبتک علی نطقک عنا بالصدق انہ قد اُذن لنا فی تشریفک بالمکاتبۃ وتکلیفک ما تودیہ عنا الی موالینا قبلک یعنی یہ تحریر ہے واسطے برادر راست باز اور محب صالح شیخ مفید محمد بن محمد بن النعمان کے ہمیشہ رکھے خدا بزرگی اسکی جانب سے اُس شخص کے جو سپرد کیا گیا ہے اُس عہد کا جو لیا خدا نے بندوں پر لیکن بعد اسکے پس سلام خدا ہو تجھپر اے دوست خالص دین میں اور وہ جو مخصوص ہے درباب ہمارے ساتھ یقین کے پس ہم حمد خدا کرتے ہیں تیری طرف اُس خدا کی جو نہیں ہے خدا سوا اُسکے اور سوال کرتے ہیں اُس سے درود کا اپنے سید و مولا و اپنے نبی محمد

وآل طاہرین پر آنحضرت کی اور تعلیم کرتے ہیں ہم تجھکو خدا ہمیشہ دے توفیق تجھے نصرت حق کی اور زیادہ کرے
ثواب تیرا او پر تیری اُس نیت پائی کہ جو ہماری جانب سے راست ہے بدرستیکہ پہنچی ہمکو اجازت علی کہ تیری بزرگی کرین
تجھے خط لکھیں اور تکلیف دین تجھے اُس کی جو ہو تجھاری تو اُسپر ہماری جانب سے ہمارے دوستون کے پاس انشاء اللہ
اور عنوان نامہ دوم یہ ہے اس طرح ہذا کتابنا الیک ایہا الاخ الولی والمخلص فی ودنا
الصفی والناصر لنا الوفی حرسک اللہ بعینہ التی لا تنام یہ نامہ ہمارا ہے تیری طرف اے
برادر دوست اور مخالص ہماری محبت میں پاک ہے اور ناصر ہمارا اور وفادار خدا حفاظت کرے تیری اپنی اُس آنکھ سے جسکو خواب
نہیں آتا اور عنوان نامہ سوم اس طرح ہے جو بروز پنجشنبہ بست و سیوم ذی الحجہ سنہ ۴۱۲ھ پہنچا وہ یہ ہے من عبد اللہ
المرابط فی سبیلہ الی ملہم الحق ودلیلہ بسم اللہ الرحمن الرحیم سلام علیک ایہا الناصر
للحق الداعی الیہ بکلمۃ الصدق اُس بندہ خدا کی جانب سے جو مجاہد ہے اسکی راہ میں طرف اُس شخص
کی جو الہام کیا گیا ہے حق کا اور رہنما اسکی جانب سے سلام ہو تجھپر اے مددگار حق کی طلب کنندہ طرف اسکی ساتھ کلمہ
راست کے اور آخر میں اسکی تحریر فرماتے ہیں کہ لکھا غرہ شوال سنہ ۴۱۲ھ کو اور عنوان نامہ چہارم یہ ہے اس طرح
ہذا کتابنا الیک ایہا الولی الملہم للحق العلی باملائنا وخط ثقتنا یہ ہمارا خط ہے تیری
طرف اے وہ دوست جو الہام کیا گیا ہے حق برتر کا ہمارا املا ہے اور بکتابت ہمارے معتمد کے اور کلمۂ طیبہ میں مولانا
حسین نوری سلمہ اللہ و نیز دیگر کتب میں مجالس المومنین سے نقل کیا ہے کہ یہ چند بیت منسوب ہیں حضرت صاحب الامر علیہ
السلام کیطرف کہ مرثیہ میں شیخ مفید کے فرمایا کہ اُنکی قبر پر لوگوں نے لکھا دیکھا لا صوت الناعی بفقدک
انہ ٭ یوم علی آل الرسول عظیم ٭ ان کنت قد غیبت فی جدث الثری ٭ فالعدل
والتوحید فیک مقیم ٭ والقائم المہدی یفرح کلما ٭ تلیت علیک من الدروس
علوم ٭ نپکارے خبر موت رسانندہ تیری موت کو کہ وہ روز آل رسول پر بہت گران ہے ہر چند تو زیر خاک
کر دیا گیا مگر عدل و توحید تیری ذات میں موجود ہے اور قائم مہدی خوش ہوتے تھے جب لوگ تجھسے علوم کا درس لیتے تھے
وہ ہم مولانا علی بن الحسین بن موسی بن ابراہیم بن موسی بن جعفر الاجل المرتضی علم الہدی
رحمہ اللہ [illegible] ابن الاعرابی [illegible] تعلیم میں [illegible] ذکر کیا ہے [illegible] وہ [illegible] تھے

اور سید مرتضیٰ معاصر تھے اور صاحب لؤلؤہ لکھتے ہین کہ فضل و مکارم انکی زیادہ اس سے ہین کہ احاطہ کئے جاسکین فرمایا
سید اجل سید علی صدر الدین شیرازی نے کتاب درجات رفیعہ مین کہ وہ جناب فرد تھے اپنے زمانہ مین فضل و علم و کلام
و حدیث و شعر و جاہ و کرم مین اور منقول ہے مجالس المومنین مین بعض علما سے اسکی کہ مدح و ثنا کی ہے اسنے جناب
کی کہ انھون نے بعد وفات اپنے اسی ہزار مجلد چھوڑے کہ جنکو انھون نے پڑھا اور حفاظت کی تھی اور ایک
کتاب تصنیف کی جسکو ثمانین کہتے ہین اور ہر جز اسکی ثمانین ہین اور عمر انکی اسی سال آٹھ ماہ کی تھی اس سبب
اسی جز نام انکا ثمانین ہے اور صاحب لؤلؤہ فرماتے ہین کہ وہ بزرگوار ویسے ہی تھے جیسا ذکر کیا ہے بلکہ زیادہ اس سے
تھے فضل و علو شان و جلالت مین لیکن تھے وہ رحمہ اللہ مجتہد صرف اور اصولی بحت قلیل التعلق تھے استدلال مین ساتھ
اخبار کے بلکہ زیادہ تعلق انکا دلائل عقلیہ سے تھا جیسا کہ نہین مخفی ہے اس شخص سے جو رجوع کرے انکی کتب فقہیہ
کیطرف اور ظاہر یہ اسکا مبنا تھا جیسا کہ انکی بابت مشہور ہے کہ وہ ان اخبار کو اخبار احاد سے قرار دیتے تھے جو موجب
علم و عمل نہین ہین جیسا کہ طریقہ ابن ادریس کا تھا اور صاحب روضات لکھتے ہین کہ انھین کے اثر سے جناب شیخ ابو جعفر
طوسی نے اکثر تصانیف کی اس امر مین جسکو سید مرتضیٰ تمہید کر گئے تھے اپنی کتب کلامیہ و فقہیہ مین پس انھین نے لکھی
درگذر تدقیق و تحقیق کے اور اختیار کیا طریقہ اجماع کا اور دلیل لائے ساتھ اسکے اکثر مسائل مین اور کتاب خلاف
و نہایہ و مبسوط شیخ کی جاری ہین اسی مسلک پر اور باوجود اسکے تھے وہ بزرگوار اعرف الناس بکتاب و سنت و وجوہ تاویل سے
آیات و احادیث پس جب انھون نے دیکھا کہ سد کیا دروازہ عمل اخبار احاد کا تو مضطر ہوے طرف استنباط احکام شریعت کے کتاب و اخبار
متواترہ و محفوف بقرائن علمیہ سے مولف کہتا ہے کہ علامہ مجلسی رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ دعوی اجماع کا اکثر اسی سبب سے ہے کہ
پیشواے زمان یہ دو شیخ یعنی سید مرتضیٰ و شیخ ابو جعفر طوسی رحمہما اللہ کرامت اس جناب کی صاحب لؤلؤہ
نقل کرتے ہین کہ جناب شیخ مفید رحمہ اللہ نے خواب مین فاطمہ زہرا علیہا السلام کو دیکھا کہ وہ معظمہ اندر مسجد کے آئی ہین اور ساتھ
ذات معظمہ کے دونون فرزند حسن و حسین علیہما السلام صغیر سن ہین پس سپرد کیا ان معظمہ نے انکو دونون حضرات کو اور فرمایا کہ انکو
علم فقہ تعلیم کرو پھر آنکھ کھلی شیخ بیدار ہوے اور نہایت متعجب تھے پس جب آفتاب بلند ہوا اس شب کی صبح کو جسمین خواب دیکھا تھا
تو آئین فاطمہ بنت ناصر اور گرد انکی کنیزین تھین اور ساتھ انکے دونون فرزند انکے علی مرتضیٰ و محمد رضی صغیر سن تھے پس
کھڑے ہوے اور انھون نے سلام کیا پس کہا ان معظمہ نے کہ اے شیخ یہ دونون فرزند میرے ہین مین لائی ہون انکو تمہارے پاس

تا آنکہ تعلیم کرتے ہیں شیخ اور سماعت اپنا آنیا اور انکا آنا بند ہو گیا اور ذکر کیا ہی شہید نے اپنی بعض تصانیف میں جو علم الہدیٰ کے
لقب کی تسمیہ میں لکھی ہے کہ وزیر ابو سعید محمد بن الحسین بن عبد الصمد بیمار ہوا اور خواب میں دیکھا امیر المومنین علیہ السلام کو
کہ فرماتے ہیں کہ علم الہدیٰ سے کہہ کہ تیرے لیے دعا کرے تا کہ تجھے شفا ہو پس کہا اُنھوں نے کہ یا امیر المومنین ان میں علم الہدیٰ کون ہے
حضرت نے فرمایا کہ علی بن الحسین موسوی پس لکھا وزیر نے اس لقب سے سید مرتضیٰ کو تو اُنھوں نے کہا کہ امیر قبول نہ کرو اس لقب کو
اس وزیر نے کہا کہ میں نے نہیں لکھا تمھیں مگر اُسی سے جس سے ملقب کیا تمھیں تمھارے جد بزرگوار نے پس قبول کیا اور سنا لوگوں نے
اور صاحب روضات نے ریاض سے حسین بن علی بن شدقمی سے نقل کی ہے کہ بعض قاضیان نے روضہ مطہرہ حضرت جناب کی
بیت دیکھا انکو زمین نے کچھ بھی انکو متغیر نہیں کیا ہے اور بیان کیا اس شخص نے جسنے دیکھا تھا کہ انکا جسد انکے ہاتھوں میں
میں تھا مؤلف کہتا ہے کہ گذر چکا حال کلینی رحمہ اللہ میں جزیرہ خضرا میں جو محل قیام اولاد جناب صاحب الامر علیہ السلام ہے
کسی عالم کا ذکر کرتے تھے سوا پانچ کی اور منجملہ انکے سید مرتضیٰ رحمہ اللہ ہیں اور دار السلام میں مولانا الجلیل النوری
دام ظلہ لکھتے ہیں کہ مشہور ہے کہ درمیان شیخ مفید و سید مرتضیٰ رحمہما اللہ کے نزاع کسی امر میں واقع ہوئی پس ان دونوں
بزرگوار نے رجوع کیا طرف امیر المومنین علیہ السلام کے پس جواب آیا خواب میں یا نکلا نوشتہ جواب میں ان رقعہ کے ضریح اقدس سے
الحق مع ولدی والشیخ معتمدی اور نہیں پایا میں نے یہ حکایت کہیں جائے معتبر میں سوا اسکے
کہ شیخ محقق جلیل شیخ اسد اللہ کاظمی رحمہ اللہ نے اشارہ کیا ہے اسکی جانب مقدمہ میں اپنی مقابیس کے مؤلف کہتا ہے
کہ روضات الجنات حال شیخ مفید علیہ الرحمہ میں بھی اس خواب کی طرف اشارہ کیا ہے و قصص العلماء حال شیخ مفید میں
کہ ایک دن سید مرتضیٰ نے کہا کہ زمین گھومتی ہے شیخ مفید نے فرمایا کہ میں نے دیکھا کہ سنگ نے استقرار کیا ہے حکم گردش زمین دیتا
جناب سید مرتضیٰ نے فرمایا کہ تم شخص ایک شاہد ہو پس اس پر حکم نہیں ہو سکتا پس بعد مجادلہ کے قرار دیا کہ دونوں بزرگوار اپنا مطلب
کو لکھ کر مرقد امیر المومنین میں چھوڑ دیں پس ایسا ہی کیا اور صبح کو دیکھا تو امیر المومنین علیہ السلام نے لکھا تھا کہ الحق
مع ولدی والشیخ معتمدی اور بعض علما نے کہا ہے کہ شیخ مفید و سید نے خود حضرت سے سنا جمل حال سید مرتضیٰ میں
لکھتے ہیں کہ درمیان سید مرتضیٰ و شیخ مفید کے ایک مسئلہ میں اختلاف ہوا پس لکھا ان دونوں نے اسکو اور بالائے صندوق امیر المومنین
چھوڑ دیا پس تحت جواب لکھا گیا کہ انت شیخی و معتمدی والحق مع ولدی علم الہدیٰ از قاضی شفیع بروجردی
[illegible] حکایت کی ہے بعض علما و مشائخ عظام نے [illegible] رسول زمان

ثقہ اور صدوق کہا ہے اور یہ اُنکی انتہائی توثیق ہے اور یہ حکایت بہ اعتبار عبارت مشہور سے ہے پس مولانا ابو جعفر محمد
بن الحسن الطوسی رحمہ اللہ مولف تہذیب نے لکھا ہے کہ رجال الکشی رحمۃ اللہ علیہ تمام ہے اور جناب مولانا محمد تقی مجلسی علیہ الرحمہ کا قول
ہے کہ فرمائی ہیں اعتماد انکی بر اکثر ہوا اور بعد اسکے صدوق پر اور بعد اسکے شیخ پر جیسے فضل شیخ کا مخفی نہیں ہے اور یہ
تفصیل نہیں ہے لیکن باعتبار کثرت تصانیف کی بھی ہے شیخ کی تحقیق ہوتا ہے جیسا کہ انہوں نے کافی کو بیس برس میں لکھا
انتہی اور ظاہر کلام انکا دلالت کرتا ہے کہ وہ شیخ محمد کلینی و صدوق سے بھی افضل سمجھتے ہیں اور یہ منقول ہے جس وقت
کہ علوم لکھتے ہیں منتہی ہوئی ریاست مذہب کی انکی وقت میں انہیں کی طرف اور فرمایا ہے علامہ نے کہ وہ بزرگوار شیخ امامیہ
رئیس الطائفہ و جلیل القدر عظیم المنزلہ ثقہ و صدوق عارف بالاخبار و رجال و فقہ و اصول و کلام و ادب جمیع فضائل
انکی طرف منسوب ہیں تصنیف کیا ہر فن میں اور وہی مہذب عقائد ہیں اصول و فروع کے اور تھے شاگرد
شیخ مفید کے اور بعد موت انکی سید مرتضیٰ کی اور فرمایا ہے ہمارے بعض مشایخ معاصرین نے اپنی بعض عبارات میں کہ شیخ طوسی
ہی شیخ الطائفہ رئیس صاحب الامر و تصانیف و محققہ ہیں لیکن کثیر الاختلاف اقوال میں ہیں واقع ہوا انکا خبط عظیم کتاب
اخبار میں اور تہذیب میں احتمالات بعیدہ و توجیہات غیر سدیدہ کو راہ دیا اور بایں ہمہ انکی تصنیف کی اصول میں کتاب
مبسوط و خلاف میں تصرف کیا ہے اور بحث میں بلکہ کبھی چلتے ہیں عمل پر قیاس و استحسان کے مسائل میں کہ
نہیں تحقیق کی ہے ان دونوں کو اور کتاب نہایہ میں مسلک اخباری کا اختیار کیا ہے اسطرح کہ نہیں تجاوز کیا ہے
مضامین اخبار سے اور ذکر کیا ہے بعض علمائے ہمارے کہ ان دونوں کتابوں میں مسلک انکا بزرگوار ہیں
اصطلاح کی مخالفین جیسا اعتراض کیا انہوں نے قصد کا شیعہ پر کہ وہ اہل اجتہاد و استنباط سے نہیں ہیں
اور نہیں ہے انکو قدرت تفریع و استدلال پر انتہی مولف کہتا ہے کہ دلالت کرتا ہے اس پر جو شیخ نے اول
مبسوط میں بخوبی تحریر فرمایا جیسا کہ اس سے منقول ہے کہ میں برابر سنتا ہوں ایک گروہ مخالفین سے جو بسبب طرف علم فروع
کی کہ تحقیر شمار کرتے ہیں فقہ کو ہمارے اصحاب امامیہ کے اور کمتر کرتے ہیں اور نسبت دیتے انکی طرف قلت فروع و قلت مسائل
کی اور کہتے ہیں کہ وہ اہل حشو و مناقضہ ہیں اسلیے کہ جو نفی قیاس و اجتہاد کرے تو نہیں ہے اسکو راہ طرف کثرت مسائل کے اور
تفریع کی اصول پر اسلیے کہ کل یا اکثر ماخوذ ہے انہیں دونوں طریقوں سے اور یہ جہالت ہے انکی ہمارے مذہب سے اور قلت تامل ہے
ہمارے اصول میں اور اگر نظر کریں ہمارے اخبار و فقہ میں تو جانیں کہ جو کچھ ذکر کیا ہے انہوں نے مسائل سے ہے جو ہمارے

اخبار مین جو منصوص علیہ ہین ہمارے ائمہ کیجانب سے جنکا قول حجت مین مثل قول رسول ہے خصوصاً یا عموماً یا تصریحاً
یا تلویحاً لیکن جو مسائل کثیرہ جو اپنی کتب مین جو لوگ لائے ہین پس نہین ہے کوئی فرع اسکی لیکن اسیے داخل ہے ہمارے
اصول مین اور نکالا ہے ہمارے مذہب کی رو سے نہ بطریق قیاس بلکہ ایسی طریقہ سے جو موجب علم و عمل ہو تا انکہ فرمایا اور
مجھے شوق تھا کہ ایسی کتاب بناؤن مگر موانع مانع ہوتے تھے و نیز قلت رغبت اس گروہ کی اسلیے کہ پائی مین نے بعض
اخبار صریح الالفاظ مین تا انکہ فرمایا پس اگر تشبیہ دی ہے مین نے کسی خبر کو کسی چیز سے تو وہ جہت مثال سے ہے نہ
بطریق حمل ایک کے دوسرے پر بلکہ بطریق حکایت کی مخالفین سے بغیر اعتبار صحیح کی انتہی اور اسی وجہ سے
علامہ محمد تقی مجلسی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے روضۃ المتقین مین کہ وہ دلائل عقلیہ جنکو ذکر کیا ہے بعض اصحاب نے
اور مبنی کیا ہے اسپر احکام کو اکثر متنزل ہین اور حق اکثر مین ساتھ فاضل استرآبادی رضی اللہ عنہ کے ہے لیکن حد سے
تجاوز کیا ہے اور حمہ اللہ نے تشنیع مین ہر ایک پر باوجود اسکی اکثر نے نہین عمل کیا اسپر جیسا کہ تتبع سے ظاہر ہوتا ہے اور اگر ذکر کیا ہے
تو وہ بعض نے ذکر کیا ہے عامہ پر از راہ الزام کی جیسا کہ ظاہر ہوتا ہے مبسوط و معتبرہ تک نہی ہے انتہی تا انکہ تفسیر تبیان بھی
شیخ طوسی رحمہ اللہ نے اسی طرح پر تصنیف کی جیسا کہ مولانا حسین نوری سلمہ اللہ نے کتاب فصل الخطاب مین پاتی ہین کہ نہین مخفی
ہے تامل کنندہ پر کتاب تبیان مین کہ طریقہ انکا اسمین انتہائے مدارات پر ہے ساتھ مخالفین کے اسلیے کہ تو دیکھتا ہے کہ انہون نے
اقتصار کیا ہے تفسیر آیات مین نقل کلام حسن قتادہ و ضحاک و سدی و ابن جریج و جبائی و زجاج و ابن مجاہد و امثال انکے پر
اور نہین نقل کیا کسی ایک مفسر امامیہ سے اور نہین ذکر کیا کسی خبر کو کسی امام سے منجملہ ائمہ علیہم السلام کے مگر بہت کم بعض مواضع
شاید کہ موافقت کی نقل مین جسکی مخالفین نے تا انکہ فرمایا اور جو موید ہے اس امر کا کہ بنا اس کتاب کی تقیہ پر ہے یہ ہے جسکو ذکر کیا
سید جلیل علی بن طاؤس نے سعد السعود مین اس طرح کہ ہم ذکر کرتے ہین جو حکایت کیا ہے ہمارے جد ابو جعفر محمد بن الحسن الطوسی
نے کتاب تبیان مین اور حمل کیا اسکا تقیہ پر کہ انہون نے اقتصار کیا تفصیل پر کہ مکی و مدنی ہے اور خلل اسکا اوقات مین الخ
اور وہ عارف تھے اس کلام مین کہ اسکا وجہ جیسے کہا ان سے جو وہ مخفی نہین ہے اس شخص سے جو انکی مرتبہ سے واقف ہے اور صاحب روضات
حال مین جناب شیخ ابو جعفر طوسی کی لکھتے ہین مقام ذکر تحریفات مین جو کتاب تہذیب مین واقع ہوئین کہ بعض اعاظم شارحین
کتاب کو رنج ذکر کیا ہے قریب بیست عبارتون کے لکھتے ہین کہ لیکن حکایات حدث و طریقہ تنہا کی احکام مین منافی امامیہ کے اور
بدا عمال الخ [illegible] مین بیج مسائل فقہیہ کی گذر چکا اشارہ اسکی طرف ذیل ترجمہ حسن بن ابی عقیل عمانی

محمد بن جنید اسکافی رضوان اللہ علیہما انہیں جو قیاس کے قائل ہوگئے تھے اور اسکا بھی علم و بیان اسکا کرتے ہیں ساتھ
اس چیز کی جستجو کر لیا ہے فاضل شارح کتاب تہذیب مذکور نے مقدمات شرح کتاب کو ذکر میں فرمایا رحمہ اللہ نے مقام بیان
اختلاف مجتہدین و محدثین میں کہ کہا مجتہدین رضوان اللہ علیہم نے کہ مستند احکام کی پانچ ہیں کتاب و سنت و اجماع
و دلیل عقل و استصحاب تا اینکہ کہا بعد بیان اقسام ان پانچوں کی اور انکار کیا گروہ اخباریین نے اصل اس طریقہ پر اُن
لوگوں کی و نیز کہا اخباریین نے کہ اکتفا مجتہدین کا مجرد عقل پر بہت سے مواضع میں خلاف روایات متواترہ ہے بہت سے
مباحث میں کلامیہ اصولیہ سے اور متفرع ہوئے بسبب مخالفت کے اصول میں مخالفت مسائل فقہیہ میں اور اگر التزام کرتے وقت
تدوین فن و تصدیر ابواب و فصول و مسائل کی مثلا کلام عترت طاہرہ سے پھر توضیح اسکی باعتبارات عقلیہ کرتے تو انکی
لیے بہتر تھا پھر کہا ان لوگوں نے کہ پہلے جو غافل ہوا طریقہ اصحاب ائمہ علیہم السلام سے اور اعتماد کیا فن کلام و اصول فقہ پر جو
مبنی ہیں اُن افکار عقلیہ پر جو متعارف ہیں العامہ میں وہ محمد بن احمد بن جنید عامل قیاس اور حسن بن ابی عقیل عمانی متکلم ہیں
اور جبکہ ظاہر کیا شیخ مفید نے حسن ظن اپنا ان دونوں کی کتابوں میں سے اپنے اصحاب کے اور منجملہ انکے سید مرتضی و شیخ طوسی تھے تو
شائع ہوگیا طریقہ انکا درمیان متاخرین اصحاب کے رفتہ رفتہ زمانہ بزمانہ تا اینکہ نوبت علامہ حلی رحمہ اللہ تک پہونچی
اور التزام کیا انھوں نے اپنی تصنیفات میں اکثر قواعد اصولیہ کو عامہ کی تحریر پر پیروی کی انکی دونوں شہید اور ہمارے شیخ
شیخ علی نے اور اول وہ شخص جسنے گمان کیا کہ اکثر احادیث ہماری ماخوذ ہیں ان اصول سے جنکو تالیف کیا تھا اصحاب
عصمت علیہم السلام و جو متداول تھیں درمیان انکے اور جنکی حفاظت پر وہ لوگ مامور تھے و نیز پھیلایا درمیان ہمارے اصحاب
شیعہ کے تاکہ انپر لوگ عمل کریں خصوصاً زمان غیبت کبری میں وہ اخبار آحاد خالی ہیں ان قرائن سے جو موجب قطع
ہوں ساتھ صدور انکے اصحاب عترت علیہم السلام سے وہ محمد بن ادریس حلی ہیں اور اسی جہ سے رد کیا ہے انھوں نے اکثر ان قرائن کو
پر رئیس الطائفہ یعنی شیخ طوسی کے جو ماخوذ تھے انھیں اصول سے اور موافقت کی رئیس الطائفہ و علم الہدی کی اور انکی جو ان دونوں سے
متقدم ہیں اس باب میں کہ نہیں جائز ہے عمل اس خبر واحد پر جو خالی ہو اس قرینہ سے جو موجب قطع ہو و غفلت کی اس سے کہ احادیث
ہمارے اصحاب شیعہ کی نہیں ہیں اس قبیل سے مولف کہتا ہے کہ قرینہ مقام دلالت کرتا ہے کہ یہ عبارت شارح تہذیب
کی جو صاحب روضات نے نقل کی ہے شرح تہذیب سید نعمۃ اللہ جزائری رحمۃ اللہ سے ہے مگر معلوم نہیں کیوں صاحب روضات
نے نام کو اس مصنف کے مخفی کیا اور حال سید مرتضی رحمہ اللہ میں گذرا کلام مجلسی رحمہ اللہ کا کہ دعوی اجماع کا جز ہیں اہلسنت

کہ پیدا ہوا زبان پہ شیخ سے وہ واضح ہو کہ منجملہ انکے ایک شیخ ابو جعفر طوسی رحمہ اللہ کی تہذیب و استبصار ہیں جو منجملہ
کتب اربعہ کے ہیں اور بہت بڑا ہے جسکو بکمال الاحتیاط بطریق اخبار ائمہ علیہم السلام کے لکھا ہے جیسا سابق میں گذرا اور مدح میں اسکی
ایک خواب میں بیان ہوئی کہ کرامت ہے ان شاء اللہ تعالی کرامت اس جناب کی پس حال کلینی رحمہ اللہ
گذرا کہ جزیرہ خضرا میں اور اخبار صاحب علیہ السلام ہے منجملہ پانچ علما کے جنکا ذکر وہاں لوگ کرتے تھے ذکر جناب
شیخ طوسی ہی کا تھا اور کسی کا ذکر کرتے تھے اور یہ انکی کرامت ہے اور دار السلام میں ہے کہ پایا میں نے پشت پر بعض
نسخہ قدیمہ تہذیب کے دوسرے مقام پر بخط بعض علما کہ مشائخ تھے حسین بن مظفر حمدانی قزوینی عبد الجبار بن
علی المقری الرازی و حسن بن بابویہ سے مشہور ہے کہ ساکن رے کا تھا یہ شیخ و اسکی ترتیب ابواب و فصول میں
کلام کرتے تھے بعد اوسکے میں اور رہی المکی شیخ طوسی پر انکی مسائل میں اعتراض کرتا تھا اور کہتا تھا کہ یہ کتاب
خالی از خلل و نقص نہیں ہے پھر بعد اسکی وہ بسبب نذر زیارت امیر المومنین علیہ السلام نجف اشرف میں آئے اور وہ
زمانہ حیات شیخ کا تھا پس سب نے عہد کیا کہ تین دن روزہ رکھیں اور شب جمعہ غسل کریں اور داخل حرم ہو کر نماز پڑھیں
اور دعا کریں حضرت سے اصل حال ظاہر ہو پس ایسا ہی کیا تو دیکھا جناب امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام کو خواب
میں فرماتے ہیں کہ نہیں تصنیف ہوئی فقہ اہلبیت میں کوئی کتاب جو قابل اعتماد و عمل ہو مثل تہذیب کے جسمین
تم لوگ نزاع کرتے ہو اسلیے کہ اسکے مصنف نے بخلوص نیت رضائے خدا کا قصد کیا ہے اسکی تصنیف میں پس شک نہ کرو
صحت میں اسکے مسائل کی اور عمل کرو انپر اور فتوی دو ان مسائل کی رو سے کہ وہ کافی و مغنی ہے بسبب حسن ترتیب
و تہذیب کے تمام کتب سے اور مشتمل ہی مسائل صحیحہ پر جمیع اطراف سے اپنے پس جب بیدار ہو تو کہا ہر ایک نے دوسرے سے
کہ دیکھا میں نے ایک خواب جو دلالت کرتا ہے صحت کتاب تہذیب اور اعتماد پر اسکی مصنف کی پس کی یہ رائے ہوئی کہ
اپنے اپنے خواب کو لکھیں قبل بیان کرنیکے پس ہر ایک نے دوسرے کی خواب سے پس جب لکھا اور مقابلہ کیا تو نہیں پایا انمیں اختلاف
بقدر ایک کلمہ کی بھی پس نہایت مسرور ہوئے اور پاس مصنف یعنی شیخ ابو جعفر طوسی کے آئے پس جب شیخ نے ان
لوگوں کو دیکھا تو فرمایا کہ تمہیں کافی نہیں ہوا جو میں نے کہا تھا تم سے فضل تہذیب میں کہا کرتا تھا تا اینکہ سنا تم نے کلام امیر المومنین علیہ السلام
کو خواب میں پس وہ لوگ متعجب ہوئے اور پوچھا کہ آپ کو کیونکر معلوم ہوا شیخ نے کہا کہ مجھ سے بھی امیر المومنین علیہ السلام نے
فرمایا مثل اسکے جو تم سے فرمایا پھر اپنے خواب کو بیان کیا اور اسکی ایسے فتوے دیتے ہیں فقہاء آل محمد شیعوں کو اور کتاب نصوص

بلا نقل انکی عبارت کے حدائق المقربین میں مولانا محمد صالح خاتون آبادی رحمہ اللہ نے یہ مضمون یاد و کیا ہے کہ یہ شیخ
محل علمائے شیعہ ہوا تھا اور نہایت پرہیزگار تھا اور سابق میں تھا ایک گروہ علمائے ذکر کیا ہے کہ شیخ بحرین میں کوئی مجتہد
نہ تھا بعد یہ کہ شیخ کی اسی سال تک وہ علمائے شیعہ تمام الشیخ تھا تک عمل کرتے تھے بعد شیخ ... رجوع کرتے تھے
فتاوی کیطرف چہارم مولانا نجم الدین ابوالقاسم جعفر بن الحسن بن سعید الحلی رحمہ اللہ. امل
الآمل میں ہے کہ حال ان بزرگوار کا فضل و علم و ثقاہت و جلالت و تحقیق و تدقیق و فصاحت و شعر و ادب و انشا
جمیع علوم و فضائل و محاسن میں مشہور تر اس سے ہے کہ ذکر کیا جاوے تھے وہ جناب عظیم الشان جلیل القدر رفیع المنزلہ
تھا کوئی نظیر انکا انکے زمانہ میں اور فرمایا علامہ نے انکی شرح اجازہ بنی زہرہ میں وقت ذکر انکے کہ تھے افضل اہل زمان فقہ
میں اور کہا ہے شیخ حسین نے اپنے اجازہ میں اگر قید اہل زمان کی نہ ہو تو بہتر ہے کیونکہ نہیں دیکھا گیا ہمارے فقہا میں
مثل ان جناب کا اور قریب اسکے لولوۃ البحرین میں ہے کرامت اس جناب کی پس حال کلینی رحمہ اللہ میں گذرا کہ منجملہ
ان مشائخ علمائے کہ جنکا ذکر لوگ جزیرہ خضرا میں جو جزیرہ اولاد جناب صاحب علیہ السلام ہے کہا ہے ان بزرگوار کا بھی ذکر کرتے
تھے اور شیخ یاقوت مقام ذکر اعتبار جزیرہ خضرا میں کہ عالم جلیل و حبر نبیل شیخ اسد اللہ کاظمینی نے اول مقابس میں ضمن
مناقب محقق صاحب شرائع میں فرمایا ہے کہ رئیس العلما الحکیم الفقہا شمس الفضلا بدر العرفا وہ شخص جسکا علم و اسم مشہور ہے ذکر کیا گیا
قصہ جزیرہ خضرا میں. پنجم مولانا احمد بن طاؤس رحمہ اللہ. امل الآمل میں ہے کہ تھے وہ بزرگوار عالم فاضل
صالح زاہد عابد متورع فقیہ محدث مدقق ثقہ شاعر جلیل القدر عظیم الشان مشائخ علامہ ابن داؤد سے ذکر کیا ہے اسے
ابن داؤد نے انکی صفت میں لکھا ہے اور حسب اختیار و صاف لکھتے ہیں وہ بزرگوار ویسے ہی تھے جیسا انکا شاگرد حسن بن
داؤد حلی و غیرہ نے ذکر کیا ہے کہ تھے مجتہد واسع العلم امام فقہ و اصول دین اصول فقہ و ادب رجال میں اور پرہیزگارتر اور جلیل
تر فضلائے زمان سے تحقیق کی رجال و روایت و تفسیر میں ایسی جس سے زیادہ متصور نہیں ہے اور بہت سی کتابیں تصنیف کیں اور
اختراع کیا اقسام اخبار کو چار قسم مشہور پر بعد اسکے کہ مدار انکی نزدیک قدما پر صحت و ضعف میں تھا اور خیر رجال و جاء بعد سوا
اسکے پیروی کی انکی اس باب میں انکے شاگرد علامہ اور تمام مجتہدین نے جو انکے متاخر تھے با آنکہ زیادہ ہوگئیں اقسام اخبار کی
اور بھی بناء مجلسیین میں انتہی. ششم مولانا حسن بن یوسف علامہ حلی رحمہ اللہ. امل الآمل میں
ہے کہ تھے فاضل عالم علامہ العلما محقق مدقق ثقہ فقیہ محدث متکلم ماہر جلیل القدر عظیم الشان رفیع المنزلہ نہیں تھا کوئی نظیر انکا فنون

و اہم عقلیات و نقلیات میں اچھے فضائل حاصل انکو زیادہ اس سے ہیں کہ شمار کیے جا سکیں اور ذکر کیا جائے [illegible]

ہیں کہ میری دلیں آیا ہے کہ اپنی تعریف و ذکر میں [illegible]

[illegible] انکی تصنیفات سے زیادہ ہیں [illegible]

کتابیں ہیں اور کیا خوب کہا ہے [illegible] کلام سابق [illegible]

بزرگوار کی زیادہ اس سے ہیں کہ شمار سکیں اور زیادہ مشہور ہیں اس سے کہ [illegible]

جناب علامہ مذکور کا ذکر اخبار میں [illegible] اور علامہ مجلسی [illegible]

عالم میں مشہور ذکر کرتے ہیں [illegible] روضات الجنات ایک حکایت بہت لطیف نقل کرتے ہیں [illegible]

سبب علامہ مذکور کی شیعہ ہوا اور حکم دیا کہ خطبہ میں نام ائمہ اثنا عشر کے پڑھے جائیں اور [illegible]

نام آنحضرات کی کندہ کیے جائیں پھر لکھتے ہیں کیا خوب کہا گیا ہے بعض نے تفصیل میں کہ اگر نہوتی ان بزرگوار کو [illegible]

سوا اسکی تو وہ بزرگوار فائق تھے جمیع علما پر فخر و بزرگی میں پھر لکھتے ہیں کہ لطائف حکایات سے یہ ہے جسکو [illegible]

کہ بعد موت ان بزرگوار کو بعض صالحین نے انکو خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ وہ فرزند کا [illegible] فخر المحققین [illegible]

کہ وہاں کیسی گذری پس فرمایا علامہ نے کہ اگر نہوتی کتاب الفین و زیارۃ حسین تو فتاوی مجھے ہلاک کرتے اور [illegible]

یعنی فرزند ارجمند علامہ فخر المحققین کے حال میں بھی نقل کیا ہے اور اسمیں ہے کہ اے فرزند اگر نہوتی کتاب الفین و زیارۃ حسین تو

ہلاک کرتی مجھے فتاوی [illegible] قاضیوں اور صاحبان [illegible] عالم [illegible]

رئیس الاصولیین والمجتہدین [illegible] مولانا محمد امین استرآبادی رحمہ اللہ نے بہت کچھ تشنیعات کی ہیں [illegible] قواعد

مخالفین کی اپنی کتابوں میں [illegible] لیکن [illegible] ان بزرگوار کی صحیح تھی جیسا مولانا محمد تقی مجلسی نے [illegible] کہا ہے کہ مولانا

محمد امین استرآبادی نے جو کچھ لکھا ہے [illegible] اکثر حق ہے لیکن [illegible] کہ سبب [illegible] ایسا نہیں [illegible]

وہ بعض [illegible] جیسا کہ ظاہر ہوتا ہے [illegible] معتبر [illegible] عبارت [illegible]

[illegible]

علوم عقلیات و نقلیات مین اور فقہا اُن محاسن کو زیادہ اس سے ہین کہ شمار ہو سکین اور ذکر کیا
حال مین کہ میری دلمین آتا ہی کہ میری کتاب کی تعریف ذکر کرون اسلیے کہ میری کتابین
مشتمل ہین جنکی انکی تصنیفات سے زیادہ منتشر ہوئی ہین اور فقہا کو لوگ دیکھتے ہین
اپنی کتابون مین ذکر کیا خوب کہا پس تمام سابق آثار کی ان کتابون مین کہ فرمایا ہی
بزرگوار کی زیادہ اس سے ہین کہ شمار ہو سکین اور زیادہ مشہور ہین اس سے کہ مخفی رہ سکین
رحمہ اللہ مذکور کا ذکر اخبار مین جو کیا ہی اور علامہ مجلسی رحمہ اللہ نے بھی اُن بزرگوار کے
العالمین بجبرہ ذکر کیا ہی اور صاحب روضات الجنات ایک حکایت لطیف نقل کرتے ہین وہ یہ ہی
جو سبب علامہ مذکور کے شیعہ ہوا اور حکم دیا کہ خطبہ مین نام ائمہ اثنا عشر کے پڑھے جائین اور
نام آنحضرات کے کندہ کیے جائین پھر لکھتے ہین کیا خوب کہا گیا ہی بعد اس تفصیل کے کہ اگر نہوتی اُن بزرگوار کو کوئی
سوا اسکی تو وہ بزرگوار فائق تھے جمیع علما پر فخر و بزرگی مین پھر لکھتے ہین کہ لطائف حکایات سے یہ ہی
کہ بعد موت اُن بزرگوار کو بعض صالحین نے انکو خواب مین دیکھا اور گویا کہ وہ فرزند کامل اُنکے فخر المحققین پس
کہ وہان کیسی گذری پس فرمایا علامہ نے اگر نہوتی کتاب الفین اور زیارت حسین تو قتاوی مجھے ہلاک کرتے اور اسی طرح
یعنی فرزند ارجمند علامہ فخر المحققین کے حال مین بھی نقل کیا ہی اور یہ ہی کہ اے فرزند اگر نہوتی کتاب الفین اور زیارت حسین تو
ہلاک کرتی مجھے فتاوے پس وہ ہی پھیرو اہی قاضیون اور صاحبان فتوی کو غیر عالم مین اور رئیس
رئیس الاصولیین والمجتہدین مولانا محمد امین استرآبادی رحمہ اللہ بہت کچھ تشنیعات کی ہین اور کہا ہی کہ انہون نے قواعد
مخالفین کی اپنی کتابون مین بحث و تدقیق کی ہی لیکن غرض اُن بزرگوار کی صحیح تھی جیسا مولانا محمد تقی مجلسی نے بھی لکھا ہی کہ مولانا
محمد امین استرآبادی نے جو کچھ لکھا ہی وہ اکثر حق ہی لیکن حد سے تجاوز کیا اور بہت سے امور مین ایسا نہین کیا بلکہ اگر ذکر بھی کیا
وہ بعض دیگر علامہ جیسا کہ ظاہر ہوتا ہی بسط و معتبر و منتہی سے اور عبارت سابق مین بھی نقل ہی

طلب کی جہت اتھی یونکہ اسکی عبارت ظاہر ہے اور منتہی میرے پاس نہیں ہے کہ اُسکی عبارت مین نقل کرتا اور منتہی سے مراد منتہی المطلب ہے
جو تصنیف علامہ حلی مذکور ہے عطر الله ضجعہ اور بالجملہ حقوق علامہ حلی علیہ الرحمہ کی اہل اسلام پر اداس سے زیادہ ہیں جو بیان ہو سکین

کرامت اُس جناب کی نجم ثاقب مین مولانا حسین نوری سلمہ الله لکھتے ہین کہ سید شہید قاضی نور الله
شوشتری نے مجالس المؤمنین میں اٰل آیة الله علامہ حلی میں کہا ہے کہ جملہ مراتب عالیہ سے کہ جناب شیخ امیر ممتاز تھے یہ ہے
کہ السنہ اہل ایمان پر مشہور ہے کہ ایک عالم ذی علم اہل سنت سے کہ بعض فنون علم میں اُستاد علامہ کا تھا ایک کتاب رد مذہب شیعہ امامیہ مین
لکھی تھی اور اپنی صحبت مین لوگون کو سناتا تھا و گمراہ کرتا تھا اور اُس خوف سے کہ کوئی عالم شیعہ اسکی رد کرے کسی کو لکھنے
نہ دیتا تھا اور جناب شیخ علامہ اسکی بہم پہونچانے مین بہت تدبیر کرتے تھے کہ رد اسکی لکھین الغرض بوسیلہ شاگردی اُس سے کتاب طلب
کی استدعا کیا مگر تھا کہ اپنی قسم کہائی تھی کہ اس کتاب کو ایک شب سے زیادہ کسی کے پاس نہ چھوڑونگا جناب شیخ نے غنیمت سمجھکر لیلیا اور
گھر لاکر واسطہ بیان لکھنے کا قصد کیا اور جب لکھنے لگے اور نصف شب گذر گئی تو خواب نے جناب شیخ پر غلبہ کیا کہ حضرت صاحب الامر علیہ السلام ظاہر
ہوئے اور شیخ سے کہا کہ کتاب مجھے دو اور سو رہو جب شیخ خواب سے بیدار ہوئے تو وہ کتاب بہ برکت صاحب الامر علیہ السلام سے تمام ہو چکی تھی
پھر مولانا حسین مد ظلہ تحریر فرماتے ہین کہ اس حکایت کو کشکول فاضل المعی علی ابن ابراہیم مازندرانی معاصر علامہ مجلسی مین دوسری طرح
مین نے دیکھا اور وہ اس طرح ہے کہ نقل کیا ہے کہ اس جناب نے ایک کتاب بعض افاضل سے چاہی کہ نقل کرین پس اُسنے انکار کیا اور وہ کتاب
بڑی جلد تھی اپنے الفاظ اور معانی اُس شرط سے کہ زیادہ ایک شب سے پاس اُنکے نہ رہے اور نقل اُس کتاب کی ممکن نہ تھی مگر ایک سال یا زیادہ مین
پس علامہ اُسکو لیکر گھر آئے اور لکھنے لگے اُس شب مین چند صفحے لکھے تھے کہ تھک گئے پس دیکھا کہ ایک شخص بصفت اہل حجاز دروازہ سے داخل ہوا اور
سلام کرکے بیٹھ گیا اور شیخ سے کہا کہ اے شیخ تم مسطر کھینچو میرے لیے اور مین لکھون پس شیخ مسطر کھینچنے لگے اور وہ شخص لکھنے لگا اور
سرعت کتابت سے مسطر اُس تک نہ پہونچتا تھا پس جب صبح ہوئی تو کل کتاب تمام ہو گئی اور بعضون نے کہا ہے کہ جب شیخ خستہ ہوئے
تو سو گئے اور جب بیدار ہوئے تو کتاب کو تمام نسخہ دیکھا اور قصص العلما مین لکھا ہے کہ شیخ اسد الله کاظمینی نے کتاب مقابیس مین
لکھا ہے کہ کسی نے خواب دیکھا کہ قیامت برپا ہے اور علامہ حلی تمام علما پر مقدم ہین پھر اُسی کتاب مین کہ یہ حکایت نہایت مشہور ہے اور
اس فقیر مؤلف کتاب نے آخوند ملا اصغر علی حاجی سے سنا ہے کہ بیان کرتے تھے اپنے اُستاد مرحوم آقا سید محمد ابن آقا سید علی صاحب مناہل
کی زبانی کہ وہ فرماتے تھے کہ علامہ شب جمعہ بغرض زیارت جناب سید الشہدا علیہ السلام کو جاتے تھے اور تنہا تھے اور دراز گوش پر سوار
ایک تازیانہ ہاتھ مین لیے تھے کہ اثنای راہ مین ایک شخص مسافر پیادہ ہمراہ علامہ کے ہوا اور جب اس سے باتین کرنے لگے تو معلوم ہوا کہ

یہ شخص فاضل ہے پس مسائل علمیہ کی گفتگو ہونے لگی علامہ نے سمجھا کہ یہ شخص بڑا عالم و متبحر ہے پس علامہ نے اُن مشکلات کو جو انکی تحقیقات میں رہ گئی تھی ایک ایک اُس شخص سے پوچھنی لگے اور وہ شخص حل کرنے لگا تا اینکہ گفتگو ایک مسئلہ میں ہوئی اس شخص نے فتوی بیان کیا علامہ نے اُسکا انکار کیا اور کہا کہ کوئی حدیث مطابق اس فتوے کے ہم نہیں رکھتے ہیں اُس شخص نے کہا کہ ایک حدیث اس باب میں شیخ طوسی نے تہذیب میں ذکر کی ہے اور تم اپنی تہذیب میں اوّل سے اسقدر شمار کرو پس فلان صفحہ فلان سطر میں یہ حدیث مذکور ہے علامہ متحیر ہوئے کہ یہ شخص کون ہے پس اُس شخص سے پوچھا کہ آیا اس زمانہ میں کہ غیبت کبریٰ ہے حضرت صاحب الامر علیہ السلام کو دیکھ سکتے ہیں یا نہیں اور اُسی وقت تازیانہ علامہ کے ہاتھ سے چھوٹ گیا پس اُس شخص نے خم ہو کر تازیانہ زمین سے اُٹھایا اور ہاتھ میں علامہ کے دیا اور کہا کہ کیونکر صاحب الزمان علیہ السلام کو نہیں دیکھ سکتے ہیں حالانکہ دست اُن جناب کا درمیان تمھارے ہاتھ کے ہے پس علامہ نے بے اختیار اپنے تئیں دراز گوش سے گرا دیا کہ [illegible] ارک کو حضرت کے بوسہ دیں مگر غش کر گئے جب ہوش میں آئے تو کسیکو نہ دیکھا پس بعد اسکے گھر پر واپس آئے کتاب تہذیب کو دیکھا اور حدیث کو اُسی ورق و اُسی صفحہ و اُسی سطر میں پایا جسکا نشان حضرت نے بتلایا تھا اور علامہ نے اپنے خط سے اسجگہ حاشیہ کتاب تہذیب پر لکھا کہ یہ وہ حدیث ہے جسکی خبر صاحب الامر علیہ السلام نے دی ہے اور ورق و صفحہ و سطر اس کتاب کا بتلایا ہے اور آخوند ملا صفر علی کہتے تھے کہ میرے اُستاد مرحوم آقا سید محمد کہتے تھے کہ میں نے اُس کتاب کو دیکھا ہے اور حاشیہ پر اُس حدیث کے خط علامہ کا دیکھا منجملہم مولانا محمد بن مکی رحمہ اللہ اہل الاول میں سے ہیں کہ تھے وہ بزرگوار عالم ماہر فقیہ محدث مدقق متبحر کامل جامع فنون عقلیات و نقلیات زاہد عابد متورع شاعر ادیب منشی فرد اپنے زمانہ میں عدیم النظیر اور لؤلؤہ میں ہے کہ فضل اُنکا زیادہ مشہور اس سے ہے کہ ذکر کیا جاوے اور عظیم تر اس سے ہے کہ انکار کیا جاوے تھے عالم ماہر فقیہ مجتہد متبحر اور وہ جناب تلوار سے قتل کیے گئے پھر سولی دیے گئے پھر سنگسار کیے گئے پھر نعش اُنکی جلا دی گئی دمشق میں بعد اسکے کہ ایک سال قلعہ شام میں قید تھے انتہی خدا لعنت کرے قاتل و ساعی پر اور اسپر جو راضی ہو قتل پر اُن جناب کے کرامت اُس جناب کی قصص العلما میں لکھی ہے کہ جب اُن جناب کو قتل کے لیے لیچلے تو راہ میں اُن جناب نے ایک رقعہ لکھا اس عبارت سے ربِّ انّی مغلوب فانتصر یعنی خدایا میں مغلوب ہوں میری مدد کر پس وہ رقعہ اُلٹ گیا اور اسکی پشت پر لکھا تھا ان کنت عبدی فاصطبر اگر تو بندہ میرا ہے تو صبر کر اور اس قصہ کو بعض نے کیفیت میں [illegible] زبان زد و مشہور ہے مولف کہتا ہے کہ صاحب روضات نے اس قصہ کو بنسبت شہید ثانی

کہ حال میں لکھا جیسا آوے گا ان شاء اللہ پس ممکن ہے کہ دونوں بزرگوار سے ایک ہی باب میں ایسا اتفاق ہوا ہو اور مقصود
حال ظاہر ہو سکتا ہے اور جو دلالت دونوں بزرگوار کی ظاہر ہو کہ خوشبو شہادت انتہا کی کرامت ہے اور فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ
علیہ و آلہ نے کہ نہیں ہے کوئی قطرہ محبوب تر نزدیک خدا کے اُس قطرہ سے جو راہ خدا میں بہا اور فرمایا کہ فوق ہر نیکی کے ایک نیکی ہے
تا آنکہ قتل ہووے راہ خدا میں پس جب قتل ہوا راہ خدا میں تو اُس سے بالاتر کوئی نیکی نہیں ہے اور فرمایا کہ جو شخص نکلے جہاد راہ خدا میں تو
اسکے ہر قدم پر لکھی جاتی ہیں سات لاکھ نیکیاں اور محو کی جاتی ہیں اُس سے سات لاکھ گناہ اور بلند کیے جائینگے اسکے لیے سات لاکھ درجے اور وہ ضمان خدا میں ہے جس جگہ موت
مریگا شہید ہے اور اگر وہ آئیگا تو بخشا ہوا آئیگا اور دعا اسکی مقبول ہوگی اور دار السلام میں ہے کہ مقدمات
شہید شرائع سید حسین قزوینی ترجمہ شہید میں کہ جو دلالت کرتا ہے قوت نفس پر انکی اور مقبول بارگاہ ہونی پر وہ ہے
جیسے پایا میں نے بخط شیخ ... ولادت شہید ثانی سے میں کہا انھوں نے کہ پایا میں نے بخط شیخ ناصر
بویہی اور وہ فقہائے متبحرین علمائے متقین ... دیکھا انھوں نے خواب میں کہ گویا وہ قریہ جزین میں ہیں جو قریہ شیخ
شمس الدین محمد بن مکی شہید اول ہے کہا انھوں نے کہ گیا میں دائرہ شیخ شہید کے پاس نکلے شیخ تو طلب کی میں نے
ان سے کتاب ... تصنیف کیا شیخ جمال الدین بن مطہر نے ... اجتہاد میں پس شہید اول اندر گھر میں گئے اور وہ کتاب لائے میرے پاس
اور ... دوسری کتاب بھی تھی ... میں ظن کرتا ہوں کہ وہ قواعد ... تھی ... پس میں بیدار ہوا درحالیکہ وہ دونوں
کتابیں میرے پاس ... الامام علی بن عبد العالی الکرکی رحمہ اللہ اہل الاہل ... فرمایا ... کہ شیخ
... علی بن عبد العالی الکرکی کا امر ... و علم و فضل و جلالت قدر و عظم شان و کثرت تحقیق میں مشہور تر ہے اس سے کہ ذکر کیا جائے
... بحار جلد اول میں تحریر فرماتے ہیں کہ کتاب ... فی وجوب لعن الجبت والطاغوت
... الشیخ نور الدین علی بن عبد العالی الکرکی خدا زیادہ کرے بزرگی اس جناب کی ...
... الائمۃ الطاہرین حقیق ... ایمان و اہل ایمان پر زیادہ اس
... اور تصانیف انکی انتہا ... جلالت و متانت پر ہیں اور لؤلؤۃ البحرین میں بعد ذکر اس
... کہ وہ بزرگوار فضل و تحقیق و جودت تالیف و تدقیق میں مشہور تر اس سے ہیں کہ انکار کیا جاوے اور ...
... کہ وہ محقق ثانی سے مشہور ہیں ... مجتہد ... اور مولانا سید نعمت اللہ جزائری ...
... میں فرمایا ہے کہ شیخ علی بن عبد العالی الکرکی عطر اللہ مرقدہ جب اصفہان و قزوین میں

زمانہ بادشاہ وقت شاہ طہماسپ انار اللہ برہانہ کی آئی تو انھون نے اختیار سلطنت مین اُن بزرگوار کو دیا اور کہا کہ آپ زیادہ مستحق ملک کے ہین اسلیے کہ آپ نائب امام ہین پس مین آپکے عمال سے ہونگا اور تعمیل آپکے احکام کی کرونگا تا آنکہ کہا پس اُن بزرگوار نے حکم دیا کہ ہر شہر و قریہ مین ایک امام جماعت مقرر کیا جاے جو لوگون کو نماز پڑھاوے اور تعلیم کرے انکو شرایع دین کو اور شاہ طہماسپ تغمدہ اللہ بغفرانہ لکھتے تھے اسی عمال کو موافق امر شیخ کے اور نہی اصل حکم دینے والے تھے اور وہ جناب کبھی از ہمین ہوتے تھے اور نہ چلتے تھے مگر نقیب ہمراہ رکاب کے با آواز بلند معاندین اہل بیت طاہرین اور انکے تابعین پر لعنت و تبرا کا اعلان کرتے جاتے تھے انتہی کلامہ پھر شیخ یوسف فرماتے ہین کہ نہین ہے مخفی کہ یہ حکایت شیخ کی جسمین کہ تقیہ و اعلان تبرا سے تشنیع اہل بیت خلاف احادیث کثیرہ کے ہے جو ائمہ اطہار سے منقول ہین اور غفلت تھی ہمارے شیخ مشار الیہ کی اگر یہ نقل ثابت ہو اور نقل کیا ہے سید مذکور نے کہ اُن علماے شیعہ نے جو مکہ مشرفہ مین تھے لکھا علماے اصفہان کو کہ تم لوگ دشنام دیتے ہو اُنکے امامون کو اصفہان مین اور ہم لوگ تکلیف و ایذا اُٹھاتے ہین حرمین مین بسبب تمھارے اس فعل کے کرامات اس جناب کی صاحب روضات لکھتے ہین کہ منجملہ اُن بزرگوار کی کرامتون کے یہ ہے کہ محمود بیگ جو سخت دشمن اس جناب کا تھا ایک میدان مین چوگان کھیلنے مین مصروف تھا مع اور سوارون کے سامنے بادشاہ کے اور وہ وقت عصر روز جمعہ کا تھا اور بعض تواریخ مین یہ بھی ہے کہ محمود بیگ نے ... قصد کیا تھا کہ گھر مین شیخ کے گھس کر تلوار سے بذلت خواری اس جناب کو قتل کرے اور موافقت کی تھی اسکی اس باب مین ایک گروہ امرا نے جو معاند تھے اہل دین کے اور شیخ مشغول تھے پڑھنے مین دعاے سیفی اور دعاے انت یا مظلوم کی جو منسوب ہے طرف مولانا حسین کے پس جب وہ جناب پڑھتے پڑھتے پہنچے اوسط دعاے ثانی مین اور جاری کیا زبان مبارک پر قول حضرت کا قرب اجلہ وایتم ولدہ تو یا قریب کر موت اسکی اور یتیم کر اولاد کو اسکی تو اتفاقاً محمود بیگ مذکور گھوڑے سے گر زمین پر اور سر اسکا شگافتہ ہوا اور گھوڑون کی سمون سے کچل کر ہلاک ہو گیا ہم مولانا زین الدین شہید ثانی رحمہ اللہ صاحب امل الآمل لکھتے ہین کہ امر انکا ثقہ و علم و فضل و زہد و عبادت و ورع و تحقیق و تبحر و جلالت قدر و عظمت شان و جمیع فضائل و کمالات مین مشہور تر ہے اس سے کہ ذکر ہو سکے اور محاسن اور صفات حمیدہ انکی زیادہ اس سے ہین کہ شمار ہو سکین اور تصنیفین انکی مشہور ہین ذکر کیا ہے انکا سید مصطفی نے کتاب رجال مین بعد مدح و ثنا کے کہ قتل ہوئے سنہ ۹۶۶ مین قسطنطنیہ مین اور تھے فقیہ محدث نحوی قاری متکلم حکیم جامع فنون علم کے اور وہ اول ہین جنھنے تصنیف کیا از علماے شیعہ درایت

حدیث کو لیکن نقل کیا اصطلاحات کو کتب عامہ سے جیسا کہ ذکر کیا ہے انکے فرزند دلبند اور دونوں نے پھر بعد کو انکی تالیفات کے
لکھی ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے اجازہ شیخ حسن اجازت سے انکے والد کے انھوں نے بہت سے علماء عامہ سے پڑھا ہے انکی کتب نحو و حدیث
و تمام فنون اصول فقہ کو اور سند اپنے علوم کو اور روایت کی جمیع کتب کی انکے لیے ایسا ہی کیا شہید اول علامہ نے اور
نہیں ہے کوئی شک کہ غرض انکی تصحیح تھی کتابوں کی اسکا معترف ہے شہید ثانی اسپر جیسا ظاہر ہوتا ہے ان شیخوں سے جو تابع تھے کتب
نحو اور ادب استدلال اور کتب حدیث کو انکا ظاہر ہونا ہے انکا شیخ حسن سے ... جیسا کیا ان لوگوں نے اور صاحب
لولوہ بعد نقل عبارت شیخ حر عاملی امل الامل کے لکھتے ہیں جو شیخ نے ذکر کیا وہ بہت درست ہے اور صاحب امل الآمل
حسن بن زین الدین شہید ثانی کی بعض حال میں لکھتے ہیں کہ شیخ اجل زین الدین ابو منصور حسن بن زین الدین شہید ثانی ہمارے
شیخ تھے اوحد عالم فاضل کامل متبحر محقق ثقہ صالح عابد متورع شاعر منشی ادیب جامع فنون علم عقلیات و نقلیات
جلیل القدر عظیم المنزلت تھا کوئی نظیر انکا انکے زمانہ میں تھا اپنی قدر و منزلت شیخ بہاء الدین اور مولانا محمد امین استرآبادی
اور ایک گروہ علماء عرب و عجم سے پڑھتے ہیں بالمشافہ کوئی کتاب ان سب نے [illegible] اور خوف شہرت کے اور کہتے تھے کہ متاخرین
نے بہت کچھ بالمشافہ کی اور انکی مؤلفات بہت سے [illegible] ہیں [illegible] انکا [illegible] ایک عمدہ انکا اور
تعجب کرتے تھے اپنے جد شہید ثانی اور شہید اول اور علامہ اور انکے بہت پڑھنے سے علماء عامہ پر اور بہت تتبع کرنے انکی کتب عامہ کو فقہ و حدیث
و اصول دین اصول فقہ میں اور اکرام کرتے تھے انکی الفاظ سے اور کہتے تھے کہ سبب اس کا یہ ہے کہ [illegible] ان سب کو
صاحب لولوہ بعد نقل اس عبارت کے لکھتے ہیں کہ خدا جزائے خیر دے ان بزرگوار کو اس میں جیسا ذکر کیا [illegible] ان
قصد [illegible] اور جو کچھ ذکر کیا وہ حق ہے اور یہی ہے اگرچہ [illegible] کہ کم ہوا [illegible] اور اسلئے کہ اخبار
مستفیضہ ہیں ائمہ اطہار سے [illegible] انکی صحبت میں [illegible] اور حاضر ہوتے [illegible] انکے علوم احادیث میں
تعلیق ثانیاً اسلئے کہ [illegible] کتاب [illegible] ضلالت [illegible]
[illegible] اصل [illegible] جیسا کہ اخبار مستفیضہ [illegible] اہلبیت سے [illegible] لیکن ثالثاً اسلئے کہ مترتب ہوا اس
[illegible] داخل کیا ان اصول کو [illegible] اصول فقہ کہتے ہیں [illegible] ان لوگوں کی باوجود اسکے نہیں ہے کوئی
حاجت [illegible] اخبار اہلبیت علیہم السلام میں [illegible] حضرات [illegible] احکام شرع [illegible] ذکر فرمایا
انکے اصول کو اگرچہ اصل صحیح [illegible] العلیا بعد ذکر اس عبارت کے لکھتے ہیں کہ شروع امر میں جگہ توقف

شیخ زین الدین کی بیان کی تو بھی اعتماد و اعتقاد انکی فقاہت و ثقاہت و فہم و ذکا پر تھا لیکن ان کلمات اونسے ظاہر ہوا کہ انکو بھی صاحب صداقی کو چنداں فہم نتھا پھر جواب یا ہی ان تینوں امر کا جسکا ملخص یہ ہے لکھتے ہیں یہ جواب امر اول کا یہ ہے کہ مراد ان اخبار سے جو ممانعت مجالست میں ہیں اسوقت ہے جب کہ کوئی خلل اعتقاد میں خیال ہو ہو اور اگر از راہ تقیہ و دفع شر ہو تو اسوقت مجالست لازم ہے جیسا کہ ائمہ ہدی علیہم السلام نے مخالفین سے مجالست کی ہے اور اکثر انکی کتب کا درس لینا اور رجوع کرنا بھی اسی طرح ہے کہ انسان مطلع ہو انکی ادلہ پر اور رد و جواب انکا دیوے اور یہی جواب پایا جائیگا وجہ دعم سے جیسا کہ فقہا نے اسی کتاب اکتساب جوہر میں استثناء کی ہے حفظ کتب ضلال کو جب بغرض الزام اتمام حجت ہو اور جواب دلیل سوم کا یہ ہے کہ اعتراض اس میں بسبب انکے غباوت کے ہے اسلیے کہ اصول کے لیے بناء الفاظ کی ہی عرض میں ممکن نہیں ہے تقیہ بحث اس سے نکرے پھر بحث اجماع و دلیل عقل وغیرہ کو بیان کرکے لکھتے ہیں لیکن قطعیت اخبار کی جیسا اخباریین ادعا کرتے ہیں پس وہ غلط صرف ہے باوجود تعارض اخبار کے اور عروض وجوہ احتمال و خفاء قرائن حال و مقال کی جہت ادعاے اعصار کی اور قول صاحب وسائل کا کہ محمدین ثلثہ نے شہادت دی ہے کہ وہ اخبار جو کتب اربعہ میں ہیں حجت ہیں درمیان ہمارے اور درمیان خدا کے یہ کلام عقل سے دور ہے اسلیے کہ محمدین نے اپنی عمل کیلیے فرمایا اور یہ دوسرے سے تعلق نہیں رکھتا اور نہ یہ بھی کہا ہے وہ فتاوی جو میں نے دیے ہیں وہ میرے لیے اور جو امیر ہیں میرے مقلد کیلیے حجت ہیں اور سوا اسکی روایات محمدین ثلثہ باہم یکدیگر مختلف ہیں اگر اخباریین کہیں کہ رجوع کرو اخبار علاجیہ کی طرف تو وہ بھی باہم متعارض ہیں اور بعض میں موافق قرآن کو مقدم رکھا ہے اور دوسرے میں مثلا مخالف عامہ کو پس ضرور ہوا کہ ظنون اجتہادی سے باہم جمع کریں بعد اس کے عمل کریں اور جو قسم اخبار میں اگر رکھتے ہو تو ہمسے بتاؤ والا ان مہملات و ہذیانات سے باز آؤ یا اسی حکم خدا نہیں سمجھ سکتا دیکھو ملا محمد امین کو کہ کسقدر اقوال علماء سے بیخبر اور یہ سمجھا کہ یہ تقسیم اخبار علامہ سے ہے نہیں بلکہ سید بن طاؤس کہ صاحب کرامات ہیں اور صدر اصحاب ائمہ علیہم السلام کو حسن کہتے ہیں

تقسیم کی ہے اور یہ اسیطرح محقق اول صاحب شرائع ذاوریہ لوگ طبقہ سابقہ میں تھے علاوہ اسکے اور خود حضرت امام
ہین صاف کرامات سے متابعت انکی کی ہے پس دیکھو کہ یہ شخص باوجود اسکے کہ کچھ خبر نہین رکھتا کسقدر اغلاط انکی
تقلید میں جاری ہوئی ہین الی آخر الهفوات واقول ایسا ہین سکتے نہیں کہ وقت ضرورت بخوف جان و آبرو عمل حال ہو جاتا ہے
لیکن کلام اس حالت میں ہے کہ جب اجتناب کر سکتا ہو اور پھر ایسی حالت میں ڈالے کہ ضرورت تقیہ کی پڑے اور شیخ
شیخ بحرانی رحمہما اللہ کا یہی مقصود ہے کہ علامہ وغیرہ اگر مخالفین سے علوم مثل تفسیر حاصل نہ کرتے تو ممکن تھا
بہت سی حفاظت یہ غرض الزام ان کی کوئی مضایقہ نہین مگر کلام اس میں ہے جب امر باعث پیروی کا ہو جیسا ان کتب
بزرگوار کا ایسا ہی ہے غرض ان لوگون کی صحیح تھی مگر اور لوگون کے لیے یہ فعل باعث وہم ہوا اور اسی وجہ سے یارون
جناب رحمہ کو جناب صادق علیہ السلام عموما صحبت مخالفین سے منع کرتے تھے جیسا بحار الانوار جلد اول باب ترویہ العامۃ من اخبار الرسول
وان الصحیح منہا فی الکتب عنہم والنہی عن الرجوع الی اخبار المخالفین میں ہے کہا انھون نے اس جناب سے کہ ہم آتے ہین پاس ان
مخالفین کے پس سنتے ہین حدیث انکی تو ہوتی ہے حجت ہمارے اوپر حضرت نے فرمایا لا تاتہم ولا تسمع منہم
لعنہم اللہ ولعن مللہم المشرکۃ یعنی جا پاس انکے اور نہ سن حدیث انکی خدا بیزاری کرے انسے
اور بیزاری کرے انکی ملتون سے اور حرمت بحالت اضطرار و تقیہ کی یارون کو تھی اس وجہ سے منع فرمایا باوجود
اسکے کہ وہ بغرض الزام وغیرہ ان لوگون کی حدیث اخذ کرتے تھے وغیرہ وہ زمانہ شدت تقیہ کا تھا اور اگر حضرت کسی
راہ سے انکا جانا درست سمجھتے تو منع نفرماتے پس کیونکر درست ہے کی پیروی انکی کتب دینیہ میں ہر چند جزوی ہو اور باب تحریم
المجالسۃ لاہل المعاصی وسائل میں متعدد حدیثین اس باب میں لکھی ہین منجملہ انکے ہے فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ جو
شخص بیٹھے پاس ایسے کے جو ہمارا عیب کرے یا مدح کرے ہمارے دشمن کی یا میل کرے ہمسے بیگانہ کرنے والے یا بیگانہ کرے ہمسے ملنے
والے کو یا محبت کرے ہمارے دشمن سے یا عداوت کرے ہمارے دوست سے تو اسنے کفر کیا خدا تعالی کا اور فرمایا جناب سید
الساجدین علیہ السلام نے کہ نہین ہے سزاوار کہ بیٹھے جسکے پاس جی چاہے اسلیے کہ خدا فرماتا ہے اذا رایت الذین
یخوضون فی ایاتنا فاعرض عنہم حتی یخوضوا فی حدیث غیرہ واما ینسینک
الشیطان فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظالمین جب دیکھے تو ان لوگون کو جو جھگڑتے
ہین ہماری آیات میں تو انسے کنارہ کر تا انکہ بحث کرین وہ کسی اور کلام میں اور اگر بھلا دیوے تجھے شیطان تو نہ بیٹھ

بعد یا دآوری کے ساتھ گروہ ظالمین کے اور فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے جو شخص ایمان خدا و آخرت کا لایا ہی پس بھائی چارہ کرے کسی کا فر سے اور نہ مخالطت کرے کسی فاجر سے اور جو شخص بھائی چارہ کرے کسی فاجر سے یا مخالطت کرے کسی فاجر سے تو وہ بھی فاجر و کافر ہوگا لیکن جو صاحب قصص العلما نے لکھا کہ تعارض بین الاحادیث دلیل عدم قطعیت ہے و احادیث عقلی صحیحہ میں بھی تعارض ہوا کرتا ہی وجود اس قول باطل کے کہ تعارض دلیل عدم قطعیت نہیں ہوسکتا بعد اسکے کہ بحار باب علل اختلاف الاخبار میں چند حدیثیں مضمون کی ہیں کہ تمہارے درمیان میں اختلاف ڈالا ہے اگر تم ایک امر پر مجتمع ہوتے تو گردنیں تمہاری ماری جاتیں اور بعد اسکے آیات قرآن میں بھی تعارض موجود ہیں اور ائمہ علیہم السلام نے انھیں حل کیا ہی پس جیسے قرآن کی آیات میں تم جواب دیتے ہو وہی جواب اخبار احاد کی بابت میں ہے لیکن یہ قول صاحب قصص العلما کا کہ شہادت محمدین ثلثہ کی کہ یہ اخبار حجت ہیں انکے نزدیک پس اپنے لیے فرمایا اور دوسرے کو تعلق اسکو نہیں ہے انتہا کا سخیف ہی اسلیے کہ مدار اصول و فروع کا ہر زمانہ میں اخبار پر ہے اور وہ لوگ یقیناً صادق القول اور انکے قول کو ذی اعتبار سمجھتا انکی تکذیب ہے اور مقتضے انکا یہ تھا کہ یہ اخبار صحیح ہیں اس لیے کہ ہمارے نزدیک حجت ہیں اور کلام تصدیق سے انکی اس باب میں لازم آتا ہی کہ انکی و انکے امثال کی تصدیق واجب ہے جرح و تعدیل اور بھی غیر مسلم ہو سکے کہ ان دونوں میں فرق نہیں ہے لیکن مثال فتوے کی جو دی تو فتوے اگر حجت ہے تو وہ اسی کے لیے ہے جو اسکا معتقد ہو ہم سمجھ نہیں سکتے پھر مدار تجدید ہی کی حجت ہے ہر شخص نے اسکو ہر شخص پر اور اگر مراد انکی اس فتوے سے ہے جو بلا نص معصوم ہے تو وہ نزد ہر کہ حجت نہیں پس مثال اسکی احادیث کتب اربعہ کی باطل ہے اور فتوے کسی وقت میں ناقابل عمل ہو جاتا ہے اور حدیث معارض سے خالی ہی تو حالت اسکی نہیں بدلتی کسی حال میں اور اختلافات فتاوے میں بھی جو ہوتے ہیں تو وجہ اختلاف احادیث فرمایا ہی معصوم نے کہ وہ حدیث مختلف ہے جسے ثقات بیان کریں از راہ تسلیم کے جس پر چاہے عمل کرے اور کلینی رحمۃ اللہ نے آکا فی میں لیکن نسبت جہل کی طرف مولانا محمد امین استر آبادی رحمۃ اللہ کی اس امر میں کہ انھوں نے تقسیم احادیث علامہ کی طرف منسوب کیا ہی باوجودیکہ قبل انکے سید بن طاؤس صاحب کرامات نے کیا جنھوں نے کلام معصوم کو سنا تھا پس اعتراض آپکا نے محض علامہ علیہ الرحمہ کی طرف نسبت نہیں دی بلکہ اصل عبارت انکی فوائد مدنیہ سے یوں منقول ہے ان الاقسام الاربعۃ ذکرھا احدثہ العلامۃ الحلی ومن وافقہ خلافا للمتقدمین الامامیۃ اصحاب الائمہ وھو امران احدھما تقسیم الاحادیث کتبنا الی اقسام اربعۃ اور تیسری جو جا

علیہ الرحمہ کو مقدم کیا ہے وہ اس وجہ سے ہے کہ اُن جناب نے اُن دونوں سے زیادہ اُن تقوی احمد کی اُن شہید کی لیکن بایں ہمہ صاحب قصص العلما
نسبت جہل کی اُن بزرگوار کی طرف دیتے ہیں جنکو مولانا محمد باقر مجلسی رحمہ اللہ تعالیٰ نے تعظیم کے ساتھ ذکر فرمایا ہے اور اپنی جہل کو خود
نہیں سمجھے کہ تقسیم احادیث کی نسبت ان ابن طاؤس کی طرف دیتے ہیں جو صاحب کرامات اور جنھوں نے کلام حسن تمام صحیح کو بیان کیا تھا
اور وہ علی بن طاؤس صاحب اقبال وغیرہ ہیں اور جنھوں نے تقسیم احادیث کی وہ بھائی انکے احمد بن طاؤس ہیں جلیس انکی حال ان
کا نہ اچھی تحقیق کیے طرف نسبت اسکی اور جہل ان کی ثابت ہے اور عمدہ وجہ ان کی بہت سے مقامات قصص العلما میں ایسے ہی جہل کمال
کم فہمی اسکی مصنف کی ظاہر ہوتی ہے منجملہ انکی یہ ہے کہ شیخ علی بن شیخ محمد کے حال میں جلیس کرامتیں انکی لکھی ہیں جنمیں
ایک یہ بھی کرامت ہے نہیں ہو سکتی الا بعض اسی طرح سے امور سہو غلط و نیز تعصبات شدیدہ کی تحدیدیں سے مقامات
مختلفہ پر انسے صادر ہوئی ہیں اور صادر ہونا ایسے امور کا کچھ بعید نہیں ہے اسلیے کہ خود وہ اپنے حال میں لکھتے ہیں کہ جملہ
عمر اسے ہیں کہ ایام طفولیت میں میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت صاحب الامر عجل اللہ فرجہ نے پہلو میں سے میرے
جسکو میں نے بنا لیا ہے ایک ٹکڑا [illegible] کیا بعد اسکے کہ میں اب علیہ رفائز ہوا اس خواب کی تعبیر کہی کہ قتل
تعبیر کنندہ کا عمر طویل سے مع فاضلہ الامام عصر [illegible] انتہی اس سے جو شخص شبیہ مقتول خضر ہو اسکو کسی امر میں مناسبت اسکی
چاہیے ہے چنانچہ قول سخیفہ میں ہو اور چونکہ یہ قتل خواب میں تھا البتہ کلیتہً باعث سلب ان مقتول نہیں ہو تا الحال اصل سب بات جملہ معترضہ
تھی اصل مقصود و ذکر زین الدین شہید ثانی رحمہ اللہ ہے اور حالات ان جناب کی سابق میں بیان ہو چکی ہیں لیکن کرامت ان
جناب کی پس صاحب قصص العلما نے رسالہ ابن عودی سے نقل کرتے ہیں کہ شہید ثانی نے خود انکو خبر دی کہا
کہ ایک بار میں بلد مصر میں تھا اور مسجد جامع میں واسطے زیارت انبیا کے جو غار میں مدفون ہیں تنہا گیا اور دروازہ کو مقفل پایا اور
مسجد میں کوئی نہ تھا پس ہاتھ قفل میں ڈالکر کھینچا تو دروازہ کھل گیا پس غار میں اُتر کر نماز و دعا میں مصروف ہوا اور ایسا اقبال قلب
حاصل ہوا کہ قافلہ کی روانگی کو بھول گیا پھر شہر میں آیا اور قافلہ کا حال پوچھا معلوم ہوا کہ قافلہ روانہ ہو گیا پس میں متحیر ہوا اور
قافلہ کی طرف چلا مگر تھک گیا اس سے مضیق میں تھا کہ ایک شخص استر پر سوار آیا اور جب نزدیک پہونچا تو کہا مجھ سے کہ سوار ہو
پیچھے میرے جب میں سوار ہوا تو مثل برق کے وہ چلا اور تھوڑی دیر میں قافلہ سے ملا دیا اور اُتار دیا اور کہا کہ اپنے رفقا سے ملو اور میں
بھی قافلہ میں داخل ہوا پھر میں نے بہت چاہا کہ اسکو دیکھوں مگر نہ دیکھا اور نہ قبل اسکے کبھی دیکھا تھا [illegible] کہتا ہے
کہ محمد بن علی [illegible] حسین [illegible] اس حکایت [illegible] جناب صاحب الامر علیہ السلام [illegible]

لکھا ہوا ور قصص العلما میں مولا ابن ہدی جو شاگرد شہید ثانی کے تھے نقل کرتے ہیں کہ اُس جناب نے مصر میں جناب
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کو خواب میں دیکھا کہ شہید سے کچھ وعدہ حضرت نے کیا تھا لیکن حضرت اُس خواب کی تعبیر یاد نہیں
رہی تھی کہ شیخ علی ابن محمد ابن حسین ابن محمد ابن الحسن العاملی حواشی در منثور میں لکھا ہے کہ میں اُس سے جسکا وثوق رکھتا ہوں کہ
شہید ثانی نے خواب میں دیکھا کہ بہشت میں سیر کرتے ہیں ایک مکان میں پہونچے جسمیں بہت سی کرسیاں رکھی ہیں جنپر علمای مشہورین
بیٹھے ہوئے ہیں اور بیچ میں ایک کرسی شہید اول کی ہے اور ایک کرسی خالی ہے اور کوئی اُسپر نہیں بیٹھا ہے میں نے پوچھا کہ یہ کرسی کسکی ہے جواب پایا
کہ یہ کرسی تمہاری ہے پس شہید ثانی نے سمجھا کہ انکو سعادت شہادت نصیب ہوگی پس شہید اول کی تالیفات میں تتبع کرنے لگے اور حاشیہ
روضہ لکھنے لگے شیخ بہاء الدین اپنے پدر سے نقل کرتے ہیں کہ وہ ایکدن شہید ثانی کے پاس گئے اور انکو متفکر پایا سبب تفکر کا پوچھا
تو فرمایا کہ اے بھائی میں گمان کرتا ہوں کہ ثانی شہید میں ہونگا اسلیے کہ میں نے شب گذشتہ خواب میں دیکھا کہ سید مرتضی علم الہدی نے ذکر
علمای امامیہ کی ضیافت کی ہے ایک مکان میں جب میں گیا تو سید مرتضی کھڑے ہوئے اور مرحبا کہا پھر کہا کہ تم پہلوی شیخ شہید میں بیٹھو پس میں
پہلوی انکے بیٹھا پس جب مجلس برخواست ہوئی تو خواب سے میں بیدار ہوا اور یہ خواب دلالت کرتا ہے کہ میں بھی شہید ہونگا اور بطریق
دیگر منقول ہے کہ وہ بزرگوار اپنی قتلگاہ میں ایکمرتبہ گئے اور ساتھ انکے والد شیخ بہائی تھے پس جبکہ اُس مقام کو دیکھا تو رنگ
انکا متغیر ہوگیا اور کہا کہ اس مقام پر ایک بڑے شخص کا خون گرایا جائیگا پس چند روز کے بعد ظاہر ہوا کہ وہ بزرگوار خود وہی
تھے اور از آنجملہ حال شہادت میں اُس بزرگوار کے ہے کہ جب قتل کیا اور سر اُس بزرگوار کا جدا کیا تو وہاں ایک گروہ ترکمانکا
تھا پس دیکھا انھوں نے اُس شب کو انوار کو کہ نازل ہوتے ہیں آسمان سے اُس جسد مطہر پر پس دفن کیا اُس بزرگوار کو اور بنایا ایک
قبہ اُن پر اور روضات الجنات میں مقامات سید نعمت اللہ جزائری رحمۃ اللہ سے نقل کیا ہے کہ قبہ تھا اطراف اُس حصن
اُس بزرگوار کی وہ شخص جو انکی حالت سے واقف تھا اللہ اللہ لیکن ایک قبہ اُن پر بنا دیا ہے جبکہ روضات میں لکھتے ہیں کہ بعض مورخین
ہیں کہ جس وقت وہ جناب قتل ہوا اسی شب کو لوگوں نے جسم شریف سے ایک نور آسمان تک دیکھا اور سینہ پر اُس جناب کے رقعہ تھا جسمیں
لکھا تھا ربی انی مغلوب فانتصر اور دوسری جانب اُسکی تھا ان کنت عبدی فاصطبر اور یہ نہیں بعید ہے ایسے
مرد جلیل سے اور قصص العلماء میں رسالہ محمد بن حسن عودی جو شاگرد شہید ثانی کے تھے ایک طبیب سے نقل لکھا ہے جسمیں
مذکور ہے کہ دیکھا کہ وہ آنحضرت ہو رہے ہیں تا آنکہ ایک طبیب لشکر کے پاس پہونچے تو میں نے پوچھا کہ یہ لوگ کیسے لوگ
ہیں کہا کہ یہ جمعیت شیخ زین الدین کی ہے پس میں نے پوچھا کہ اس وقت وہ کہاں ہیں لوگوں نے کہا کہ وہ اسجگہ ہیں جسکو خدا نے منجبیر

خطا کی ہے پس میں نے کہا کہ وہ جراحات کہ انکے بدن میں تھے مندمل ہو گئے یا نہیں کہا نہیں لیکن سب زخم مندمل ہو گئے مگر ایک زخم
باقی ہے وہ زخم کا جو قتل کے وقت لگا تھا وہ نشان کی طرح ہے اور وہ ایک علامت ہے جو باقی رہی پس میں نے کہا کہ پاس شہید ثانی
کے کون لوگ ہیں کہا کہ انکے رفقا انکے پاس ہیں اور چند لوگ ہیں کہ نام مخصوص ان لوگوں نے لیے مثل شیخ محمد و سید علی
و شیخ بہاء الدین اور ایک جماعت کہ نام انکا یاد نہیں پھر بعد اسکے امام موسی کاظم و امام رضا علیہما السلام کے
کہتے ہیں کہ اسی حال میں سید علی مذکور آئے دونوں نے انکا استقبال کیا پھر میں نے شہید ثانی اور انکے رفقا کا حال
پوچھا سید علی نے فرمایا کہ وہ سب مع خیر ہیں الی آخر الرویا الصادقہ وجھم مولانا احمد اردبیلی رحمہ اللہ
اکمل الآل ہیں کہ تھے وہ عالم فاضل مدقق عابد ثقہ متورع جلیل القدر عظیم الشان معاصر شیخ بہائی کے ذکر
کیا ہے انکا سید مصطفی نے کتاب رجال میں اور کہا ہے کہ امر انکا جلالت و ثقہ و امانت میں مشہور تر ہے اس سے کہ ذکر کیا جاے
متکلم فقیہ عظیم الشان جلیل القدر رفیع المنزلہ اورع اہل زمان و اعبد اور اتقی تر انکے اور مولا محمد باقر
مجلسی علیہ الرحمہ اول بحار ضمن توثیق کتب میں فرماتے ہیں کہ محقق اردبیلی ورع و تقوی و زہد و فضل میں انتہا کو پہونچے
تھے اور ہم نے نہیں سنا ہے مثل انکا متقدمین میں متاخرین میں جنا جمع کیے درمیان انکے اور درمیان ائمہ طاہرین کے اور کتب
انکی نہایت مدقق و تحقیق میں ہیں صاحب لؤلؤہ لکھتے ہیں کہ تھے عالم عامل محقق مدقق زاہد عابد متورع نہیں سنا
گیا مثل انکا زہد و ورع میں بہت سی انکی کرامتیں ہیں تمام انکیا فرمایا کہ تھے رحمہ اللہ مجتہد صرف مثل علامہ وغیرہ کے عطر اللہ مرقدہم
کرامت آنجناب کی انوار نعمانیہ نور حقیقۃ دین الامامیہ میں بعد ذکر بعض فضائل مولانا مقدس اردبیلی کے لکھتے ہیں
کہ آنجناب سال گرانی میں اپنے مال کو فقرا پر تقسیم کرتے تھے اور ایک حصہ اپنے لیے رکھتے تھے ایک سال گرانی میں ایسا ہی کیا
زوجہ انکی بہت غضبناک ہوئیں اور کہا کہ مثل اس سال کی ہماری اولاد کو تم نے ایسے حال میں چھوڑ دیا کہ بھیک مانگیں پس وہ
جناب زوجہ کو چھوڑ کر مسجد کوفہ میں بغرض اعتکاف آئے پس دوسرے روز ایک شخص دراز گوش بار کر کے گندم صاف اور عمدہ آٹا
لیکر آیا اور کہا کہ یہ صاحب خانہ نے تمھارے پاس بھیجا ہے اور وہ مسجد کوفہ میں معتکف ہیں جب مولانا اردبیلی گھر واپس آئے
تو زوجہ نے انکو کہا کہ وہ طعام جسکو تم نے اعرابی کے ذریعہ سے بھیجا نہایت عمدہ تھا پس جناب نے شکر کیا اور انکا اس واقعہ
کی خبر نہ تھی اور کتاب ... لکھتے ہیں کہ خبر دی مجھکو ثقہ صالح ذی علم و عمل میں مولانا اردبیلی کا ایک شاگرد
تھا جسکا نام میر فضل اللہ تھا اور ایسا ہی صاحب الجنات میں ذکر کیا ہے و دیگر انوار نعمانیہ میں ہے کہ نام انکا امیر علام تھا اور ایسا ہی

نقل کیا ہی منتہی الآمال مین نقلاً عن انوار النعمانیہ و نیز نجم ثاقب مین ولی ورع وہ مرد فاضل و متورع تھے پس وہ نقل کرتے ہین کہ میرا
ایک حجرہ تھا مدرسہ مین جو محیط قبہ شریفہ سے ہی پس مین مطالعہ سے فارغ ہوا اور بہت شب گذر چکی تھی پس مین حجرہ سے باہر آیا اور
دیکھتا تھا اطراف روضہ کو اور وہ شب بہت تاریک تھی پس ایک شخص کو دیکھا کہ روضۂ اقدس کیطرف سامنے رخ کیے چلا آتا ہی پس
مین نے دل مین خیال کیا کہ شاید یہ چور ہے جو آیا ہی کہ کوئی قندیل لیجاوے پس مین اپنی جگہ سے نیچے اُترا اور اُسکی قریب گیا اور وہ
مجھے نہین دیکھتا تھا پس گیا نزدیک دروازہ حرم کے اور کھڑا ہوا پس مین نے دیکھا کہ قفل گر پڑا اور دروازہ کھل گیا اور اسی طرح
دروازہ دوم و سوم بھی کھل گیا اور وہ مشرف زیارت قبر اقدس سے ہوا اور سلام کیا اور جواب سلام قبر اقدس سے آیا پس
مین نے پہچانی آواز انکی کہ امام علیہ السلام سے کلام کرتے ہین کسی مسئلہ علمیہ مین پھر وہ شہر سے نکلے اور متوجہ ہوئے طرف مسجد کوفہ کی اور
مین بھی پیچھے انکے چلا اور وہ مجھے نہ دیکھتے تھے پس جب محراب مسجد کے پاس پہونچے تو دیکھا مین نے کہ ایک دوسرے شخص سے مسئلہ مین کلام
کرتے ہین پھر واپس چلے تو مین مخفی پیچھے چلا پس جبکہ دروازہ شہر کے پاس پہونچے تو صبح طالع ہوئی اور مین نے اپنے تئین ظاہر کیا
اور کہا کہ ای مولانا مین شروع سے آخر تک برابر آپکے ساتھ تھا پس بتائیے کہ شخص اول کون تھا جس سے قبہ مین آپنے باتین
کین تھین اور شخص دوم کون تھا جس سے مسجد کوفہ مین آپنے باتین کین تھین پس عہد و میثاق مجھسے لیا کہ مین اس راز کو کسی پر ظاہر
نہ کرون جب تک کہ وہ انتقال نہ کرین پھر کہا کہ ای فرزند بعض مسائل مجھپر مشتبہ ہوجاتے ہین تو اکثر مین شب کو پاس قبر امیر المومنین
علیہ السلام کے جاتا ہون اور حضرت سے کلام کرتا ہون اور اُس مسئلہ مین جواب سنتا ہون اور اس شب مین حضرت نے جواب
اُسکا حوالہ کیا ہمارے مولا صاحب الزمان علیہ السلام پر اور فرمایا کہ فرزند ہمارا مہدی اس شب مین مسجد کوفہ مین ہی پس جاؤ تو
پاس اُسکے اور پوچھو اس مسئلہ کو اور وہ شخص وہی مہدی علیہ السلام تھے پھر سید نعمۃ اللہ جزائری فرماتے ہین کہ یہ مختصر حال اُس
جناب کا ہی پس ذکر احوال باقیہ کو اسی جناب کے اور جناب سفیر وہم تجار باب فی ذکر من رآہ فی الغیبۃ الکبری ہی قریب مین بنا
مین بھی کچھ اختلاف سے اس حکایت کو نقل کیا ہی سید میر علام سے اور کہتے ہین کہ جب مین قریب اُس شخص کے پہونچا تو پہچانا کہ وہ
میرے اُستاد فاضل عالم تقی زکی مولانا احمد اردبیلی ہین تو انکے کہتے ہین کہ پھر جب مسجد کوفہ سے پھرے اور اُنھون نے حال پوچھا
تو کہا مولانا اردبیلی نے کہ جب مین اصل مسئلہ مین تو سوال کیا حدا سے کہ امیر المومنین علیہ السلام سے مجھے جواب دین پس اسنا مین سنکے
کہ خبر آپکی اور ظاہر ہوئی کہ مسجد کوفہ مین جا اور پوچھ ہان قائم سے کہ وہ امام زمان تیرا ہی اور بعض صاحب ثقات مین
سید نعمۃ اللہ جزائری رحمہ اللہ سے نقل کیا ہی کہ مجھے خبر دی اُس شخص نے جسپر مین وثوق رکھتا ہون میرے اساتذہ سے کہ سید ابی احمد

اردبیلی عطر اللہ مضجعہ کا رتبہ تقویٰ و ورع میں انتہا کو پہونچا تھا اور وہ زبدۂ علمائے اعلام جنکو متبحرین میں شمار کرتے تھے
بیان کیا حال اُنکے فضل تلامذہ اور پرہیزگاری کا کہ وہ شب کو ضریح اقدس کے پاس جاکر مسائل مشتبہ کو امام سے پوچھتے تھے اور جواب
سنتے تھے اور کبھی حضرت حوالہ کرتے تھے مسائل کا مولانا صاحب الزمان پر جبکہ وہ جناب مسجد کوفہ میں ہوتے تھے اور استعلام مسائل
سے کہ فرمایا سید جزائری سید نعمت اللہ جزائری نے انوار النعمانیہ اور شرح صحیفہ کاملہ میں بعد ذکر بعض فضائل عالم متقی ملا احمد اردبیلی
رحمہ اللہ کی اسطرح کہ باوجود ان امور کے دیکھا اُنکو بعض مجتہدین نے خواب میں کہ وہ زیارت قبر امام کر کے بہت خوش نکلتے
ہیں پس اُنسے پوچھا کہ کونسا عمل اس رتبہ کا باعث ہوا ہے مجھے بھی بتاؤ کہ میں بھی اسکی مداومت کروں پس اُنھوں نے جواب
دیا کہ ای شیخ ان اعمال کو ہمارے صحیفوں میں تو نے دیکھا تھا اُن سب کو ہم نے بیکار پایا اور کسی کا کوئی خریدار نہیں تھا جز اس بات کے جسنے ہمیں نفع دیا
اور اس رتبہ میں پہونچایا جسے تم دیکھتے ہو وہ محبت اس صاحب قبر کی ہے یعنی جناب امیر المومنین علیہ السلام کی [illegible]
اور تو سابق میں معلوم کر چکا کہ جناب مولانا اردبیلی اصولی محض تھے اور کیسا شرف تھا ان بزرگوار کو جو خدا نے عطا فرمایا اور یہ
قول دلائل ہی کہ مقام شرف میں اصولی ہوں یا اخباری دونوں ایک حالت رکھتے ہیں اگر متورع و تارک دنیا ہوں

یازدہم مولانا سید محمد صاحب کتاب مدارک رحمہ اللہ امل الآمل میں ہے کہ تھے فاضل متبحر ماہر محقق
مدقق زاہد عابد متورع فقیہ محدث کامل جامع فنون و علوم جلیل القدر عظیم المنزلہ اور تھے شریک درس اپنے ماموں شیخ
حسن کے اور ہر ایک اقتدا کرتا تھا دوسرے کی نماز میں اور بہت عمدہ لکھا جو لکھا اپنی وقت تصنیف اور کثرت تحقیق میں
اور رد کیا اکثر اشیائے مشہورہ متاخرین کو اصول و فقہ میں جیسا کہ انکے ماموں شیخ حسن نے کیا اور صاحب لؤلؤہ لکھتے ہیں
کہ شیخ حسن و سید محمد کا فضل مشہور تر اس سے ہے کہ انکار کیا جائے لیکن یہ دونوں بزرگوار اخباریین پر شور و تنگ چلے ہیں
لیکن سید محمد صاحب مدارک پس اُنھوں نے رد کیا اکثر احادیث کو موثقات و ضعاف سے باصطلاح اپنے اور اُنکی کتابیں
مضطرب ہیں جیسا کہ مخفی نہیں ناظر کتب پر اُنکی **دوازدہم مولانا سید مہدی طباطبائی بحر
العلوم رحمہ اللہ** صاحب روضات محدث نیشاپوری یعنی میرزا محمد اخباری رحمہ اللہ کی رجال سے نقل کرتے
ہیں کہ تھے فقیہ محقق ثقہ متورع بے مثل اپنے زمانہ میں منتہی ہوئی ریاست امامیہ کی آخر عمر میں اُنکی طرف اور اتفاق
کیا انکی فقہ و عدالت پر گروہ شیعہ نے حاضر ہوا میں مجلس افادات میں اُنکی چند روز جب ہم مشہد نجف میں تھے
صاحب منتہی المقال بعد مدح بلیغ اس جناب کے لکھتے ہیں کہ باینہمہ کرامات ظاہرہ و آیات باہرہ ان بزرگوار سے

ظہور مین آئین وہ بہت مشہور ہین کہ ایک گروہ یہودان نجف گوارکی کرامات کو دیکھکر ایمان لائے کرامت اُن جناب کی
کہانتک کوئی بیان کرے منجملہ انکے یہ ہے کہ کتب رجالیہ مین انجناب کے والد بزرگوار نے خواب مین دیکھا کہ امام رضا علیہ السلام نے ایک شمع محمد بن
اسمعیل بن بزیع کے ذریعہ سے بھیجا اُن حضرت کے گھر بھیجا اور اُس شمع کو اُنکے بالاخانہ پر اُنھون نے روشن کیا پس روشنی اُسکی
ایسی بلند ہوئی کہ انتہا اُسکی معلوم نہ ہوتی تھی اور نظر اسکے دیکھنے سے خیرہ ہوتی تھی اور صاحب نجوم السماء لکھتے ہین
کہ میر محمود طباطبائی کہ برادر زادگان بحر العلوم سے ہین نے شرح درۂ نجفیہ مین بعد نقل عبارت صاحب منتہی المقال کے لکھتے
ہین کہ اون بزرگوار کی کرامات مشہورہ مشہور اور زبان زد ہر کوچک و بزرگ ہین منجملہ انکے بیان ثقات کی بعد وفات اُن بزرگوار
کے کھل جانا اقفال روضہ امیر المؤمنین کا اور جسنے اس واقعہ کو دیکھا تھا اُس سے بحر العلوم نے عہد لیا تھا کہ تا زمان
حیات میرے کسی سے نہ کہنا اور قریب اسکے حکایت سرداب ہے کہ اسکو مین نے مفصل بعض علمائے ثقات سے سنا کہ وہ دو
سے نقل کرتے تھے اور وہ معروف ہے اور منجملہ انکے یہ بھی ہے جو مشہور ہے کہ جناب آنجناب توجہ کرتے تھے اس روایت مین
جسمین اُنھون نے انتقال کیا بلکہ جسمین جناب حضرت اُس جناب کی کرتے تھے اور علوم اخذ کرتے تھے انتہی صاحب قصص
العلماء لکھتے ہین کہ مین نے ملا زین العابدین سے کہ نہایت صالح و زاہد تلامذہ بحر العلوم سے تھے سنا جب مین عتبات عالیات مین
تھا کہتے تھے کہ جب میرزائے قمی رحمہ اللہ زیارت سامرہ کو آئے تو ایک دن بحر العلوم کی ملاقات کو بھی آئے اور خلوت چاہی
مین نے بھی اٹھنا چاہا مگر چونکہ مجھکو بحر العلوم سے کمال اختصاص تھا مجھکو جانے نہ دیا پس جبکہ گفتگو ہوچکی تو میرزائے قمی نے بحر العلوم سے
کہا کہ مین چاہتا ہون کہ اپنے اسرار خفیہ سے کچھ بیان کیجئے پہلے تو بحر العلوم نے بہت انکار کیا مگر میرزا کے اصرار سے کہا کہ زیارت سے پہلے مین نے
خواب مین دیکھا کہ خدمت مین جناب صدیقہ کبریٰ فاطمہ زہرا علیہا السلام کے مشرف ہوا ہون جدہ معظمہ نے ایک کاسہ آش مجھکو کھلایا کہ
ہرگز مثل اسکا مین نے نہ کھایا تھا اور نہایت بالذت تھا اور نہ مثل اُسکا دیکھا تھا تا اینکہ بعد مدت کی زیارت خراسان سے
مشرف ہوا اور نیشاپور مین میزبان آش لایا جو اسی صفت کا تھا جسکو خواب مین مین نے دیکھا تھا مین نے میزبان سے پوچھا کہ اس
آش کا کیا نام ہے کہا کہ اس شہر مین اسکو آش فاطمہ کہتے ہین لیکن وہ آش کہ مین نے خواب مین اپنی جدہ فاطمہ کو دیکھا کہ فرماتی ہین
کہ تو چاہتا ہے کہ اپنے جد بزرگوار سے مشرف ہو مین نے کہا کہ ہان بہت دل چاہتا ہے پس صدیقہ کبریٰ مجھکو لیکر داخل مکان
ہوئین اور مین در خانہ پر کھڑا ہوا دیکھا کہ پیغمبر صدر خانہ مین اور امیر المؤمنین در خانہ کی بائین بیٹھے ہین پس مین نے سلام کیا پیغمبر
رسول نے فرمایا کہ بیٹھ مین نے خیال کیا کہ جہان بیٹھون گا بالاتر جائے امیر المؤمنین سے ہوگا پس اس خیال سے گوشہ مین بیٹھا جناب

رسولخدا نے دیکھکر تبسم فرمایا اور ارشاد کیا کہ اے فرزند خیال تیرا درست ہے پس جناب رسولخدا سے چند سوال مین نے کیے
اور جواب اسکا سنا منجملہ اسکے ایک یہ تھا کہ وہ سوال جسکا جواب کیا تھا بحر العلوم نے کہا کہ اسکو مین ظاہر نہ کرونگا ہر چند میرزا اصرار کرتے تھے
مگر وہ جناب اسکے اظہار مین انکار کرتے تھے اور یہ ملخص ہے عبارت قصص العلما کا جسکو اسی کتاب مین لکھا ہے کہ سید جواد عاملی
صاحب مفتاح الکرامہ نے شرح قواعد علامہ مین لکھا ہے اور وہ تلامذہ بحر العلوم سے تھے اور صاحب جواہر الکلام نے شروع تحصیل
مین تلمذ سید جواد کا کیا تھا پس وہ ذکر کرتے ہین کہ ایک شب کو مین نے دیکھا کہ ایک روز میرے استاد بحر العلوم نے در
صحن امیر المومنین کو کھولا اور بسمت حرم روانہ ہوئے اور مجھے نہ دیکھا مین بھی انکے پیچھے پیچھے چلا پس رواق باوجودیکہ
مقفل تھا انکے لیے کھل گیا اور وہان کنارہ حرم کیجانب روانہ ہوئے اور حرم بھی کھل گیا پس آنجناب نے جناب امیر المومنین
پر سلام کیا اور جواب سلام مرقد منور حضرت سے آیا پس مین خائف ہوا اور واپس آیا اور نیز سید جواد کہتے ہین کہ ایک
شب کو میرے استاد بحر العلوم دروازہ شہر نجف سے نکلے اور مین بھی پیچھے انکے چلا تا آنکہ داخل مسجد کوفہ ہوئے مین نے دیکھا
ہے کہ وہ جناب مقام صاحب الامر علیہ السلام مین گئے اور امام زمان سے گفتگو کی منجملہ انکے ایک مسئلہ حضرت سے پوچھا حضرت
نے فرمایا کہ احکام شرعیہ مین تم لوگ ادلہ ظاہرہ پر مامور ہو اور مامور احکام واقعیہ پر نہین ہو اور ایک دعا ایسے طور پر مین
سے کہا تا یکسانی کو کہا اور کہا کہ اسقدر سورہ پڑھو کہ آنے ہونگی پس موافق ارشاد کہا تا کہا یا کہ ناگاہ اسی قدر سورہ جسقدر
فرمایا تھا کمی و زیادتی آئی اور کہا تا کہ جب آپ رسے گئے اور دار السلام ذکر مین خواب کے لکھتے ہین جسکو والد بحر العلوم
نے شب ولادت انکی دیکھا تھا اور سابق مین بیان ہو چکا ہے فرماتے ہین کہ جو شخص کچھ حال کرامات سے اس جناب کے واقف ہے وہ
اس جواب کا جانیگا اور چونکہ یہ کتاب فن کرامات مین نہین ہے لہذا مین نے ذکر انکا نہین کیا لیکن بعض ان کرامات کو مین بیان کرتا ہون
جو ان ثقات سے مجھکو پہونچین ہین جنکے صدق و راستی کا مجھکو یقین ہے اور ان کثیرہ سے انتہی اور مین حاصل اسکا ملخصاً ترجمہ
کرتا ہون پس نقل کرتے ہین بالواسطہ ملا زین العابدین سلماسی سے جو خاص تلامذہ بحر العلوم سے تھے وہ کہتے ہین کہ ایک روز مین
مجلس بحر العلوم مشہد نجف مین تھا کہ محقق قمی صاحب قوانین آنجناب کی ملاقات کو آئے اور تخلیہ کرکے عجائب حالات بحر العلوم
کو پوچھنے لگے اور منجملہ سب سے زیادہ لوگون کے ہم تین شخص وہان رہ گئے تھے پس بحر العلوم نے فرمایا کہ مین شب گذشتہ یا دو شب قبل و تردید
راوی سے ہے مسجد کوفہ مین گیا تھا واسطے ادائے نماز نافلہ کے پس جب مسجد سے باہر آیا تو میرے تئین شوق مسجد سہلہ جانیکا پیدا ہوا پس
خیال اپنا اس طرف سے مین نے پھیرا خوف سے کہ شاید نجف مین قبل از طلوع صبح نہ پہونچون اور قلب کو میلان تھا پس اسی حالت تردد مین

ایک موج اچھلی وغبار ظاہر ہوا اور تھوڑی دیر میں اسکی حرکت سے مسجد بھر گیا میں جو پہنچا پیش محل مسجد ہوا تو دیکھا کہ خالی ہو گیا ہے اور
مگر ایک شخص جلیل مشغول مناجات ہیں ایسے کلمات سے جو قلب کو منقلب اور چشم کو گریان کرتے ہیں حالت میری متغیر ہو گئی
اور زانو کانپنے لگے اور آنسو جاری ہو گئے ان کلمات کو سنکر جنھیں میرے کانوں نے نہ سنا تھا اور میری آنکھوں نے نہ دیکھا تھا ادعیہ
ماثورہ میں پس میں نے سمجھا کہ مناجات کنندہ انشا کر رہا ہے ان کلمات کو نہ یہ کہ انسے حفظ کیے ہوئے پڑھتا ہو پس میں ٹھہر گیا اور ان
کلمات کو خوب سننے لگا اور متلذذ تھا تا انکہ مناجات سے فارغ ہوا پس متوجہ ہوا میری طرف اور زبان فارسی میں کہا کہ مہدی
پس چند قدم میں آگے بڑھا اور ٹھہر گیا پھر فرمایا کہ آگے آؤ اور فرمایا کہ ادب تعمیل حکم میں ہے پس میں آگے بڑھا اسقدر کہ میرا ہاتھ جناب
تک اور ہاتھ اُن جناب کا مجھ تک پہونچا اور تکلم فرمایا ایک کلمہ سے مولی سلما کہتے ہیں کہ جب کلام سید کا یہاں تک پہونچا تو خاموش
ہو گئے ہر چند جناب میرزا نے دوبارہ پوچھا اس کلام کو مگر سید نے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ یہ اسرار مخفیہ سے ہے کتمان کہ جیسے میں لانا
سلما مذکور سے بھی بالواسطہ منقول ہے کہ میں اکثر حاضر تھا مجلس افادہ بحر العلوم میں کہ ایک شخص نے امکان رویت امام
عصر کو زمان غیبت کبری میں پوچھا اور ہاتھ میں سید کی قلیان تھا اور مشغول اسکے پینے میں تھے پس ساکت ہوئے اور سر جھکا
اور اپنے نفس سے مخاطب ہو کر آہستہ کہا اور میں نے بھی سنا کہ کیا کہوں اسکے جواب میں حال آنکہ اُن جناب نے مجھے سینے سے
لگایا تو نیز وارد ہے خبر میں تکذیب مدعی رویت کی غیبت میں اور اس کلام کو مکرر کہا پھر جواب سائل میں فرمایا کہ اخبار اہل
عصمت میں وارد ہے تکذیب اسکی جو ادعا رویت امام کرے اور انھیں کلموں پر قناعت کی بیان کیا بعد
میرزا ہم بعد ذکر اس حدیث کی جسمین مدعی رویت کی تکذیب ہے فرماتے ہیں کہ شاید یہ محمول ہے اس شخص پر جو ادعا رویت
کرے ساتھ نیابت اور اخبار پہونچانے کے حضرت کی جانب سے مثل سفرا کی تا کہ منافی نہو ان اخبار سے جو دیکھنے والوں کے
بیان میں گذر چکی اور آتے ہیں اُسکی بیان میں جسنے حضرت کو دیکھا ہے انتہی اور علاوہ اسکے نجم ثاقب میں مولانا
حسین نوری اعلی اللہ مقامہ نے اور وجوہ بھی لکھی ہیں جو زیادہ ہے اسکی طرف رجوع کرے پھر اسی کتاب میں اسی
سند سے ہے کہ میں حرم عسکریین میں نماز جماعت سید بحر العلوم کے ساتھ پڑھتا تھا جب ارادہ کیا رکعت دوم میں بعد تشہد کے
اٹھنے کا تو کچھ توقف کر کے اٹھے بعد فراغ ہم سب نے تعجب کیا اور کسی کو جرات اُس توقف کی وجہ پوچھنے کی نہوئی انکے
ہم لوگ گھر تشریف لائے اور خوان طعام حاضر ہوا پس میں نے کہا کہ یہ لوگ چاہتے ہیں کہ وجہ توقف کی نماز میں معلوم
کریں فرمایا کہ حجت علیہ السلام داخل ہوئے روضہ میں بغرض سلام کے اپنے پدر بزرگوار پر پس میری حالت ہوئی مشاہدہ جمال

آنحضرت کے جسکو تم لوگون نے دیکھا تا آنکہ وہ خواب وضعیف ہی بازار پر بیٹھ کر گیا تھا کہ کو تمہین ہے مولی اسلمائی ناظر و جناب
سید حبیب بشہ جناب مجاور بلکہ متعلمہ مین تھے نقل کی ہے اور شخص اسکا یہ کہتا ہے کہ ایک رات مین فکر خرج کی سید شفتی ساکت ہو
کر پاس سید شفتی کے خیال انکے پاس مین قلیان حاضر کیا ناگاہ ایک شخص نے دروازہ کھٹکھٹایا پس سید بشدت مضطرب ہوئے
اور مجھسے کہا کہ قلیان کو یہان سے باہر لیجاؤ اور خود جلدی ہی جاکر دروازہ کھولا پس ایک شخص جلیل ہیئت اعراب داخل
ہوا اور بیٹھا اور سید نہایت ذلت وخواری سے پاس اسکے بیٹھے اور مجھکو اشارہ کیا کہ قلیان نزدیک نہ لانا پس تھوڑی
دیر تک باتین کیا کیے پھر وہ شخص اٹھا اور سید بھی جلدی سے اٹھے اور دروازہ کو کھولا اور ہاتھ اس شخص کا چوما اور اسکو
اونٹ پر سوار کیا جو دروازہ پر تھا اور وہ شخص چلا گیا پس سید بارنگ متغیر واپس آئے اور مجھے ایک نوشتہ دیا اور
کہا کہ اسکو فلان صراف کے پاس لیجاؤ جو کوہ صفا مین بیٹھتا ہے اور لو اس سے جو اس کاغذ مین لکھا ہے پس مین اس نوشتہ کو
لیکر گیا اور اس شخص کو دیا اسنے دیکھکر اسے بوسہ دیا اور کہا کہ چند حمال لاؤ پس مین چار حمال لیگیا اور روپیون
کو حمالون پر بار کرکے لایا پس ایک دن پھر مین اس صراف کے پاس گیا تا کہ اس سے پوچھون کہ یہ نوشتہ کسکا تھا پس کسی
صراف کو دیکھا نہ دکان کو پس بعض ان لوگون سے پوچھا جو وہان موجود تھے حال صراف کو پس اسنے کہا کہ کبھی مین نے
یہان صراف کو نہین دیکھا بلکہ یہان فلان شخص بیٹھتا ہے پس مین سمجھا کہ یہ اسرار ملک علام سے تھا کتاب ملیہ کو
مین تحفۃ الزائرین العابدین سے لکھا ہے کہ جب مرض سید بحر العلوم کا جسمین وفات پائی شدید ہوا تو فرمایا ہمسے کہ مین
چاہتا ہون کہ میری نماز جنازہ شیخ حسن نجفی پڑھین جنکا زہد وتقوی ضرب المثل ہے لیکن نہ پڑھینگے نماز جنازہ میری
مگر جناب عالم ربانی میرزا مہدی شہرستانی اور تھی انکو بہت دوستی سید سے پس ہم سب نے تعجب کیا اسلیے کہ میرزا مہدی
شہرستانی اسوقت کربلا مین تھے پس انتقال کیا سید بحر العلوم نے تھوڑی دیر بعد اسکہنے کے اور ہم لوگ انکو غسل وکفن دیکر
نماز جنازہ کیلیے صحن شریف مین لائے اور وہان شہر کے علما موجود تھے اور وقت نماز کا قریب ہوا چاہتا پس دل تنگ
ہوئے بخیال اسکے کہ سید نے فرمایا تھا کہ میرزا مہدی نماز پڑھاوینگے اور انکی آنیکی خبر نہ تھی پس ہم لوگ اسی حال مین تھے کہ ناگاہ
دیکھا کہ لوگ دروازہ سے ہٹ کر رہے ہین پس جب نظر کیا تو دیکھا کہ سید اجل شہرستانی صحن شریف مین داخل ہوئے اور
ابر آثار تعب اور گرد راہ کی انکے چہرہ پر تھے جنازہ کے پاس پہنچے تو علما نے انکو مقدم کیا بسبب اجتماع اسباب تقدم کے انہین
نیز ہم سب خوش ہوے کہ نماز جنازہ پڑھی اور شکر خدا کیا الکتاب ملیہ کو مین علی ابن الحسین نوری سلمہ اللہ فرماتے ہین کہ مجھے خبر دی عالم معتمد

سید علی ساطع بحر العلوم نے سید مرتضیٰ سے جو داماد جواہر کے سید تھے اور مصاحب تھے اُن جناب کے سفر و حضر میں کہتے ہیں کہ میں
سید کے ساتھ سفر زیارت سامرہ میں تھا پس ایک شب کو جب لوگ پاس سے سید کے چلے گئے تو مجھے بھی فرمایا کہ باہر جاؤ پس میں
اپنے حجرہ میں آیا اور بعد تھوڑی دیر کے بغرض دریافت حال سید باہر نکلا تو در حجرہ کو بند پایا شگاف در سے دیکھا کہ حجرہ میں
چراغ روشن ہے مگر کوئی آدمی نہیں ہے پس پابرہنہ ہو کر سید کو میں ڈھونڈھنے لگا در صحن شریف کو دیکھا تو در روضہ عسکریین
علیہما السلام بھی بند ہے پس اطراف خارج حرم میں دیکھا وہاں بھی نہ پایا پس داخل ہوا میں صحن سرداب میں پس دیکھا کہ در سرداب کے
کھلے ہیں پس میں پنجہ پا آہستہ آہستہ نیچے اترا اس طرح کہ کچھ حس و حرکت ظاہر نہ ہوئی پس ہمہمہ سنا صفہ سرداب سے کہ گویا کوئی کسی سے باتیں کرتا ہے
اور میں کلمات کو تمیز نہیں کرتا تھا یہاں تک کہ تین یا چار زینے رہ گئے اور میں نہایت آہستگی سے اترتا تھا کہ ناگاہ آواز سید کی اسی جگہ سے
بلند ہوئی کہ اے سید مرتضیٰ کیا کرتے ہو اور کیوں گھر سے باہر نکلے پس میں مثل چوب خشک کے متحیر ہو کر کھڑا ہو گیا پھر جواب معذرت
و پشیمانی دیا اور اسی حال میں زینہ سے نیچے اترا تا آنکہ صفہ تک پہنچا پس دیکھا میں نے سید کو کہ تنہا قبلہ رخ کھڑے ہیں اور کسی
دوسرے کا اثر ظاہر نہیں ہے پس سمجھا میں کہ سید جناب صاحب الامر علیہ السلام سے باتیں کرتے تھے پھر کتاب مذکور میں ایک حکایت نقل
کی ہے فرزند بحر العلوم سید رضا سے کہ وہ جناب جب مکہ میں پہنچے تو ہر طرح کے لوگ آتے تھے اور منجملہ جماعت ہم لوگ تقیہ پر چلتے
تھے پس اتفاقاً ایک روز نماز صبح کو اُن جناب نے سجدہ گاہ سجادہ پر رکھ کر پڑھا اور ہم لوگوں نے بھی ایسا ہی کیا
پس ایک گروہ آیا اور ہم لوگوں کو مجال چھپانے کی نہ ہوئی اُن سجدہ گاہوں کو پس میں نہایت محزون ہوا
تقیہ کے خلاف امر ہو پڑا اتنے میں وہ لوگ اپنی حاجت سے فارغ ہو کر چلے گئے اور مجھ پر ظاہر ہوا کہ خدا نے اُنکی آنکھوں پر پردہ ڈالدیا
جس بدطینتی سید کی طرف سے جملہ گروہ کے لوگوں کے دلوں میں آئی تھی وہ زائل ہوئی بعد اس سحر کے دیکھنے کے اور کتاب مذکور میں اسی
سند سے ہے کہ ایک روز زمانہ مجاورت مکہ میں گھر سے باہر نکلا تو ایک گروہ معتبرین طلاب مخالفین کو کھڑا پایا انتظار میں پس مجھے
دیکھکر اُن سب نے میرا ہاتھ اور سر چوما اور ایسا اکرام کیا کہ مثل اسکا کبھی نہ دیکھا تھا میں متعجب ہوا اور وجہ اسکی پوچھی انھوں نے
کہا کہ ہمیں تمہارے والد سے بدطینتی رہتی تھا کہ وہ مذہب اہلسنت پر نہیں ہیں اور ہمنے بہت چاہا کہ مذہب انکا دریافت ہو نہ ہو سکا یہانتک
ہماری رائے یہ ہوئی کہ انکا امتحان کریں سنن جعفریہ میں جب وہ تنہائی میں ہیں ایسا عالم آداب ماثورہ کو جو مذہب کے ہیں
اپنے خلوات میں ترک نہ کریگا خصوصاً نماز میں پس ہمنے ایک شخص کی معرفت شگاف حجرہ کو ایک شب گذشتہ شب جمعہ
میں دیکھا کہ قرات انکی سنن کی اگر جعفری ہو نگے تو سورہ جمعہ مغرب و عشا میں ترک نہ کرینگے پس جب دیکھا تو پڑھا سورہ جمعہ

پڑھا ہیں تھا ہمنے کہ ہم لوگ غفلت و جہالت میں تھے بلکہ وہ اہلسنت و جماعت سے تھے فرمایا سید رضا نے کہ میں اپنے والد کے پاس آیا
اور کل حکایت بیان کی پس فرمایا کہ اب مجھے وجہ اس حالت کی معلوم ہوئی جو اس شب حالت نماز میں مجھپر طاری ہوئی تھی کہ
میں نے بعد فراغت سورہ حمد کے قصد کیا سورہ جمعہ کے پڑھنے کا پس دلمیں آیا کہ اسکو ترک کر کے دوسرا سورہ پڑھوں پس میں نے
خیال کیا کہ یہ خیال شیطان کی طرف سے ہے پھر میں نے پہلا قصد کیا مگر متردد ہوا اور دوسرا سورہ بجاے جمعہ کے پڑھا پس ظاہر ہوا
کہ یہ تردید جو کھینچا ہے سبب تھی شیطان کی جانب سے اور نجم ثاقب میں ملا حسین نوری سلمہ اللہ نے ایک حکایت نقل
کرتے ہیں کہ مجلس میں ان لوگوں کا ذکر ہوا جنہوں نے امام عصر علیہ السلام کو دیکھا تھا پس سید کچھ اپنا حال بیان
کرنے لگے مسجد سہلہ میں جانیکا اور وہاں لوگوں کو مجتمع دیکھنے کا پس ایک شخص نے حاضرین مجلس سے کہا کہ کیا مہدی صلوات
اللہ علیہ کو دیکھا ہے پس سید ساکت ہو گئے ہر چند لوگوں نے چاہا کہ کلام کو آخر تک پہنچا دیں مگر راضی نہ ہوئے اور کتاب قلب کور
میں الہ ملا زین العابدین سلماسی منقول ہے کہ ایکدن بحر العلوم ادھر حرم امیر المومنین علیہ السلام کے ہوے اور یہ بیت پڑھنے لگے
ے چہ خوش ست صوت قرآن * ز تو دلربا شنیدن * پس سید سے پوچھا میں نے وجہ اس بیت کی پڑھنے کی فرمایا کہ جب میں وارد
حرم امیر المومنین ہوا تو دیکھا حجت علیہ السلام کو کہ بالاے سر قرآن باواز بلند تلاوت فرماتے ہیں جب صدا اس جناب کی میں نے
سنی تو اس بیت کو پڑھا جب وارد حرم ہوا تو حضرت نے پڑھنا موقوف کیا اور حرم سے باہر تشریف لیگئے اور فرمایا السلام
مجھے کہ مجھے خبر دی عالم ربانی سید مہدی قزوینی نے اپنے عم بزرگوار سے کہ انہوں نے ایک شب خواب میں دیکھا کہ دو فرشتے
اترے ہیں ایک کے ہاتھ میں چند الواح ہیں جنمیں کچھ لکھا ہے اور دوسرے کے ہاتھ میں ترازو ہے پس وہ دونوں ہر ایک تختہ
میں ترازو کی ایک لوح کو رکھتے ہیں اور تولتے ہیں پھر عرض کرتے ہیں ان الواح کو جنکو تول چکے ہیں مجھپر پس میں پڑھتا ہوں
اسی طرح تا آخر الواح اور وہ دونوں تولتے ہیں عقیدہ کو ہر ایک خواص نبی و خواص اصحاب ائمہ علیہم السلام کی ساتھ
عقیدہ ہر ایک علماے امامیہ کے سلمان و ابوذر سے لیکر آخر نواب تک ساتھ کلینی و صدوقین و مفید و مرتضی و شیخ طوسی
تا بحر العلوم طباطبائی اور بعد انکی دیگر علما کو پس میں مطلع ہوا اس خواب میں عقائد سے جمیع امامیہ کے صحابہ و اصحاب
ائمہ علیہم السلام و علماے امامیہ سے اور میں نے وہ اسرار علوم کے معلوم کئے کہ اگر میری عمر مثل عمر نوح علیہ السلام
ہوتی تب بھی عشر عشیر اسکا مجھکو معلوم نہوتا اگر میں معلوم کرنا چاہتا اسلیے کہ بعد اسکے کہا اس فرشتے نے
جسکے ہاتھ میں ترازو تھا اس فرشتہ سے جسکے ہاتھ میں الواح تھے کہ دکھلاؤ الواح کو فلان کی تئیں کہ ہم مامور ہیں

الواح کو اسکی دکھلائی پس مین نے صبح کی درحالیکہ مین عملاً اُسنے زمان تھا عرفان مین اسلیے کہ مجھے خبر دی عقاید سے جملہ
صحابہ کے جنکی عقاید مقابل تھی ساتھ بعض علمای امامیہ کے اور منجملہ انکی عقیدہ میرزا خلیل مرحوم علامہ طباطبائی کا مقابلہ مین
بعض اُن اصحاب نبی صلی اللہ علیہ و آلہ کی تھا جو خواص سے حضرت کے تھے اور عقیدہ دیگر علما کا جو زیادہ تھے اُسمین سید مرحوم
مذکور سے یا کم تھی باوجود اسکی یہ امور اُن اسرار سے ہین جنکو ہر کسی سے نہ کہنا چاہیے، ایسا ہی کہ خلق کو تحمل اسکا نہوگا شیخ اُنکے
اُن رحمہ اللہ نے مجھسے عہد لیا تھا کہ کل خواب کسی سے نہ کہون اور **آخر جلد دوم** دار السلام مین پانچ کرامتین
اور اُس جناب کی لکھی ہین **اوّل** یہ ہے کہ ایک کنیز سید کی گم ہوگئی تھی پس چند غلامونکو سید نے اسکی تلاش مین بھیجا اور پس
روز مغموم تھے تا اینکہ وقت عصر چہرہ پر انکی سرور ظاہر ہوا اور فرمایا کہ پایا لوگون نے کنیز کو اور لا رہے ہین اور اُسوقت فلان کوچہ مین
ہین پس لوگ گئے دوڑے اور اُسی مقام پر لوگون کو آتے دیکھا اور وہ کنیز بھی اُن مین تھی **دوم** ایک جماعت کی ساتھ سید نے سفر کربلا کیا
اور ایک شخص غریب تھا جب سید کسی جانب ٹھہرتے تھے تو وہ بھی ٹھہرتا تھا اور جب چلتے تھے تو وہ بھی چلتا تھا پس سید نے اسکو اشارہ سے
بلایا اُسنے آکر دست شریف سید کو بوسہ دیا اور سید اُسسے مردون اور عورتون کا نام لیکر پوچھنے لگے تا اینکہ قریب چالیس
اشخاص کے نام لیے اور وہ مرد خوش ہو کر جواب دیتا جاتا تھا اور وہ مرد غریب مسافر تھا اور شکل اہل عراق پر تھا اور نہ اُنکا لہجہ
رکھتا تھا پس سید سے پوچھا کسی نے کہ یہ کون ہے کہا کہ اہل یمن سے ہے **سوم** سید ایک گروہ شعرا و علما و فضلا کی ساتھ بغرض زیارت
نکلے اور راستہ مین جو قبر یا نشان ملتا تھا تو کہتے تھے کہ یہ قبر فلان بن فلان کی ہے جو ہمارے اصحاب شیعہ سے تھا پس فاتحہ پڑھو اور کبھی کہتے
کہ یہ قبر ہمارے اعدا کی ہے پس لعنت کرو تا اینکہ ایک قبر کے پاس پہونچے اور وہان ٹھہر گئے اور غور کیا مگر کچھ نہ سمجھے کہ کسکی قبر ہے
پس ایک شیخ اعرابی کیطرف اشارہ کیا کہ اس سے پوچھو اُسنے کچھ بتایا **چہارم** سید جواد عاملی صاحب مفتاح الکرامہ شب کو
کھانا کھانے مین مصروف تھے کہ خادم بحر العلوم نے دروازہ کھٹکھٹایا جب وہ دروازہ پر آئے تو کہا آپ نے سید بحر العلوم کھانا سامنے
رکھے تمھارے انتظار مین ہین جب یہ گئے تو سید نے کہا کہ تم خوف خدا و حیا اُس سے نہین کرتے سید جواد نے کہا کہ کیا ہوا فرمایا کہ ایک شخص
تمھارے اخوان سے بھوکہا مع عیال کے سو گیا ہے اور بقال نے اسکو کچھ نہ دیا اور تو کھانا کھاتا ہے اور تو اُس شخص کو جانتا ہے وہ
فلان ہے، انھون نے کہا کہ واللہ مین حال اُسکا نہین جانتا سید نے کہا کہ اگر تم اُسکا حال جانکر کھانا کھاتے تو یہودی یا کافر ہو جاتے
بلکہ مین غضبناک اسوجہ سے تمپر ہوا کہ تم تجسس اپنے اخوان کے حال کا نہین کرتے پس لو اجابہ صینی میرے خادم کے اُس شخص کے دروازہ تک
اور کہنا اُس سے کہ مین چاہتا ہون کہ آج رات کو تمھارے ساتھ کھانا کھاؤن اور رکھ دینا اس صرہ کو جسمین دراہم ہین

نیچے اُس شخص کے فرش یا بوریا یا حصیر یعنی بچھونا تھا اور اُس کو الٹ دیا اور حنطہ یعنی گیہوں تھی اور اسی میں گوشت
پکا ہوا تھا اور فرمایا اے سید تم میں کھانا لے کر آیا ہوں جب تک تم واپس آؤ یہ خبر نہ دو کہ وہ شخص سیر ہوا پس سید جواد مع
خادم کے دروازہ تک اُس کے گئے اور خادم سے کہا یعنی باہر آیا اور دستک دی اور جب وہ دروازہ کھولا گیا تو وہ شخص نکلا
پس سید جواد نے کہا کہ میں تمہارے لیے آج رات کو کھانا لایا ہوں اُس شخص نے کہا کہ میں نہ کھاؤں گا جب تک تم اس وجہ
کھانا لانے کی نہ بتاؤ گے پس سید جواد نے اصرار کیا اور وہ شخص رونے لگا اور کہا کہ واللہ کوئی شخص ہمارے ساتھ ایسا واقف نہیں ہوا
اس حال سے جو حال ہے کہ جو ورا اور ... اصل واقعہ بتایا سید نے سمجھ لیا ہے کہ وہ شخص گمان کیا ایک گروہ
اعیان و علما نے کہ وہ جناب مہدی بن حسن علیہما السلام ہیں بعض نے کہا کہ آنحضرت ظاہر ہوئے ہیں بعض مقامات پر دیکھا اُن کو اُن لوگوں نے
کہ شک کیا ہے سید نے درمیان مسجد میں یہ سمجھے کہ وہ امام نہیں ہیں کہ امام معصوم سے ہے اور ایک دن نکلے وہ بزرگوار گرم
روز میں سخت گرمی تھی اور انہیں خفقان تھا پس لوگوں نے ان میں بحث کی کیونکہ ان کے نزدیک سفر جاری ہوا اس گرمی میں
درحالیکہ ان کا یہ حال تھا اور منجملہ اُن لوگوں کے ہمسفر اُن جناب کے تھے شیخ حسین نجف کہ اچھے تھے پس جب لوگ میدان میں پہنچے تو ایک ابر کا ٹکڑا
آیا جس نے سایہ کر لیا اُن سب پر اور ہوا خنک ان لوگوں کو معلوم ہوئی کہ گویا سراب میں ہیں اور ابر کا ٹکڑا برابر چلا آتا تھا تا آنکہ
کاروان سرا کے پاس پہنچے پس شیخ حسین نجف کسی بات میں مصروف ہو کر پیچھے رہ گئے اور وہ ٹکڑا ابر کا سید کے ساتھ چلا پس شیخ آفتاب کی
شدت حرارت سے بعد اُس خنکی کے غش کھا کر گر پڑے بسبب گرمی کے پس لوگ اٹھا کر کاروان سرا میں لائے اور پہلو میں سید کے لٹا دیا
پھر شیخ نے کہا کہ اے سید کیوں رحمت ہم تک نہ پہنچی سید نے کہا کہ کیوں تم نے اس سے تخلف کیا اور جواب میں ان کے یہ ... لطیف
انتہی مولف کہتا ہے کہ ان حکایات کو بحذف اسناد ملخصاً میں نے لکھا ہے جو شخص تفصیل چاہے اصل کتاب کی طرف رجوع کرے کہ یہ
کتاب مطبوع بھی ہو چکی ہے اور میں نے جس نسخہ سے مضامین نقل کیے ہیں وہ بہت بدخط و غلط تھا تا آنکہ مصنف اعلی اللہ مقامہ کی کتاب کو
مطبوع کو ہدیہ میری بابت بھیجا پس مقامات مشتبہہ کو میں نے درست کیا اور مقامات غیر مشتبہ کا مقابلہ اس نسخہ سے نہیں کیا اور کچھ تعجب
نہیں ہے ان امور کا کہ صحبت امام عصر باعث ان امور عجیبہ کی ہوئی ہو جس طرح کہ جیسے میثم و رشید ہجری وغیرہ اصحاب امیر المومنین علم منایا و بلایا کی
خبر دیتے تھے اور نیز امم ماضیہ کے عجائبات معلوم کر دیتے کہ وہ لوگ اموات تک کو باستعانت دعا زندہ کر دیتے تھے موجب رفع استبعاد ہے
اس کے لیے اور زمان ظہور امام میں کثرت و زیادہ ہوں گے بہ نسبت امم ماضیہ کے اسلیے کہ یہ امت افضل امم ہے اور احادیث اس پر ناطق ہیں
اور کتاب میں میں نے جو کچھ لکھا وہ بہت کافی و وافی ہے باوجودیکہ اور بہت سے علما کی کرامات تھیں ... مذکور یعنی علیہ السلام و نیز نجم ثاقب

مین مذکور ہین جنکے بیان کی یہ رسالہ گنجایش نہین رکھتا اور اسیجگہ مین ختم کرتا ہون اس فصل کو

فصل پانزدہم اقوال بعض علما مین جو مدار ان دونون فصلون کے ہین

مؤلف کہتا ہے کہ بعض کتب مین مولانا محسن کاشانی کی کسی کتاب سے جو سخت اخباری تھے یہ قول اُن جناب کا نقل کیا ہے

فرقہ ناجیہ یعنی امامیہ الشان رجوع میکنند یا بامام خود و قتیکہ میسر شود و الا الیشان نیز دو فرقہ اند خاصی و عامی و بصیر و مستبصر خواہی نام گذاری مجتہد و مقلد معنی الفاظ یکی است انتہی اور جلد ہیجدہم بحار الانوار سے لکھتو مین یہ عبارت مین نے نقل کی ہے جسکا ترجمہ لکھتا ہون فرمایا علامہ محدث مولانا محمد باقر مجلسی عطر اللہ مضجعہ نے کتاب کو رباب وجوب صلوۃ الجمعہ مین بعد ذکر اختلاف کے کہ جب تو معلوم کر چکا ان اختلافات کو پس میرے نزدیک حق یہ ہے کہ وہ واجب عینی مضیق ہے جمیع ماننے مین اور شرط امام کی یا اُسکے نائب خاص یا عام کی نہین ہے بلکہ کافی ہے وہ عدالت جو معتبر ہے جماعت مین اور علم مسائل نماز کا خواہ اجتہاد سے ہو یا تقلید سے عام اس سے اجتہاد و تقلید سے جو مصطلح ہے درمیان فقہا کے یا عالم و مستعلم باصطلاح محدثین کے ہان ظاہر ہوتا ہے اخبار سے زائد امام جماعت سے کہ قادر ہو اور خطبہ بلیغہ پر جو مناسب مقام ہو بحسب احوال اس الکنہ و ازمنہ و سال و ماہ و ایام کا اور علم رکھتا ہو انکی اداب و شرائط کا مؤلف کہتا ہے اگرچہ جناب شیخ حر عاملی رحمہ اللہ کی کوئی صریح عبارت بلکہ تصریح بھی نہین ملی مگر کتاب امل الآمل وغیرہ سے معلوم ہوتا ہے کہ بیان مرح و ثنا مین دونون قسم کے علما مین آنحضرت نے کوئی فرق نہین کیا ہے اور اقوال انکے سابقا ذکر مجتہدین مین بیان ہوئے اور ناظر کتب اس جناب کے مخفی نہین ہے خصوصا علامہ حلی علیہ الرحمہ و انکی امثال کی توثیق و مدح جو امل الآمل مین اسطرح فرمائی ہے کہ شاید کمتر کسی عالم اخباری کی ایسی مدح کی ہوگی فرماتے ہین کہ علما مین العلامۃ جمال الدین ابو منصور الحسن بن یوسف بن علی بن المطہر فاضل عالم علامۃ العلماء محقق مدقق ثقۃ ثقۃ فقیہ محدث متکلم ماہر جلیل القدر عظیم الشان رفیع المنزلۃ لا نظیر لہ فی الفنون والعلوم العقلیات و النقلیات وفضائلہ ومحاسنہ اکثر من ان تحصی انتہی اور ترجمہ اس عبارت کا مع دیگر ان عبارتون کے جو محدث مذکور نے دیگر مجتہدین اصولیین کے حال مین لکھے ہین مقامہای مناسب پر سابق مین گذر چکا ہے اور اسی سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ جناب بھی مثل علامہ محمد باقر مجلسی رحمہ اللہ کے دونون قسم کے اشخاص کی اقتدا کو نماز مین بلا ریب و شک جائز سمجھتے ہین و دیگر عبارات انکی موافق مقصود آئندہ ذکر ہونگی ان شاء اللہ تعالی لیکن محدث جلیل سید نعمۃ اللہ جزائری رحمہ اللہ پس انکی کتاب انوار نعمانیہ وغیرہ